یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزمان ادرکنی

DVD Version

لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی - اردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ع"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزمان رح

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باهتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب العین المہملۃ

ع مہملہ حروف تہجی میں اٹھارواں حرف ہے۔ اُس کی صورت لغت فنیقیہ میں آنکھ سے مشابہ تھی اس لیے اس کا نام عین رکھا گیا حساب جمل میں اُس کا عدد ستر ہے۔

باب العین مع الباء

عَبْأٌ۔ تیار کرنا، مہیا کرنا، قصد کرنا، پروا کرنا (اصل میں عَبْأٌ بوجھ اور وزن کو کہتے ہیں)۔

تَعْبِیَۃٌ۔ تیار کرنا۔

عَبَاءٌ۔ جبّہ۔

عَبَاءَۃٌ۔ ایک جبّہ۔

عَبْءٌ اور عِبْءٌ۔ مثل اور نظیر اور بوجھ (اُس کی جمع اَعْبَاءٌ ہے)۔

مَعْبَاءٌ۔ مذہب اور طریق۔

مِعْبَأَۃٌ۔ حیض کا لتہ۔

عَبَّأَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَیْلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ہم کو رات کو تیار کیا (یعنی لشکر کو جنگ کے لئے مرتب کیا اپنے اپنے مقاموں پر جمایا) عرب لوگ کہتے ہیں عَبَأْتُ الْجَیْشَ یا عَبَّأْتُہٗ میں نے لشکر کو تیار کیا۔

مَا یُعْبَأُ بِمَنْ یَؤُمُّ ھٰذَا الْبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ فِیْہِ ثَلَاثُ خِصَالٍ۔ جو شخص اس گھر کا قصد کرتا ہے اُس کی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی جب تک اُس میں تین خصلتیں نہ ہوں۔

اَعْبَاءُ الرِّسَالَۃِ۔ پیغمبری کے بوجھ۔

بَیْنَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَعَ اَصْحَابِہٖ یُعَبِّئُھُمْ لِلْحَرْبِ۔ ایک بار ایسا ہوا جناب امیرؑ اپنے ساتھیوں کو جنگ کے لئے تیار کر رہے تھے۔

کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبَاءَۃٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا اُسی کمبل کا تھا جس کا آپ جبّہ پہنتے تھے۔

عَبٌّ۔ گھونٹ گھونٹ پینا، یا پے در پے پینا، یا پانی میں مُنہ لگا کر پینا، یا بن سانس سے پینا۔

اِنَّا حَیٌّ مِّنْ مَّذْحِجٍ عُبَابُ سَلَفِهَا وَ لُبَابُ شَرَفِهَا۔ ہم مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں اُس کے اگلوں کی عزت اور بزرگی کی ابتداء اور اُس کی شرافت کے خالص جوہر۔

عُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا پہلا حصّہ۔

حُبَابُ الْمَاءِ۔ پانی کا بڑا حصّہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں **جَاءُوْا بِعُبَابِهِمْ**۔ یعنی سب مل کر آئے

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَ فُزْتَ بِحُبَابِهَا تم نے اُڑ کر دینِ اسلام کا شروع حصہ لے لیا (یعنی اُس کے ابتدائی زمانہ تک اُڑ گئے یعنی سب سے پہلے اسلام لائے) اور اُس کے بڑے حصّے سے بھی کامیاب ہوئے (یعنی اُس کی ترقی اور بہاؤ کا زمانہ بھی پایا۔ یہ حضرت علی رضؓ نے جناب ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا جب اُن کے جنازے پر آئے۔ (دارقطنی کی روایت میں یوں ہے **طِرْتَ بِغَنَائِهَا** غین معجمہ سے اور **فُزْتَ بِحِبَائِهَا** یعنی تم اُس کی خوش آواز تک پہنچ گئے اور اُس کے منافع اور پیداوار کو بھی حاصل کر لیا۔

مُصُّوا الْمَاءَ مَصًّا وَ لَا تَعُبُّوْهُ عَبًّا۔ پانی کو مزہ لے لے کر گھونٹ گھونٹ پیو (بیچ میں سانس لے کر) اور ایک بارگی غٹ غٹ (بن دم لئے) مت پی جاؤ۔

اَلْكُبَادُ مِنَ الْعَبِّ۔ جگر کی بیماری پانی کو غٹ غٹ (بن سانس لئے) پینے سے پیدا ہوتی ہے۔

يَعُبُّ فِيْهِ مِيْزَابَانِ۔ حوض کوثر میں دو پرنالے ہمیشہ پانی ڈال رہے ہیں (مشہور روایت **يَغُتُّ** ہے اُس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الغین میں آئے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یا **عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ**۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے زمانہ کا گھمنڈ چھڑا دیا (اب وہ نخوت تم میں نہیں رہی یعنی باپ دادوں سے فخر کرنا، اترانا، اپنی بڑائی جتانا)۔

وَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تم سے جاہلیت کے زمانہ کی نخوت چھڑا دی (دین اسلام کی بدولت تم میں عاجزی اور انکساری پیدا ہوئی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ حنین میں فرمایا۔ **اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ** میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں، تو اس سے فخر مقصود نہیں تھا بلکہ اپنی نبوت کا ظاہر کرنا مطلوب تھا کیونکہ کاہن لوگ خبر دے چکے تھے کہ عبد المطلب کے گھرانے میں ایک پیغمبر پیدا ہونے والا ہے۔ بعضوں نے کہا جنگ میں رُعب ڈالنے کے لئے یہ جائز ہے اور اُس کو رجز کہتے ہیں۔

عَبْتٌ۔ موڑنا، لپیٹنا۔

عَبْثٌ۔ ملانا، خلط کرنا

عَبَثٌ۔ کھیل کود وہ کام کرنا جس میں فائدہ نہ ہو یا جس کام کی غرض حاصل نہ ہو۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا۔ جس نے ایک چڑیا کو بے کار مارا (نہ کھانے کی نیت سے نہ کسی اور مطلب سے)۔

اِنَّهٗ عَبِثَ فِيْ مَنَامِهٖ۔ اُس نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔

فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهٖ۔ وہ اُس (انگوٹھی) سے کھیلنے لگے (یعنی اُس کو ہلانے اور اندر ڈالنے اور باہر نکالنے آخر اُن کے ہاتھ سے آریس کے کنوئیں میں گر پڑی اس انگشتری میں گویا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کا اثر تھا اُسی روز سے خلافت میں تزلزل اور فساد پیدا ہوا)۔

رَجُلٌ يَعْبَثُ بِاَهْلِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ ایک شخص رمضان کے مہینے میں اپنی بیوی سے کھیل کرے (اُس سے بوس و کنار کرے)۔

لَا يَعْبَثُ بِجَرَاحَتِهٖ۔ اپنے زخم سے کھیل نہ کرے۔

لَا تَدَعَنَّ مَيِّتَكَ وَحْدَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَعْبَثُ فِيْ جَوْفِهٖ۔ اپنے مُردے کو اکیلا مت چھوڑو

نہیں تو شیطان اُس کے پیٹ میں گھس کر اُس سے کھیل کرے گا۔

عِبِّیْثٌ۔ بہت کھیل کرنے والا۔

عِبِّیْثَۃٌ۔ پنیر، یا ایک قسم کا کھانا ہے۔

عَبَیْثَرَانٌ۔ یا عُبَیْثَرَانٌ یا عَبَوْثَرَانٌ۔ ایک گھاس ہے خوشبودار۔ عَبَوْثَرَانٌ کے بھی وہی معنے ہیں۔ عَبَیْثَرَانٌ سخت اور بُرے اور مکروہ کام کو بھی کہتے ہیں۔

ذَاتُ حَوْذَانٍ وَعَبَیْثَرَانٍ۔ حوذان، اور عبیثران والی زمین، دونوں ایک قسم کی بھاجیاں ہیں۔

عَبَدٌ۔ غصہ ہونا، انکار کرنا، سخت دوڑنا، نادم ہونا، ملامت کرنا، حریص ہونا۔

عُبُوْدِیَۃٌ اور عُبُوْدَۃٌ اور عِبَادَۃٌ۔ اطاعت کرنا، عاجزی دکھانا، خدمت کرنا، شریعت کے احکام بجالانا، اللہ کی توحید کرنا۔

تَعْبِیْدٌ۔ رام کرنا، غلام بنانا، بھاگ جانا۔

اِعْبَادٌ۔ مالک بنانا، غلام بنانا، جمع ہونا۔

تَعَبُّدٌ۔ عبادت کرنا، روکنا، سخت ہونا، ہانکنا، درماندہ ہوئے تک غلام بنانا، عبادت کے لئے بُلانا۔

اِسْتِعْبَادٌ۔ غلام بنانا جیسے اِعْتِبَادٌ ہے۔

عَبْدٌ۔ بندہ اور غلام۔ عِبَادٌ جمع ہے۔ اسی طرح عُبُدٌ اور اَعْبُدٌ اور عِبْدَانٌ اور عِبْدَۃٌ اور اَعْبُدَۃٌ وغیرہ۔

ھٰؤُلَاءِ عِبِدَّاكَ بِفِنَاءِ حَرَمِكَ۔ یہ تیرے بندے ہیں تیرے حرم کے میدان میں (عِبِدَّا بھی جمع ہے عَبْدٌ کی جیسے عِبِدَّاءٌ ہے)۔

مَا ھٰذِہِ الْعِبِدَّاءُ حَوْلَكَ یَا مُحَمَّدُ۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ غلام تمہارے گرد و پیش کیسے جمع ہیں (یہ عامر بن طفیل نے کہا۔ اُس نے اصحاب صفہ کو جو مسجد میں رہا کرتے تھے اُن کی مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے غلام کہا)۔

ھٰؤُلَاءِ قَدْ ثَارَتْ مَعَھُمْ عِبِدَّانُكُمْ۔ تمہارے غلام بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے (عِبِدَّانٌ بھی جمع ہے عَبْدٌ کی)۔

ثَلَاثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ رَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرًا یا اَعْبَدَ مُحَرَّرًا۔ تین آدمیوں کا قیامت کے دن میں دشمن ہوں گا۔ ایک تو اُس شخص کا جس نے آزاد کئے ہوئے کو غلام بنالیا ہو (مثلاً غلام کو آزاد کرکے پھر اُس کی آزادی سے مُکر گیا ہو، یا باوجود آزاد کرنے کے اُس سے زبردستی خدمت لیتا ہو، یا ایک آزاد شخص کو جھوٹ موٹ اپنا غلام کہے جیسے ترکمان وحبشیوں کی عادت تھی کہ مسافروں کو پکڑ کر اُن کو غلام کہہ کر بیچ ڈالتے تھے)۔

مَكَانَ عَبْدٍ عَبْدٌ۔ غلام کے بدلے ایک غلام دینا ہوگا (حضرت عمرؓ کا یہ مذہب تھا کہ عرب لوگ جو جاہلیت کے زمانہ میں قید ہوکر غلام بن گئے ہوں پھر اسلام کا زمانہ انھوں نے پایا تو وہ آزاد ہو جائیں گے اور اُن میں سے ہر ایک کو اپنے بدلے ایک غلام خرید کر اپنے مالک کو دینا ہوگا یا اپنی قیمت ادا کرنی ہوگی)۔

وَفِی ابْنِ الْاَمَۃِ عَبْدَانِ۔ اور اگر عرب کے ایک شخص نے کسی قوم کی لونڈی سے نکاح کیا اُس سے بچہ پیدا ہوا تو وہ غلام نہ ہوگا بلکہ بچہ کا باپ دو غلام لونڈی کے مالک کو دے کر اُس کو لے لیگا۔ (سفیان ثوریؒ اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے لیکن دوسرے فقہاء اس کے خلاف ہیں)۔

لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ لِمَمْلُوْکِہٖ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلام لونڈی کو یوں نہ پکارے میرے بندے یا میری باندی بلکہ یوں کہے میرے چھوکرے میری چھوکری (یہ نہی تنزیہی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ دل میں تکبر پیدا نہ ہو اور شرک کی بُو نہ نکلے کیونکہ بندے درحقیقت ایک دوسرے کے بندے نہیں ہیں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے غلام اور بندے ہیں)۔

قِيلَ لَهُ اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ اَوْ اَعَنْتَ عَلٰى قَتْلِهٖ فَعَبِدَ وَضَمِدَ۔ کسی نے حضرت علی رضؓ سے کہا کیا آپ نے حضرت عثمانؓ کو قتل کر ڈالنے کا حکم دیا یا اُن کے قتل کر ڈالنے میں مدد کی۔ یہ سنکر آپ نے بہت بُرا مانا اور سخت غصے ہوئے (کیونکہ یہ ایک بڑا بہتان تھا جس کو معاویہ نے آپ پر لگایا تھا اور اُس میں اُن کی چال یہ تھی کہ لوگ حضرت علی رضؓ سے منحرف ہو جائیں اور اُن کو خلیفہ بنائیں۔ حالانکہ حضرت علی رضؓ دل و جان سے حضرت عثمان رضؓ کی مدد پر مستعد تھے اور اپنے عزیز صاحبزادے امام حسنؓ کو اُن کی محافظت کے لئے معین کر دیا تھا)۔

عَبِدْتُ فَصَمَتُّ۔ میں بُرا مان کر خاموش ہو رہا۔

اَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ۔ کیا آپ میری لوٹ اور عبید کی لوٹ کو عیینہ اور اقرع میں تقسیم کرتے ہیں۔

عُبَيْد۔ عباس بن مرداس کے گھوڑے کا نام تھا۔

وَكَذَا الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے (یعنی ایک غلام بیچا گیا اُس کے پاس مال ہے تو وہ مال بائع کا ہوگا اسی طرح اگر زمین بیچی گئی اُس پر پیداوار ہے تو وہ پیداوار بائع کی رہے گی اسی طرح اگر ایک لونڈی بیچی گئی اُس کا ایک بچہ ہے تو وہ بچہ بائع کا ہوگا البتہ اگر لونڈی حاملہ ہے تو اس کا حمل مشتری کا ہوگا)۔

هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدُ اٰبَائِيْ۔ (حضرت حمزہؓ نے جو نشہ میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کو کہا) تم ہو کیا میرے باپ کے غلام ہو (یعنی حضرت عبد المطلب کے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ کے دادا تھے اور ان کے والد یعنی حضرت عبداللہ اور ابوطالب دونوں اُن کے بیٹے تھے اور بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کا یہ کلام سُن کر خاموش چلے آئے کیونکہ نشہ میں اُن کو سمجھانے سے فائدہ نہ تھا ایسا نہ ہو کہ وہ اور کچھ کہہ بیٹھیں اور اُس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی اس لئے حضرت حمزہ پر کوئی الزام نہ تھا)۔

وَاَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا۔ تم کل کے دن دوسرے کے محکوم بنو گے (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمائیں گے اور کوئی اور آپ کا خلیفہ ہوگا تم کو اُس کی اطاعت کرنی ہوگی (یہ حضرت عباسؓ نے حضرت علی رضؓ سے کہا)

فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ۔ اگر بہ فرض محال خدا کا کوئی فرزند ہو تو سب سے پہلے میں اُس کا انکار کروں گا (کیونکہ اُس کا کوئی فرزند ہو ہی نہیں سکتا۔ یا سب سے پہلے میں خدا کی عبادت کروں گا اور کہوں گا کہ وہ اکیلا ہے اس کی کوئی اولاد نہیں ہے)۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ۔ تو اللہ کی اطاعت کرے اور نماز ادا کرے (بعضوں نے کہا عبادت سے مراد یہاں معرفت ہے)۔

عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَدَقَةٌ۔ ہر آزاد اور مسلمان غلام پر صدقہ فطر ہے (لیکن مسلمان غلام کی طرف سے اُس کا مالک صدقہ فطر ادا کرے اگر غلام کافر ہو تو اُس کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری نہیں ہے اور حنفیہ نے اُس کا خلاف کیا ہے)۔

كَانَ دَاوٗدُ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ حضرت داؤدؑ تمام آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے (ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رات کو نماز میں کھڑے رہتے۔ بعضوں نے کہا آپ نے اپنے گھر والوں پر اوقات کی تقسیم کر دی تھی ہر ایک شخص اپنے اپنے وقت پر عبادت میں مصروف رہتا تو کوئی وقت ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں کوئی عبادت نہ کرتا ہو)۔

خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کچھ غلام بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

کے لئے نکلے (ایک روایت میں عبدان ہے معنے وہی ہیں)
اِنَّ لِلّٰہِ مَلَآئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ عِبَادَتُھَا کُلُّ دَارٍ فِیْھَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے دورہ کرتے رہتے ہیں (سیر کرتے پھرتے ہیں) اُن کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی شخص احمد یا محمد نام کا ہوتا ہے اس کی حفاظت کرتے ہیں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اُس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے)۔
اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ۔ حضرت علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ اُن کے دیدار سے پروردگار کی یاد ہوتی تھی)۔ بعضے لوگوں نے اس حدیث کی صحت میں یہ کلام کیا ہے کہ کسی بندے کے چہرے کی طرف دیکھنا کیونکر عبادت ہوگا۔ اُن کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے۔ اس حدیث کی رو سے ہر ایک ولی کی زیارت عبادت ہوئی کیونکہ وہ موجب ہوتی ہے ذکر الٰہی کی۔ پس حضرت علیؓ کی زیارت تو بطریق اولیٰ عبادت ہوگی۔ آپ تو شاہ ولایت اور تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔
یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ۔ میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں۔
اَبُوْھُرَیْرَۃَ ھٰذَا عَبْدُکَ۔ ابوہریرہؓ یہ دیکھو تمہارا غلام آن پہنچا (جو بھاگ کر غائب ہوگیا تھا)۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ہم خاص تیری ہی پوجا کرتے ہیں (اور کسی کی پوجا نہیں کرتے)۔
اِنَّ مِنْ عِبَادِیْ مَنْ لَا یُصْلِحُہٗ اِلَّا الْفَقْرُ بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ اُن کی بھلائی محتاجی ہی سے ہوتی ہے (تونگری اور مالداری اُن کے حق میں زہر قاتل ہے اس لئے میں اُن کو محتاج ہی رکھتا ہوں)۔
زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ۔ لقب ہے حضرت امام علی بن حسین علیہما السلام کا۔

سَجَدْتُ لَکَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا میں نے بندگی اور غلامی کے طور پر تیرا سجدہ کیا۔
عَبَّادَان۔ ایک شہر کا نام ہے خلیج فارس پر بصرے کے قریب۔ بعضوں نے کہا ایک جزیرہ ہے۔
لَیْسَ وَرَاءَ عَبَّادَانَ قَرْیَۃٌ۔ اب عبادان کے بعد کوئی بستی نہیں ہے۔
عَبْدُ مَنَافٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اُن کے چار بیٹے تھے۔ ہاشم اور مطلب اور عبد شمس اور نوفل ہاشم اور مطلب دو بھائی ایک طرف رہے اور عبد شمس اور نوفل ایک طرف۔ عبد شمس کا بیٹا اُمیہ پیدا ہوا وہ ہاشم کا دشمن ہوگیا۔ معاویہ اور عثمانؓ اُمیہ کی اولاد میں تھے۔
عَبْدٌ اَعْبَدُ مِنِّیْ۔ کوئی بندہ مجھ سے زیادہ بندگی رکھتا ہے (یعنی میں خود تیرا ایک بندہ ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب اپنے اونٹ پر اپنے ہاتھ سے ڈامر لگا رہے تھے)۔
عُبَیْدِیَّۃ۔ مرجئہ کا ایک فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو آدمی کی صورت پر کہتا ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ (مترجم:۔ کہتا ہے کہ اہلحدیث بھی اس کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے مگر اُس کی صورت کو کسی مخلوق کی صورت سے تشبیہ نہیں دیتے کو ہاتھ اور پاؤں اور منہ اور آنکھ وغیرہ جو صفتیں اُس کی قرآن و حدیث میں وارد ہیں وہ اُس کے لئے ثابت ہیں بس یہی فرق عبیدیہ اور اہل حدیث میں ہے)۔
مَعْبَد۔ عبادت گاہ۔ مُعَبَّدٌ۔ ذلیل تابعدار۔
مَعْبَدِیَّۃ۔ خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔
عَبْدَل۔ مخفف ہے عبد اللہ کا۔
عَبَادِلَۃ۔ تین صحابی ہیں عبد اللہ بن مسعودؓ۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ (بعضوں نے کہا

چار ہیں۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔ بعضوں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی ان میں شریک کیا ہے)۔

عَبدَلِی۔ نسبت ہے عبداللہ کی طرف اور ایک قسم کا خربوزہ ہے مصر میں

عَبر۔ یا **عُبُور**۔ گزر جانا، بڑھ جانا، مرجانا، آنسو بہانا، دل میں پڑھنا، تفسیر کرنا، تعبیر دینا، ڈانٹنا۔

عَبر۔ عبرت لینا۔

اَللّٰھُمَّ اجعَلنَا مِمَّن یَعبُرُ الدُّنیَا وَ لَا یَعبُرُھَا۔ یا اللہ ہم کو اُن لوگوں میں کر جو دنیا کے واقعات سے عبرت لیتے ہیں نہ کہ اُن لوگوں میں سے جو دنیا پر سے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ (جانوروں کی طرح عمر بسر کرتے ہیں پیدا ہوئے بڑے ہوئے، کھایا پیا، گزر گئے، کچھ غور اور فکر نہیں کرتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور ہم کو کیا کرنا چاہیئے)۔

اِعتِبَار۔ آزمانا، تعجب کرنا، نصیحت لینا، شمار میں لانا۔

اِستِعبَار۔ آنسو بہنا، رنجیدہ ہونا، خواب کی تعبیر چاہنا۔

تَعبِیر۔ خواب کی تفسیر کرنا، بیان کرنا۔

عِبَارَۃ۔ الفاظ جو معنی پر دلالت کریں۔

اَلرُّؤیَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ۔ خواب کی وہی تعبیر ہوگی جو پہلا تعبیر دینے والا کہے (اسی لئے خواب کے بیان میں احتیاط کرنا چاہیئے اور ہر کس وناکس کے سامنے اُس کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے)۔

لِلرُّؤیَا کُنًی وَّ اَسمَاءٌ فَکَنُّوھَا بِکُنَاھَا وَ اعتَبِرُوھَا بِاَسمَائِھَا۔ خواب کی کنیتیں ہیں اور نام ہیں تو اُس کو اُسی کی کنیتیں دو اور اُسی کے ناموں سے اُس کی تعبیر کرو۔

اِنِّی اَعتَبِرُ الحَدِیثَ۔ (ابن سیرین نے کہا) میں خواب کی تعبیر حدیث شریف کی رو سے بیان کرتا ہوں (اُس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے خواب میں کوّا دیکھا تو مراد اُس سے فاسق شخص ہے کیونکہ حدیث شریف میں کوّے کو فاسق فرمایا ہے۔ یا کسی شخص نے خواب میں پسلی دیکھی تو مراد اُس سے عورت ہے۔ کیونکہ حدیث میں عورت کی پیدائش پسلی سے بیان کی گئی ہے)۔

فَمَا کَانَت صُحُفُ مُوسٰی قَالَ کَانَت عِبَرًا۔ پوچھا حضرت موسیٰؑ کے صحیفوں میں کیا بیان تھا۔ انھوں نے کہا نصیحتیں تھیں اور وہ واقعات جن سے عبرت لی جاتی ہے۔

وَ عُبرُ جَارَتِھَا۔ وہ اپنی پڑوسن (یعنی سوکن) کے لئے عبرت تھی (مطلب یہ ہے کہ اُس کی سوکن اُس کی عفت اور پاکدامنی کو دیکھ کر اُس سے نصیحت لیتی تھی۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر رو دیتی ہے یعنی اُس کے حسن وجمال پر رشک کرکے)

اَلعَینُ العَبرٰی۔ رونے والی آنکھ

ذَکَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ استَعبَرَ فَبَکٰی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا پھر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو دیئے۔

اَتَعجِزُ اِحدَاکُنَّ اَن تَتَّخِذَ تُومَتَینِ تَلطَخُھُمَا بِعَبِیرٍ اَو زَعفَرَانٍ۔ کیا تم عورتوں میں سے کسی سے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ وہ موتی بنائے اور اُن کو عبیر یا زعفران سے لتھیڑ لے (عبیر ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملاکر بنائی جاتی ہے)۔

کَاَنَّکَ غَرِیبٌ اَو عَابِرُ سَبِیلٍ (دنیا میں اس طرح سے بسر کر) جیسے تو پردیسی ہے یا راہ چلتا مسافر ہے (راہ چلتا مسافر پردیسی سے بھی زیادہ اپنے مقام کو چھوڑنے والا ہوتا ہے کیونکہ پردیسی کبھی پردیس میں چند روز ٹھہرنے کی نیت بھی کرتا ہے)۔

رَاَیتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَخطُبُ

وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْہُ ۔ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر بیٹھے ہوئے خطبہ دے رہے تھے (لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے) اور حضرت علیؓ آپ کا کلام دوسروں کو پہنچاتے تھے (یعنی اُن لوگوں کو جو دوری کی وجہ سے آپ کا کلام سُن نہیں سکتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ میں بھی مبلّغ رکھنا درست ہے جیسے تکبیر کی آواز پہنچانے کے لئے مکبّر رکھتے ہیں)۔

عَبَرَ النَّھْرَ ۔ نہر کے پار ہو گئے۔

عِبْرَانِیٌّ ۔ یہودیوں کی زبان (جس میں تورات شریف اُتری)۔

فَیَکْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّةِ ۔ انجیل شریف کو جو سریانی زبان میں اُتری تھی عبرانی زبان میں لکھتے (اُس کا ترجمہ عبرانی زبان میں کرتے۔ مترجم کہتا ہے اصل انجیل جو سریانی زبان میں اُتری تھی مفقود ہو گئی۔ اب جو انجیلیں شائع ہیں یہ سب یونانی زبان سے ترجمہ کی گئی ہیں اور اسی وجہ سے نصاریٰ کی کتاب پر پورا بھروسا نہیں ہو سکتا اُن لوگوں نے اپنی اصل کتاب کو بھی ضائع کر دیا)۔

وَعَلَیْہِ تَدُلُّ الْاٰیَةُ وَالْاِعْتِبَارُ ۔ معراج کے جسمانی ہونے پر قرآن کی آیت اور عقل دلالت کرتی ہے (کیونکہ اگر معراج خواب ہوتا تو پھر معجزہ نہ ہوتا نہ کافر اُس کا انکار کرتے)۔

مَنْ اَطْفَأَ نُوْرَ عِبْرَتِہٖ بِشَھَوَاتِ نَفْسِہٖ فَکَاَنَّمَا اَعَانَ ھَوَاہُ عَلٰی ھَدْمِ عَقْلِہٖ ۔ جس شخص نے اپنی عبرت کے نور کو نفس کی خواہشوں میں پڑ کر بجھا دیا اُس نے گویا عقل کے گرانے میں اپنی خواہش کی مدد کی۔

اَلْاِعْتِبَارُ یُفِیْدُکَ الرَّشَادَ ۔ عبرت لینے سے تجھ کو ہدایت ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَبْرَتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِیْ ۔ یا اللہ میرے رونے پر رحم کر اور میرے دل کو اطمینان دے۔

وَاَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَةِ ۔ (امام حسین علیہ السلام نے فرمایا) میں وہ مقتول ہوں جس پر ایک ایک کو رونا آئے گا۔

عَبْرَانٌ ۔ رونے والا۔

عَیْنٌ عَبْرٰی ۔ رونے والی آنکھ۔

سَلِ الْاَرْضَ مَنْ شَقَّ اَنْھَارَکِ وَاَخْرَجَ ثِمَارَکِ فَاِنْ لَّمْ تُجِبْکَ حِوَارًا اَجَابَتْکَ اِعْتِبَارًا ۔ زمین سے پوچھ کس نے تجھ میں نہریں کھودیں اور کس نے تیرے میوے نکالے اگر وہ کھلم کھلا تجھ کو جواب نہ دے گی تو عقلی طور پر تو جواب دے گی (یہ زبان حال سے کہے گی کہ یہ سب خداوند کریم نے کیا ہے)۔

مِعْبَرٌ ۔ کشتی، پُل۔

مَرَّ بِمِعْبَرٍ ۔ ایک کشتی پر گزرے۔

عُبْرٌ ۔ زور آور، طاقت ور۔

اَبُو الْعِبَرِ ۔ دل لگی باز، مسخرہ۔

عُبَیْرَاءُ ۔ ایک بھاجی ہے۔

عَبْرَبٌ ۔ سُمّاق ۔ جو ایک قسم کی بھاجی ہے۔

اِتَّخِذْ لَنَا عَبْرَبِیَّةً وَاَکْثِرْ فَیْجَنَھَا ۔ ہمارے لئے عبرب کی بھاجی تیار کرو اور اُس میں فیجن یعنی سنداب خوب ڈالو۔ سنداب بھی ایک بھاجی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ پودینہ۔

عُبْرُدٌ ۔ یا عُبَرِدٌ یا عُبَارِدٌ ۔ خوب صورت، سفید رنگ، نرم، ملائم۔

عَبَسَ ۔ یا عُبُوْسٌ ۔ ترش رو ہونا، منہ بنانا۔

عَبَسٌ ۔ خشک ہونا۔

تَعْبِیْسٌ ۔ ترش رو ہونا، بدشکل ہونا۔

عَبُوْسٌ ۔ جماعت کثیر۔

لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ترش رو تھے نہ سٹھیائے ہوئے (بے فائدہ بک بک کرنے والے)

يَبْتَغِي دَفْعَ بَأْسِ يَوْمٍ عَبُوْسٍ۔ جس دن لوگ ترش رو ہوں گے اُس دن کی آفت دور کرنا چاہتا ہے۔

إِنَّهُ نَظَرَ إِلَى نَعَمِ بَنِي فُلَانٍ وَقَدْ عَبِسَتْ فِي أَبْوَالِهَا وَأَبْعَارِهَا مِنَ السِّمَنِ۔ فلاں شخص کے جانوروں کو دیکھا اُن کے پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر سوکھ گئے تھے (جب جانور بہت موٹے اور تیار ہوتے ہیں تو پیشاب اور گوبر اُن کی رانوں پر جم کر سوکھ جاتا ہے)۔

كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَبَسِ۔ شریح قاضی اُس غلام کے پھیر دینے کا اختیار دیتے تھے جو بچھونے پر موت دیتا ہو (یعنی اُس عیب پر مشتری کو اختیار ہے اگر وہ چاہے تو بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت کا روپیہ اُس سے لے لے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعُبَيْسَ۔ اللہ چھوٹے عباس یعنی خلیفہ عباسی پر لعنت کرے۔

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔

عَبَّاسِيَّة۔ ایک مدرسہ تھا جو خلفائے عباسیہ نے بنایا تھا۔

عَبَسٌ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ قیس کی۔

عَبَشٌ۔ درست کرنا، ختنہ کرنا، غباوت اور غفلت۔

عَبْطٌ۔ بے وجہ جان لینا، غیبت کرنا، بنا لینا، اپنی خوشی سے کوئی کام کرنا، اڑانا، دوڑانا، خون آلود کرنا، پھٹ جانا، یا پھاڑنا۔

اِعْتِبَاطٌ۔ بے ضرورت جانور کو کاٹنا، ناحق خون کرنا۔

مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهُ قَوَدٌ۔ جب کوئی کسی مسلمان کو ناحق، بے قصور مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (اُس کی بھی گردن ماری جائے گی) (عرب لوگ کہتے ہیں اُعْتُبِطَ یعنی بغیر بیمار ہوئے مر گیا)۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَةً۔ فلاں شخص ہٹا کٹا جوان رہ کر مر گیا (یعنی کوئی بیماری نہ تھی)۔

عَبَطْتُ النَّاقَةَ يَا اِعْتَبَطْتُهَا۔ میں نے اونٹنی کو یوں ہی ذبح کر ڈالا اُس کو کوئی بیماری نہ تھی۔

عُبْطَةٌ۔ طراوت اور تازگی۔

عَوْبَطٌ۔ آفت اور مصیبت۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔ جو شخص کسی مومن کو بلا وجہ شرعی (ناحق) مار ڈالے تو اللہ تعالیٰ نہ اُس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض (اُس کی کوئی عبادت کام نہ آئے گی) ایک روایت میں فَاغْتَبَطَ ہے غین معجمہ سے یعنی مومن کو مار کر خوش ہو۔

مَعْبُوطَةٌ نَفْسُهَا۔ وہ جوان اچھی رہ کر ذبح کی جائے۔

مَنْ لَمْ يَمُتْ عَبْطَةً يَمُتْ هَرَمًا لِلْمَوْتِ كَأْسٌ وَالْمَرْءُ ذَائِقُهَا۔ جو شخص تندرستی اور جوانی کی حالت میں نہ مرے وہ بوڑھا ہو کر مرے گا (آخر کب تک جیئے گا بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی) موت کا ایک گلاس ہے اور آدمی اُس کو ضرور چکھے گا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا عَبِيطًا۔ اُس نے کچا تازہ گوشت قے میں نکالا۔

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِيطٍ۔ انہوں نے تازہ کچا گوشت منگوایا (ایک روایت میں غَلِيظٍ ہے یعنی سخت چمڑا گوشت جو چب نہ سکے)۔

مُرِي بَنِيكِ لَا يَعْبِطُوا ضُرُوعَ الْغَنَمِ۔ اپنے بیٹوں سے کہہ دے کہ وہ بکریوں کے تھن اتنے نہ نچوڑیں کہ اُن میں سے خون نکلنے لگے (دودھ ختم ہو کر خون آنے لگے)۔

فَقَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا كَانَ يُجَالِسُهُ فَقَالُوا اُعْتُبِطَ فَقَالَ قُومُوا بِنَا نَعُودُهُ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا کرتا تھا ایک بار وہ غائب ہو گیا۔ لوگوں

نے عرض کیا اُس کو بخار آگیا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اٹھو چلو اُس کی عیادت کریں (عرب لوگ بخار کو اِعْتِبَاط کہتے ہیں)۔

عَبَطَتْهُ الدَّوَاهِیُ۔ اُس پر آفتیں ٹوٹ پڑیں۔

مَاتَ فُلَانٌ عَبْطَةً۔ وہ تندرست ہٹا کٹا رہ کر مرگیا۔

كَانَ النَّاسُ يَعْتَبِطُوْنَ اِعْتِبَاطًا۔ اگلے زمانہ میں لوگ یوں ہی اچھے خاصے رہ کر مرجایا کرتے تھے (کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی یا اللہ موت کے لئے کوئی بیماری مقرر کر جس سے میت کو اجر ہو اور اُس کے وارثوں کو تسلی ہو تو اللہ تعالیٰ نے برسام کی بیماری بھیجی پھر دوسری بیماریاں اور ہر ایک بیماری کی ایک دوا رکھی)۔

عَبْعَبَةٌ۔ شکست پانا، منہزم ہونا۔

عَبْعَابٌ۔ لمبا آدمی، بڑے حلق، یا پیٹ والا۔

عَبْعَبٌ۔ جوان گٹھیلا، جوانی کا عیش، کشادہ کپڑا، نرم کمبل، ایک بُت کا بھی نام ہے۔

عَبَقٌ۔ یا عَبَاقَةٌ یا عَبَاقِيَةٌ۔ چپک جانا، اقامت کرنا۔

عَبِقَ الْمَكَانُ بِالطِّيْبِ۔ مکان میں خوشبو پھیل گئی۔

عَبِقٌ۔ معطر، اور خوشبودار۔

عِبِقَّانٌ زِبِقَّانٌ۔ بدخلق۔

رِيْحٌ عَبِقَةٌ۔ خوشبو پھیلنے والی۔

عَبِقَتْ رَائِحَةُ الْمِسْكِ۔ مشک کی خوشبو پھیل گئی۔

عَبْقَرَةٌ۔ چمکنا۔

عَبَاقِرِیْ۔ ایک قسم کا عمدہ فرش۔

عَبْقَرُ۔ وہ مقام جہاں جن بہت رہتے ہوں پھر عَبْقَرِیٌّ ہر عمدہ نادر چیز کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا عبقر ایک مقام کا نام ہے جہاں بہت عمدہ کپڑے بُنے جاتے تھے۔

فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ۔ میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو اُن کا سا کام کرسکتا ہو (مراد حضرت عمرؓ ہیں)۔ اصل میں عَبْقَرِیٌّ ہر نادر چیز کو کہا کرتے تھے پھر سردار اور قوم کے بڑے شخص کو بھی کہنے لگے)۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى عَبْقَرِيٍّ۔ حضرت عمرؓ ریشمی فرش یادھاری دار بچھونے یا حاشیہ دار فرش پر سجدہ کرتے۔ (معلوم ہوا کہ اونی اور ریشمی کپڑوں پر نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن امامیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)

عَيْنُ الظَّبْيَةِ الْعَبْقَرَةِ۔ ہرن کی آنکھ جو نرگس کی طرح ہے یا خوش رنگ (عرب لوگ کہتے ہیں جَارِيَةٌ عَبْقَرَةٌ خوش رنگ لونڈی (یعنی گوری، چٹی، سفید رنگ)

عَبَلٌ۔ موٹا ہونا، جیسے عُبُوْلٌ بٹنا، پھیر دینا، روک رکھنا، کاٹ ڈالنا۔

عَبَلَ بِهٖ۔ اُس کو لے کر چل دیا۔

اِعْبَالٌ۔ غلیظ اور سفید ہونا۔

فَهِيَ لَا تُسْرَفُ وَلَا تُعْبَلُ وَلَا تُجْرَدُ۔ نہ تو اُس درخت کو کیڑا کھاتا ہے نہ اُس کے پتے جھڑتے ہیں نہ ٹڈیاں اُس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

عَبَالَةٌ۔ بوجھ۔

عَبْلَةٌ۔ موٹی عورت پورے بدن کی۔

مِعْبَلَةٌ۔ چوڑی لمبی پیکان۔

فَوَجَدُوْا اَعْبُلَةً۔ پھر چند سفید پتھر پائے (یعنی خندق کھودتے وقت اُس میں سخت سفید پتھر کی چٹانیں نمودار ہوئیں)۔

كَانَ عَبْلًا مِّنَ الرِّجَالِ۔ سعد بن معاذؓ موٹے آدمی تھے۔

اِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَّمْ تُعْبَلْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑے (عرب لوگ کہتے ہیں عَبَلْتُ الشَّجَرَةَ۔ میں نے درخت کے پتے جھاڑے)۔

اَغْبَلَتِ الشَّجَرَۃُ۔ درخت کے پتے نکلے یا جھڑے عَبَلٌ پتے کو بھی کہتے ہیں۔

وَجَاءَ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِّنَ الْعَبَلَاتِ۔ عامر ایک شخص کو عبلات کے خاندان میں سے لایا (عبلات امیہ صغریٰ کو کہتے ہیں جو قریش میں سے تھی اس کی نسبت عَبْلِیٌّ آتی ہے۔ نوویؒ نے کہا عبلات امیہ اور اُس کے دونوں بھائی نوفل اور عبد اللہ بن عبد شمس کو کہتے ہیں وہ منسوب ہیں عَبلہ کی طرف جو اُن کی ماں کا نام تھا)۔

کَاَنَّمَا اُوْمَتُهَا الْاَعْبَلُ۔ اُس کی زرہ گویا ایک سفید پتھر ہے یا سُرخ، یا سیاہ پتھر۔

تَكَنَّفَتْكُمْ غَوَائِلُهٗ وَاَقْصَدَتْكُمْ مَعَابِلُهٗ۔ اُن کی آفتوں نے تم کو گھیر لیا اور اُن کے تیر تمہاری طرف چلے۔

تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ۔ میرے منہ پر سے تیر جا رہے تھے۔

صَخْرَةٌ عَبْلَاءُ۔ ایک سفید پتھر۔

عَبْنٌ۔ گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔

عَبَنٌّ۔ سخت اور بڑا۔

عَبْهَرٌ۔ بڑا، موٹا یا لمبا اور نرگس اور چنبیلی کو بھی کہتے ہیں۔

عَبْهَرَةٌ۔ موٹی گوری سفید عورت۔

عَبْهَلٌ۔ چھٹا ہوا مطلق العنان اونٹ۔

عَبَاهِلَةٌ۔ وہ بادشاہ جو اپنی سلطنت پر برابر قائم چلے آتے ہیں کبھی ہٹائے نہیں گئے۔

عَبْهَلَةٌ اور عِبْهَالٌ۔ عتاب کرنا، چھوڑ دینا۔

مَا كَانَ لِسُوْقَةٍ بَاهِلَةٍ اَنْ يُّبَارُوا الْمُلُوْكَ الْعَبَاهِلَةَ۔ کہیں بازاری ذلیل آدمی موروثی بادشاہوں سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ۔ اُن بادشاہوں کی طرف جو اپنی سلطنت پر پشتہا پشت سے بحال اور قائم ہیں، یا خود مختار بادشاہوں کی طرف۔

عَبَاهِلَةُ الْيَمَنِ۔ یمن کے خود مختار بادشاہ۔

عَبَاءٌ۔ ایک قسم کا لباس ہے۔

لِبَاسُهُمُ الْعَبَاءُ۔ وہ عباء پہنتے تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ عَبَاءٌ جمع ہے عَبَاءَةٌ اور عَبَايَةٌ کی اور کبھی واحد کو بھی کہتے ہیں)۔

عَبَّى الْجَيْشَ۔ لشکر تیار کیا۔

تَعْبِيَةٌ۔ تیار کرنا (مجمع البحار میں ہے کہ عباء ایک قسم کے کمبل ہیں جن پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں)۔

باب العین مع التاء

عَتْبٌ۔ یا عِتَابٌ یا عَتَبَانٌ یا عُتْبَانٌ یا مَعْتَبٌ یا مَعْتِبَةٌ۔ غصہ کرنا کسی کے کام پر انکار اور ملامت کرنا۔

تَعْتِيْبٌ۔ لپیٹ لینا، دہلیز بنانا۔

مُعَاتَبَةٌ۔ بمعنے عِتَابٌ ہے۔

اِعْتَابٌ۔ غصہ دور کرنا، یعنی راضی کر لینا۔

تَعَتُّبٌ اور تَعَاتُبٌ۔ ایک دوسرے پر غصہ کرنا، ناز و انداز سے خطاب کرنا، عیب کرنا۔

اِسْتِعْتَابٌ۔ راضی ہو جانا یا رضامندی کی درخواست کرنا، آرزو کرنا، جہاں جانا پسند ہو وہاں لوٹ جانے کی درخواست کرنا۔

مَا عَتَبْتُ بَابَ فُلَانٍ۔ میں اُس کے دروازے کی دہلیز پر بھی نہیں گیا۔

عُتْبٰى۔ رضامندی۔

كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر خفا ہوتے تو فرماتے اُس کو کیا ہوا ہے اُس کے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے۔ (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بد دعا مقصود نہیں ہے

بلکہ خفگی کے وقت ایسا کہتے ہیں تَرِبَتْ یَدَاكَ یا تَرِبَتْ یَمِیْنُكَ۔ یعنی تو ذلیل اور محتاج ہو، اپنے ہاتھ سے محنت کرے مٹی اٹھائے)۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ یَزْدَادُ وَ اِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ یَسْتَعْتِبُ۔ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو (زندہ رہنے کی صورت میں) اور زیادہ نیکیاں کرے گا۔ اور اگر بد ہے تو شاید توبہ کرے اور اپنے پروردگار کی رضامندی چاہے (مر جائے گا تو پھر توبہ اور انابت اور رجوع الی الحق کا موقع جاتا رہے گا)۔

وَلَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ۔ مرنے کے بعد پھر پروردگار کو راضی کرنے کا موقع نہیں رہے گا۔ (کیونکہ موت سے اعمال ختم ہو جاتے ہیں پھر نیک عمل کرنے کا اور توبہ کرنے کا محل نہیں رہے گا)۔

لَا یُعَاتَبُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ۔ ان پر عتاب نہیں ہوتا (کیونکہ عتاب اس شخص پر ہوتا ہے جس کے تائب ہونے کی امید ہو اور وہ اپنی خطا پر اصرار نہ کرتا ہو وہ لوگ تو سخت گناہوں میں مبتلا ہیں اور ان پر اصرار کر رہے ہیں ان سے یہ امید نہیں کہ کبھی اپنے کاموں سے باز آئیں گے اور پروردگار کو راضی کریں گے)۔

مَا اَعْتِبُ عَلٰی ثَابِتٍ فِیْ دِیْنٍ وَّلَا خُلُقٍ۔ میں ثابت بن قیس کے دین یا اخلاق پر عیب نہیں لگاتی نہ اس پر ناراض ہوں (یہ نہیں کہتی کہ وہ کسی دینی امر میں خطا کرتے ہیں یا بدخلق ہیں) بلکہ میں خاوند کی ناشکری کو برا جانتی ہوں (یعنی مجھ کو بالطبع ان سے نفرت اور کراہت ہے اس وجہ سے ڈر ہے کہ میں ان کی اطاعت اور تابعداری میں قصور کروں اور خاوند کی ناشکری کا گناہ اپنے سر پر لوں۔ ہوا یہ تھا کہ ثابتؓ کی بیوی نے اور مردوں کے ساتھ اپنے خاوند کو دیکھا تو کالا کلوٹا، پست قامت، بدشکل پایا، اس لئے اس کے دل میں ان سے نفرت پیدا ہوگئی)۔

مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَّھُوَ یُعَاتِبُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گذرے جس کو لوگ ملامت کر رہے تھے، سمجھا رہے تھے، نصیحت کر رہے تھے۔

اِذَا جَاءَ مُسْتَعْتِبًا۔ جب وہ راضی کرنے کے لئے آئے (عذر خواہی اور توبہ کرنے کو)۔

عَاتِبُوا الْخَیْلَ فَاِنَّھَا تُعْتِبُ۔ گھوڑوں کو تعلیم دو اُن سے محنت مشقت لو سواری اور جنگ کے لئے تیار کرو وہ تعلیم پالیں گے (جیسی تعلیم دو گے وہ سیکھ جائیں گے)

اِنَّہٗ عَتَّبَ سَرَاوِیْلَہٗ فَتَشَمَّرَ۔ سلمان فارسیؓ نے سامنے سے اپنے پائجامے کو سمیٹا اور جوڑ کر اُس کو اوپر اٹھایا۔

اِنَّ عَتَبَاتِ الْمَوْتِ تَاْخُذُھَا۔ موت کی سختیاں اُس کو پکڑ رہی ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں حَمَلَہٗ عَلٰی عَتَبَۃٍ اُس کو ایک سخت اور مکروہ کام پر لگایا)۔

اَمَا اِنَّھَا لَیْسَتْ بِعَتَبَۃِ اُمِّكَ۔ (ابن نحام مجاہد کے درجے جو آخرت میں ملیں گے بیان کر رہے تھے۔ کعب بن مرہ نے پوچھا درجہ سے کیا مراد ہے کیا سیڑھی کا ایک درجہ انھوں نے کہا) یہ تیری ماں کے گھر کا درجہ نہیں ہے (بلکہ یہ آخرت کا ایک درجہ دوسرے درجہ سے اتنے فاصلہ پر ہے جیسے آسمان سے زمین)۔

قَالَ فِیْ رَجُلٍ اَنْعَلَ دَابَّۃَ رَجُلٍ فَعَتَبَتْ۔ ایک شخص نے دوسرے شخص کے جانور کی نعل باندھی وہ تین پاؤں پر چلنے لگا (یعنی ایک پاؤں اٹھا کر چلا)۔

کُلُّ عَظْمٍ کُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ وَّلَا مُعْتَبٍ فَلَیْسَ فِیْہِ اِلَّا اِعْطَاءُ الْمُدَاوِیْ فَاِنْ جُبِرَ وَبِہٖ عَتَبٌ فَاِنَّہٗ یُقَدَّرُ عَتَبُہٗ بِقِیْمَۃِ اَھْلِ الْبَصَرِ۔ اگر ہڈی توڑ ڈالی جائے پھر وہ ایسی اچھی طرح جڑ جائے کہ اُس میں کوئی نقص اور عیب نہ رہے تو صرف دوا علاج کا

خرچ دینا ہوگا البتہ اگر اس طرح گھڑے کہ اُس میں کوئی عیب رہ جائے۔ مثلاً ورم یا کمزوری یا لنگڑا پن تو اس عیب کا معاوضہ جو نگاہ والے لوگ لگائیں گے دینا ہوگا۔

وَلَكَ الْعُتْبٰى۔ خداوندا تیری رضامندی چاہتا ہوں یا تجھ کو حق ہے کہ میرے گناہوں پر مجھ سے مواخذہ کرے یا تیرے ہی لئے میرا گناہوں سے توبہ کرنا اور رجوع کرنا ہے۔

اِسْتَعْتَبْتُ مَنْ رَجَوْتُ عِتَابَهٗ۔ میں نے اُس کو راضی کیا جس کے عتاب کی اُمید تھی۔

اِنَّ مَلَكًا مِّنْ مَّلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ كَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَعُتِبَ عَلَيْهِ فَاَهْبَطَهٗ اِلَى الْاَرْضِ ایک فرشتہ کو اللہ کے پاس ایک رتبہ تھا اُس پر اللہ کا عتاب ہوا تو اُس کو زمین پر اُتار دیا۔

وَجَعَلَا عَلَيْهِ عَتَبًا وَّشَرِيْجًا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کے آستانے اور ربانس کا دروازہ بنایا۔ (عَتَبٌ جمع ہے عَتَبَةٌ)۔

عَتٌّ۔ بار بار ایک بات کو کہنا، الحاح اور توبیخ کرنا۔

مُعَاتَّةٌ اور عِتَاتٌ۔ جھگڑنا۔

عَتَتٌ۔ سخت گوئی۔

عَتّٰى بمعنے حَتّٰى ہے۔

اِنَّ رَجُلًا حَلَفَ اَيْمَانًا فَجَعَلُوْا يُعَاتُّوْنَهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ۔ ایک شخص نے لوگوں کے بار بار کہنے سے ایک ہی کام پر کئی بار قسم کھائی تو اس پر ایک کفارہ لازم ہوگا (ہر بار کے لئے جُدا جُدا کفارہ ضروری نہیں مثلاً ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں روٹی نہ کھاؤں گا لوگوں نے کہا کہ نہیں تم کو کھانا ہوگی۔ اُس نے پھر قسم کھائی کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ لوگوں نے پھر وہی کہا اُس نے پھر قسم کھائی تو تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا)۔

عَتَادٌ یا عَتَادَةٌ۔ تیار ہونا۔

تَعْتِيْدٌ۔ تیار کرنا۔

اِعْتَادٌ۔ تیار کرنا (جیسے اِعْدَادٌ ہے)۔

تَعَتُّدٌ۔ عمدہ کاریگری کرنا۔

عُتُدَةٌ۔ سامان۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ رَقِيْقَهٗ وَاَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خالد بن ولیدؓ نے اپنے غلاموں کو اور جنگ کے سامانوں کو اللہ کی راہ میں روک دیا ہے۔ یعنی جہاد کے واسطے بلا کرایہ مجاہدین کے سپرد کر دیا ہے (اَعْتُدٌ جمع ہے عَتَادٌ کی جیسے اَعْتِدَةٌ ہے)۔ ایک روایت میں یوں ہے اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ۔ یعنی اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو مجاہدین کے واسطے وقف کر دیا ہے دارقطنی نے امام احمدؒ سے نقل کیا کہ اَعْتَادَهٗ راوی کی غلطی ہے صحیح اَعْتُدَهٗ ہے۔ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس وقت فرمائی جب زکوٰۃ کے تحصیلدار نے شکایت کی کہ خالدؓ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا تم خالدؓ پر ظلم کرتے ہو اُس نے تو اپنے ہتھیار اور سامانِ جنگ سب اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں۔ شاید زکوٰۃ کے تحصیلداروں نے ان ہتھیاروں اور سامان وغیرہ کی بھی زکوٰۃ طلب کی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اُس سامان کی زکوٰۃ کہاں واجب ہے یہ کچھ تجارت کا مال تھوڑی ہے خصوصاً جب خالدؓ نے اُس کو اللہ کی راہ میں بلا کرایہ دیدیا ہو۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ جب خالدؓ نے اپنا کل سامانِ جنگ ہتھیار وغیرہ محض ثواب کے لئے بلا کرایہ اللہ کی راہ میں دے دیئے ہیں جو ایک نفل صدقہ ہے تو وہ فرض زکوٰۃ دینے میں کیونکر عذر کریں گے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بدل وہ قرار دیا جو خالدؓ کو ان ہتھیاروں اور سامان کا کرایہ دیا جاتا اگر وہ کرایہ پر چلاتے اور زکوٰۃ کو اُس میں محسوب کر لیا)۔

لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهٗ عَتَادٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ہر وقت اور ہر موقع کے لئے تیار رہتے (ہر واقعہ کی تدبیر پیش از وقوع کر لیتے جو کمال دانشمندی اور انجام بینی کی دلیل ہے)۔

فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا۔ اُس نے اپنی قُطّی (چھوٹا صندوقچہ جس میں عورتیں زیورات وغیرہ بھاری چیزیں رکھتی ہیں) کھولی۔

وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِي عَتُودٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ رہ گیا ہے۔

وَاَضُمُّ الْعَتُودَ۔ میں بکری کے بچہ کو پھیر کر لاتا ہوں (جب وہ بھاگ کر نکل گیا ہو)۔

اُخْرِجَ اِلَى اَبِي الْحَسَنِ مِخْزَنَةٌ فِيهَا مِسْكٌ مِنْ عَتِيدَةٍ۔ امام ابوالحسنؑ کے پاس ایک ڈبہ میں سے مشک نکالی گئی۔

عَتَرٌ۔ یا **عَتَرَانٌ**۔ سخت ہونا، مضطرب ہونا، لمبا ہونا۔

عَتَرَ الْعَتِيرَةَ تَعْتَارًا۔ عتیرہ کو ذبح کیا۔

عَتَّارٌ۔ ذکر، مرد شجاع، زبردست گھوڑا، سخت وحشی مکان۔

عَتْرٌ اور **عِتْرٌ**۔ ذکر۔

عَتْرٌ۔ شدت اور قوت۔

عِتْرٌ۔ بُت کو بھی کہتے ہیں، اور بیہودہ بک بک یعنی ہذیان کو۔

خَلَّفْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي۔ میں تم میں دو بھاری گراں قدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی کتاب قرآن دوسرے میری عترت (یعنی خاص الخاص قریب کے رشتہ دار۔ وہ عبد المطلب کی اولاد ہیں۔ بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور حضرت علی رضؓ کی اولاد۔ بعضوں نے کہا آپ کے سب عزیز و اقارب عترت میں داخل ہیں)۔

نَحْنُ عِتْرَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْضَتُهُ الَّتِي تَفَقَّأَتْ عَنْهُمْ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں اور آپ ہی کے انڈے میں سے پھوٹے ہیں (یہاں عترت سے عام عزیز و اقرباء مراد ہیں تو اس میں سارے قریش کے لوگ آگئے۔ ابوبکر رضؓ بھی قریش میں سے تھے)۔

قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِتْرَتُكَ وَقَوْمُكَ۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں اُن سے مشورہ لیا)۔ کہ یہ لوگ آپ کی عترت ہیں اور آپ کی قوم ہیں (یہاں عترت سے حضرت ابوبکر رضؓ نے آپ کے قریبی رشتہ دار یعنی حضرت عباسؓ اور عقیل اور تمام بنی ہاشم کو مراد لیا اور قوم سے قریش کے لوگ مراد لئے) نہایہ میں ہے کہ مشہور قول یہی ہے کہ عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اہل بیت کو کہتے ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے۔

اُهْدِيَ اِلَيْهِ عِتْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عتر تحفہ کے طور پر بھیجی گئی (عتر ایک بھاجی ہے جو جدا جدا اُگتی ہے جب لمبی ہو جاتی ہے اور اُس کی جڑ کاٹی جاتی ہے تو اُس میں سے دودھ کی طرح ایک عرق نکلتا ہے بعضوں نے کہا وہ مرزنجوش ہے جو ایک مشہور دوا ہے)۔

يُفْلَغُ رَاْسِي كَمَا تُفْلَغُ الْعِتْرَةُ۔ میرا سر اس طرح توڑ دیا جائے گا جیسے عتر کی بھاجی توڑ لی جاتی ہے (عِتْرَةٌ مفرد ہے عِتْرٌ کا)۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالسَّنَا وَالْعِتْرِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو سنا اور عتر کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ یہ دونوں دوائیں ہیں خوشبو نہیں ہیں)۔

عِتْرٌ۔ ایک پہاڑ کا بھی نام ہے جو مدینہ سے قبلہ کی طرف ہے۔

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَضْحَاةٌ وَعَتِيرَةٌ۔ ہر مسلمان پر (ہر سال میں) ایک قربانی ہے (جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

سے بارہویں تاریخ تک کی جاتی ہے) اور ایک عتیرہ ہے (عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینہ میں کاٹی جاتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ کوئی آدمی منت مانتا کہ اگر میری بکریاں اتنی ہو جائیں گی تو میں ہر دس بکریوں میں سے اتنی بکریاں رجب کے مہینہ میں کاٹوں گا اُس کو عتائر کہتے تھے شروع اسلام میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کی قربانی کو قائم رکھا پھر منسوخ کر دی گئی خطابی نے کہا اس حدیث میں عتیرہ سے وہی بکری مراد ہے جو اللہ کے لئے رجب کے مہینے میں کاٹی جائے لیکن وہ عتیرہ جو جاہلیت کے زمانہ میں بتوں کے نام پر کاٹا کرتے تھے اور اُس کا خون بُت کے سر پر ڈالتے تھے وہ تو اسلام میں کبھی درست نہیں ہوئی نہ وہ اس حدیث میں مراد ہو سکتی ہے)۔

لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔ اسلام میں نہ فرع ہے نہ عتیرہ (فرع وہ پہلوٹا بچہ جو پہلے پیدا ہوتا تھا۔ مشرک لوگ اُس کو اپنے بتوں کے لئے کاٹتے تھے)۔

سُئِلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ اَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْاَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَقَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يُفَارِقُهُمْ حَتّٰى يَرِدُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ حَوْضَهٗ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری عترت تو عترت سے کون لوگ مراد ہیں فرمایا میں اور حسن اور حسین اور نو امام حسین کی اولاد میں نویں امام اُن کی اولاد میں وہی مہدی اور قائم ہوں گے یہ لوگ اللہ کی کتاب سے جدا نہ ہوں گے نہ اللہ کی کتاب اُن سے جدا ہوگی یہاں تک کہ دونوں مل کر ایک ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر آئیں گے (یہ روایت امامیہ کی ہے)۔

سُئِلَ مَنْ عِتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُ الْعَبَاءِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا عترت سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کملی میں داخل کیا تھا (مباہلہ کے موقعہ پر یعنی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام

لَمْ يَزَالُوْا عُبَّادَ اَصْنَامٍ يَنْصِبُوْنَ لَهَا الْعَتَائِرَ وَيَنْحَرُوْنَ لَهَا الْقُرْبَانَ۔ ہمیشہ یہ لوگ بُت پرست رہے اُن کے لئے رجب میں بکریاں کاٹتے اور اونٹوں کو نحر کرتے۔

عَتْرَسَةٌ۔ سختی سے پکڑنا۔

عِتْرِسٌ اور عَتَرَّسٌ۔ بڑا موٹا جسیم آدمی یا جانور

عُتْرُسَانٌ۔ مرغا

عُتْرُبُسٌ۔ ظالم، غصیل، غول، آفت۔

عِتْرِيْسٌ۔ آفت

سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِيْ وَمَعَنَا رَجُلٌ يُتَّهَمُ فَاسْتَعْدَيْتُ عَلَيْهِ عُمَرَ وَقُلْتُ لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا فَقَالَ تَاْتِيْنِيْ بِهٖ مَصْفُوْدًا تَعْتَرِسُهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میری ایک گٹھری چوری ہو گئی اور ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس پہ چوری کا گمان کیا جاتا تھا میں نے حضرت عمرؓ سے اُس پہ فریاد کی اور یہ کہا کہ میں اُس کو زنجیر میں باندھ کر لانا چاہتا تھا اُنھوں نے کہا تو اُس کو طوق زنجیر ڈال کر لانا چاہتا تھا اُس پر ظلم اور سختی کرنا (یعنی ابھی تو باقاعدہ اُس پر چوری ثابت نہیں ہوئی پہلے ہی سے تو اُس کو بیڑی اور طوق پہنانا چاہتا تھا یہ تو صریح ظلم ہے۔ ایک روایت میں تَاْتِيْنِيْ بِهٖ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ ہے یعنی نہ گواہ نہ کچھ تو

اُس کو یوں ہی پکڑ کر میرے پاس لاتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اُس نے تَعْتَرِسُهٗ کو بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ کر دیا کیونکہ کتابت میں دونوں کی صورت قریب قریب ہے)۔

اِذَا كَانَ اِمَامٌ تَخَافُ عَتْرَسَتَهٗ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ فُلَانٍ۔ جب کسی شخص کو یہ ڈر ہو کہ حاکم اُس پر ظلم اور جبر کرے گا (اس کی ایذا دہی اور تکلیف رسانی کا ڈر ہو) تو یوں کہے یا اللہ ساتوں آسمانوں کے مالک اور بڑے تخت کے مالک مجھ کو فلاں شخص کے شر سے اپنی پناہ دے (فلاں کی جگہ اُس حاکم کا نام لے)۔

عَتْرَفَةٌ۔ سختی کرنا، ظلم کرنا۔

عُتْرُفَانٌ۔ مرغا۔

عُتْرُوْفٌ اور عِتْرِيْفٌ۔ خبیث، بدکار، ظالم، شقی۔

عِفْرِيْتٌ یا عِتْرِيْفٌ۔ ایک دیو ہے، ظالم، خبیث، شریر، پلید، مکار۔

آهٍ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ يُسْتَخْلَفُ عِتْرِيْفٍ مُتْرَفٍ يَقْتُلُ خَلَفِيْ وَخَلَفَ الْخَلَفِ۔ ہائے افسوس اُس خلیفہ پر جو حاکم بنایا جائے گا وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بچوں کو قتل کرے گا وہ کم بخت خلیفہ ظالم بدکار خبیث عیش پسند ہوگا میرے جانشین کو قتل کرے گا پھر جانشین کے جانشین کو۔

عَتْعَتٌ۔ بکری کا بچہ، مضبوط، قوی، لمبا آدمی پورے اعضا کا۔

عَتْعَتَةٌ۔ بکری کو عت عت کرکے بلانا۔

عِتْقٌ یا عَتْقٌ یا عَتَاقٌ یا عَتَاقَةٌ۔ آزاد ہونا، غلامی میں سے نکل جانا، منہ سے کاٹنا، قدیم ہونا، عمدہ ہونا۔

تَعْتِيْقٌ۔ نیا کرنا، منہ سے کاٹنا۔

اِعْتَاقٌ۔ آزاد کرنا، کنواں کھودنا، بندش کرنا، درست کرنا۔

خَرَجَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ وَهِيَ عَاتِقٌ فَقَبِلَ هِجْرَتَهَا۔ ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی مکہ سے نکل بھاگی اور وہ اچھی خاصی جوان کنواری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی ہجرت منظور کر لی عُتَّقٌ اور عَوَاتِقُ جمع ہے عاتِق کی بمعنے جوان عورت یا جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور اپنے ماں باپ سے جدا نہ ہوئی ہو۔

اُمِرْنَا اَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيْدَيْنِ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ۔ ایک روایت میں وَالْعُتَّقَ ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ دونوں عیدوں میں ہم حیض والی اور جوان کنواری عورتوں کو بھی نکالیں وہ بھی عید گاہ میں حاضر ہوں تاکہ مسلمانوں کی کثرت اور عید کی رونق معلوم ہو۔

عَتِيْقٌ۔ قدیم اور پرانے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے خَمْرٌ عَتِيْقٌ۔ پرانی شراب۔

عَلَيْكُمْ بِالْاَمْرِ الْعَتِيْقِ۔ تم پرانی بات کو اختیار کرو (یعنی صحابہ اور تابعین کے طریق کو کیونکہ اُن کا طریق قدیم ہے اُس کے بعد دین میں بہت سی نئی باتیں نکل آئیں)۔

اِنَّهُنَّ مِنَ الْعِتَاقِ الْاُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلَادِيْ۔ یہ سورتیں پہلے زمانہ کی پرانی سورتوں میں سے ہیں اور میرا پرانا مال ہیں (یعنی میں نے اُن کو سب سے پہلے یاد کیا ہے بعضوں نے کہا عتاق سے یہ مراد ہے کہ نہایت عمدہ فصیح اور بلیغ سورتیں ہیں یا اُن کے مضامین بہت عمدہ ہیں مثلاً معراج کا قصہ اصحاب کہف کا قصہ حضرت مریم ع کا حال اور بڑے بڑے پیغمبروں کا)۔

لَنْ يَّجْزِيَ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ۔ باپ کے احسان کا بدلا اُس کا بیٹا نہیں دے سکتا مگر ایک صورت میں وہ یہ ہے کہ باپ کو غلام

اور بجا ہوا پائے پھر اُس کو خرید کر اُس کی آزادی کا باعث ہو (شریعت کا حکم یہ ہے کہ جب کوئی اپنے محرم ناطہ والے کو خرید لے تو وہ خریدتے ہی آزاد ہو جاتا ہے اس لئے باپ کو خریدنے کے بعد یہ ضروری نہیں کہ جب بیٹا اُس کو آزاد کرے اُس وقت آزاد ہو بلکہ فوراً خریدتے ہی آزاد ہو جائے گا اور اسی لئے ہم نے فَیُعْتِقَهٗ کا ترجمہ یوں کیا اُس کی آزادی کا باعث پڑے)۔

اِنَّهٗ سُمِّیَ عَتِیْقًا۔ حضرت ابوبکر صدیق رض کا لقب عتیق ہوا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ اسلام لائے اُن کو عتیق فرمایا یعنی دوزخ سے آزاد کئے گئے۔ بعضوں نے کہا پہلے ہی سے اُن کا نام عتیق تھا یعنی عمدہ اور کریم)۔

فَلْیَجْعَلْ بَعْضَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ تھوڑا سا کپڑا اپنے کندھوں پر بھی رکھے۔

اَمَرَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُ۔ پرانی کھجور دینے کا حکم دیا وہ اُس کو چیر چیر کر کھانے لگے (کیونکہ اُس میں کیڑے پڑ گئے تھے کیڑوں کو چیر کر صاف کرنے لگے)۔

اَنْتَ عَتِیْقٌ۔ تو آزاد ہے، یا قدیم ہے، یا تیرا مرتبہ عالی ہے۔

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰهُ وَاِنَّهٗ لَیَدْنُوْا۔ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن لوگوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اُس دن اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے (یعنی عرفہ کے دن جب حاجی عرفات میں ہوتے ہیں بہت لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے فرماتا ہے یہ میرے بندے کیوں اکٹھا ہوئے ہیں اگر میری مغفرت کے طالب ہیں تو میں نے اُن کو بخش دیا)۔

اَمَرَ بِالْعُتْقِ۔ بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا (ایک روایت میں بِالْعَتَاقَةِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ بَعِیْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَةً۔ حکیم بن حزام رض نے سو اونٹوں پر اللہ کی راہ میں لوگوں کو سوار کرایا (یا ہر اونٹ کی گردن میں چاندی کا طوق پڑا تھا) اور سو بردوں کو آزاد کیا (اُن کی عمر کے ایک سو بیس برس اسلام کے زمانہ میں گزرے اور ساٹھ برس کفر کے زمانہ میں جملہ عمر ایک سو اسی برس کی ہوئی)۔

اِنَّ لِلّٰهِ عُتَقَاءَ مِنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ کے چند بندے ہیں جو دوزخ سے آزاد کئے گئے ہیں۔

اَیُّمَا امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَیْنِ مُسْلِمَتَیْنِ کَانَتَا فِکَاکَهٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرائے گا تو وہ دونوں دوزخ سے اُس کو آزاد کرا دیں گی (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کا آزاد کرنا بہ نسبت مرد کے آزاد کرنے کے کم ثواب رکھتا ہے کیونکہ مرد اگر ایک ہی آزاد کرائے تو وہ دوزخ سے آزادی کا باعث ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے عورت کا آزاد کرنا افضل کہا ہے کیونکہ اُس کی اولاد بھی آزاد ہوتی ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰی فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔ جو شخص مسلمان بردے کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اُس کا ہر عضو بردے کے ہر عضو کے بدلے دوزخ سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اُس کی شرمگاہ کو بھی اُس کی شرمگاہ کے بدلے۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْعَجْوَةَ وَالْعَتِیْقَ مِنَ السَّمَاءِ قُلْتُ وَمَا الْعَتِیْقُ قَالَ الْفَحْلُ۔ اللہ تعالیٰ نے عجوہ کھجور اور عتیق کو آسمان سے اُتارا۔ میں نے عرض کیا عتیق کیا ہے؟ فرمایا نر درخت کھجور کا جس میں میوہ نہیں لگتا۔

نَهٰی اَنْ یُّنْزٰی حِمَارٌ عَلٰی عَتِیْقَةٍ۔ آپ نے ذات کی عمدہ گھوڑی پر گدھے کو چڑھانے سے منع فرمایا۔

یَغْسِلُ یَدَهٗ مِنَ الْعَاتِقِ۔ اپنے ہاتھ مونڈھے سے دھوتے۔

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ وَالْمَاءُ یَنْحَدِرُ عَلٰی عَاتِقِ اَبِیْ۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں پانی میرے باپ کے مونڈھے سے گر رہا ہے (ایک روایت میں عَلٰی عُنُقِ اَبِیْ ہے یعنی گردن پر گر رہا ہے)۔

عِتَاقُ الْخَیْلِ۔ عمدہ ذات کے گھوڑے۔

رَجُلٌ مَّاتَ وَلَیْسَ لَهٗ مَوْلٰی عَتَاقَةٍ مَنْ یَّرِثُهٗ۔ ایک شخص مرگیا اُس کا آزاد کرنے والا بھی نہیں ہے تو اُس کا ترکہ کون لے گا۔

اِمْرَأَةٌ حَلَفَتْ بِالْعِتَاقِ۔ ایک عورت نے قسم کھائی اپنی باندی کو آزاد کرنے کی۔

کُلُّ یَمِیْنٍ فِیْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عِتَاقٍ وَّطَلَاقٍ۔ ہر قسم میں کفارہ لازم ہوگا مگر عتاق یا طلاق کی قسم میں (مثلاً کسی نے یوں کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ پر آزاد کرنا یا طلاق دینا لازم ہوگا تو یہ لغو ہے)۔

عَتَكٌ۔ دوبارہ حملہ کرنا، کاٹنے کا قصد کرنا، تنہا جانا، سفر کرنا، عزم کرنا، پیش آنا، نافرمانی کرنا، سُرخ ہوجانا، کھٹا ہونا، سوکھ جانا، چپک جانا، حفاظت کرنا، خواہش کرنا، سینے میں جوڑنا۔

عَتَكٌ۔ زمانہ، اور ایک پہاڑ کا نام ہے۔

عُتُوْكٌ۔ اقدام کرنا، پرانی ہوکر سُرخ ہوجانا۔

عَاتِكٌ۔ جواں مردِ کریم، خالص رنگ، صاف شربت، پرانی کمان، سُرخ رنگ، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنے والا۔ (عَاتِكَةٌ اُس کا مؤنث ہے) اور وہ کھجور کا درخت جو پیوند قبول کرے اور سرخ عورت خوشبو سے اور پرانی کمان، سرخ۔

عَتِیْكٌ۔ سخت گرمی کا دن، اور ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ سُلَیْمٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ حنین کے دن فرمایا) میں عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں جو سلیم کی اولاد میں سے ہیں (یہ عاتکہ تین عورتیں تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں ایک تو عاتکہ بنت ہلال بن فالج بن ذکوان جو عبد مناف کی والدہ تھیں۔ دوسرے عاتکہ بنت مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان جو ہاشم بن عبد مناف کی والدہ تھیں۔ تیسرے عاتکہ بنت اوقص بن مرہ بن ہلال جو وہب والد حضرت آمنہ کی ماں تھیں تو پہلی عاتکہ دوسری عاتکہ کی پھوپھی ہیں اور دوسری تیسری کی پھوپھی ہیں اور بنی سلیم اس نسب پر فخر کرتے ہیں اور دوسری باتیں بھی فخر کی اُن کو حاصل ہوئیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن ہزار آدمی بنی سلیم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ دوسرے آپ نے اُن کا جھنڈا سب سے آگے رکھا تھا جو سرخ رنگ کا تھا۔ تیسرے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کوفہ اور بصرہ اور مصر اور شام والوں کو لکھا کہ ہر شہر میں سے جو شخص سب میں افضل ہو اُس کو میرے پاس بھیجدو۔ تو کوفہ والوں نے عتبہ بن فرقد سلمی کو بھیجا اور بصرے والوں نے مجاشع بن مسعود سلمی کو اور مصر والوں نے معن بن یزید سلمی کو اور شام والوں نے ابو الاعور سلمی کو تو ہر شہر میں بنی سلیم ہی کے لوگ سب سے افضل نکلے۔ یہ عجیب اتفاق ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ یہ عاتکہ نو عورتیں تھیں تین تو بنی سلیم میں سے تھیں اور چھ اور لوگوں میں سے اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جدّات تھیں۔

اَنَا ابْنُ الْعَوَاتِكِ مِنْ قُرَیْشٍ۔ میں قریش کی عاتکہ عورتوں کا بیٹا ہوں۔

عَتْلٌ۔ زور سے پکڑ کر گھسیٹ لینا اور پھر اُٹھا لینا۔

عَتَلٌ۔ جلدی کرنا۔

تَعَتُّلٌ۔ اپنی جگہ سے نہ سرکنا، جیسے اِنْعِتَالٌ ہے۔

عَتَّالٌ۔ حمّال، بوجھ اُٹھانے والا۔

عَتِلٌ۔ بدی کی طرف جلد جانے والا۔

عُتُلٌّ۔ کھاؤ، بدخلق، سخت دل، بخیل، موٹا، بدرچھا، ہر سخت چیز۔

عِتْوَلٌ۔ جو عورتوں سے سیر نہ ہو۔

عَتِيلٌ۔ اجیر، نوکر، خادم۔

مَا اسْمُكَ قَالَ عَتَلَةُ قَالَ بَلْ اَنْتَ عُتْبَةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن عبد سے پوچھا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا عتلہ۔ آپ نے فرمایا نہیں تو عتبہ ہے (آپ نے عتلہ نام مکروہ جانا کیونکہ اُس میں غلظت اور سختی کے معنے نکلتے ہیں۔ اصل میں عتلہ کہتے ہیں آہنی سبل کو جس سے دیواریں وغیرہ گراتے ہیں۔ بعضوں نے کہا بڑا ٹکڑا لوہے کا جس سے درخت اور پتھر اکھیڑتے ہیں)۔

فَاَخَذَ ابْنُ الْمُطِيعِ الْعَتَلَةَ۔ ابن مطیع نے سبل لیا۔

عَتْمٌ۔ دیر لگانا، رات کا ایک حصہ گزر جانا، اکھڑنا، رک جانا، رات کو دودھ دوھنا۔

تَعْتِيمٌ۔ باز آجانا، دیر نہ لگانا، رات کو چلنا۔

اِعْتَامٌ۔ دیر لگانا، رات میں داخل ہونا، یا رات کو چلنا، رات کا ایک حصہ گزر جانا۔

تَعَتُّمٌ۔ رات کو دوھنے جانا۔

اِسْتِعْتَامٌ۔ دوھنے میں دیر کرنا۔

عَاتِمٌ۔ دیر میں رات گئے پر آنے والا۔

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ اسْمَهَا فِیْ كِتَابِ اللهِ الْعِشَاءُ وَاِنَّمَا يُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ دیکھو تم بھی کہیں گنواروں کی طرح عشاء کی نماز کو عتمہ نہ کہنا اللہ کی کتاب قرآن میں اس نماز کا نام عشاء کی نماز ہے یہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کو عتمہ اس لئے کہتے ہیں کہ عتمہ رات کی تاریکی کو کہتے ہیں وہ اُس وقت اپنی اونٹنیوں کو دوہتے تھے چونکہ یہ اُس وقت پڑھی جاتی ہے اس لئے اُس کو بھی عتمہ کہنے لگے (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم گنواروں کی طرح اس نماز میں دیر نہ کرنا جیسے وہ اپنے اونٹنیوں کو دوھنے میں مصروف رہنے کی وجہ سے اس نماز میں دیر کیا کرتے تھے مگر یہ توجیہ درست نہیں ہے کیونکہ دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ اس نماز میں دیر کرنا اور اُس کو رات گئے پڑھنا مستحب ہے)۔

كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعَتَمَةَ۔ آپ عشاء کی نماز میں دیر کرنا بہتر جانتے تھے (بعضوں نے کہا جو لوگ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کیا کرتے ہیں اور قصہ کہانی میں مصروف رہتے ہیں اُن کے لئے دیر کرنا مستحب ہے تاکہ نماز کے بعد پڑ کر سو رہیں اور خاتمہ عبادت الٰہی پر ہو اس لئے کہ سو جانا بھی ایک طرح کی موت ہے اور جو لوگ اخیر شب میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں اُن کے لئے عشاء کی نماز جلدی پڑھ کر سو جانا مستحب ہے تاکہ اخیر شب میں آنکھ کھل جائے اور تہجد کی نماز پڑھیں)۔

فَاَعْتَمَ بِهَا۔ رات کے تاریک ہوئے تک اُس میں دیر کی۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُعْتِمُ۔ جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو رات کی تاریکی میں چلتے یا عشاء کی نماز میں دیر کرتے یہاں تک کہ رات کی تاریکی آجائے۔

وَاللِّقَاحُ قَدْ رُوِّحَتْ وَحُلِبَتْ عَتَمَتُهَا۔ دودھیل اونٹنیاں اپنے ٹھکان پر لائی گئیں اور اُن کا دودھ لیا گیا (دودھ دوھنے کو عتمہ کہہ دیا کیونکہ وہ رات کی تاریکی میں دوھا جاتا ہے)۔

فَمَا عَتَمَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ۔ سلمان فارسیؓ نے اتنے کھجور کے پودے لگائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو دیتے جاتے تھے وہ زمین میں گاڑتے جاتے تھے) پھر ایک پودے نے بھی میوہ لانے میں دیر نہیں کی (سب بار آور ہوئے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَعْتَمَ الشَّیْءَ یا عَتَّمَہٗ اُس چیز میں دیر لگائی۔

عَتَمَتِ الْحَاجَۃُ یا اَعْتَمَتْ۔ کام میں دیر ہوئی۔

نَھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَمَا عَتَّمْنَا حضرت عمرؓ نے ریشمی کپڑا پہننے سے ہم کو منع کیا مگر اتنا اتنا (یعنی چار انگل تک) اور دیر نہیں لگائی (یعنی یہ حکم بتلانے میں دیر نہیں کی) (ایک روایت میں فِیْمَا عَلِمْنَا ہے اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَلٰی رَوْضَۃٍ مُّعْتَمَۃٍ۔ ایک سرسبز کیاری پر جہاں کی گھاس خوب لمبی اور کثرت سے تھی۔

اَلْاَسْوِکَۃُ ثَلٰثَۃٌ اَرَاکٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَعَتَمٌ اَوْ بُطْمٌ۔ مسواک تین لکڑیوں کی ہوتی ہے پیلو کے درخت کی اگر وہ نہ ملے تو زیتون کے درخت کی یا بن کے درخت کی۔ (ہندوستان میں نیم کا درخت بھی مسواک کے لئے عمدہ ہے)

عَتْنٌ۔ زور سے دھکیلنا۔

اِعْتَانٌ۔ ایذا دینا۔ سختی کرنا۔

عَاتِنٌ۔ سخت۔ (عُتُنٌ جمع ہے)

عَتَہٌ۔ یا عُتْہٌ یا عُتَاہٌ۔ کم عقل ہونا، مدہوش ہونا، ناقص ہونا۔

تَعَتُّہٌ۔ مجنون ہونا، تجاہل اور تغافل کرنا، زینت کرنا، آراستہ ہونا۔

عَتَاھَۃٌ۔ کم عقلی، نادانی، کم عقل لوگ۔

مُعَتَّہٌ۔ عقلمند اور مجنون۔

مَعْتُوْہٌ۔ دیوانہ، کم عقل۔

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ الصَّبِیِّ وَالنَّائِمِ وَالْمَعْتُوْہِ۔ تین آدمیوں کے اعمال نہیں لکھے جاتے (وہ مرفوع القلم ہیں) ایک تو بچہ جب تک اُس کو احتلام نہ ہو۔ دوسرے سونے والا جب تک جاگے نہیں۔ تیسرے دیوانہ جب تک سیانا نہ ہو۔

اَلْمَعْتُوْہُ الْاَحْمَقُ الذَّاھِبُ الْعَقْلِ۔ معتوہ وہ شخص ہے جو احمق بے عقل ہو (لیکن وہ مجنون سے کم ہے مجنون وہ جو بالکل دیوانہ ہو)۔

اَبُو الْعَتَاھِیَۃِ۔ اسمعیل بن قاسم مشہور شاعر کا لقب ہے۔

عُتُوٌّ۔ یا عُتِیٌّ یا عِتِیٌّ۔ غرور کرنا، تکبر کرنا، بڑائی کرنا، حد سے زیادہ بڑھ جانا، اطاعت نہ کرنا، تیز چلنا۔

عُتَاۃٌ اور عِتِیٌّ جمع ہے عَاتِیٌ کی یعنی نافرمان، سرکش

مَلِکٌ عَاتٍ۔ سخت دل بادشاہ۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی۔ بُرا ہے وہ بندہ جو سرکشی یا غرور اور نافرمانی کرے۔

بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ کَانَ یُقْرِئُ النَّاسَ عَتّٰی حِیْنٍ یُرِیْدُ حَتّٰی حِیْنٍ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ لَمْ یَنْزِلْ بِلُغَۃِ ھُذَیْلٍ فَاَقْرِئِ النَّاسَ بِلُغَۃِ قُرَیْشٍ۔ حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو حَتّٰی حِیْنٍ ہے اُس کو عَتّٰی حِیْنٍ پڑھاتے ہیں تو انہوں نے کہا قرآن قریش کے محاورہ پر اُترا ہے نہ کہ ہذیل قبیلے کے محاورے پر (سارے عرب لوگ حَتّٰی کہتے ہیں اور ہذیل کے لوگ اُس کو عَتّٰی عین سے کہتے ہیں)۔ اس لئے قریش کے محاورے پر لوگوں کو قرآن پڑھا یعنی حَتّٰی حِیْنٍ پڑھا۔

عَتِیٌّ۔ بمعنے عُتُوٌّ ہے۔

تَعَتَّیْتَ۔ تونے غرور کیا۔

باب العین مع الثاء

عَثٌّ۔ کیڑے کا ریشم کو کھا جانا۔

عُثَّۃٌ۔ وہ کیڑا جو ریشم اور اُون کو کھا جاتا ہے اسکی جمع عُثٌّ ہے۔

عَثٌّ۔ چاٹ، الحاح کرنا، کاٹ کھانا۔

تَعْثِیْثٌ۔ اور مُعَاثَۃٌ اور عِثَاثٌ۔ کاٹنے میں

خوش آوازی کرنا۔

نَعَاثٌ۔ سخت ہانکنا

اِعْتِنَاثٌ۔ جڑ سے اُکھیڑنا، جیسے اِجْتِثَاثٌ ہے۔

عَثَّاءٌ۔ سانپ۔

ھُوَ عُثُّ مَالٍ۔ وہ مال کا تباہ کرنے والا ہے۔

عُثَیْثَۃٌ تَقْرِضُ جِلْدًا اَمْلَسَ۔ ایک چھوٹا اُون کا کیڑا، چکنے اور صاف چمڑے کو کاٹنا چاہتا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنی حیثیت اور قوت سے زیادہ کوئی کام کرنا چاہے اور نہ کر سکے یہ احنف نے اس وقت کہا جب اُن سے کسی شخص نے بیان کیا کہ فلاں شخص تمہاری غیبت کرتا ہے۔ ایک روایت میں تَقْرِمُ ہے معنے وہی ہیں)۔

عَثْرٌ۔ یا عِثَیْرٌ یا عِثَارٌ۔ پھسل جانا، گر پڑنا، ٹھوکر کھا کے گرنا۔ ہلاک ہونا۔

عَثْرٌ اور عُثُوْرٌ۔ جھوٹ بولنا۔

اِعْثَارٌ۔ گرانا، اطلاع دینا، چغلی کھانا۔

عَاثُوْرٌ۔ سختی، مصیبت، گڑھا۔

وَقَعَ فِیْ عَاثُوْرِ شَرٍّ یا عَافُوْرِ شَرٍّ۔ یعنی سختی میں پڑ گیا۔

تَعَثُّرٌ بمعنے عَثْرٌ ہے۔

عِثْیَرٌ۔ غبار۔

عَثْیَرٌ۔ اور عَیْثَرٌ۔ بمعنے اثر اور نشان۔

لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ وَّلَا حَکِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَۃٍ۔ کوئی شخص عقلمند نہیں ہوتا جب تک اُس کو لغزش نہ ہوئی ہو (کئی بار دھوکا کھایا ہو، غلطیاں کی ہوں آفت میں پڑا ہو جب وہ ہوشیار ہوتا ہے) اور کوئی حکیم نہیں ہوتا جب تک اُس کو تجربہ نہ ہو (خالی علم سے کچھ نہیں ہوتا جب تک زمانہ کے سرد گرم کو نہ آزمایا ہو۔ اگر حکیم سے طبیب مراد ہے تو بھی مطلب ظاہر ہے بغیر تجربہ اور معالجہ کئے خالی علم طب پڑھ لینے سے آدمی طبیب نہیں ہوتا)۔

لَا تَبْدَ اُھُمْ بِالْعُثْرَۃِ۔ کافروں سے یکایک جنگ مت شروع کر (بلکہ پہلے اُن کو اسلام کی دعوت دے اگر اسلام نہ لائیں تو جزیہ دیں اگر جزیہ پر بھی راضی نہ ہوں تب اُن سے جہاد کر)۔

اِنَّ قُرَیْشًا اَھْلُ اَمَانَۃٍ مَنْ بَغَاھَا الْعَوَاثِیْرَ کَبَّہُ اللّٰہُ لِمَنْخَرَیْہِ۔ قریش کے لوگ ایماندار ہیں جو اُن کو گڑھوں میں گرانا چاہے گا اللہ اُس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے گا (ایک روایت میں عَوَاثِر ہے جو جمع ہے عَاثِر کی یعنی جال یا عَاثِرَۃٌ کی بمعنے حادثہ اور مصیبت کے)۔

مَا کَانَ بَعْلًا اَوْ عَثَرِیًّا۔ جو کھیت یا باغ بارش کے پانی یا کنٹے[1] (جوہڑ) کے پانی یا جاری پانی سے تیار ہو اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا (کیونکہ اُس میں محنت اور لاگت کم ہوتی ہے اور جو کنوئیں سے بھر سینچا جائے اُس میں بیسواں حصہ دینا ہوگا یعنی پانچ فی صدی)۔

اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ الْعَثْرِیُّ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ شخص ناپسند ہے جو بے کار ہو (نہ دنیا کے کام کا نہ آخرت کا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے اوقات فضول اور بیہودہ کاموں میں صرف کرتا ہو نہ دنیا کمائے نہ آخرت کا سودا کرے)۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰی عَثِرَۃً فَسَمَّاھَا خَضِرَۃً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گذرے جس کا نام عثرہ تھا آپ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (آپ کی عادت تھی کہ بُرے اور مکروہ نام کو بدل ڈالتے تھے عَثِرَہ غبار آلود اور وہ زمین جس میں روئیدگی نہ ہو خَضِرَہ سرسبز اور شاداب زمین۔

ھِیَ اَرْضٌ عَثِرَۃٌ۔ وہ زمین خاک اور غبار کی ہے (جس میں کچھ نہیں اُگتا)۔

[1] کنٹہ وہ گڑھا جو بارش کے پانی سے بھر جاتا ہے ۱۲ منہ

مِنْ خَادِرٍ مِّنْ لُیُوْثِ الْاُسْدِ مَسْکَنُهٗ بِبَطْنِ عَثَّرٍ غِیْلٌ دُوْنَهٗ غِیْلٌ۔ (یہ کعب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) پردے میں رہنے والا شیروں میں سے ایک شیر جس کے رہنے کی جگہ گھنی جھاڑی در جھاڑی ہے (عَثَّر ایک مقام کا نام ہے جہاں شیر رہتے ہیں)۔

فَعَثَرَتِ النَّاقَۃُ۔ اونٹنی نے ٹھوکر کھائی۔

عَثَرْتُ عَلَیْهِ۔ مجھ کو اس کی خبر ہوئی۔

اَعْثَرْتُ غَیْرِیْ۔ میں نے دوسرے کو خبر دی۔

وَاِنْ عَثَرَتْ بِهٖ دَابَّتُهٗ۔ اگر اس کا جانور اس کو لے کر گرے۔

فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِیْ مِرْطِهَا۔ مسطح کی ماں اپنی ازار میں اُلجھ کر رہ گئی۔

اَلدَّوَابُّ اِضْرِبُوْهَا عَلَی الْعِثَارِ وَلَا تَضْرِبُوْهَا عَلَی النِّفَارِ۔ جانوروں کو ٹھوکر کھانے اور گرنے پر مارو لیکن بھڑکنے پر مت مارو (وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے مثلاً مُردوں پر جو عذاب ہو رہا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

یَا مُقِیْلَ الْعَثَرَاتِ۔ اے لغزشوں اور خطاؤں کے معاف کرنے والے۔ یہ جمع ہے عَثْرَۃٌ کی بمعنے خطا اور لغزش اور گناہ۔

عَثْعَثَۃٌ۔ حرکت دینا، ہلانا، ٹھیرنا، اقامت کرنا، اکل ہونا

عَثْعَثٌ۔ فساد اور وہ ٹیلہ جس پر سبزی نہ ہو۔

ذَاکَ زَمَانُ الْعَثَاعِثِ۔ یہ زمانہ بڑے فسادوں کا ہے مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام بھی عثعث ہے اس کو سلع بھی کہتے ہیں۔

عَثْکَلَۃٌ۔ عثکولہ سے زینت دینا (عثکولہ وہ چیتھڑا جو لٹکایا جاتا ہے اور ہوا میں ہلتا رہتا ہے)۔

عُثْکُوْلٌ اور عُثْکُوْلَۃٌ اور عِثْکَالٌ اور اِثْکَالٌ اور اُثْکُوْلٌ۔ کھجور کی ایک ڈالی جس پر چھوٹی چھوٹی ٹہنیاں ہوتی ہیں۔

خُذُوْا عِثْکَالًا فِیْهِ مِائَۃُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ بِهٖ ضَرْبَۃً۔ ایسا کرو کھجور کی ایک ڈالی لو جس میں سو ٹہنیاں ہوں اور ایک مار اس سے مار دو (تو یہ سو کوڑے کے قائم مقام ہو جائیں گے)۔

فَجَلَدْنَاهُ بِعُثْکُوْلٍ۔ ہم نے اس کو ایک ڈالی سے مارا۔

لَا تُصَلِّ فِی الْعَثْکَلِ۔ عثکل میں نماز مت پڑھ۔ میں نے پوچھا عثکل کیا ہے فرمایا یہ کہ تو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو۔

عَثَلٌ۔ کسی کا ہاتھ ٹوٹنے کے بعد ٹیڑھا لگنا، سیدھا نہ جڑنا، (جیسے عَثْمٌ ہے)۔

عَثَلٌ۔ بہت ہونا، موٹا ہونا۔

عَثْمٌ۔ برابر نہ جڑنا۔

اِعْتِثَامٌ۔ مدد چاہنا، نفع اٹھانا، اشارہ کرنا۔

اِلَّا اَکُنْ صَنَعًا فَاِنِّیْ اَعْتَثِمُ۔ اگر میں کاریگر نہیں ہوں تو جتنا مجھ کو علم ہے اتنا کام کرتا ہوں۔

اِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰی غَیْرِ عَثْمٍ صُلْحٌ وَاِذَا انْجَبَرَتْ عَلٰی عَثْمٍ اَلدِّیَۃُ۔ جب ہاتھ کی یا اور کسی عضو کی ہڈی ایسی جڑ جائے کہ اس میں کوئی خامی اور کجی نہ رہے تو بقدر مصالحت مال دینا ہوگا۔ اور اگر اس طرح جڑے کہ اس میں خامی اور کجی رہ جائے تو پوری دیت واجب ہوگی (ایک روایت میں علٰی عَثَلٍ ہے اس کے معنے اوپر گزر چکے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَثَمْتُ یَدَهٗ فَعَثَمَتْ۔ میں نے اس کا ہاتھ جوڑا وہ اچھی طرح نہیں جڑا اس میں خامی اور کجی رہ گئی)۔

عُثْمَانٌ۔ جرز کا بچہ، یا اژدہے کا بچہ، یا سانپ کا بچہ۔

اَبُوْ عُثْمَانَ۔ سانپ

عُثْمَانُ۔ تیسرے خلیفہ کا نام ہے خلفاء راشدین میں سے ذوالنورین ان کا لقب ہے۔

عُثْمِیْثَا۔ ایک پیغمبر تھے حضرت ادریسؑ سے پہلے۔

فَکَانَ عُثْمَانِیًّا۔ وہ عثمانی تھے۔ یعنی حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ سے افضل جانتے تھے۔ اور ابن عطیہ علوی تھے یعنی حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ سے افضل کہتے تھے۔

عَثَمْثَمٌ۔ طاقت ور زبردست اونٹ۔

اَتَاکَ اَبُوْلَیْلٰی یَجُوْبُ بِہِ الدُّجٰی دُجٰی اللَّیْلِ جَوَّابُ الْفَلَاۃِ عَثَمْثَمٌ۔ (یہ نابغہ جعدی کا شعر ہے جو اُس نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا تھا) تیرے پاس ابولیلیٰ آیا رات کی تاریکی جنگل کا قطع کرنے والا زبردست قطع کرتا ہے (یعنی زبردست اونٹ پر رات کی تاریکیاں جنگل میں طے کرتا ہوا تیرے پاس حاضر ہوا ہے)۔

عَثَنٌ۔ یا عُثَانٌ یا عُثُوْنٌ۔ دھواں دھار ہونا، چڑھ جانا۔

عَثْنٌ۔ خوشبو پھیلانا۔

تَعْثِیْنٌ بمعنے عَثْنٌ ہے، اور فساد پھیلانا، دھونی دینا۔

تَعَثُّنٌ۔ دھواں دھار ہونا، فساد قبول کرنا۔

عُثَانٌ۔ غبار اور دھواں۔ عَوَاثِنُ اُس کی جمع۔

عَثَنٌ۔ چھوٹا اُبٹن، دھواں۔ اُس کی جمع اَعْثَانٌ ہے۔

عَثِنٌ۔ بگڑا ہوا کھانا، جس کو دھواں لگ گیا ہو۔

عَوَاثِنُ۔ بہت بال والا شیر۔

وَخَرَجَتْ قَوَائِمُ دَابَّتِہٖ وَلَھَا عُثَانٌ۔ سراقہ بن مالکؓ کے گھوڑے کے پاؤں (جو زمین میں دھنس گئے تھے) اُس میں سے نکلے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے) اور ایک دھواں نکلا۔

عَثِّنُوْا لَھَا۔ (مسیلمہ کذاب نے جب سجاح سے (جو مدعی نبوت تھی) نکاح کر لینے کا ارادہ کیا۔ یہ مسیلمہ کی پولیٹیکل چال تھی۔ اُس نے چاہا کہ اپنے اتباع اور سجاح کے اتباع کو ملا کر بہت بڑی طاقت حاصل کرے تو اپنے لوگوں سے کہا خوشبو کی دھونی کرو (تاکہ سجاح کو مرد کی خواہش پیدا ہو)

وَفِّرُوا الْعَثَانِیْنَ۔ داڑھیوں کو بڑھاؤ (یہ جمع ہے عُثْنُوْنٌ کی بمعنے داڑھی)۔

عُثُوٌّ۔ یا عُتِیٌّ یا عِثِیٌّ یا عَثَیَانٌ۔ فساد پھیلانا، دھندھ مچانا۔

عَثْوَۃٌ۔ لمبی زلف۔

عَثْوَاءُ۔ بجو، چونکہ اُس پر بہت بال ہوتے ہیں۔

باب العین مع الجیم

عَجَبٌ۔ تعجب کرنا، اچنبھا کرنا۔

تَعْجِیْبٌ۔ تعجب دلانا۔

اِعْجَابٌ۔ خوش ہونا، بھلی لگنا، تعجب دلانا، مغرور ہونا۔

تَعَجُّبٌ۔ مشہور ہے۔

عُجَابٌ۔ عجیب۔

عَجْبٌ۔ دُم کا جوڑ۔

عَجِبَ رَبُّکَ مِنْ قَوْمٍ یُّسَاقُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ فِی السَّلَاسِلِ۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر تعجب کرے گا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے بہشت کے طرف ہانکے جائیں گے (معتزلہ اور جہمیہ نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور تعجب سے رضامندی اور ثواب دینا مراد رکھا ہے۔ اہل حدیث تاویل نہیں کرتے بلکہ تعجب کو سمع اور بصر کی طرح اُس کے ظاہری معنے پر رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُس کی حقیقت اللہ ہی خوب جانتا ہے)۔

عَجِبَ رَبُّکَ مِنْ شَابٍّ لَیْسَتْ لَہٗ صَبْوَۃٌ۔ پروردگار اُس نوجوان پر تعجب کرتا ہے جو دنیاوی لذتوں پر مائل نہ ہو (حرامکاری اور شراب نوشی وغیرہ گناہوں سے بچا رہے اُس کا درجہ فرشتوں سے بھی زیادہ ہے کیونکہ

(دواعی شہوت کے اُس نے نفس کو دبایا اور حق تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ رکھا)۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَ قُنُوْطِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے رونے پیٹنے اور ناامیدی پر تعجب کیا۔

مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا۔ ہمارے پروردگار کی عجیب باتوں میں سے ہے۔ ایک روایت میں **مِنْ اَعَاجِيْبِ** ہے معنے وہی ہیں (یہ اُس عورت نے کہا جس پر ہار کی چوری لگائی گئی تھی پھر چیل نے وہ ہار لاکر پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ کافروں کے ملک سے نکل کر مدینہ طیبہ میں آگئی اور مسلمان ہوگئی)۔

اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ۔ وہ اُن سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ پسند ہے (یعنی ان سب میں افضل ہے)۔

فَعَجِبْنَا لَهٗ قَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ۔ ہم لوگوں نے ابوبکرؓ کے اس کہنے پر تعجب کیا (کہ ہمارے ماں باپ آپ پر سے تصدق ہوں) لوگ کہنے لگے اس بڈھے کو دیکھو (یہ ناحق رو دیا اور کہہ رہا ہے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان، بھلا اس کلام کا کیا محل تھا) ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت کا سفر کرے اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ آپ کی وفات کا وقت آن پہنچا اس پر رونے لگے اور کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، دوسرے لوگ نہیں سمجھے اور انھوں نے حضرت ابوبکرؓ کے اس کلام پر تعجب کیا۔

وَاعَجَبًا يَا بْنَ عَبَّاسٍ۔ ابن عباسؓ تم پر تعجب ہے (اتنے بڑے عالم ہوکر یہ بات نہیں جانتے)۔

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّ لِمُوْسٰى وَصَاحِبِهٖ عَجَبًا۔ مچھلی کے لئے ایک سرنگ پانی میں بنا دی گئی اور حضرت موسیٰؑ اور اُن کے ساتھی (یوشع بن نون) کو اُس پر تعجب آیا کہ پانی میں راستہ کیونکر بن گیا اور مری ہوئی بھونی مچھلی پھر زندہ ہوکر پانی میں کیسے چلدی)۔

فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ۔ لوگوں کو جریرؓ کی یہ حدیث کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں موزوں پر مسح کیا بہت بھلی معلوم ہوتی تھی (کیونکہ جریرؓ سورۂ مائدہ اُترنے کے بعد اسلام لائے تھے اس لئے یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ شاید موزوں کا مسح پہلے جائز ہو پھر سورۂ مائدہ اُترنے سے منسوخ ہوگیا ہو جس میں پاؤں کے دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے)۔

فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس وقت لوگ طائف سے لوٹ چلنے کو پسند کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس پر ہنس دیئے۔ (کیونکہ پہلے جب آپ نے لوٹ چلنے کی رائے دی تھی تو صحابہ نے اُس کو پسند نہیں کیا تھا اور کہا تھا کہ ہم طائف کو فتح کئے بغیر نہیں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی۔ جب طائف کے قلعہ پر انھوں نے حملہ کیا اور قلعہ والوں کی مار سے بہت لوگ زخمی ہوئے تو اب لوٹ چلنے کی رائے کو پسند کرنے لگے اس پر آپ کو ہنسی آئی کہ اتنی جلدی رائے بدل گئی)۔

اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا۔ کون لوگ ایمان میں بڑے ہیں (جن کا ایمان اور یقین تعجب کے لائق ہے)۔

اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ۔ اُن کو وہ عورت بھلی لگی (اُس پر دل آگیا)۔

كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَبْلٰى اِلَّا الْعَجْبَ يَا اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ۔ آدمی کا سارا بدن (مرے بعد) گل سڑ کر خاک ہوجاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی (جہاں پر جانور کی دُم کا جوڑ ہوتا ہے)۔

اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا (آدمی کا سارا بدن گل جاتا ہے)

مگر ریڑھ کی ہڈی باقی رہتی ہے (وہی گویا آدمی کا بیج ہے اُسی سے خلقت شروع ہوئی تھی اور قیامت کے دن دوبارہ اُسی پر اعادہ ہوگا لیکن پیغمبر لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں اُن کا سارا بدن محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ۔ ہم کو اُس شخص پر تعجب آیا جو خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہے پھر آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے (تعجب کی وجہ یہ ہوئی کہ پوچھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود نہیں جانتا اور تصدیق کرنے سے یہ نکلتا ہے کہ خوب جانتا ہے)۔

اَلرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسُرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ فَقَالَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔ ایک شخص نے نیک عمل کیا اور اُس کو چھپایا (اس کی نیت ریا اور دکھاوے کی نہ تھی) لیکن لوگوں کو معلوم ہو گیا (انھوں نے اس کی تعریف کی) اُس کو یہ تعریف پسند آئی تو کیا یہ بھی ریا میں داخل ہے فرمایا نہیں اُس کو تو دوہرا ثواب ہوگا ایک پوشیدہ نیک عمل کرنے کا دوسرے کھلم کھلا کرنے کا۔ (معلوم ہوا کہ جب عمل کرنے والے کی نیت مخلصانہ ہو تو کھل جانے سے اور لوگوں کی ثنا اور تعریف بھلی لگنے پر اجر اور ثواب میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ اجر ملتا ہے۔ مترجم کہتا ہے ریا ایک فعل قلبی ہے جس پر دوسرا شخص مطلع نہیں ہو سکتا جو کوئی نیک کام کرے ہم کو اُس کی تعریف اور ثنا کرنی چاہیئے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی شوق اور رغبت پیدا ہو)۔

اِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو کامل اور اچھا سمجھے اور اللہ کے احسان کو بھول جائے (اگر اُس کے ساتھ دوسرے کو بھی حقیر جانے تو وہ کبر ہے)۔

أَيُّ الْخَلْقِ أَعْجَبُ إِيمَانًا۔ کن لوگوں کا ایمان بہت بھلا ہے (وہ سمجھے کہ فرشتوں کا ایمان کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کو اور اُس کی تمام باتوں کو دیکھ اور سُن رہے ہیں۔ فرمایا نہیں اُن لوگوں کا ایمان زیادہ تعجب کے لائق ہے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ کیونکہ انھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا نہ میرے معجزوں کو نہ میری صحبت اُٹھائی لیکن مجھ پر ایمان لائے)

وَلَخَلَّيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ بِعَمَلِهٖ ثُمَّ كَانَ هَلَاكُهُ فِي عُجْبِهٖ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهٖ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میں بندے کو اس کی مرضی پر چھوڑ دوں (جو وہ چاہے وہی ہو جائے) تو اُس میں غرور پیدا ہو جائے گا (وہ کہنے لگے گا کہ میرے اعمال ایسے عمدہ ہیں کہ میری ہر دعاء قبول ہو جاتی ہے) پھر وہ اس غرور کی وجہ سے اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنے سے ہلاک ہوگا (اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی بھی ہر خواہش قبول نہیں کرتا تاکہ اُن کے دل میں عاجزی پیدا ہو بلکہ نیک بندوں پر اور طرح طرح کی آفتیں اُتارتا ہے اُن کے صبر کا امتحان فرماتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اگر کوئی بندہ دن کو روزہ دار رہے اور رات کو تہجد گزار تو اس کے دل میں ایک خوشی اور شادمانی پیدا ہوتی ہے اگر اُس کو اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل سمجھے اور ڈرتا رہے کہ شاید میرا عمل بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوا ہو اور دوسرے بندگانِ خدا کو حقیر نہ جانے نہ اپنے آپ کو اُن سے اچھا سمجھے تب تو اس کا بیڑا پار ہے اور اگر ذرا بھی یہ خیال پیدا ہو کہ ہم دوسروں سے بہتر ہیں یا یہ گمان کرے کہ میں اللہ تعالیٰ پر احسان کرتا ہوں (یا میرے پاس نجات اور فلاح آخرت کا سامان موجود ہے) تو بس عجب میں پڑ گیا اور ہلاک ہوا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبُ۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھ کو ایک امر کا تم پر ڈر ہے جو گناہ سے بھی بڑا ہے۔ وہ کیا ہے عُجب اور غرور۔

سَيِّئَةٌ تَسُوءُكَ خَيْرٌ مِنْ حَسَنَةٍ تُعْجِبُكَ

ایک گناہ جو تجھ کو بُرا لگے (تو اُس سے شرمندہ ہو) اُس نیکی سے بہتر ہے جو تجھ میں غرور پیدا کرے۔

اَلْعَجَبُ کُلَّ الْعَجَبِ بَیْنَ جُمَادٰی وَرَجَبْ۔ (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی یعنی) بڑا عجیب کام جمادی الاخریٰ اور رجب کے درمیان ہوا (اُس کی اصل یہ تھی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کی بیوی سے جو بہت حسین تھی زنا کیا آخر دونوں بھائیوں میں سلخ جمادی الاخریٰ کو جنگ ہوئی کیونکہ رجب کے مہینہ میں وہ جنگ و جدال حرام جانتے تھے)۔

عَجّ۔ چیخنا، چلّانا، ڈانٹنا، تیز ہونا۔

تَعْجِیْجٌ۔ بھر دینا۔ (جیسے اِعْجَاجٌ ہے)۔

تَعَجُّجٌ۔ بھر جانا۔

عَجَاجَۃٌ۔ غبار، دھواں۔

عَجَاجٌ۔ احمق، بے وقوف۔

عَجَّاجٌ۔ چیخنے والا۔

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔ بہترین حج وہ ہے جس میں لبیک خوب پکار کر کہی جائے اور خون بہایا جائے (یعنی قربانی کی جائے)۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُنْ عَجَّاجًا ثَجَّاجًا۔ حضرت جبرئیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے چیخنے والے خون بہانے والے ہو (یعنی لبیک پکارنے والے قربانی کرنے والے)۔

مَنْ وَحَّدَ اللّٰہَ فِیْ عَجَّتِہٖ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص بلند آواز سے اللہ کی توحید کرے اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی (بلند آواز سے توحید کرنا یہ ہے کہ کلمۂ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ جہر کے ساتھ پڑھے یا مشرکوں میں جا کر اللہ کی توحید کا بیان کرے۔ اُن کی ایذا دہی کا کچھ خیال نہ کرے)۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْہُ۔ جو شخص بے کار کسی پرندے کو قتل کرے تو وہ پکار کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا (بے کار قتل کرنا یہ ہے کہ نہ کھانے کے لئے مارے نہ کھلانے کے لئے یا اس طرح مارے کہ وہ حلال نہ رہے)۔

اِنْ مَرَّتْ بِنَھْرٍ عَجَّاجٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ کُتِبَتْ لَہٗ حَسَنَاتٌ۔ اگر گھوڑے ایک ایسی ندی پر گزریں جس کے پانی میں سے آواز نکل رہی ہو پھر وہ اُس میں سے پانی پئیں تو اُس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

فَیَبْقٰی عَجَاجٌ لَا یَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا یُنْکِرُوْنَ مُنْکَرًا۔ (قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ زمین پر رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کو اُٹھا لے گا) اور رذیل (پاجی) کمینے بدمعاش لوگ بچ رہیں گے جو نہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بُری بات کو بُرا (بالکل جانوروں کی طرح علم اور حیا اور شرم سے خالی ہوں گے)۔

فَلَمَّا غَشِیَ الْمَجْلِسَ عَجَاجَۃُ الدَّابَّۃِ۔ جب مجلس کے لوگوں کو جانور کے گرد و غبار نے ڈھانپ لیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار پاس آن پہنچے)۔

مُرْ اَصْحَابَکَ بِالْعَجِّ وَالثَّجِّ۔ اپنے اصحاب کو لبیک پکارنے اور قربانی کرنے کا حکم کرو۔

کَانَ یَبْکِیْ عَلَی الْجَنَّۃِ حَتّٰی صَارَ عَلٰی خَدَّیْہِ مِثْلُ النَّھْرَیْنِ الْعَجَّاجَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ مِنَ الدُّمُوْعِ۔ حضرت آدمؑ جب زمین پر اُتارے گئے تو بہشت کے چھوٹ جانے پر روتے تھے یہاں تک کہ اُن کے دونوں گالوں پر آنسوؤں کی دو آواز کرنے والی ندیاں بن گئی تھیں۔

نَھْرٌ عَجَّاجٌ وَبَحْرٌ مَوَّاجٌ۔ ندی آواز دینے والی اور دریا موج مارنے والا۔

عَجَدٌ۔ انگور، یا خراب انگور۔

عُجْدٌ۔ خشک انگور۔

عُجْدٌ۔ بوے (مفرد عُجْدَۃٌ ہے)۔

مُنْعَجِدٌ۔ غصہ ناک، تیز مزاج، تند خو۔

عَجْرٌ۔ تعریف کرنا، حمد کرنا، حجر کرنا، (تصرف سے منع کر دینا) الحاح کرنا

عَجْرٌ اور عَجَرَانٌ۔ خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔

عَجَرٌ۔ موٹا ہونا، پیٹ بڑھ جانا، سخت ہونا۔

مُعَاجَرَۃٌ۔ خوفزدہ ہو کر جلدی سے گزر جانا۔

تَعَجُّرٌ۔ پیٹ پر بٹیں مارنا۔

اِعْتِجَارٌ۔ عمامہ لپیٹنا، ڈھاٹا کرنا۔

مِعْجَرٌ۔ عورت کا سر بندھن۔

اِنْ اَذْکُرْہُ اَذْکُرْ عُجَرَہٗ وَبُجَرَہٗ۔ اگر میں اس اس کا تذکرہ کروں تو اس کے کھلے اور چھپے عیب سب بیان کروں گی۔ یہ جمع ہے عُجْرَۃٌ کی یعنی بتوڑی (رسولی)

اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ عُجَرِیْ وَبُجَرِیْ۔ میں اپنے دکھ دردوں یا فکروں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں

قَضِیْبٌ ذُوْ عُجَرٍ۔ ایک چھڑی گرہوں والی۔

جَاءَ وَھُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَتِہٖ۔ وہ اپنے عمامہ کو لپیٹے ہوئے آئے (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِجَار یہ ہے کہ عمامہ کو سر پر لپیٹے اور اس کا ایک سرا منہ پر ڈالے لیکن ٹھوڑی کے تلے نہ لے جائے اگر ٹھوڑی کے تلے لے جا کر لپیٹے تو اس کو تَلَحِّی کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ دَخَلَ مَکَّۃَ وَھُوَ مُعْتَجِرٌ بِعِمَامَۃٍ سَوْدَاءَ۔ آپ مکہ میں داخل ہوئے ایک کالا عمامہ لپیٹے ہوئے۔

مِعْجَرُ الْمَرْءَۃِ اَکْبَرُ مِنْ مِقْنَعِھَا۔ عورت کا معجرہ یعنی سر بندھن اس کے مقنع سے بڑا ہوتا ہے (مقنع وہ کپڑا جو منہ پر ڈالا جاتا ہے وہ سر بندھن سے چھوٹا ہوتا ہے)۔

عَجْرَفَۃٌ۔ سخت گوئی، جلد بازی، بے باکی، نا راستی۔

عَجَارِیْفُ الدَّھْرِ وَتَصَارِیْفُہٗ۔ زمانہ کی سختیاں اور گردشیں۔

عَجَارِفُ۔ شدت کے ہیں اور سختیاں۔

عُجْرُوْفٌ۔ چالاک اونٹ اور شتاب۔

تَعَجْرُفٌ وَعَجْرَفَۃٌ۔ اس میں جلد بازی ہے اور بے باکی ہے جو دل میں آتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔

عَجْرَمَۃٌ۔ جلدی کرنا۔

عُجَارِمٌ۔ سخت ذکر، اور سخت مرد۔

عَجْزٌ یا مَعْجَزٌ یا مَعْجِزٌ یا مَعْجَزَۃٌ یا مَعْجِزَۃٌ یا عَجَزَانٌ یا عُجُوْزٌ۔ ناتواں ہونا، عاجز ہونا۔ (یہ ضد ہے حَزْم کی یعنی قادر ہونا)

عُجُوْزٌ۔ بوڑھی ہونا۔

عَجَزٌ۔ سرین بڑی ہونا۔

عَجِزَتْ۔ اس کی سرین بڑی ہے۔

مُعَاجَزَۃٌ۔ کسی کو عاجز کرنے کا ارادہ کرنا، مائل ہونا، سبقت کرنا۔

اِعْجَازٌ۔ عاجز کرنا، فوت ہو جانا۔

تَعَجُّزٌ۔ عاجز بنانا۔

لَا تَدَبَّرُوْا اَعْجَازَ اُمُوْرٍ قَدْ وَلَّتْ صُدُوْرُھَا۔ ان کاموں کے انجام پر غور نہ کرو جن کو آغاز کر چکے ہو۔ (مطلب یہ ہے کہ آدمی کو کوئی کام شروع کرنے سے پہلے اس کے انجام کی فکر کرنا چاہئے جب فکر نہ کی اور وہ کام شروع کر دیا تو اب اس کا جو نتیجہ نکلے اس کا غم کرنے سے کیا حاصل اب تو غور و فکر کا موقعہ گزر گیا)۔

لَنَا حَقٌّ اِنْ نُّعْطَہٗ نَاْخُذْہُ وَاِنْ نُّمْنَعْہُ نَرْکَبْ اَعْجَازَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا) خلافت ہمارا حق ہے اگر ہم کو ملی تو اس کو لے لیں گے اور اگر لوگوں نے ہم کو خلافت سے روکا تو ہم اونٹوں کے سرین یعنی آخری حصہ پر سوار ہو جائیں گے گو کتنی

ہی دور جانا پڑے یعنی کتنی ہی مدت گزرے (یعنی اگر پہلے پہل ہم کو خلافت مل گئی جو ہمارا حق ہے تو ہم قبول کر لیں گے اگر لوگوں نے ہم کو پہلے پہل نہ دی تو ہم اخیر میں لیں گے گو مدت دراز کے بعد سہی یعنی خلافت کے لئے ہم مقاتلہ نہ کریں گے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہم خلافت سے روکے گئے تو ہم جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے کوشش کریں گے۔ عرب لوگ کہتے ہیں نَضْرِبُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ وَاِنْ طَالَ السُّرٰی۔ یعنی ہم اونٹوں کو چلائیں گے گو طول طویل سفر ہو یعنی اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ فِي السُّجُوْدِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سُرین سجدے میں اُوپر اُٹھائی عَجِيْزَةٌ یعنی عَجُزٌ جو اصل میں عورت کی سُرین کو کہتے ہیں پھر مرد کی بھی سُرین کو کہنے لگے)۔

حِيَالَ عَجِيْزَتِهَا۔ اپنی سُرین کی طرف۔

فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ۔ وہ عورت کی سُرین کے پاس کھڑے ہوئے (یعنی اُس کے جسم کے آخری حصہ کے پاس عَجُزٌ آخری حصہ کو کہتے ہیں)۔

اِيَّاكُمْ وَالْعُجُزَ الْعُقْرَ۔ تم بوڑھی بانجھ عورتوں سے بچے رہو (کیونکہ اُن کے ساتھ جماع کرنے سے قوت جاتی رہتی ہے اور دوسرے اولاد کی بھی توقع نہیں)۔

عَلَيْكُمْ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ۔ تم بوڑھی عورتوں کا دین لازم کر لو (جیسے ان کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے کسی کے سمجھائے بجھائے وہ اپنے خیال سے نہیں پھرتیں ویسے ہی تم بھی اپنے دین پر ثابت قدم اور مضبوط رہو)۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِدِيْنِ الْعَجَائِزِ فَهُوَ الْفَائِزُ۔ جو بوڑھیوں کی طرح اپنے دین پر اور اعتقاد پر مضبوط رہا وہی کامیاب ہوا (مُراد کو پہنچا)۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے بوڑھی عورتوں کا اعتقاد اور یقین پکا ہوتا ہے کوئی لاکھ اُن کو سمجھائے مگر وہ اپنے پُرانے دقیانوسی خیالات سے نہیں پھرتیں اسی طرح آدمی کو اسلام کے اعتقادات میں پکا اور مضبوط ہونا چاہیئے شیطان اور شیطانی لوگوں کے بہکانے سے ڈانواں ڈول نہ ہونا چاہیئے)۔

وَلَا تُلِثُّوْا بِدَارِ مَعْجَزَةٍ۔ ایسے ملک میں مت ٹھہرو جہاں تم روٹی کمانے سے عاجز ہو (وہاں کوئی ذریعۂ رزق تم کو نہ مل سکے)۔

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ ہر چیز تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے یہاں تک کہ عاجزی اور مستعدی دانائی بھی (جب تقدیر میں ایک کام ہمارے ہاتھ سے ہونا لکھا ہوتا ہے تو ہم اس کو مستعدی سے محنت اُٹھا کر کر لیتے ہیں اگر تقدیر میں نہیں ہوتا تو ٹال مٹول کر کے اس کا وقت کھو دیتے ہیں)۔

مَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا سَقَطُ النَّاسِ وَعَجَزُهُمْ۔ (بہشت کہتی ہے) میرا حال عجیب ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو دنیا میں بے قدر اور ناکارہ گنے جاتے تھے (دنیاداری) کے امور میں ہوشیار اور جتھے شمار نہیں ہوتے تھے بلکہ بھولے بھالے بے وقوف گنے جاتے تھے)۔

قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ كِسْرٰى فَوَهَبَ لَهٗ مِعْجَزَةً فَسُمِّيَ ذَا الْمِعْجَزَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسریٰ (بادشاہِ ایران) کا مصاحب آیا آپ نے ایک کمر پٹہ اُس کو عنایت فرمایا اُس کا نام یہی ہو گیا، کمر پٹہ والا۔

خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا۔ میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسکو نہ کر سکو۔

حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا۔ جب آدھا دن گذر گیا تو محنت کرنے سے عاجز ہو گئے (کام پورا نہ کر سکے) اُن کو ایک ایک قیراط اُجرت کی بابت دیا گیا۔

حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُهُمْ۔ یہاں تک کہ ان کے اعمال عاجز ہو جائیں گے (اُن کو پل صراط پر سے گزرنے میں مدد

نہ دے سکیں گے جب وہ دوزخ میں گر جائیں گے)۔

عَجُوْزٌ حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ۔ ایک بڑھیا کو (جس کے دانت گر گئے ہوں) اور جبڑوں کی سُرخی دکھلائی دیتی ہو آپ لے کر کیا کرتے وہ مر گئی اللہ نے آپ کو اُس سے بہتر (جوان اور کنواری عورت) دلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بڑھیا سے حضرت ام المؤمنین خدیجہؓ کو مراد لیا اور بہتر عورت سے اپنے کو)۔

لَا يَعْجِزُ اُمَّتِيْ اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ۔ میری اُمت اللہ سے اُمید ہے کہ پانسو۵۰۰ برس تک تو ضرور رہے گی (نصف یوم سے پانسو۵۰۰ برس مراد ہیں کیونکہ ایک یوم اللہ کے نزدیک ہزار۱۰۰۰ برس کا ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے)۔

اَلْعَجْزُ فَخْرِيْ۔ عاجزی اور محتاجی میرا فخر ہے (بعضی روایتوں میں یوں ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ۔ یعنی فقیری میرا فخر ہے۔ اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں مگر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا کہ یہ موضوع اور باطل ہے)۔

كُلُّ شَيْءٍ مُقَدَّرٌ حَتَّى الْعَجْزُ۔ ہر چیز تقدیر سے ہوتی ہے یہاں تک کہ ناطاقتی اور کم عقلی بھی۔

لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ۔ عورتوں کے دُبر میں دخول مت کرو۔ (اکثر علماء کے نزدیک یہ حرام ہے اگر اپنی عورت یا لونڈی سے کرے اور اگر اجنبی عورت سے کرے تو زنا کی سزا ملے گی)۔

تَزَوَّجْ مِنَ النِّسَاءِ الْعَجْزَاءَ۔ ایسی عورت سے نکاح کر جس کی سُرین بڑی اور پُر گوشت ہو (عورت کی خوبی یہی ہے کہ سینہ اُبھرا ہوا ہو، اور کمر پتلی ہو لیکن سُرین بھاری اور پُر گوشت ہو)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ۔ یا اللہ تیری پناہ عاجزی اور سُستی سے۔

اَيَّامُ الْعَجُوْزِ۔ اخیر جاڑے کے سات یا پانچ دن۔

مُعْجِزَةٌ۔ وہ نشانی جو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو اُن کی نبوت ثابت کرنے کے لئے دیتا ہے (اور یہ اللہ کا فعل ہوتا ہے جو اُن کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے مگر اُن کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ جب چاہیں معجزہ دکھلا دیں بلکہ جب حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے اُس وقت معجزہ نمودار ہوتا ہے ورنہ دوسرے وقتوں میں پیغمبر بھی عام لوگوں کی طرح، طرح طرح کے صدمے اور تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں)۔

عَجْسٌ۔ روک رکھنا، قبضہ کرنا، راستہ سے مُڑ جانا، چلنا۔

تَعَجُّسٌ۔ پیچھے رہ جانا، ایک کے پیچھے ایک آنا، صبح ہوتے نکلنا، روک رکھنا، دیر لگانا۔

عَجَاسَاءُ۔ اونٹوں کی بڑی ٹکڑی، یا رات کا بڑا حصہ یا تاریکی۔

عُجْسَةٌ۔ ایک ساعت رات کی یا صبح کا وقت۔

مَعْجِسٌ۔ کمان کا وہ مقام جس کو پکڑ کر تیر مارتے ہیں

فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِيْ قُرَيْشٍ۔ وہ قریش میں تمہارے پیچھے لگے گا (تمہاری تلاش کرے گا)۔

عَجْعَجَةٌ۔ چیخنا، ڈانٹنا۔

عَجْعَجَ الْبَعِيْرُ۔ اونٹ چلایا، مار کی وجہ سے یا بہت بھاری بوجھ لادنے سے۔

عَجْعَاجٌ۔ بڑا چلانے والا۔

عَجْفٌ۔ یا **عُجُوْفٌ**۔ کھانا چھوڑ دینا، یا کھانے سے روکنا تاکہ اشتہا خوب لگے، تحمل کرنا، دُبلا کرنا۔

عَجَفٌ۔ دُبلا ہونا۔

تَعْجِيْفٌ۔ پیٹ سے کم کھانا، کم کھانا دینا تاکہ دُبلا ہو، یا اشتہا صاف ہو۔

اَعْجَفُ۔ دُبلا۔ (عَجْفَاءُ مؤنث عِجَافٌ۔ جمع، اُسکی

صد سِمان کی یعنی موٹے)

تَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا۔ وہ دُبلی بکریاں ہانک رہی تھی۔

حَتّٰی اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِیْهِ۔ جب اُس کو دُبلا کر لیا تو اُس میں پھیر دیا۔

وَلَا بِالْعَجْفَاءِ۔ اور نہ دُبلی بکری قربانی میں درست ہے (یعنی ایسی دُبلی جس میں نری ہڈیاں رہ گئی ہوں)۔

لَا تُضَحِّ فِی الْعَجْفَاءِ۔ دُبلی بکری کی قربانی نہ کر۔

عَجَلٌ یا عَجَلَۃٌ۔ جلدی، سرعت۔

عِجْلٌ۔ گائے کا بچہ (جیسے عِجْلَۃٌ ہے)

عُجَلٌ اور عُجْلَۃٌ اور عُجَالَۃٌ۔ جو جلدی سے میسّر آجائے، ماحضر کھانا۔

عَجِلٌ اور عَجُوْلٌ۔ جلد باز۔

اِعْجَالٌ۔ جلدی کرنا، مدّت سے پہلے جننا، جلد بازی کرانا۔

تَعْجِیْلٌ۔ جلدی کرنا، یا جلدی کرانا۔

مُعَاجَلَۃٌ۔ قرضہ فوراً وصول کر لینا، مہلت نہ دینا، کسی کام کو فوراً کر ڈالنا۔

اِسْتِعْجَالٌ۔ جلدی کرنے کی درخواست کرنا، آگے بڑھ جانا۔

فَاَسْنَدُوْا اِلَیْهِ فِیْ عَجَلَۃٍ مِّنْ نَّخْلٍ کھجور کے تنے میں سیڑھیوں کی طرح جو بنی ہوئی تھیں اُس پر چڑھ کر اُس کے پاس پہنچ گئے۔ عَجَلَۃٌ ایک لکڑی میں سوراخ کر کے اُس کو اُوپر چڑھنے کے لئے بجائے سیڑھی کے رکھ لیتے ہیں پہاڑی اور جنگلی لوگوں میں ایسی سیڑھی کا بہت رواج ہے (اصل میں عَجَلَۃٌ اس آڑی لکڑی کو کہتے ہیں جو کنوئیں پر لگائی جاتی ہے اور ڈول اس پر لٹکا رہتا ہے۔ عَجَلَۃٌ حال کے محاورہ میں گاڑی کو بھی کہتے ہیں جس کو بیل کھینچتے ہیں)۔

بِعَجَلَۃٍ یَرْقٰی عَلَیْهَا۔ ایک سوراخ کی ہوئی لکڑی جس سے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔

وَیَحْمِلُ الرَّاعِیْ الْعُجَالَۃَ۔ اور گڈریا (چرواہا) عجالہ لے کر جائے۔ عُجَالَۃٌ وہ دودھ جو گڈریا (چرواہا) گلّہ کے مالک کے پاس شام کو لے جاتا ہے ابھی جانور چراگاہ ہی میں رہتے ہیں۔ اَعْجَالَۃٌ بھی اُسی کو کہتے ہیں اور جو چیز جلدی سے مہیا کر لی جائے اُس کو بھی عُجَالَۃٌ کہتے ہیں۔ عَجُوْلٌ ایک کنوئیں کا بھی نام ہے مکہ میں جس کو قصّی بن کلاب نے کھودا تھا۔

لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ۔ شاید ہماری وجہ سے تجھ کو جلدی کرنا پڑی (تو اچھی طرح جماع نہیں کر سکا جلدی سے چھوڑ کر چلا آیا)

اِذَا اُعْجِلْتَ یا عَجِلْتَ۔ جب جلدی آجائے۔

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهٖ وَلَا تَعْجَلُوْا۔ جب رات کا کھانا سامنے لا کر رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھاؤ اور کھانے میں جلدی نہ کرو (اچھی طرح اطمینان سے کھاؤ اُس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے)۔

عُجِّلَتْ لَنَا طَیِّبَاتُنَا۔ ہمارے مزے ہم کو جلدی سے (دنیا ہی میں) دیدیئے گئے ہوں (ایسا نہ ہو ہم آخرت میں محروم رہیں) مترجم کہتا ہے قرآن میں عجلت لهم طیباتهم سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی لذتوں میں پڑ کر بالکل آخرت کو بھول گئے ہوں لیکن جو لوگ دنیا کے مزوں کے ساتھ آخرت کے کام بھی بجا لاتے ہیں اور حق تعالیٰ کی یاد رکھتے ہیں وہ ان میں داخل نہیں ہیں اور عبدالرحمن بن عوفؓ کا یہ کہنا کمال تقوٰی اور خوفِ الٰہی سے تھا)۔

لَا عَلَیْكَ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ۔ اگر تو جلدی نہ کرے اور اپنے ماں باپ سے صلاح و مشورہ کرے تو کچھ نقصان تجھ کو

نہ ہوگا (مطلب یہ ہے کہ اس کام میں جلدی مت کرو سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کرکے مجھ کو جواب دے۔ بھلا حضرت عائشہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا کیسے گوارا کر سکتی تھیں انھوں نے فوراً جواب دیا کہ اس امر میں ماں باپ سے صلاح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں دنیا پر لات مارتی ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کرتی ہوں پھر سب بیویوں نے ایسا ہی کہا)۔

عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ۔ یہ تو مسلمان کی وہ خوشی ہے جو جلدی سے (یعنی دنیا ہی میں) اُس کو دی جاتی ہے (ابھی آخرت کی خوشیاں تو باقی ہیں)۔

حَتّٰی یَمُوْتَ الْاَعْجَلُ۔ (یعنی ہم دونوں میں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوگا) یہاں تک کہ جس کی موت پہلے آنے والی ہے وہ مرے (یعنی دونوں میں سے کوئی مارا جائے)۔

اَعْجِلْ اَوْ اَرِنْ۔ جلدی کر ذبح کرنے میں (ایسا نہ ہو کہ گلا گھٹ کر مر جائے)۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ لوگ ہمیشہ بہتری کے ساتھ رہیں گے جب تک روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے (یعنی افطار کا وقت آجانے کے بعد پھر اُس میں دیر نہیں کریں گے)۔

فَکِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَیْہِ۔ قریب تھا کہ میں اُن سے لڑ بیٹھوں۔

لَا تَعْجَلُوْا ثَوَابَہٗ فَاِنَّ لَہٗ ثَوَابًا۔ دنیا کا بدلہ حاصل ہونے میں جلدی مت کرو کیونکہ آخرت میں اُس کا بڑا بدلہ ملنے والا ہے۔

عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ۔ نمازی تو نے جلد بازی کی (یکایک دعا شروع کردی آداب شاہانہ کا لحاظ نہیں کیا)

اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ بِعِجْلٍ۔ اتنے میں ایک شخص اُن کے پاس ایک گوسالہ لے کر آیا۔

مَا یُعَجِّلُکَ۔ کونسی چیز تجھے جلدی کراتی ہے۔

وَاَنْ لَّا یَسْتَعْجِلَ۔ دعا قبول ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی جلدی نہ کرے (یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی پیغمبروں کی دعائیں بھی برسوں کے بعد قبول ہوئی ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اُس کا ثواب ملے گا)۔

فَتَوَضَّأُوْا وَھُمْ عِجَالٌ۔ انھوں نے جلدی جلدی وضو کیا (یہ جمع ہے عَجْلَانٌ کی یعنی جلدباز)۔

اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِھِمْ۔ جس جہاد میں لوٹ کا مال ہاتھ آئے تو دو تہائی ثواب گویا دنیا ہی میں اُن کو مل گیا (اب آخرت میں ایک تہائی باقی رہا اور جس جہاد میں لوٹ نہ ملے بلکہ صرف تکلیف پہنچے اُس کا پورا ثواب آخرت میں ملے گا)۔

عُجِّلَتْ مَنِیَّتُہٗ۔ اُس کی موت جلد آگئی ہو۔

یُسْتَجَابُ مَالَمْ یَعْجَلْ۔ دعا جب قبول ہوتی ہے کہ آدمی جلدی نہ کرے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ۔ اُن گناہوں سے تیری پناہ جو آدمی کو جلد فنا کردیتے ہیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ گناہ جو جلدی آدمی کو فنا کر دیتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اور زنا کرنا، اور ناطہ توڑنا اور جھوٹی قسم کھانا اور عام راستہ بند کرنا اور امامت کا جھوٹا دعوی کرنا ہیں)۔

عَجْمٌ۔ کالا ٹیکہ لگانا، نقطہ دینا۔

عَجْمٌ اور عُجُوْمٌ۔ کاٹنا، یا چبانا، امتحان کرنا، ہلانا

مُعَاجَمَۃٌ۔ تجربہ کرنا۔

تَعْجِیْمٌ۔ بمعنی عَجْمٌ ہے۔

اِعْجَامٌ۔ نقطے دینا، عجمی زبان بولنا، یا عجمی الفاظ کا استعمال کرنا، یا کلام میں غلطی کرنا۔

اِنْعِجَامٌ۔ پوشیدہ رہنا۔

اِسْتِعْجَامٌ۔ سکوت کرنا، بات نہ کر سکنا۔

عَجَمٌ۔ عرب کے سوا اور لوگ۔

حُرُوْفٌ مُعْجَمَةٌ۔ وہ حروف جو نقطہ دار ہیں اُن کی ضد مہملہ یعنی بے نقطہ۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کا (جس کا کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا ساتھ نہ ہو) زخمی کرنا اگر وہ کسی کو مار لگا کر زخمی کرے، تو لغو ہے یعنی اس کی دیت کسی پر لازم نہ ہوگی۔

بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَّاَعْجَمَ۔ ہر بولنے والے (یعنی آدمی) اور بے زبان (یعنی جانور) کے شمار پر۔

وَفِيْنَا الْعَرَبِيُّ وَالْعَجَمِيُّ۔ ہم میں عرب لوگ اور دوسرے ملک کے لوگ بھی تھے۔

اَعْجَمِيٌّ۔ جو شخص فصاحت کے ساتھ گفتگو نہ کر سکے گو عرب کا رہنے والا ہو (جیسے اَعْجَمُ ہے اس کی جمع عُجْمٌ ہے)۔

عُجْمَةٌ۔ ریت کا ٹیلہ، کسی کلمہ کا عربی نہ ہونا۔

اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ۔ جب کوئی تم میں سے رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو پھر اُس کی زبان سے قرآن برابر نکل نہ سکے (یعنی اچھی طرح اُس کو پڑھ نہ سکے)۔

مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ اَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ۔ ہم یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کرتے تھے (یعنی ایسا کہنے میں رکتے نہیں تھے) کہ ایک فرشتہ حضرت عمرؓ کی زبان بولتا ہے (زبان تو ان کی تھی مگر بولتا اُس سے فرشتہ تھا)۔

صَلٰوةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ۔ دن کی نماز یعنی ظہر اور عصر گونگی ہے (اُن میں قراءت آہستہ کرنی چاہیئے)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ فَعَجَمَ كَلَامُهٗ فَقَالَ يُعْرَضُ كَلَامُهٗ عَلَى الْمُعْجَمِ فَمَا نَقَصَ كَلَامُهٗ مِنْهَا قُسِمَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ۔ اُن سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو گھونسا مارا یا لات لگائی اور اس کی زبان کا ایک ٹکڑا کٹ گیا اب بعضے حروف نہ نکلنے کی وجہ سے اُس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تو انہوں نے جواب دیا ایسا کریں گے کہ اُس کی زبان سے سب حروف تہجی نکلوائیں گے جو جو حرف اُس سے نہ نکل سکے گا اسکی دیت سب حرفوں پر تقسیم کر کے بقدر حصہ رسد دینا ہوگی (مثلاً اٹھائیس ۲۸ حروف میں سے سات ۷ حروف اُس سے نکل نہیں سکتے تو چوتھائی دیت لات مارنے والا دے گا)

نَهَانَا اَنْ نُّعَجِّمَ النَّوٰى طَبْخًا۔ ہم کو کھجور کی گٹھلیوں کے اتنا پکانے سے منع فرمایا کہ وہ گل جائیں (اور ریزہ ریزہ ہو جائیں اس لیئے کہ گٹھلیاں جانوروں کی خوراک ہیں اُن کو خراب کرنا گویا جانوروں کو تکلیف دینا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کھجور کو پکائیں تو احتیاط رکھیں کہ پکنے کا اثر گٹھلی تک نہ پہنچے صرف اُوپر کا حصہ پک جائے)

عَجَمٌ۔ گٹھلی کو بھی کہتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں عَجَمْتُ النَّوٰى یعنی میں نے گٹھلی کو چبایا)

لَقَدْ جَرَّسَتْكَ الدُّهُوْرُ وَعَجَمَتْكَ الْاُمُوْرُ تم کو زمانوں نے خبردار کر دیا اور کاموں نے تجربہ کار بنا دیا۔

اِنِّيْ قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اُس آدمی کو آزمایا (یعنی ابو موسیٰ کو اُس کا امتحان لیا)۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَكَبَ كِنَانَتَهٗ فَعَجَمَ عِيْدَانَهَا عُوْدًا عُوْدًا۔ امیر المؤمنین نے اپنا ترکش اوندھا دیا اور ایک ایک کر کے ہر تیر کی لکڑی کو خوب آزمایا۔

حَتّٰى صَعِدْنَا اِحْدٰى عُجْمَتَيْ بَدْرٍ۔ یہاں تک کہ ہم بدر کے دو ۲ ریت کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ۔ ان بے زبان چارپایوں کے باب میں اللہ سے ڈرتے رہو اُن

کے آب و دانہ کی خبر گیری کرتے رہو)۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی الْعُجْمِ مِنْ اَمْوَالِکُمْ۔ اللہ سے اپنے بے زبان مالوں میں ڈرتے رہو (لوگوں نے عرض کیا بے زبان مال کیا ہیں فرمایا گائے، بکری، کبوتر وغیرہ)۔

نَھٰی عَنْ رَطَانَۃِ الْاَعَاجِمِ۔ عجمیوں کی طرح باتیں کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ یا اللہ میں عرب اور عجم کے فاسقوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمْ یَزَلْ مُنْذُ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلُمَّ جَرًّا یَمُنُّ بِھٰذَا الدِّیْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ قَرَابَۃِ نَبِیِّہٖ فَیُعْطِیْ ھٰؤُلَاءِ وَیَمْنَعُ ھٰؤُلَاءِ۔ (امام رضا علیہ السلام نے فرمایا) جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تب سے اب تک اللہ تعالیٰ اس دین کا علم عجم کی اولاد کو دے کر اُن پر احسان کر رہا ہے (اکثر بڑے بڑے عالم دین کے اہلِ عجم میں سے ہو رہے ہیں) اور اپنے پیغمبر کے ناطہ داروں سے (یعنی قریشی لوگوں سے) اُس کو پھیر رہا ہے تو عجمیوں کو علم دیتا ہے اور عربوں کو نہیں دیتا (اُس کا اختیار ہے)۔

لَوْ قُلْتُ اِنَّ فَاکِھَۃً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّۃِ لَقُلْتُ ھٰذِہٖ لِاَنَّ فَاکِھَۃَ الْجَنَّۃِ لَا عَجَمَ فِیْھَا فَکُلُوْھَا فَاِنَّھَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِیْرَ۔ اگر میں کسی میوے کی نسبت یہ کہوں کہ وہ بہشت سے اُترا ہے تو انجیر کو کہوں گا وہ بہشت سے اُتری ہے کیونکہ بہشت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے۔ (انجیر میں بھی گٹھلی نہیں ہوتی) تو انجیر کھاؤ وہ بواسیر کی بیماری کو دور کرتی ہے۔

عَجْنٌ۔ گوندھنا (یعنی مٹھی سے زور کر کے دبانا) دُبر پر مارنا، ٹیکا دینا، ہاتھ زمین پر ٹیک کر اُٹھنا۔

عَجَنٌ۔ موٹا ہونا۔

اِعْجَانٌ۔ دُبر کا ورم کرنا، موٹی اونٹنی پر سوار ہونا۔

تَعَجُّنٌ۔ آٹا ہو جانا۔

اِعْتِجَانٌ۔ آٹا بنانا۔

نَاقَۃٌ عَاجِنٌ۔ وہ اونٹنی جس کے پیٹ میں بچہ نہ ٹھہرے

عَجِیْنٌ۔ آٹا پانی میں گوندھا ہوا۔

عِجَانٌ۔ مقعد، دُبر۔

لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْھِجَانِ وَالْھَجِیْنِ وَالْعِجَانِ وَالْعَجِیْنِ۔ وہ اچھے اور بُرے (یعنی اشراف اور بدذات) میں اور دُبر اور آٹے میں فرق نہیں کرتا (بعضوں نے یوں نقل کیا ہے لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْھِجَانِ وَالْھَجِیْنِ وَبَیْنَ اللُّجَیْنِ وَاللَّجِیْنِ)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فَیَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِہٖ۔ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے پھر اُس کی دُبر میں پھونک مارتا ہے (اس کو وہم دلانے کے لئے کہ وضو ٹوٹ گیا) عجان دُبر۔ بعضوں نے کہا قُبل اور دُبر کا درمیانی حصّہ۔

اِنَّ اَعْجَمِیًّا عَارَضَہٗ فَقَالَ اُسْکُتْ یَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ایک عجمی شخص نے حضرت علیؓ کی بات کو کاٹا۔ انہوں نے کہا ارے لال چوتڑ والی کے بیٹے چپ رہ (یہ عرب میں گالی ہے یعنی تیری ماں ایسی مفعول تھی کہ جماع کراتے کراتے اُس کے چوتڑ لال پڑ گئے)۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْجِنُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں کو اس طرح جیسے آٹا گوندھتے ہیں زمین پر ٹیک کر اُٹھتے۔ (عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح اُٹھتے)۔

تَنَامُ عَنْ عَجِیْنِ اَھْلِھَا۔ گھر کے گوندھے ہوئے

آٹے کو چھوڑ کر سو جاتی ہیں (بکری آن کر آٹا کھا لیتی ہے مطلب یہ ہے کہ بالکل ناتجربہ کار بھولی بھالی لڑکی ہے وہ اس قسم کے حلتر کیا جانے)۔

اِنَّا لَنَعْجِنُ فَلَا نَقْدِرُ عَلٰی خُبْزِہٖ۔ ہم لوگ آٹا گوندھ کر رکھتے ہیں پھر دجال کے ڈر سے اُس کی روٹی تک نہیں پکا سکتے (بھوکے رہ جاتے ہیں حالانکہ دجال کو ہم نے آنکھ سے نہیں دیکھا صرف اُس کے ذکر کرنے سے ہم پر اتنا ڈر طاری ہوتا ہے تو اُن لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جو اُس کو دیکھیں گے)۔

عجانٌ احمق اور بے وقوف کو بھی کہتے ہیں۔

عَجْوٌ۔ دودھ پلانے میں دیر کرنا، آواز نکالنا، کھولنا، جھکانا۔

لَقِیَ مَا عَجَاہُ۔ اُس نے سختی اُٹھائی۔

لَقَّاہُ اللہُ مَا عَجَاہُ وَمَا عَظَاہُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو وہ دکھلائے جو اُس کو بُرا لگے۔

تَعْجِیَةٌ۔ موڑنا۔

مُعَاجَاۃٌ۔ دودھ نہ دینا، یا ماں کے سوا اور کسی کا دودھ پلانا۔

عَجْوَۃٌ۔ اور عَجَاوَۃٌ۔ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے مدینہ طیبہ کی۔

کُنْتُ یَتِیْمًا وَلَمْ اَکُنْ عَجِیًّا۔ میں یتیم تھا لیکن عجی نہ تھا (عجی وہ بچہ جس کی ماں کو دودھ نہ ہو، یا اُس کی ماں مرگئی ہو دوسری عورت کا دودھ یا کھانا اُس کو دیا جائے اور اس وجہ سے ناتواں ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَجَا الصَّبِیَّ یَعْجُوْہُ۔ جب اُس کو کسی بہانہ سے پھسلائیں۔ فَھُوَ عَجِیٌّ۔ وہ پھسلایا گیا ہے عَجِیَ یَعْجٰی عَجًا بھی آیا ہے)۔

عُجَاوَۃٌ۔ وہ دودھ جس سے بچہ کو پھسلائیں۔

طَالَ مَا عَاجَیْتُہَا وَعَاجَانِیْ۔ (حجاج نے ایک گنوار سے کہا میں دیکھتا ہوں تو کھیتی باڑی میں بڑا ہوشیار ہے اُس نے جواب دیا) میں مدت سے کھیتی کرتا ہوں اور کھیتی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھ کو دیکھ رہی ہے۔

اَلْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّةِ۔ عجوہ کھجور بہشت کا میوہ ہے۔ (نہایہ میں ہے کہ وہ مدینہ کی ایک کھجور ہے جو صیحانی سے بڑی ہوتی ہے اُس کا درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں مدینہ کی بڑی اور عمدہ کھجور کو شلبی کہتے ہیں شاید وہی عجوہ ہو)۔

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہُ سِحْرٌ وَّلَا سَمٌّ۔ جو شخص صبح ناشتہ میں عجوہ کھجور کے سات دانے کھائے گا اُس کو (اُس دن) نہ کوئی جادو نقصان کرے گا نہ زہر (گویا یہ کھجور فادزہر ہے اور سحر کا دفع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ہے)۔

سُمْرُ الْعَجَایَاتِ یَتْرُکْنَ الْحَصَا زِیَمًا۔ اُن کے پاؤں کے پٹھے گندم گوں ہیں وہ کنکریوں کو اُڑاتے ہیں۔ (یعنی زور سے چلتے ہیں کنکریاں اُن کے چلنے سے پھیلتی اور جدا ہوتی ہیں۔ یہ جمع ہے عُجَایَةٌ کی یعنی جانور کے پاؤں کا پٹھا)۔

اِنَّ نَخْلَةَ مَرْیَمَ کَانَتْ عَجْوَۃً۔ حضرت مریمؑ کا کھجور کا درخت (جس کا میوہ دردِ زہ میں اُن کو کھانے کا حکم ہوا تھا) عجوہ کھجور کا تھا (وہ آسمان سے اُترا تھا اب جو درخت اُس کی جڑ سے اُگا وہ عجوہ ہوا اور جو گری پڑی کھجور سے اُگا وہ خراب کھجور ہوا۔ کہتے ہیں امام جعفر صادق نے یہ ایک مثال بیان کی اُس کا مطلب یہ ہے کہ معدن علم شریعت خاندان نبوی ہے جس نے اس خاندان سے یعنی اہل بیت نبوی علیہم السلام سے علم حاصل کیا اُس کا عمدہ علم ہے اور جس نے ایرے غیرے ادھر اُدھر کے لوگوں سے شریعت کا علم سیکھا اُس کا علم ناقص اور خراب قسم کا ہے کذا فی مجمع البحرین)۔

باب العین مع الدال

عُدَبِیٌّ۔ خوش خلق، بے عیب۔

عُدُوْتٌ ۔ بہت ریت

عَدُتٌ ۔ خوش خلقی، نرمی ۔

عَدٌّ ۔ گننا، شمار کرنا، گمان کرنا ۔

تَعْدِیْدٌ ۔ تیار کرنا، خوبیاں بیان کرنا ۔

مُعَادَّةٌ ۔ بار بار لوٹ آنا، تیار کرنا، آمادہ کرنا ۔

تَعَدُّدٌ ۔ بڑھنا، زیادہ ہونا ۔ (جیسے تَعَادٌّ ہے) ۔

اِعْدَادٌ ۔ تیار کرنا ۔

اِعْتِدَادٌ ۔ شمار میں آنا، عدت کرنا، قابلِ اعتبار ہونا ۔

اِسْتِعْدَادٌ ۔ آمادگی، تیاری، قابلیت ۔

اِنَّمَا اَقْطَعْتَہُ الْمَاءَ الْعِدَّ ۔ آپ نے تو اُس کو ایسے پانی کا مقطعہ دے دیا جو ہر وقت تیار نکلتا رہتا ہے (کبھی موقوف نہیں ہوتا یا بے محنت اور مشقت تیار ہے) پہلے آپ نے یہ سمجھ کر کہ شاید وہ نمک بطور معدن کے محنت اور مشقت کے بعد وہاں سے نکلتا ہے ایک شخص کو اُس کا ٹھیکہ دیدیا جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ تو نمک ہی کا ایک تالاب ہے تو آپ نے یہ ٹھیکہ مقطعہ کا فسخ کر دیا) ۔

نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِیَاہِ الْحُدَیْبِیَۃِ ۔ حدیبیہ کے اُن مقاموں پر اُترے جہاں پانی ملنے کی اُمید تھی (یعنی چشموں اور کنوؤں پر) ۔

مَازَالَتْ اُکْلَۃُ خَیْبَرَ تُعَادُّنِیْ فَھٰذَا اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْھَرِیْ ۔ برابر خیبر میں جو زہر کا لقمہ میں نے کھا لیا تھا وہ اپنا اثر بار بار دکھاتا رہا اب تو میرے دل کی رگ (شہ رگ) اس زہر سے کٹ گئی (تو آپ کی وفات اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو عنایت فرمایا) ۔ عرب لوگ کہتے ہیں بِہٖ عِدَادٌ مِّنَ اللَّمَمِ ۔ اُس کا درد بار بار لوٹ کر آتا ہے عِداد کہتے ہیں زہر اُبھر آنے کو ۔

فَیَتَعَادُّ بَنُو الْاُمِّ کَانُوْا مِائَۃً فَلَا یَجِدُوْنَ یَبْقَی مِنْھُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ۔ ایک ماں کے جو سَو بیٹے تھے وہ اپنے آپ کو شمار کریں گے دیکھیں گے کہ سَو میں سے ایک باقی رہ گیا ہے ۔

اِنَّ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ مِائَۃً اَوْ یَزِیْدُوْنَ عَلَیْھَا ۔ (حضرت انس بن مالکؓ نے کہا، میری اولاد سَو کے شمار میں ہے یا اُس سے زائد (یہ برکت اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے حاصل ہوئی تھی) ۔

لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَۃِ ۔ سَو سے کچھ بڑھتے ہی ہیں (ایک روایت میں لَیُعَادُّوْنَ ہے معنے وہی ہیں) ۔

وَلَا نَعُدُّ فَضْلَہٗ عَلَیْنَا ۔ ہم اُن کی بزرگیوں کا شمار نہیں کر سکتے (اتنی کثرت سے اُن کو ہم پر فضیلتیں ہیں)

اِذَا تَکَامَلَتِ الْعِدَّتَانِ ۔ ایک شخص سے پوچھا گیا کہ قیامت کب ہوگی انھوں نے کہا کہ جب دوزخیوں اور بہشتیوں کا شمار پورا ہو جائے گا (یعنی جو تعداد اللہ تعالیٰ نے اُن کی رکھی ہے وہ سب دنیا میں آلیں گے) ۔

لَمْ تَکُنْ لِلْمُطَلَّقَۃِ عِدَّۃٌ ۔ عرب میں پہلے طلاق والی عورت پر عدت نہ تھی (پھر اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لئے بھی عدت کا حکم اتارا جب کہ وہ عورت موطوءہ ہو) ۔

اِذَا دَخَلَتْ عِدَّۃٌ فِیْ عِدَّۃٍ اُخْرٰی اَجْزَأَ اَحَدُھُمَا ۔ جب ایک عدت دوسری عدت میں گھس آئے تو ایک ہی عدت کافی ہوگی (مثلاً کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں اُس کے بعد مرگیا۔ ابھی عورت عدت ہی میں تھی تو وہ آخری عدت پوری کرے۔ یا کوئی شخص مرگیا اُس کی بیوی حاملہ تھی لیکن وہ وفات کی عدت پوری کرنے سے پہلے جنی تو اس کی عدت زچگی سے ختم ہو جائے گی۔ لیکن بعضوں کے نزدیک آخری عدت پوری کرنی ہوگی) ۔

کَانَتِ الْعِدَّۃُ تُعْتَدُّ عِنْدَ اَھْلِھَا وَاجِبًا ۔ اپنے لوگوں میں عدت کرنا واجب تھا ۔

یَخْرُجُ جَیْشٌ مِّنَ الْمَشْرِقِ اٰدٰی شَیْءٍ وَّ اَعَدَّہٗ

پورب کی طرف سے ایک لشکر باسازوسامان خوب تیار اور آمادہ ہو کر نکلے گا۔

وَعَدَّ السَّابِعَ۔ اور ساتویں کو شمار کیا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا عبداللہؓ نے یا عمرو بن میمون راوی نے)۔

وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ۔ کئی ایک عالموں نے یہ کہا ہے۔

اَفْضَلُ مَا نُعِدُّ۔ جو ہم تیار کریں اس میں افضل۔

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا) ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کیا تو آپ نے اُس کو کچھ شمار نہیں کیا (یعنی طلاق نہیں سمجھا اُس سے رد ہوا اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اگر مرد اپنی بیوی کو جدا ہو جانے کا اختیار دے پھر وہ یہ کہے کہ میں تجھ ہی کو اختیار کرتی ہوں تب بھی ایک طلاق بائن یا رجعی پڑ جائے گی)۔

عَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا شمار میرے ہاتھ پر کیا (یعنی میری اُنگلیاں پکڑ کر)

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُس کی مخلوقات کے شمار میں (اور اُس رضامندی تک اور اس کے تخت کے وزن کے برابر اور اس کے کلموں کے شمار میں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ۔ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اُن چیزوں کے شمار کے برابر جن کا وہ پیدا کرنے والا ہے (یعنی ازل سے لے کر ابد تک کل مخلوقات کے شمار میں)

فِيْ كُلِّ مَا نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہر اُس مال میں زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا جس کو ہم بیچنے کے لئے تیار کریں (یعنی ہر ایک تجارتی مال میں۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ لیکن اہل ظاہر اور محققین اہل حدیث کے نزدیک زکوٰۃ اُنہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لی یعنی سوائم اور نقود میں سے)۔

مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ۔ تم شہید کن لوگوں کو سمجھتے ہو۔

يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ۔ مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو روپیہ دے گا گن کر نہیں دے گا (شاید یہ خلیفہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔

نَعُدُّ لِنَفْسِهٖ۔ ہم اس کی میعاد کو شمار کرتے رہیں گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُدَّةٌ لِلِقَائِهٖ۔ لا الٰہ الا اللہ اللہ سے ملنے کا سامان ہے (یعنی اس کلمہ سے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا)۔

مَا اَعْدَدْتَ لَهَا۔ تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے۔

وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ۔ اور اُن کے شمار کے موافق اونٹنیوں سے بہتر ہیں (یعنی چار آیتوں سے زیادہ اگر سیکھے یا پڑھے تو اتنی ہی اونٹنیوں سے یہ بہتر ہیں)۔

لَا عِبْرَةَ فِي الْعَدَدِ۔ رمضان کا چاند ثابت ہونے کے لئے شمار کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی ایک شخص کی بھی رویت کافی ہے)۔

عُدَّ شَعْبَانَ نَاقِصًا اَبَدًا وَشَهْرَ رَمَضَانَ تَامًّا اَبَدًا۔ شعبان کو ہمیشہ ناقص شمار کر اور رمضان کو پورا مہینہ۔

مَنْ عَدَّ غَدًا مِنْ اَجَلِهٖ فَقَدْ اَسَاءَ صُحْبَةَ الْمَوْتِ۔ جس نے اپنی عمر میں سے کچھ شمار کیا اُس نے موت کے ساتھ بُری صحبت کی۔

وَاسْتَعِدُّوْا لِلْمَوْتِ۔ موت کے لئے تیار رہو ہر وقت ہوشیار اور آمادہ رہو جو جس کا دینا ہے اُس کو دے کر اور نیک اعمال بجا لا کر۔

لَوْ كَانَ لِيْ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوْتَ أَوْ عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ لَضَرَبْتُكُمْ بِالسَّيْفِ۔ اگر میرے ساتھ اتنے آدمی بھی ہوتے جتنے طالوت بادشاہ کے ساتھ یا جنگِ بدر میں تھے تو میں تم کو تلوار سے مار مار خلافت حاصل کرنے کے لئے تم سے لڑتا۔ یعنی اگر تین سو تیرہ آدمی بھی جتنے جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا طالوت بادشاہ کے ساتھ تھے میرے موافق ہوتے اور میری مدد پر آمادہ ہوتے تو میں خلافت دوسرے کسی کو لینے نہ دیتا اُس کے لئے تلوار چلاتا (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علی رضؓ سے روایت کی ہے مگر ہم کو اس کی صحت میں شک ہے)۔

تَنْتَظِرُ عِدَّةَ مَا كَانَتْ تَحِيْضُ۔ جتنے دنوں اُس کو پہلے حیض آیا کرتا تھا اُن کے شمار تک انتظار کرے۔

مَعَدُّ بْنُ عَدْنَانَ۔ قریش کا جدِ اعلیٰ تھا۔

تَسْمَعُ بِالْمُعَيْدِيِّ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَرَاهُ۔ مُعَیدی کا حال سننا اُس کے دیکھنے سے بہتر ہے (مثل مشہور ہے کہ دور کے ڈھول سہانے)۔

عُدَّ نَفْسَكَ مَيِّتًا۔ اپنے آپ کو مردہ سمجھ (مُوْتُوْا قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پیشتر مر جاؤ)۔

عَدْرٌ۔ دلیری، زور کا مینہ۔

عَدَّارٌ۔ ملاح۔

اِعْتِدَارٌ۔ اچھی طرح سیراب ہونا۔

عَادِرٌ غَادِرٌ۔ جھوٹا، فریبی، دغاباز۔

عَدْسٌ۔ خدمت کرنا، نگہبانی کرنا، روندنا ڈانٹنا، چل دینا (جیسے عَدَسَانٌ اور عِدَاسٌ اور عُدُوْسٌ ہے)۔

مُعَادَسَةٌ۔ برابر چلتے رہنا، کہیں نہ ٹھہرنا۔

عَدَسٌ۔ مسور

عَدُوْسٌ۔ قوی، طاقت ور۔

إِنَّ أَبَا لَهَبٍ رَمَاهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ۔ ابولہب پر اللہ تعالیٰ نے عدسہ کا عذاب بھیجا (عدسہ ایک پھنسی ہے زہریلی طاعون کی قسم کی جو پہلے چھوٹی سی نکلتی ہے پھر اُس کا زہر سارے جسم میں پھیل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے)۔

عَدْعَدَةٌ۔ جلدی چلنا، جلدی کرنا، آواز کرنا۔

عَدْعَدْ۔ کہہ کر خچر کو ڈانٹتے ہیں۔

عَدْفٌ۔ کھانا؛

تَعَدُّفٌ۔ چکھنا

عُدَافٌ۔ کھانے کی کوئی چیز۔

عِدْفٌ۔ رات کا ایک ٹکڑا، لوگوں کا ایک گروہ۔ (جیسے عِدْفَةٌ ہے)۔

عَدُوْفٌ۔ چارہ، علف، یا چکھنے کی کوئی چیز۔

مَاذُقْتُ عَدُوْفًا۔ میں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چکھی۔

عَدْكٌ۔ ہتھوڑی سے مارنا۔

مِعْدَكَة۔ ہتھوڑی

عَدْلٌ۔ سیدھا کرنا، مائل ہونا، مادہ پر چڑھنا، چھوڑ دینا، ہٹا دینا، شرک کرنا، برابر کرنا۔

عُدُوْلٌ۔ لوٹ جانا، دوسری طرف چلدینا، تولنا، ساتھ سوار ہونا۔

عَدْلٌ اور عَدَالَةٌ۔ انصاف کرنا، (جیسے عُدُوْلَةٌ اور مَعْدِلَةٌ ہے)۔

تَعْدِيْلٌ۔ سیدھا کرنا، برابر کرنا۔

مُعَادَلَةٌ۔ وزن کرنا، وزن میں برابر ہونا، ساتھ سوار ہونا۔

اِنْعِدَالٌ۔ ہٹ جانا۔

اِعْتِدَالٌ۔ توسط اور تناسب یعنی افراط اور تفریط کے بیچ کا درجہ۔

عَدْلٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی بڑا انصاف کرنے والا۔

لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّ لَا عَدْلًا۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے گا نہ فرض یا نہ توبہ نہ فدیہ۔

لَیْسَتْ لَھُمَا بِعَدْلٍ۔ وہ اُن کے برابر نہیں ہے، اُن کے جوڑ کی نہیں ہے۔ عَدْلٌ اور عِدْلٌ مثل اور ہم جنس کو بھی کہتے ہیں۔

مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَہٗ۔ ہر جوان بالغ سے ایک دینار لیا جائے یا اُس کے برابر (اُس کی قیمت کے روپیہ)۔

مَا یُغْنِیْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰہِ ہم کو اسلام کیا فائدہ دے گا ہم نے تو اللہ کے ساتھ شرک کیا (اُس کا برابر والا دوسرے کو ٹھہرایا)۔

کَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِکَ۔ یا اللہ دوسروں کو تیرے ساتھ برابر کرنے والے جھوٹے ہیں (جھوٹے بھی ایسے کہ معاذ اللہ تمام جھوٹوں کے بادشاہ۔ بھلا اللہ تعالیٰ کو جو سب کا مالک اور خالق ہے اور ان کم بخت اور بے جان بتوں کو دیکھو ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر کر دیا)۔

عَدْلٌ بفتح عین مثل کو کہتے ہیں اور بکسرۂ عین ہم وزن کو۔ بعضوں نے بالعکس کہا ہے۔

لَا نَعْدِلُ بِہٖ شَیْئًا۔ ہم اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو نہیں کرتے۔

عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ۔ دس بردے آزاد کرنے کا جو ثواب ہے اُتنا ثواب۔

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ۔ جو شخص ایک کھجور کے برابر (قیمت یا وزن میں) خیرات کرے (یعنی ایک دمڑی یا ایک پائی یا ایک کوڑی)۔

اَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْحِمَارِ۔ تم نے ہم کو گدھے کے برابر کر دیا (جو کہتے ہو عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسے گدھے اور کتے کے نکل جانے سے)۔

بِئْسَ مَا عَدَلْتُمُوْنَا۔ تم نے ہم کو جس کے برابر کیا یہ بُرا کیا۔

وَعَدْلُ مُحَرَّرٍ۔ آزاد کئے ہوئے بردہ کی طرح ایک بردہ۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ مِّنْھَا فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ۔ (دین کا) علم تین چیزیں ہیں (ایک تو قرآن شریف کی آیت دوسرے صحیح حدیث) تیسرے ترکے کا حصہ جو شریعت کے موافق انصاف کے ساتھ قرار دیا جائے (یعنی فرائض کا علم یہ بھی علم دین میں داخل ہے اس کو قرآن اور حدیث سے علیحدہ بیان فرمایا حالانکہ وہ بھی قرآن اور حدیث کے علم میں داخل ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ لوگ اس علم کا خاص اہتمام کریں اور اس میں مہارت پیدا کریں۔ اکثر عالم لوگ قرآن و حدیث کا علم رکھتے ہیں مگر علم فرائض میں زیادہ مہارت نہ ہونے سے ترکہ کو صحیح طور سے تقسیم نہیں کر سکتے)

فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ فَعَدَّلْتُ بَیْنَھُمَا۔ میرے پاس دو گلاس لائے گئے (ایک دودھ کا ایک شراب کا) میں سوچ میں پڑ گیا کہ دونوں برابر ہیں (میں کونسا گلاس لوں)۔

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ۔ تمہارے جانور (چراگاہ سے) ہٹائے نہ جائیں (اُن کو چرنے سے نہ روکا جائے)۔

اِذْ جَاءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ وَخَالِیْ مَقْتُوْلَیْنِ عَادَلَتْھُمَا عَلٰی نَاضِحٍ۔ اتنے میں میری پھوپھی میرے باپ اور ماموں کی لاشیں ایک اونٹ پر دونوں طرف لادے ہوئے لے کر آئی دونوں مارے گئے تھے (عَادَلَتْھُمَا یعنی بوجھوں کی طرح اونٹ کی دونوں طرف باندھے ہوئے)۔

فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ یا فَیَعْدِلُہٗ۔ اُس کو سیدھا کرے پھر نماز پڑھے یا اُس کو اپنے منہ کے سامنے کھڑا کرے۔

اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ۔ سجدے میں اعتدال کرو (یعنی

دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھو کہنیاں زمین سے اُٹھاؤ اور پہلو سے الگ رکھو اور پیٹ کو رانوں سے جُدا رکھو)۔

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ۔ جو حاکم منصف اور متبع شریعت ہو (خواہ بادشاہ ہو یا بادشاہ کی طرف سے کچھ حکومت رکھتا ہو سب اس میں داخل ہیں) اُن کو قیامت کے دن سایہ ملے گا۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَ الْعِلَاوَةُ۔ دونوں گٹھریاں (جو جانور کے دونوں طرف ہوتی ہیں) اور جو گٹھری بیچ میں سب اچھی ہیں۔

نَنْشُدُكَ الْعَدْلَ۔ آپ کی بیویاں انصاف کی طالب (خواہاں) ہیں (کہتی ہیں آپ اُن میں اور ابوبکرؓ کی بیٹی میں انصاف فرمائیے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فعل انصاف کے خلاف نہیں کیا تھا مگر دل کی محبت کو کیا کریں وہ آدمی کے اختیار میں نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ حضرت عائشہ رضی سے زیادہ محبت تھی لوگ آپ کو خوش کرنے کے لئے اُن کی باری میں تحفے تحائف بہت بھیجتے دوسری بیویوں کو اُس پر رشک ہوا)۔

لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ۔ اگر میں اُس بات کا کہنے والا ہوتا تو اس کے برابر کا جو بدلہ ہے اُس سے زیادہ وہ مجھ کو پسند ہے (یہ مبالغہ کے طور پر کہا ورنہ ثواب کا ایک ذرّہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِاِدَاوَةٍ۔ میں پانی کا ایک ڈول لے کر اُن کے ساتھ مڑا (یعنی راستے سے مڑ کر ایک طرف گیا)۔

وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى۔ اور دوسری اُس کو بلند کرے گی۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ قل ہو اللہ (سورۂ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی جو کوئی تین بار اس سورت کو پڑھے اُس کو سارے قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں صفات اللہ اور قصص اور احکام اور اس میں ایک تہائی حصہ یعنی صفات اللہ کا بخوبی بیان ہے)۔

قِيْمَةُ عَدْلٍ۔ ٹھیک قیمت نہ زیادہ نہ کم۔

تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ۔ دو آدمیوں میں انصاف کے ساتھ صلح کرا دے (اُن کا قضیہ چکا دے) اس میں بھی صدقہ کا ثواب ہے۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ۔ جب اُن کو سونا تمام دوسرے کاموں سے (یعنی نہ سونے سے) زیادہ پسند ہوا (یعنی نیند کا غلبہ اُن پر ہوا)۔

فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ۔ آپ نے مجھ کو اس طرح میری پیٹھ کے پیچھے سے پھیر دیا اور داہنی طرف کر لیا (معلوم ہوا کہ نفل نماز بھی جماعت سے پڑھنا درست ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے ان کا قول بلا دلیل ہے البتہ فرضوں کے ساتھ جو نفل پڑھے جاتے ہیں یعنی سنن راتبہ اُن میں جماعت مشروع نہیں ہے)۔

فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ۔ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے اپنے آپ کو دوسروں کے برابر کرنے کو تاکہ دوسروں سے کوئی امتیاز اور ترفع نہ رہے۔ یہ بطریق تواضع اور انکسار کیا۔

وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ اور دونوں برابر ہیں فرمایا ہاں (یعنی قرضدار اور منافق کیونکہ جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے خلاف وعدگی کرتا ہے اور جو فقیر اپنی فقیری پر صبر نہ کرے وہ قرضدار سے بدتر ہے)۔

فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ۔ یہ بھوک ایک اور عذاب اُس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے۔

عَدَلَنَ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً۔ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے وہ بارہ برس کی

عبادت کے برابر ہوں گی (یہ مزید ترغیب کے لئے فرمایا)۔
اَوْ تَدْرِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ عَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا۔ یہ جو قرآن شریف میں فرمایا (احرام میں شکار کرنے کا کفارہ) یا اُس کے برابر روزے تو تو جانتا ہے اُس کے برابر روزے کیسے ہوں گے (انہوں نے عرض کیا نہیں، فرمایا اُس جانور کی قیمت لگائیں گے پھر اِس قیمت کے گیہوں کتنے آتے ہیں اُن کو صاعوں سے ماپ کر ہر نصف صاع کے بدل ایک روزہ رکھنا ہوگا)۔

مِنَ الْمُنْجِیَاتِ کَلِمَۃُ الْعَدْلِ فِی الرِّضَا وَ السَّخَطِ۔ آدمی کو نجات دلوانے والی باتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ رضامندی اور ناراضی دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کہے (سچی بات)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ بِالْعَدْلِ وَعَامَلَنَا بِمَا فَوْقَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور ہم سے جو معاملہ کیا وہ عدل سے بڑھ کر ہے (یعنی فضل اور احسان ایک نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب رکھا اور برائی کا عذاب ایک ہی برائی کا وہ بھی اگر توبہ اور استغفار کرے تو معاف ہو جاتی ہے)۔

صَلِّ فِیْہِ اِمَامٌ عَدْلٌ۔ اعتکاف اُس مسجد میں کرنا چاہیئے جہاں ایک عادل امام نماز پڑھاتا ہو (تاکہ جماعت فوت نہ ہو)۔

مَنِ اعْتَدَلَ یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ۔ جو شخص ایک دن کو دوسرے گذشتہ دن کے برابر رکھے (نیکی اور اعمالِ خیر میں ترقی نہ کرے) وہ نقصان میں پڑ گیا (مطلب یہ ہے کہ مومن کا ہر دن گذشتہ دن سے بہتر ہوتا جاتا ہے اور رات دن نیکیوں کو بڑھاتا جاتا ہے)۔

یَوْمُ الْاِعْتِدَالِ۔ سال میں دو دن ہیں جن میں رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں۔

اَنَا لَا نَعْدِلُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَلَا سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور پیغمبرؐ کی سُنّت یعنی حدیث کے برابر کسی کو نہیں کرتے (خواہ کسی کا بھی قول یا فعل ہو قرآن اور حدیث کے خلاف محض لغو ہے اُس کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے تمام اماموں نے یہی وصیت کی ہے)۔

نَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَدِیْلَۃِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ مرتے وقت حق بات سے ڈگمگا جانے سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (مرتے وقت ایمان پر قائم رکھ)۔

قَبَالَۃٌ مُعَدَّلَۃٌ بَیْنَ رَجُلَیْنِ۔ جو صلح نامہ دو آدمیوں میں قرار پائے (لکھا ہوا موجود ہو)۔

شَھْرَانِ اِعْتَدَلَا بِنُقْصَانٍ۔ دو مہینے اگر تیس دن سے کم بھی ہوں (اُنتیس دن ہوں) جب بھی ثواب تیس ہی دن کا ملتا ہے (یعنی رمضان اور ذی الحجہ)۔

عَادِلٌ۔ وہ شخص جو کبیرہ گناہوں سے مجتنب ہو اسی طرح خسیس کاموں سے پرہیز کرتا ہو۔

عَدَمٌ یا **عُدْمٌ۔** نیست و نابود ہونا، گم ہونا۔

عَدَامَۃٌ۔ احمق ہونا۔

اِعْدَامٌ۔ نیست نابود کرنا، روکنا، باز رکھنا، نہ پانا، محتاج ہونا۔

اِنْعِدَامٌ۔ نیست ہونا، نابود ہو جانا۔

عَدِیْمٌ۔ احمق، دیوانہ، محتاج۔

مُعْدِمٌ۔ محتاج۔

مَعْدُوْمٌ۔ جو موجود نہ ہو۔

ھُمْ مَعْبُوْدُھُمْ عَدَمٌ کَمَا مَعْبُوْدُ الْمُشْرِکِیْنَ صَنَمٌ۔ جہمیہ اور پچھلے اہل کلام کا معبود یعنی خدا عدم ہے جیسے مشرکوں کا معبود صنم ہے (مطلب یہ ہے کہ ان متکلمین اور جہمیہ نے پروردگار کی تنزیہ میں اپنے دل سے ایسی باتیں تراشیں کہ وہ معدوم کی طرح ہو گیا۔ مثلاً کہتے ہیں کہ نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں نہ آگے نہ پیچھے نہ وہ کسی مکان میں ہے نہ کسی جہت میں نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا

ہے نہ وہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم۔ معدوم کی یہی صفت ہے۔ برخلاف اس کے صحابہ اور تابعین اور سلف امت، اور تمام اہل سنت کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ پروردگار جہت فوق میں ہے ساتوں آسمانوں کے پرے اپنے عرش پر اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے اُس کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔

كَلَّا إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ اللہ تعالیٰ ہرگز تم کو تباہ نہیں کرنے کا تم تو وہ چیز کماتے ہو جو محتاج کے پاس نہیں ہے یا اُس کو دیتے ہو (یعنی محتاجوں اور فقیروں سے سلوک کرتے ہو اُن کی مدد کرتے ہو) اور لوگوں کا بوجھ (قرضہ وغیرہ) اپنے سر پر اُٹھا لیتے ہو۔

مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ۔ کون شخص ایسے شخص کو قرض دیتا ہے جو نہ نادار ہے نہ کسی کا حق تلف کرنے والا ہے (بلکہ غنی اور مالدار ہے اور ہر ایک کا حق پورا پورا ادا کرتا ہے)۔

مَنْ بَاعَ بَيْعَهُ الْمُفْلِسَ أَوِ الْمُعْدِمَ۔ جو شخص محتاج یا نادار کے ہاتھ کوئی چیز بیچے (نادار سے مراد قلاش ہے یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ نہ ہو)۔

لَا يَعْدِمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ۔ مشک بیچنے والے سے کچھ نہ کچھ فائدہ تجھ کو ضرور ہونا ہے (یا تو تو مشک خریدتا ہے یا پھر خوشبو ہی سونگھتا ہے)۔

الْبَاطِنُ تَقَدُّسًا لَا عَدَمًا۔ اللہ تعالیٰ اپنے تقدس اور لطافت کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہے نہ یہ کہ وہ معدوم ہے (وہ تو ایسا موجود ہے کہ سب چیزوں کا وجود اُسی کے وجود کا ایک سایہ ہے اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی چیز نہ ہوتی)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعُدْمِ۔ تیری پناہ ناداری اور محتاجی سے۔

وَصُولٌ لِمُعْدِمٍ خَيْرٌ مِنْ جَافٍ مُكْثِرٍ۔ لوگوں سے ملنسار ناطا جوڑنے والا گو محتاج ہو وہ اُس مالدار سے بہتر ہے جو جفا اور تعدی کرتا ہو (لوگوں کے ساتھ سختی اور بدخلقی سے پیش آتا ہو)۔

عَنْدَم۔ ایک دوا ہے۔ بعضوں نے کہا دم الاخوین۔

عَدْمَاء۔ سفید زمین، یا سفید سر کی بکری۔

عَدْنٌ۔ یا **عُدُونٌ۔** اقامت کرنا، وطن بنا لینا، لازم کرنا، زمین میں کھاد دینا، بگاڑنا، کھودنا۔

عَدَانٌ۔ سمندر کا ساحل، نہر کا کنارہ، سات برس کا زمانہ۔

أَقْطَعَهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ۔ اُن کو قبلیۃ کی کانوں کا مقطعہ دیا (قبلیۃ ایک مقام کا نام ہے فرع کے نواح میں معادن جمع ہے مَعْدِنٌ کی یعنی کان جس میں سے زمین کی مختلف چیزیں نکالی جاتی ہیں جیسے کوئلہ گندھک، ابرک، سونا، چاندی، تانبا، لوہا، پارہ وغیرہ)۔

فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ۔ تم مجھ سے عربوں کے خاندان پوچھتے ہو کہ کونسا خاندان بہتر ہے؟ انھوں نے کہا جی ہاں (یہاں معدن سے جدِ اعلیٰ مراد ہے جس پر عرب لوگ ایک دوسرے پر فخر کیا کرتے تھے)۔

النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا۔ لوگوں کی بھی کانیں ہوتی ہیں جیسے چاندی سونے کی کانیں (کسی خاندان کے لوگ عمدہ شریف النفس اور بہادر ہوتے ہیں کسی خاندان کے بخیل اور نامرد) تو جو خاندان جاہلیت کے زمانہ میں بہتر شمار کیے جاتے تھے اسلام کے زمانہ میں بھی وہی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں (اگر بے علم اور جاہل ہوں تو پھر خاندانی شرافت سے کچھ نہیں ہوتا ایک عالم ذلیل خاندان کا اُس جاہل سے کہیں بہتر ہے جس کا خاندان عالی ہو)۔

تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ۔ تم لوگوں کو کانوں

کی طرح پاتے ہو (اگر اصل شریف ہے تو شاخ بھی شریف ہوگی اگر اصل ناپاک اور ذلیل ہے تو شاخ بھی ویسی ہی ہوگی اگرچہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگی تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے حسب ونسب کو وہ نہیں دیکھتا لیکن اگر تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ شرافتِ خاندانی بھی ہو تو سبحان اللہ نورٌ علیٰ نورٍ)

عَدَنُ۔ ایک مشہور شہر ہے جو یمن کا ساحل ہے۔

عَدَنُ اَبْیَنَ۔ ایک شہر ہے یمن میں وہاں ابین نامی ایک شخص جاکر رہا تھا اُسی کے نام سے وہ شہر مشہور ہوگیا۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ۔ یعنی اقامت کے باغ ہمیشہ رہنے کے باغ۔

عَدْنَان۔ قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا مَعَدّ کا باپ۔

عَدْوٌ۔ یا عَدَوَانٌ یا تَعْدَاءٌ یا عَدًا۔ دوڑنا۔ عَدْوٌ اور عُدُوٌّ اور عَدَاءٌ اور عُدْوَانٌ۔ اور عِدْوَانٌ اور عُدْوٰی۔ ظلم اور تعدی، زیادتی، پھیر دینا، مشغول کرنا، کودنا، حملہ کرنا، تجاوز کرنا، چھوڑ دینا۔

تَعْدِیَۃٌ۔ اجازت دینا، نافذ کرنا، متعدی کرنا۔

مُعَادَاۃٌ۔ دشمنی کرنا، جھگڑنا۔

اِعْدَاءٌ۔ دوڑانا، ظلم کرنا۔

تَعَدِّیْ۔ تجاوز کرنا، ظلم کرنا، ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا۔

تَعَادِیْ۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا، دوڑ کی شرط لگانا، دور ہونا، ایک کی بیماری دوسرے کو ہونا، اختلاف ہونا۔

اِعْتِدَاءٌ۔ ظلم کرنا۔

اِسْتِعْدَاءٌ۔ فریاد کرنا، مدد چاہنا ظالم کے دفع کرنے کو۔

لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ۔ بیماری کی چھوت اور صفر مہینے کی نحوست یہ کوئی چیز نہیں ہے عَدْوٰی اسم مصدر ہے اِعْدَاءٌ سے جیسے دَعْوٰی اور تَقْوٰی، اِدِّعَاءٌ اور اِتِّقَاءٌ سے۔ عرب لوگ یہ گمان کرتے تھے کہ خارش وغیرہ بعضی بیماریاں متعدی ہوتی ہیں۔ لیکن شریعت نے اُس کو باطل کیا۔ بیماری بحکمِ الٰہی ہوتی ہے نہ کہ کسی کی چھوت لگنے سے اور اُس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں خارشت یا چیچک یا طاعون یا ہیضہ بعضے آدمیوں کو ہوتا ہے اور بعضے اُس سے محفوظ رہتے ہیں)۔

فَمَنْ اَعْدَی الْبَعِیْرَ الْاَوَّلَ۔ (صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ریوڑ میں ایک اونٹ بیمار ہوتا ہے پھر اُس کی بیماری دوسرے اونٹوں کو بھی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ تو کہو) پہلے اُونٹ کو کس نے بیمار کیا وہی دوسروں کو بھی بیمار کرتا ہے۔

رَضِیْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی ہیں اُس کا مرافعہ کرنا نہیں چاہتے یا اُس میں کسی فریق پر کوئی ظلم نہیں ہے۔

لَا یُعْدِیْ شَیْءٌ شَیْئًا۔ کوئی چیز دوسری چیز کو خراب نہیں کرتی (اُس کی خرابی دوسرے میں منتقل نہیں ہوتی)۔

مَا ذِئْبَانِ عَادِیَانِ اَصَابَا فَرِیْقَۃَ غَنَمٍ۔ دو بھیڑیئے حملہ کرنے والے جو بکریاں کے ریوڑ میں جاکر گریں اتنا نقصان نہیں پہنچاتے۔

وَالسَّبُعُ الْعَادِیْ۔ حملہ کرنے والا درندہ (یعنی ظالم جو لوگوں کو پھاڑ کھاتا ہے یا جانوروں کو جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، بور بچہ، ریچھ، تیندوا، اترس وغیرہ)۔

اِنَّہٗ عَدَا عَلَیْہِ۔ اُس نے اُس پر زیادتی کی، اُس کا مال چرایا۔

عَدَا یَھُوْدِیٌّ۔ ایک یہودی نے ظلم کیا۔

کَتَبَ لِیَھُوْدِ تَیْمَاءَ اَنَّ لَھُمُ الذِّمَّۃَ وَعَلَیْھِمُ الْجِزْیَۃَ بِلَا عَدَاءٍ۔ تیماء کے یہودیوں کے باب میں آپ نے یہ لکھا کہ اُن کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے (یعنی وہ

ہمارے امان میں ہیں) اور اُن پر جزیہ (ٹیکس) دینا لازم ہو گا لیکن بلا ظلم اور زیادتی کے دثیماء ایک مقام کا نام ہے)۔

اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔ زکوٰۃ میں ظلم اور زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کے برابر ہے۔ (یعنی گناہ میں) اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ اُس کے مستحق کو نہ دے غیر مستحق کو دے۔ دوسرے یہ کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار ظلم کرکے عمدہ اور بہتر بن مال زکوٰۃ میں لے لے اور اس ڈر سے صاحب مال سال آئندہ میں روپوش ہو جائے یا اپنا مال چھپا دے تو ایسے تحصیلدار پر اتنا گناہ ہوگا جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے پر کیونکہ وہ زکوٰۃ نہ دینے کا سبب پڑا)۔

سَيَكُوْنُ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الدُّعَاءِ۔ عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دُعا میں مبالغہ کریں گے (حد سے بڑھ جائیں گے طرح طرح کی دعائیں طول طویل نکالیں گے اور سنت کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر اقتصار نہ کریں گے)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِسَطِيْحَتَيْنِ فِيْهِمَا نَبِيْذٌ فَشَرِبَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَعَدَّى عَنِ الْاُخْرٰى۔ حضرت عمرؓ کے پاس دو مشکیں کھجور کے شربت کی لائی گئیں۔ آپ نے ایک مشک میں سے کچھ پیا اور دوسری مشک کو چھوڑ دیا (اُس میں سے نہیں پیا آپ کو شک ہوا شاید اُس کا شربت تیز ہو گیا ہو گا یا اور کوئی وجہ ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَدِّ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ یعنی اس کام کو چھوڑ دے)۔

اُهْدِيَ لَهٗ لَبَنٌ بِمَكَّةَ فَعَدَّاهُ۔ اُن کو دودھ تحفہ دیا گیا تو انھوں نے نہیں لیا (اُس کو واپس کر دیا)۔

لَا قَطْعَ عَلٰى عَادِيْ ظَهْرٍ۔ جو شخص کھلی اور نمایاں چیز کو اُچک لے (مثلاً کسی کی ٹوپی یا جوتا یا گلے کا طوق جس کو کوئی پہنے ہو) اُس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ ایک جگہ محفوظ نہیں ہے۔ اور قطع اُس مال کے چرانے میں ہوتا ہے جو کسی محفوظ جگہ رکھا گیا ہو)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدِ اخْتَلَسَ طَوْقًا فَلَمْ يَرَ قَطْعَهٗ وَقَالَ تِلْكَ عَادِيَةُ الظَّهْرِ۔ عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک شخص کو لائے جس نے کسی کے گلے سے ایک طوق اُچک لیا تھا اُنھوں نے اُس کا ہاتھ نہیں کٹوایا اور کہنے لگے یہ تو کھلی چیز اُچک لینا ہے (اگر وہ طوق جیب میں ہوتا تو قطع واجب ہوتا۔ اسی طرح اگر کوئی جیب کاٹ کر روپیہ لے لے تو بھی اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ جیب کا مال محفوظ ہے نمایاں نہیں ہے)۔

اِنَّ السُّلْطَانَ ذُوْ عَدَوَانٍ وَذُوْ بَدَوَانٍ۔ بادشاہ لوگ جلدی سے پھر جاتے ہیں رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور ہر گھڑی اُن کی رائے بدلتی رہتی ہے (اس لئے بادشاہوں کا تقرب اندیشہ ناک ہے۔ عاقل آدمی کو اُس سے بچنا چاہیے)۔

عَرَفْتَنِیْ بِالْحِجَازِ وَاَنْكَرْتَنِیْ بِالْعِرَاقِ فَمَا عَدَا مِمَّا بَدَا۔ (حضرت علی رضؓ نے جنگ جمل کے دن طلحہ رضؓ سے فرمایا) تم نے حجاز (یعنی مدینہ) میں تو مجھ کو پہچانا مجھ سے بیعت کی میری اطاعت قبول کی، اور عراق (یعنی بصرہ) میں آکر مجھ سے الگ ہو گئے تو پہلے جو بات تم سے ظاہر ہوئی تھی (بیعت اور اطاعت) اُس سے کس بات نے تم کو پھیر دیا (جواب مجھ سے لڑنے آئے یا کونسی بات تم نے میری ایسی دیکھی جس سے تم پھر گئے اور میری بیعت توڑ دی)۔

اَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَادٍ لِعَادِيَةٍ وَعَادٍ۔ میں لقمان بن عاد ہوں کئی لوگوں اور ایک شخص سب کے لئے ہوں (یعنی جماعت اور اکے دُکے سب کے لئے ہوں)۔

عَادِيَةٌ۔ دوڑنے والے گھوڑے (عادی اُس کا مفرد ہے)۔

فَخَرَجَتْ عَادِيَتُهُمْ۔ اُن کے دوڑنے والے نکلے

(یعنی جو لوگ پاؤں سے اُن میں دوڑتے تھے)

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ طَمَّ رَاسَهٗ وَقَالَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَاسِيْ كَمَا تَرَوْنَ ۔ حذیفہ بن یمانؓ باہر نکلے انہوں نے اپنا سر صاف کرا دیا تھا (بال منڈوا ڈالے تھے یا جڑ سے کتر ڈالے تھے) وہ کہنے لگے ہر بال کے تلے جنابت ہے (تو غسل میں ہر بال کے تلے پانی پہنچنا چاہیئے) اسی لئے تو میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا جیسے تم دیکھ رہے ہو (سر کا دشمن ہو گیا یعنی سر پر بال نہیں رہنے دیتا۔ حضرت علیؓ بھی سر کے بال کتراتے تھے اور اسی لئے بال رکھنا اور سر منڈانا دونوں جائز ہیں مگر افضل یہ ہے کہ بال رکھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے بال نہیں منڈائے ہمیشہ آپ سر پر بال رکھتے تھے)۔

مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا ۔ جو شخص اللہ کے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے وہ گویا اللہ تعالیٰ سے لڑنے کے لئے نکلا (کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے)۔

لَا يُعَادِيْهِ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ ۔ مسلمانوں کے امام سے جو کوئی دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھا گرائے گا جب تک کہ وہ نماز کا پابند رہے (اگر مسلمان بادشاہ نماز چھوڑ دے تب اس کی مخالفت اور عداوت جائز ہے۔ بعضوں نے دین سے تمام شریعت کے احکام مراد لئے ہیں تو مطلب یہ ہو گا کہ جو بادشاہ شریعت محمدی قائم اور اُس کا پیرو ہو اُس سے دشمنی رکھنے والا ہمیشہ ذلیل و خوار ہو گا)

(مُعَادَاةٌ) لِمُعَادِهَا اگر وہ پھر لوٹ کر آئیں تو اُن [illegible] البتہ نہ رہو۔

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَنْزِعُ قَوْمَهٗ وَيَبْعَثُ الْقَوْمَ الْعِدٰى ۔ (حبیب بن مسلمہؓ کو جب حضرت عمرؓ نے حمص کی حکومت سے معزول کیا تو وہ کہنے لگے) اللہ عمرؓ پر رحم کرے اپنی قوم والوں کو تو معزول کرتے ہیں اور اجنبی پردیسی لوگوں کو مامور کرتے ہیں (حضرت عمرؓ میں یہی تو خوبی تھی جس سے لوگ ہمیشہ راضی رہے آپ نے اپنی ساری خلافت میں کسی اپنے رشتہ دار کو کوئی عہدہ نہیں دیا ہمیشہ آپ استحقاق اور لیاقت اور اہلیت کو دیکھتے نہ اپنی قوم والوں کی رعایت کرتے نہ دوسری قوم والوں سے تعصب رکھتے)۔

وَعِدَاهُ ۔ اُن کے دشمن (عِدًا اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی بمعنے دشمن)۔

وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ جَرَاثِيْمُ وَتَعَادٍ ۔ مسجد میں ٹیلے اور نیچے اونچے مقام تھے (یعنی وہاں کی سطح برابر نہ تھی کہیں نشیب تھا کہیں فراز)

لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهٗ عُدْوَتَانِ ۔ اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک نالے میں اُترے جس کے دو کنارے ہوں۔

فَقَرِّبُوْهَا اِلَى الْغَابَةِ تُصِيْبُ مِنْ اَثْلِهَا وَتَعْدُوْ فِي الشَّجَرِ ۔ پھر اُس کو میدان کے قریب لے جائیں وہاں جھاؤ کے درخت ہیں سے کھائے۔ اور عُدْوَة کو چرے عُدْوَة ایک قسم کی بھاجی ہے جس کو اونٹ بہت مزے سے کھاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِبِلٌ عَادِيَةٌ اور عَوَادٍ (یعنی عدوہ چرنے والے اونٹ)

فَاِذَا شَجَرَةٌ عَادِيَّةٌ ۔ یکایک عاد کے وقت کا ایک درخت نظر آیا (یعنی بہت پرانے زمانہ کا۔ عرب لوگ کہتے ہیں جب کوئی پرانی چیز دیکھتے ہیں کیا عاد کے وقت کی ہے۔ عاد حضرت ہودؑ کی قوم تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ جیسے ہندوستان کے لوگ پرانی چیز کو دقیانوس کے وقت کی کہتے ہیں)۔

لَمْ يَمْنَعْنَا قَدِيْمُ عِزِّنَا وَعَادِيُّ طَوْلِنَا عَلٰى قَوْمِكَ اَنْ خَلَطْنٰكُمْ بِاَنْفُسِنَا ۔ (حضرت

علی رض نے معاویہ کو یہ خط لکھا اُس میں یہ مضمون تھا) ہماری پرانی عزت اور قدیم فضیلت نے ہم کو اس بات سے نہ روکا کہ ہم نے تمہاری قوم کو اپنے لوگوں سے ملا لیا اور اپنے برابر سمجھا اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ تم ہم ہی سے لڑنے اور مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بنی ہاشم کو قدیم سے بنی امیہ پر فضیلت اور بزرگی رہی ہے۔ اور جب فتح مکہ میں بنی ہاشم کو پورا غلبہ ہوا تھا تو اگر وہ چاہتے تو بنی امیہ کو بالکل فنا کر دیتے یا غلام اور ذلیل بنا کر رکھتے مگر بنی ہاشم نے تمہارے ساتھ یہ نہیں کیا بلکہ تم کو اپنے برابر عزت سے رکھا)

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ (ابن عباس رض نے کہا) نوف بکالی جھوٹا ہے اللہ کا دشمن (یہ ابن عباس رض نے غصہ کی حالت میں کہا اُس کے حقیقی معنے مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ نوف بکالی مسلمان عالم اور تابعی تھے اور کعب احبار صحابی کے ربیب تھے)۔

لَنْ تَعْدُ أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ۔ تو اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتا جو اُس نے تیرے باب میں دیا ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا۔ یعنی اللہ کا حکم یہ ہے کہ تو مارا جائے جہنم میں ڈالا جائے)۔

تَعَادٰى بِهَا خَيْلُنَا۔ ہمارے گھوڑے وہاں دوڑ رہے تھے۔

اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ۔ دو شخص جو گالی گلوج کریں تو گناہ اُس پر ہو گا جس نے ابتداء کی (پہلے گالی دی یا سخت کلامی کی) جب تک دوسرا زیادتی نہ کرے (بلکہ اسی قدر سخت کہے جتنا ابتدا کرنے والے نے کہا تھا اگر اُس سے زیادہ سخت لفظ کہے تو وہ بھی گنہگار ہو گا معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی بُرا کہے اُس کو ویسا ہی جواب دینا درست ہے اگر خاموش رہے اور درگزر کرے تو ثواب ملے گا۔ مجمع البحار میں ہے کہ جواب دینا اس طرح سے درست ہے کہ اُس میں جھوٹ اور گالی اور اُس کے بزرگوں کی بُرائی نہ ہو مثلاً وہ اُس کو احمق کہے تو یہ اُس کو نادان یا بیوقوف کہے اگر وہ ماں باپ کی گالی دے یا اُس کے آباء و اجداد کو بُرا کہے یا زنا کی تہمت لگائے تو اُس کو ویسی ہی گالی دینا درست نہیں ہے بلکہ حاکمِ وقت کے پاس فریاد کرے تاکہ اُس کو شرعی سزا دی جائے)۔

عَدٰى مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَنْزِدِيْ۔ آپ کئی بار گر پڑنے کے لئے اُس سے آگے بڑھ گئے۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى۔ آپ آگے نہیں بڑھے (یعنی فوراً ہی نماز پڑھی)۔

لَمْ يَعْدُ اَنْ فُتِحَتْ۔ اُسی وقت فتح ہو گیا۔

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَأَى النَّاسَ۔ کچھ آگے نہیں بڑھے تھے کہ لوگوں کو دیکھا۔

عُدْوَاءُ۔ سوکھی سخت زمین۔

فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ۔ معاویہ کے پاس اُس کے خلاف فریاد کی۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ حَدِيْثًا لَمْ يَعْدُهُ وَلَمْ يَقْصُرْ دُوْنَهُ۔ عبد اللہ بن عمر رض جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سُن لیتے تو پورا پورا اُس پر عمل کرتے نہ اُس سے زیادہ کرتے نہ کم (اتباعِ سنت میں اُن کو بہت تشدد تھا یہاں تک کہ مکہ کے راستہ میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی عبد اللہ وہیں نماز پڑھتے تھے اُس کے قریب ایک مسجد بن گئی تھی لیکن عبد اللہ رض اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس مقام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی وہیں پڑھتے تھے)۔

لَا تَعْدُوا الْمَنَازِلَ۔ جب موسم اچھا ہو (پانی اور چارہ وافر ہو) تو مقرر منزلوں سے آگے جانوروں کو نہ لے جاؤ (بلکہ جو منزل مقرر ہے وہیں ٹھہر جاؤ تاکہ جانور خوب

چرے کھائے پیئے البتہ قحط کے دنوں میں خشک اور ویران مقاموں سے جلدی پار ہو جاؤ)۔

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ۔ نہ بیماری کی چھوت کوئی چیز ہے نہ بدشگونی۔

مَنْ عَدُوُّکُمْ قَالُوْا جِبْرِیْلُ عَدُوُّنَا۔ (یہودیوں سے پوچھا) تمہارا دشمن کون ہے؟ کہنے لگے جبرئیل فرشتہ ہمارا دشمن ہے۔

وَاِذَا کَانَ الْمَیِّتُ عَدُوَّ اللّٰہِ۔ جب مردہ اللہ کا دشمن ہو (یعنی کافر یا فاسق ہو)۔

مَنْ دَفَعَ عَنْ قَوْمٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَادِیَۃَ مَاءٍ اَوْ نَارٍ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔ جو شخص مسلمانوں پر سے کوئی ظلم پانی یا آگ کا دفع کرے (کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے بچائے یا پانی یا آگ کو کوئی ظالم روکے اور یہ اُس کا ظلم دفع کرے) اُس کے لئے بہشت واجب ہو گئی۔

رَفَعْتُ عَنْکَ عَادِیَتَہٗ۔ میں نے تجھ پر سے اُس کا ظلم دور کیا۔

عدی بن کعب بن لوی بن غالب۔ حضرت عمرؓ کے دادا تھے۔ اسی لئے آپ کو عدوی کہتے ہیں۔

اِجْتَمَعَ الْعَدَوِیُّ وَالتَّیْمِیُّ۔ عمرؓ اور ابوبکرؓ اکٹھا ہو گئے۔

تَعَدَّوْتَ عَلٰی طَلَبِ الدُّنْیَا (حضرت علیؓ نے معاویہ سے کہا) تم دنیا کی خواہش میں دوڑ پڑے (جو قرآن کی آیت کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ کی تاویل کرتے ہو اور حضرت عثمانؓ کے خون کے قصاص کا بہانہ کرکے لڑنے پر مستعد ہو کیونکہ عثمانؓ کے ولی تم نہیں ہو نہ تم کو دل سے قصاص کی فکر ہے بلکہ سرداری اور ریاست کے لئے یہ حیلہ تم نے نکالا ہے)۔

عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ۔ مشہور صحابی ہیں۔

جَاءَتِ امْرَأَۃٌ فَاسْتَعْدَتْ عَلٰی اَعْرَابِیٍّ۔ ایک عورت آئی اور ایک گنوار سے اپنی داد چاہی (اُس کو پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئی)۔

اَتَتْہُ امْرَأَۃٌ فَاسْتَعْدَتْہُ عَلَی الرِّیْحِ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور ہوا سے اپنی داد چاہی (کیونکہ ہوا اُن کے تابع تھی)۔

اِنَّ امْرَأَۃً اَتَتْ عَلِیًّا فَاسْتَعْدَتْہُ عَلٰی اَخِیْھَا۔ ایک عورت حضرت علیؓ کے پاس آئی اور اپنے بھائی پر فریاد کی (اُس سے اپنی داد چاہی)۔

فَاسْتَعْدَتْھَا قُرَیْشٌ۔ قریش نے اُن سے فریاد کی۔

باب العین مع الذال

عَذْبٌ۔ پیاس کی شدت سے کھانا چھوڑ دینا، باز رہنا، ترک کرنا، روکنا۔

عَذَبٌ۔ کائی پانی پر آجانا، اُس میں کچرا کوڑا بہت ہونا۔

عُذُوْبَۃٌ۔ شیرینی۔

اِعْذَابٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، روکنا، صاف کرنا۔

اِعْتِذَابٌ۔ عمامہ کے دونوں سرے لٹکانا۔

تَعْذِیْبٌ۔ عذاب دینا۔

اِسْتِعْذَابٌ۔ پانی پلانا، شیریں پانا۔

عَذَابٌ۔ تکلیف، سختی، سزا۔

عَذْبٌ۔ پاکیزہ خوشگوار کھانا یا پانی۔

عَذَبٌ۔ کچرا یا کوڑا۔

عَذَابٌ عَذْبِیْرٌ۔ جو عذاب کبھی رفع نہ ہو۔

کَانَ یُسْتَعْذَبُ لَہُ الْمَاءُ مِنْ بُیُوْتِ السُّقْیَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سقیا کے گھروں میں سے شیریں پانی پلایا جاتا تھا (یعنی آپ کے پینے کے لئے وہاں سے پانی لایا جاتا تھا) سُقْیَا ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر وہاں کا پانی شیریں ہے اور مدینہ طیبہ کا پانی اُس وقت ململا

ہوگا۔

اَلَیْسَ بِهَا مَاءٌ یُّسْتَعْذَبُ۔ کیا وہاں شیریں پانی نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ یَسْتَعْذِبُ الْمَاءَ۔ وہ شیریں پانی ڈھونڈتا ہوا نکلا۔

اِعْذَوْذَبَ جَانِبٌ مِّنْهَا وَاحْلَوْلٰی۔ (حضرت علی رضؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا) اُس کا ایک طرف کا حصّہ تو شیریں اور میٹھا ہے (لیکن دوسری طرف تلخی اور کڑواپن ہے' درحقیقت دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اندراین کے پھل پر شکر کا غلاف چڑھا دے)۔

مَاءٌ عِذَابٌ یا مَاءَةٌ عَذْبَةٌ یا مُوَیْهٌ عَذْبَةٌ۔ شیریں اور خوشگوار پانی۔

اَعْذَبُ اَفْوَاهًا۔ کنواری عورتیں شیریں دہن ہوتی ہیں۔

عُذَیْبٌ۔ بنی تمیم کے ملک میں ایک چشمہ کا نام ہے جو کوفہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔

اَعْذِبُوْا عَنْ ذِکْرِ النِّسَاءِ اَنْفُسَکُمْ فَاِنَّ ذٰلِکُمْ یَکْسِرُکُمْ عَنِ الْغَزْوِ۔ جہاد میں عورتوں کے ذکر سے اپنے آپ کو باز رکھو ایسا کرنے سے تمھاری ہمّت جہاد سے ٹوٹ جاتی ہے (عورتوں کی محبّت اور اُلفت میں جہاد سے مُنہ موڑتے ہو)۔

اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ۔ مُردے پر اُس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے پیٹنے کی وصیّت کر جائے جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا یُعَذَّبُ کے معنے یہ ہیں کہ اُن کے رونے سے میت کا دل کڑھتا ہے اُس کو بھی رنج ہوتا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اس حدیث کے راوی کو دھوکا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے باب میں یوں فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو اُس پر رو رہے ہیں اور اُس کو عذاب ہو رہا ہے۔ بہرحال اگر کوئی شخص رونے پیٹنے کی وصیت نہ کرے لیکن خواہ مخواہ اُس کے عزیز اُس پر روئیں تو اُس شخص پر عذاب ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور رونے سے مراد یہ ہے کہ چلّا چلّا کر میّت کے اوصاف بیان کر کے روئے لیکن آہستہ رونا منع نہیں ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صاحبزادے ابراہیم رضؓ کی موت پر رو دیئے تھے)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ مَنْ یُّعَذِّبُ النَّاسَ۔ جو کوئی (بلاوجہ شرعی) لوگوں کو ستائے گا اللہ بھی اُس کو ستائے گا (تکلیف دے گا)۔

مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَتَحَلّٰی ذَهَبًا اِلَّا عُذِّبَتْ۔ جو عورت سونے کا زیور پہنے گی اُس کو عذاب ہوگا (یہ حدیث اُس وقت کی ہے جب سونے کا زیور عورتوں کے لئے بھی درست نہ تھا۔ پھر آپ نے عورتوں کو اُس کی اجازت دی۔ بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہے جو زیور کی زکوٰۃ نہ دے لیکن زیور کی زکوٰۃ میں علماء کا اختلاف ہے)۔

حَتّٰی یُکَلِّمَهٗ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ۔ یہاں تک کہ اُس کے کوڑے کا پھندنا بھی اُس سے بات کرے گا (اُس کے گھر کا حال کہے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ۔ اگر اللہ تعالیٰ سارے زمین اور آسمان والوں کو عذاب کرے تو بھی وہ ظالم نہ ہوگا (اس لئے کہ سب اُس کی ملک ہیں اور اپنی ملک میں تصرّف کرنا ظلم نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ اُس کی نعمتوں کے مقابل اچھوں کے اچھے اعمال بھی کوئی چیز نہیں ہیں تو پورا بدل اپنی نعمتوں کا اگر تکلیف دے کر لے تب بھی ظلم نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے لیکن اُس نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کی تقدیر میں وہ باتیں لکھ دیتا جو عذاب کی موجب ہیں تب بھی وہ ظالم نہ ہوتا واللہ اعلم)۔

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

وَاَرْخٰی عَذَبَةَ الْعِمَامَةِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔ اور عمامہ کا ایک سرا اپنے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لٹکایا۔

عَذِبِیٌّ۔ خوش خلق، شیریں طبع۔

عَذْجٌ۔ پینا۔

مِعْذَجٌ۔ عزت مند، بدخلق، بہت ملامت کرنے والا۔

عُذْرٌ۔ یا عُذُرٌ یا عُذْرٰی یا مَعْذِرَةٌ یا مَعْذُرَةٌ۔ گناہ اٹھا دینا، ملامت موقوف کرنا، عذر قبول کرنا۔

عَذْرٌ اور عُذْرٌ۔ بہت عیب یا بہت گناہ ہونا، ختنہ کرنا۔

تَعْذِیْرٌ۔ عذر میں مبالغہ کرنا، یا عذر واجبی نہ ہونا، (یعنی جھوٹے بہانے کرنا) گال پر بال اٹھنا، نجاست سے لتھیڑنا۔

مُعَاذَرَةٌ۔ عذر صحیح نہ ہونا۔

اِعْذَارٌ بمعنے عُذْرٌ۔ عذر ظاہر کرنا، عذر صحیح ہونا، تقصیر کرنا (اس طرح کہ دوسرے کو مبالغہ معلوم ہو) بہت گناہ ہونا، ختنہ کرنا، انصاف کرنا، نجاست بہت ہونا، کسی تقریب (جیسے تعمیر یا ختنہ وغیرہ میں) کھانا تیار کرنا، اس کے لئے بلانا، ہلاکت کے قریب ہونا۔

تَعَذُّرٌ۔ مشکل ہونا، پیچھے ہٹنا، نجاست سے آلودہ ہونا، حجت لینا، بھاگ جانا۔

اِعْتِذَارٌ۔ عذر کرنا، مٹ جانا، شکایت کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، عمامہ کے دوسرے کو پیچھے لٹکانا۔

اَلْوَلِیْمَةُ فِی الْاِعْذَارِ حَقٌّ۔ ختنہ میں دعوت کرنا ضروری ہے۔ (عرب میں اِعْذَار اُس کھانے کو کہتے ہیں جو ختنہ کی تقریب میں تیار کیا جاتا ہے)۔

کُنَّا اِعْذَارَ عَامٍ وَّاحِدٍ۔ ہم اور وہ ایک ہی سال میں ختنہ کئے گئے تھے (یعنی ہم سن تھے۔ عرب لوگ اکثر دس۱۰ سے لے کر پندرہ۱۵ برس تک کی عمر میں بچوں کا ختنہ کیا کرتے تھے)۔

وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعْذُوْرًا مَّسْرُوْرًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ کئے ہوئے، ناول کٹے ہوئے پیدا ہوئے۔

وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ مَعْذُوْرٌ مَّسْرُوْرٌ۔ ابن صیاد کو اُس کی ماں نے جنا ختنہ کیا ہوا، ناول کٹا ہوا۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُفْضِیْ فِی الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مِائَةَ عَذْرَاءَ۔ بہشت میں ایک ہی دن میں آدمی سو۱۰۰ کنواری لڑکیوں سے جماع کرے گا۔ عَذْرَا۱ کنواری لڑکی اور جو کوئی اُس کی بکارت توڑے گا اُس کو اَبُوعُذْر کہیں گے۔

عُذْرَةٌ۔ بکارت کی جھلّی۔

اَتَیْنٰكَ وَالْعَذْرَاءُ یَدْمٰی لَبَانُهَا۔ ہم آپ کے پاس اُس وقت آئے جب کنواری لڑکی کا سینہ خون آلود ہو رہا تھا (یعنی بھوک اور قحط کی سختی سے)۔

فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ یَجِدِ امْرَاَتَهٗ عَذْرَاءَ۔ قَالَ لَا شَیْءَ عَلَیْهِ۔ (ابراہیم نخعی نے کہا) اگر کوئی اپنی بیوی کی نسبت یوں کہے کہ میں نے اُس کو کنواری نہیں پایا (تو کیا اُس پر حدّ قذف واجب ہو گی یا لعان کرنا ہو گا)۔ انھوں نے کہا اُس پر کچھ واجب نہیں لازم ہو گا (اس لئے کہ بکارت کبھی حیض سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کودنے یا گرنے یا اور کسی صدمہ یا مدّت تک بے شوہر بیٹھے رہنے سے یا چپٹی لڑانے سے)۔

مَا لَكَ وَلِلْعَذَارٰى وَلِعَابِهِنَّ ۔ تجھ کو کنواری لڑکیوں اور اُن کے کھیل کود سے کیا کام ۔

مُعِيْدٌ يَبْتَغِيْ سَقَطَ الْعَذَارٰى ۔ کنواری لڑکیوں کی سی خطائیں کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ تجربہ کار اور آزمودہ کار ہے ۔

لَا يُسْتَبْرَءُ الْعَذْرَاءُ ۔ کنواری عورت کے لئے (جو لونڈی بن کر آئے) استبراء ضروری نہیں (کیونکہ استبراء اس لئے ہوتا ہے کہ رحم کی صفائی معلوم ہو اور حمل کا گمان نہ رہے کنواری میں اس کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ شریحؒ کا قول ہے اور دوسرے علماء کنواری میں بھی استبراء ضروری جانتے ہیں) ۔

خَلَصَ مَا يَخْلُصُ اِلَى الْعَذْرَاءِ ۔ اُس کو شریعت کا وہ علم پہنچا جو کنواری لڑکی کو پہنچتا ہے (یعنی پردے کی آڑ میں سے) ۔

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ بَلَغَ مِنَ الْعُمُرِ سِتِّيْنَ سَنَةً ۔ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا دیا (اس عمر میں بھی اگر وہ گناہوں سے باز نہیں آیا اور تائب نہ ہوا تو اب اُس کو عذر کا کوئی محل نہیں رہا) ۔

لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر (واجبی سمجھا) تو موٹاپے کی وجہ سے جہاد نہیں کر سکتا تو جہاد کی فرضیت تجھ سے ساقط ہے اور تو اُس کے ترک میں گنہگار نہیں ہے) ۔

لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ لوگ اس وقت تک تباہ نہ ہوں گے جب تک اللہ تعالیٰ کے لئے عذاب اُتارنے کا عذر قائم نہ کر لیں گے (یعنی گناہوں کی کثرت کی وجہ سے جب تک عذاب کے مستوجب نہ ہو جائیں گے اُس وقت تک وہ ہلاک نہ ہوں گے ۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَعْذَرَ مِنْ نَفْسِهٖ ۔ یعنی اپنے نفس پر دوسرے کو قوت دی، اپنے اوپر مسلط کر لیا ۔ ایک روایت میں يَعْذِرُوْا بہ فتحہ یا ہے مطلب وہی ہے) ۔

اِسْتَعْذَرَ اَبَا بَكْرٍ مِّنْ عَائِشَةَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے حضرت عائشہؓ کو تنبیہ کرنے کے لئے معذرت چاہی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی امر پر حضرت عائشہؓ پر عتاب کیا اور حضرت ابوبکرؓ سے یہ کہا کہ اگر میں عائشہؓ کی تادیب کروں اور مجھ کو معذور رکھنا) ۔

فَاسْتَعْذَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُبَيٍّ وَقَالَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سَعْدٌ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی منافق کے باب میں فرمایا کون مجھ کو اُبیؔ کے بیٹے کو سزا دینے میں معذور رکھتا ہے میرا عذر قبول کرتا ہے اُس نے میری نسبت ایسی ایسی باتیں کہی ہیں (میری پاک دامن بیوی کو تہمت لگائی ہے) یہ سُن کر سعد بن معاذؓ نے کہا میں آپ کا عذر قبول کرتا ہوں (اور ایسے مفتریوں کو سزا دینے کے لئے آپ کی مدد کو حاضر ہوں) ۔

مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ مُّعَاوِيَةَ اَنَا اُخْبِرُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَّاْيِهٖ ۔ ابو الدرداءؓ (صحابی جلیل القدر) نے کہا معاویہ کے باب میں کون میرا عذر قبول کرتا ہے (اگر میں اُس کو بُرا کہوں تو کون مجھ کو معذور رکھتا ہے) میں تو اُس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتا ہے ۔

عَذِيْرَكَ مِنْ خَلِيْلِكَ مِنْ مُّرَادٍ ۔ (حضرت علیؓ نے ابن ملجم کو دیکھ کر فرمایا) مراد قبیلے سے کوئی اپنا دوست جو تیری طرف سے عذر کرے لے کر آ (آپ پہچان گئے کہ یہی مجھ کو قتل کرے گا ۔ ابن ملجم مراد قبیلے کا ایک شخص

تھا)۔

عَذَرْتُكَ غَيْرَ مُعْتَذِرٍ. میں نے تجھ کو بغیر عذر کرنے کے معذور رکھا (یعنی عذر کرنے کی حاجت نہیں میں یوں ہی تجھ کو معذور رکھتا ہوں)۔

إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلْيَأْكُلِ الرَّجُلُ مِمَّا عِنْدَهُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَإِنْ شَبِعَ وَلْيُعْذِرْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ. جب دسترخوان بچھایا جائے تو آدمی کو چاہیئے کہ اپنے نزدیک سے کھائے (دوسروں کی طرف ہاتھ نہ بڑھائے) اور گو اس کا پیٹ بھر جائے مگر اپنا ہاتھ کھانے سے نہ اٹھائے (کچھ نہ کچھ کھاتا رہے) کھانے میں مبالغہ کرتا رہے کیونکہ پہلے اٹھ جانے اور ہاتھ کھینچ لینے سے اس کے ساتھی کو شرمندگی ہوتی ہے (اور پیٹ بھرنے سے پہلے وہ شرم کے مارے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اس خیال سے کہ لوگ اس کو کھاؤ (پیٹو) نہ سمجھیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر میں اٹھتے۔ ایک روایت میں وَلْيُعْذِرْ ہے یعنی کھانے میں تقصیر کرے خود کم کم کھائے تاکہ دوسرے لوگوں کے لئے کھانا کم نہ پڑے اور لوگوں کو ایسا دکھلائے کہ خوب کھا رہا ہے۔ بعضوں نے کہا وَلْيُعْذِرْ کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے اٹھ جائے تو اپنا عذر بیان کر دے (کہ مجھ کو اس وقت بھوک نہ تھی یا یہ میرا وقت نہ تھا یا میں کھانا کھا چکا تھا آپ لوگ اچھی طرح کھائیں۔ اس سے یہ غرض ہے کہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو)۔

جَاءَنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ فَكُنَّا نُعَذِّرُ. ایک سخت بدمزہ کھانا لے کر آئے تو ہم اس کے کھانے میں تامل کرتے تھے (تھوڑا تھوڑا بار سمجھ کر کھاتے تھے)۔

كَانُوْا إِذَا عَمِلَ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ نَهَوْهُمْ تَعْذِيْرًا. بنی اسرائیل میں جب کوئی گناہ کرتا تو اس کو بے پرواہی کے ساتھ منع کرتے (زور سے منع نہ کرتے اس میں مبالغہ نہ کرتے)۔

وَتَعَاطَى مَا نُهِيْتَ عَنْهُ تَعْذِيْرًا. جس کام سے تو نے ذرا بھی منع کیا تھا اس کو کیا۔

إِنَّهُ كَانَ يَتَعَذَّرُ فِيْ مَرَضِهٖ. آپ اپنی بیماری میں سختی اٹھاتے تھے یا عذر ڈھونڈھتے تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس چلے جانے کے لئے ایک عذر چاہتے تھے۔ ایک روایت میں يَتَقَدَّرُ ہے یعنی آپؐ دریافت کرتے تھے کہ عائشہؓ کے پاس جانے کی کب باری آئے گی۔ آخر آپ نے دوسری بیویوں سے بیماری بھر حضرت عائشہؓ کے پاس رہنے کی اجازت لی اور وفات تک انہی کے پاس رہے وہیں وفات پائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

لَمْ يَبْقَ لَهُمْ عَاذِرٌ. ان کا کوئی یادگار باقی نہ رہا۔

رَأٰى صَبِيًّا أُعْلِقَ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ. ایک بچہ کو دیکھا جس کا حلق دبایا گیا تھا عُذْرَہ کی بیماری سے۔ (عُذْرَہ ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرتِ خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے اکثر یہ بیماری اس وقت ہوتی ہے جب عذرہ ستارے نکلتے ہیں یعنی وسط گرما میں اور وہ پانچ ستارے ہیں شعریٰ ستارہ کے تلے۔ بعضوں نے کہا عُذرہ وہ زخم ہے جو ناک اور حلق کے درمیان بچوں کو ہو جاتا ہے۔ عرض عرب کی عورتیں اس کا علاج اس طرح کرتی تھیں کہ حلق میں انگلی ڈال کر اس کو دباتیں یا ایک چیتھڑے کو خوب بٹ کر سخت کرکے بچہ کی ناک میں گھسیڑتیں وہ اس زخم تک پہنچ کر کالا کالا خون بہا دیتا جب بچہ اچھا ہو جاتا اس کو عُذر کہتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَذَرْتُ الصَّبِيَّ یعنی بچہ کا حلق دبایا عذرہ کی بیماری میں)۔

لَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلٰى خَدِّ فَرَسٍ. محتاجی مؤمن کے لئے اس سے زیادہ زینت دینے والی ہے جیسے لگام کے دونوں خوبصورت تسمے

گھوڑے کے رخساروں کو زینت دیتے ہیں (اصل میں عِذَارَان گھوڑے کے رخسار جیسے انسان کے رخساروں کو عَارِضَین کہتے ہیں پھر اُن تسموں کو کہنے لگے جو رخساروں پر دونوں طرف ہوتے ہیں)۔

فَاخْرُجْ اِلَيْهِمَا كَمِيْشَ الْاِزَارِ شَدِيْدَ الْعِذَارِ۔ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں نے تجھ کو دونوں عراقوں یعنی عراقِ عجم اور عراقِ عرب کا حاکم مقرر کیا) تو جلد مستعد ہو کر مضبوط ارادے کے ساتھ ان ملکوں کو روانہ ہو۔ (شَدِيْدُ الْعِذَارِ کہتے ہیں اُس کو جس کا عزم اور ارادہ قوی ہو جیسے خَلِيْعُ الْعِذَارِ اس کے خلاف کو)۔

خَلَعَ عِذَارَهٗ۔ اس نے لگام نکال ڈالی (یعنی باغی اور سرکش ہو گیا اطاعت سے نکل گیا)۔

اَلْيَهُوْدُ اَنْتَنُ خَلْقِ اللّٰهِ عَذِرَةً۔ یہودی لوگ اللہ کی ساری مخلوقات میں اپنے گھروں کے صحن کو ناپاک رکھتے ہیں (صفائی کا خیال نہیں رکھتے اُن کے گھروں میں جابجا کوڑا کچرا پڑا رہتا ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ اپنے مکان کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر صاف پاک رکھو اور یہودیوں کی طرح میلا کچیلا ناپاک مت رکھو)۔

اِنَّ اللّٰهَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ فَنَظِّفُوْا عَذِرَاتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ستھرا اور پاک ہے اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے اپنے مکان کے صحنوں اور اطراف کو پاک صاف رکھو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو (جیسے وہ اپنے مکانوں کو گندہ اور ناپاک رکھتے ہیں تم گندہ اور ناپاک نہ رکھو)۔

هٰذِهٖ عَبِيْدُكَ اُوْلٰئِكَ بِعَذِرَاتِ حَرَمِكَ۔ یہ تیرے بندے ہیں جو تیرے حرم کے اطراف میں جمع ہیں۔

عَاتَبَ قَوْمًا فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَنَظِّفُوْنَ عَذِرَاتِكُمْ۔ حضرت علیؓ کچھ لوگوں پر غصہ ہوئے فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے اپنے آنگنوں کو صاف پاک نہیں رکھتے۔

اِنَّهٗ كَرِهَ السُّلْتَ الَّذِيْ يُزْرَعُ بِالْعَذِرَةِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اُس جَو کا کھانا مکروہ سمجھا جو آدمی کے پائخانہ کو ملا کر بویا جاتا ہے (اصل میں عَذِرَة مکان کے صحن اور گوشہ کو کہتے ہیں مگر چونکہ عرب لوگ پائخانہ صحن میں ڈال دیا کرتے اس لیے اس کو بھی عَذِرَة کہنے لگے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے جو ایسے اناج کو مکروہ سمجھا جس کو آدمی کے پائخانہ کی کھاد دی جائے تو یہ کراہت تنزیہی اور اجتہادی ہے ورنہ اکثر کھیتوں اور باغوں اور پھلوں میں یہی کھاد دی جاتی ہے بلکہ خربوزوں کے بیجوں میں تو تازہ تازہ پائخانہ آدمی کا ملا کر اُن کو بوتے ہیں)۔

يُلْقٰى فِيْهِ عَذِرُ النَّاسِ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں تو لوگوں کا پائخانہ ڈالا جاتا ہے (یعنی ہوا سے اُڑ کر اُس میں گر پڑتا ہے یا منافق لوگ ڈال جاتے ہوں گے)۔

فَاَمَّا مَنْ حَبَسَهٗ عُذْرٌ۔ جس کو کسی عذر (بیماری وغیرہ) نے روک دیا ہو (ایک روایت میں عَدُوٌّ ہے۔ یعنی دشمن نے روک دیا ہو)۔

مِمَّنْ عَذَرَهُمُ اللّٰهُ۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے معذور رکھا۔

لَا اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ۔ اللہ سے زیادہ کسی کو عذر کرنا معافی چاہنا پسند نہیں ہے (اُس کو یہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کہ بندہ اُس کی درگاہ میں معذرت کرے اپنی تقصیرات کی معافی چاہے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ عذر کا رفع کرنا اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں ہے۔ اُس نے پیغمبر بھیج کر کتابیں اُتار کر بندوں کا عذر رفع کر دیا۔ اب اُن کو قیامت کے دن کوئی عذر کرنے کا موقع نہ رہا کہ ہم کو تیرا حکم نہیں پہنچا تھا)۔

لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے جب میرا عذر اُتارا (یعنی میری براءت کی آیتیں سورۂ

نور ہیں)۔

عَذَرَ مِنْ نَفْسِہٖ۔ اپنے نفس کی طرف سے عذر کیا۔

عَذَرَ اور **اَعْذَرَ**۔ ایسا گناہ کیا جس کے بدلے سزا کا مستحق ہوا۔

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْعُذْرَةِ۔ عورت کی شہادت (گواہی) بکارت کے باب میں درست ہے (یعنی کسی عورت کا کنوارا پن ثابت کرنے کے لئے)۔

دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارَى بَنَاتُ إِسْمَاعِيلَ۔ حطیم میں کعبہ کے تیسرے کونے کے قریب حضرت اسماعیلؑ کی کنواری بیٹیاں دفن ہیں (اور خود حطیم میں کئی پیغمبر دفن ہیں لیکن چونکہ اُن کی قبریں نمایاں نہیں ہیں اس لئے وہاں نماز پڑھنے میں قباحت نہیں)۔

فَأَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِضَوْئِهَا۔ جب حضرت شہر بانو (یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی) مدینہ میں داخل ہوئیں تو مدینہ کی کنواری لڑکیاں ان کو دیکھنے کے لئے اوپر آگئیں اور مسجد اُن کی روشنی سے چمکنے لگی (یہ مبالغہ ہے یعنی بہت خوبصورت اور گوری تھیں)۔

تُشَدُّ الْخِرْقَةُ عَلَى الْقَمِيصِ بِحِيَالِ الْعِذْرَةِ وَالْفَرْجِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (کفن دیتے وقت) ایک چیتھڑا پاخانہ اور شرمگاہ کے برابر کس دیا جائے تاکہ اُس میں سے کچھ کھل نہ جائے)۔

عِذَارُ اللِّحْيَةِ۔ داڑھی کا وہ کنارہ جو رخسار اور کنپٹی سے ملتا ہے۔

قَبَّحَهُ اللّٰهُ فَتَلَ عَنِّي عِذَارَ عُذْرِهِ۔ اللہ تعالیٰ شیطان کو تباہ کرے اُس نے اپنے عذر کا گال موڑ لیا مجھ سے گناہ کرا کر آپ چل دیا الگ ہو گیا)۔

اِخْشَ اللّٰهَ خَشْيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ۔ اللہ سے ایسا ڈر کر عذر خواہی کی ضرورت نہ پڑے (یعنی گناہ سے باز رہ اللہ سے ڈر کر یہ نہیں کہ گناہ کرکے پھر عذر کرے)۔

اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ۔ جو شخص کسی کو ڈرائے (بُرے کام سے خوف دلائے) اُس نے اپنا عذر پورا کر دیا۔

اَكَلْنَا مَعَ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ فَجَعَلْنَا نُعَذِّرُ۔ ہم نے امام ابوعبداللہ کے ساتھ کھانا کھایا تو ہم تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

فَجَعَلُوْا يُعَذِّرُوْنَ۔ تھوڑا تھوڑا کھانے لگے۔

(بعضوں نے نُعَذِّرُ اور يُعَذِّرُوْنَ روایت کیا ہے معنے وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا نُعَذِّرُ کے معنے یہ ہیں کہ ہم کھانے میں مبالغہ کرنے لگے یعنی خوب کھانے لگے)۔

عَذْطٌ۔ جماع کے وقت گوز لگانا، یا دخول سے پہلے منزل ہو جانا۔

عَذْفٌ۔ کھانا۔ (جیسے تَعَذُّفٌ ہے)۔

مَا زِلْتُ عَاذِفًا مُنْذُ الْيَوْمِ۔ میں نے آج کچھ نہیں کھایا۔

سُمٌّ عُذَافٌ۔ زہر قاتل۔

عُذَافِرٌ۔ بڑا مضبوط اونٹ، اور شیر۔

تَعَذْفُرٌ۔ غصہ ہونا۔

وَلَنْ تَبْلُغَهَا اِلَّا عُذَافِرَةٌ۔ وہاں تک نہیں پہنچے گی مگر سخت مضبوط اونٹنی (یعنی تیز سانڈنی)۔

عَذْقٌ۔ ہگ دینا، پھل نمودار ہونا، پتے کاٹنا، بُری بات کی تہمت لگانا، نشان کرنا، منسوب کرنا، دھکیلنا، گھیر لینا۔

تَعْذِيْقٌ۔ بمعنے عَذْقٌ ہے۔ عَذْقٌ کھجور کا درخت (جیسے عِذْقٌ اس کی ایک ڈالی یا انگور کا خوشہ)۔

كَمْ مِنْ عَذْقٍ مُدَلَّلٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ۔ ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کتنے کھجور کے درخت ہیں جن کا میوہ آسانی سے توڑا جا سکتا ہے۔ عَذْقٌ کی جمع اَعْذُقٌ اور عِذَاقٌ ہے اور عِذْقٌ کی اَعْذَاقٌ اور

عَذُوْقٌ ہے۔

عَذِقٌ۔ ذہین، ذکی۔

فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّیْ عِذَاقَھَا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ماں کو اُس کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے۔

لَا قَطْعَ فِیْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ۔ جو کھجور درخت پر لگی ہو اُس کے چُرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

لَا وَالَّذِیْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِیْمَۃِ۔ قسم اسکی جس نے کھجور کا درخت گٹھلی میں سے اُگایا۔

اَنَا عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ۔ میں اُس کا وہ درخت ہوں جس کو اُڑانا دیا گیا ہے (یہ حباب بن منذر نے سقیفہ میں کہا یعنی خلافت کے مسئلہ کا میں سب سے اچھی طرح فیصلہ کرنے والا ہوں۔ مُرَجَّبٌ۔ وہ درخت جس کو گر پڑنے کے ڈر سے ٹیکا دیا گیا ہو)۔

عَذْقٌ۔ بنی امیہ بن زید کا ایک محل تھا مدینہ میں۔

عَذْقُ بْنِ زَیْدٍ۔ ایک قسم کی خراب کھجور ہے۔

کَانَ لَھَا عَذْقٌ۔ اُس کا ایک باغ تھا کھجور کا۔

فَجَاءَ بِعِذْقٍ۔ وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

حَتّٰی فِی الْعِذْقِ۔ یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی۔

اَعْطَتْ عِذَاقًا۔ کھجور کے درخت دیئے۔

فَجَاءَھُمْ بِعِذْقٍ۔ پھر وہ کھجور کی ایک ڈالی لے کر آیا۔

فِیْ حَائِطِیْ عَذْقٌ لِفُلَانٍ۔ میرے باغ میں فلاں شخص کا ایک درخت ہے کھجور کا۔

اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ۔ اگر میں اس ڈالی کو بلاؤں۔

قَدْ اٰذَانِیْ مَکَانُ عَذْقِہٖ۔ اُس کا ایک درخت میرے باغ میں ہونا مجھ کو تکلیف دیتا ہے (وقت بے وقت وہ میرے باغ میں گھس آتا ہے)۔

اَسْفَلُہٗ لَمُعْذِقٌ۔ اُس کے نیچے کا حصہ پھلدار ہے۔

وَاَعْذَقَ اِذْخِرُھَا۔ اُس کی گھاس میں بیج نکل آئے یا پھول نکل آئے۔

عَذْقَانَۃٌ۔ بدزبان عورت۔

عَذْقٌ یُّظِلُّہٗ۔ کھجور کا درخت جو اُس پر سایہ کرے۔

مَا قَامَ لِیْ عَذْقٌ بِیَثْرِبَ۔ مدینہ میں میرا ایک درخت بھی کھجور کا نہیں ہے۔

طِیْبُ عَذِقٍ۔ تیز خوشبو۔

اِعْتِذَاقٌ۔ نشان کرنا، خاص کرنا۔

عَذْلٌ۔ ملامت کرنا۔

تَعَذُّلٌ اور اِعْتِذَالٌ۔ ملامت قبول کرنا، اپنے آپ کو ملامت کرنا۔

عَاذِلٌ۔ ملامت کرنے والا۔ (اُس کی جمع عُذَّلٌ اور عُذَّالٌ اور عَذَلَۃٌ ہے۔ عَوَاذِلُ عَاذِلَۃٌ مؤنث کی جمع ہے)۔

ذٰلِکَ الْعَاذِلُ یَغْذُوْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ استحاضہ کی بیماری کیا ہے انھوں نے کہا) یہ عاذل کی رگ ہے جو بہتی ہے (عاذل وہ رگ جس میں سے استحاضہ کا خون آتا ہے۔ ایک روایت میں عاذر ہے۔ عاذرہ کہتے ہیں اُس عورت کو جس کو استحاضہ ہو)۔

عُذَلَۃٌ۔ بہت ملامت کرنے والا۔

مُعَذَّلٌ۔ وہ مرد جس کو بے انتہا سخاوت پر ملامت کریں۔

عَذْمٌ۔ کاٹنا، سختی سے کھانا، دفع کرنا، ملامت کرنا۔

عَذْمٌ۔ گالی دینا، مذمت کرنا۔

ھِیَ تَعْذِمُ زَوْجَھَا۔ وہ اپنے خاوند کو اُس وقت گالی دیتی ہے جب وہ اُس کے دُبر میں وطی کرنا چاہتا ہے

یعنی پیچھے کی جانب۔
اِنَّ رَجُلاً کَانَ یُرَائِیْ فَلَا یَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلَّا عَذَمُوْهُ۔ ایک شخص ریاکار تھا وہ جب لوگوں پر گزرتا تو اُس کو بُرا کہتے (مکار اور فریبی بتلاتے)۔
کَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَعْذِمُ بِفِیْهَا وَتَخْبِطُ بِیَدِهَا۔ کاٹنے والے دانت کی طرح کاٹتی ہے اور ہاتھ مارتی ہے۔
فَاَقْبَلَ عَلَیَّ اَبِیْ فَعَذَمَنِیْ وَعَضَّنِیْ بِلِسَانِہٖ (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں) میرے والد میرے پاس آئے مجھ کو ملامت کی مجھ پر زبان چلائی (برا بھلا کہا)۔
عَذْوٌ۔ خوش ہوا ہونا۔
عَذَاةٌ اور عَذِیَّۃٌ۔ خوش ہوا زمین جو پانی سے دور ہو، وہاں بخار کا مادہ نہ ہو۔
اِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ نَازِلًا بِالْبَصْرَةِ فَانْزِلْ عَلٰی عَذَوَاتِهَا وَلَا تَنْزِلْ سُرَّتَهَا۔ اگر تو بصرے میں خواہ مخواہ اُترنا چاہے تو پانی سے دور خوش ہوا مقاموں میں اُتر اُس کی ناف میں مت اُتر (ہمیشہ ناف شہر اور بیچوں بیچ آبادی کی ہوا خراب ہوتی ہے)۔
اَرْضٌ عَذِیَّۃٌ۔ خوش ہوا زمین۔
عِذْیٌ۔ وہ کھیتی جو صرف بارش کے پانی سے تیار ہو۔

باب العین مع الراء

عَرْبٌ۔ کھانا۔
عَرَبٌ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا، زخم کا نشان رہ جانا، خوش ہونا، ورم کرنا، پیپ پڑ جانا، پانی بہت ہونا۔
عُرُوْبَۃٌ اور عُرُوْبِیَّۃٌ۔ خالص عربی ہونا، غلطی کرنا، عربی میں بات کرنا فصاحت کے ساتھ۔
تَعْرِیْبٌ۔ فحش کلامی، بیعانہ دینا، غلطی سے پاک کرنا، عربی بنانا، رد کرنا، قبیح کرنا، بات کرنا، صاف پانی بہت پینا، عربی کمان رکھنا۔
اِعْرَابٌ۔ ظاہر کرنا، کھول دینا، دوڑانا، گھوڑے کا ہنہنانا، اچھا کرنا، درست کرنا، عربی رنگ کا بچہ پیدا ہونا، کلام میں غلطی نہ کرنا، فحش بکنا، فحش سے پھیر دینا، جماع کرنا یا جماع کا اشارہ کرنا، بیعانہ دینا، عربی عورت سے نکاح کرنا، فصاحت سے بیان کرنا، عربی بنانا، حروف پر زیر زبر پیش دینا۔
تَعَرُّبٌ۔ جنگل میں رہنا، عربوں کی عادت اختیار کرنا۔
اِسْتِعْرَابٌ۔ عربوں میں شریک ہو جانا، فحش بکنا، نر کی خواہش کرنا۔
عَرَبٌ عَارِبَۃٌ۔ خالص عربی لوگ، یا جو عرب یعرب بن قحطان کی زبان بولتے تھے۔
عَرَبٌ بَائِدَۃٌ۔ یعرب بن قحطان سے پہلے کے عرب۔
اَلثَّیِّبُ یُعْرِبُ عَنْهَا لِسَانُهَا۔ (اور ایک روایت میں یُعَرِّبُ ہے۔ ابو عبیدؒ نے کہا یہی صحیح ہے یعنی شوہر دیدہ عورت کی طرف سے خود اُس کی زبان اس کی طرف سے بات کرے گی (مطلب یہ ہے کہ اس کو ولی کی ضرورت نہ ہوگی یا کنواری کی طرح اُس کا سکوت کافی نہیں ہے بلکہ زبان سے قبول اور رضامندی ظاہر کرنی چاہیئے)۔
اَلثَّیِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا۔ شوہر دیدہ عورت خود اپنی طرف سے بات کرے۔
فَاِنَّمَا کَانَ یُعْرِبُ عَمَّا فِیْ قَلْبِہٖ لِسَانُہٗ۔ اُس کے دل میں جو تھا اُس کی زبان اُس کو ظاہر کر رہی ہے۔
کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ یُّلَقِّنُوا الصَّبِیَّ حِیْنَ یُعْرِبُ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ صحابہ لوگ اس امر کو بہتر جانتے تھے کہ جب بچہ کی زبان کھلے (وہ بات کرنے لگے) تو سات بار اس سے لا الہ الا اللہ کہلوائیں۔ (اس کلمۂ پاک کی برکت سے اُمید ہے کہ وہ اسلام پر قائم رہے گا اُس کا خاتمہ بخیر ہوگا)۔

مَا لَكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أَنْ لَا تُعَرِّبُوا عَلَيْهِ۔ تم کو کیا ہو گیا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے آبروئی کرتا ہے۔ (اُن کی آبرو اور عزت پر ناحق حملہ کیا کرتا ہے) تو اُس کا رد کیوں نہیں کرتے (اُس کے کلام کو باطل کیوں نہیں کرتے یا اُس کو ایسی باتیں کرنے سے منع کیوں نہیں کرتے یا اُس کو بُرا اور فحش گو کیوں نہیں قرار دیتے)۔

إِنَّ ابْنَ أَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ۔ میرے بھتیجے کا پیٹ بگڑ گیا ہے (اُس کو فساد معدہ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے)۔

أَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا۔ حسب نسب میں سب سے زیادہ روشن اور واضح (یعنی شرافت میں سب قبیلوں سے بڑھ کر ہیں۔ اُن کی شرافت سب پر روشن ہے)۔

فَلَمْ يَزْدَدْ إِلَّا اسْتِعْرَابًا۔ (ایسا ہوا کہ ایک مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہا کرتا ایک مسلمان نے اُس سے کہا قسم خدا کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہنے سے باز آ ورنہ میں اس تلوار سے تیرا کام تمام کر دوں گا، مگر اُس نے نہ مانا۔ اور زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فحش بکنے لگا۔ (آخر مسلمان نے اُس پر حملہ کیا اور اُس کو مارا لیکن مشرک لوگ سب اس کی مدد کو دوڑ پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا)۔

كَرِهَ الْإِعْرَابَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا مکروہ جانتے تھے۔ اِعْرَاب اور تَعْرِيْب اور عِرَابَة فحش گوئی اور بدزبانی (ابن عباسؓ نے فَلَا رَفَثَ کی تفسیر میں کہا هُوَ الْعِرَابَةُ۔ یعنی رفث کے معنے فحش گوئی، بدزبانی جیسے گالی گلوج عورتوں سے شہوتی باتیں)۔

لَا تَحِلُّ الْعِرَابَةُ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام باندھے ہوئے شخص کو فحش بکنا درست نہیں۔

مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنْ مُعَارَبَةِ النِّسَاءِ مَا أُوتِيتُهُ أَنَا۔ عورتوں سے صحبت کرنے سے پہلے جو باتیں کی جاتی ہیں (بوس و کنار پیار کی باتیں) وہ میرے برابر کسی کو نہیں دی گئیں (یعنی دواعی جماع اور اس کے مقدمات میں میں سب سے بڑھ کر ہوں)۔

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربان کی بیع سے منع فرمایا۔ (وہ یہ کہ مشتری بائع کو بطور بیعانہ کچھ دے اس شرط پر کہ اگر میں یہ معاملہ نہ کروں تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے گا اگر معاملہ کروں تب تو بیعانہ قیمت میں مجرا لیا جائے گا۔ امام احمدؒ نے اس بیع کو جائز رکھا ہے اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی اجازت منقول ہے نہایہ میں ہے کہ ممانعت کی حدیث منقطع ہے)۔

إِنَّ عَامِلَهُ بِمَكَّةَ اشْتَرَى دَارًا لِلسِّجْنِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَأَعْرَبُوا فِيهَا أَرْبَعَ مِائَةٍ۔ حضرت عمرؓ کے نائب نے مکہ میں ایک گھر محبس (جیل) کے لئے چار ہزار کو خریدا اور چار سو بیعانہ کے طور پر دیئے۔

إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْإِعْرَابِ فِي الْبَيْعِ۔ عطاءؒ بیعانہ دینے سے منع کرتے تھے۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا۔ اپنی مہروں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ (کیونکہ یہ نقش خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا تھا)۔

لَا تَنْقُشُوا فِي خَوَاتِيمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُشَ فِي الْخَاتَمِ الْقُرْآنَ۔ اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ نہ کھداؤ۔ اور عبداللہ بن عمرؓ انگوٹھیوں میں قرآن کی آیتیں بھی کھودنا مکروہ جانتے تھے۔

ثَلَاثٌ مِنَ الْكَبَائِرِ مِنْهَا التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔ تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ مدینہ کی ہجرت کر کے پھر گاؤں گنویں چل دینا (مدینہ کو چھوڑ دینا۔ صحابہ تو ایسے لوگوں کو جو ہجرت کے بعد اپنے ملک کو چلے

جائیں مرتد کی طرح شمار کرتے تھے مگر یہ اُسی وقت پر محمول ہے جب ہجرت فرض تھی)۔

اَلتَّعَرُّبُ فِی الْفِتْنَۃِ۔ فساد اور فتنہ کی حالت میں گاؤں گنویں میں چل دینا۔

لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ خَرَجَ اِلَی الرَّبَذَۃِ وَاَقَامَ بِھَا ثُمَّ اِنَّہٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ یَوْمًا فَقَالَ لَہٗ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْکَ وَتَعَرَّبْتَ۔ جب حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے تو سلمہ بن اکوع (جو مشہور صحابی ہیں) ربذہ کی طرف چلے گئے (جو ایک غیر آباد جنگل میں مدینہ سے تین منزل پر واقع ہے ابوذر غفاریؓ بھی وہیں جا کر رہ گئے تھے اور وہیں وفات پائی) اور وہاں رہ گئے پھر ایک روز سلمہؓ حجاج کے پاس گئے وہ کہنے لگا اکوع کے بیٹے تو اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر گیا اور جنگل میں جا کر رہ گیا۔ (یعنی مدینہ کو چھوڑ دیا گویا ہجرت کا مقام چھوڑنا ارتداد کے برابر تھا مگر سلمہ فتنہ و فساد کے ڈر سے جنگل میں جا کر رہ گئے تھے ایسی حالت میں کچھ قباحت نہیں)۔

مُھَاجِرٌ لَیْسَ بِاَعْرَابِیٍّ۔ وہ مہاجر ہے اعرابی (یعنی جنگل کا رہنے والا) نہیں ہے۔ عَرَبُ اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو ملکِ عرب کے رہنے والے ہوں خواہ جنگل میں رہیں خواہ شہروں میں۔ عَرَبِیٌّ اُس کی نسبت ہے اور اَعْرَاب عرب کے وہ لوگ جو جنگلوں اور دیہات میں رہتے ہیں اُس کی نسبت اَعْرَابِیٌّ ہے۔

یَقُوْدُ خَیْلًا عِرَابًا۔ عربی گھوڑوں کو کھینچیں گے۔ عِرَاب عربی گھوڑے۔

مَا تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ رُعِفَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّ ھٰذَا یُعَرِّبُ النَّاسَ وَھُوَ یَقُوْلُ رُعِفَ۔ احمد کاتب بن علی بتی نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا تم اُس شخص کے باب میں کیا کہتے ہو جس کی نماز میں نکسیر پھوٹے (ناک سے خون بہنے لگے) امام حسن بصریؒ نے کہا اس شخص کو دیکھو یہ لوگوں کو عربی سکھاتا ہے اور خود ایسا غلط لفظ بولتا ہے (یعنی رَعَفَ کی جگہ رُعِفَ مگر لغت کی رو سے رُعِفَ بھی صحیح ہے بہ صیغہ مجہول معلوم نہیں امام حسن بصریؒ نے اُس کو غلط کیوں کہا)۔

وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ۔ عرب کی خرابی کا لچھن نزدیک آن پہنچا (یعنی یاجوج ماجوج کے نکلنے کا زمانہ قریب ہے)۔

ھُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ۔ قریش کے لوگ عرب کے اشراف ہیں۔

اَعْرَبُھُمْ۔ اُن میں افضل اور اعلیٰ ہیں۔

وَفِی الْعَرَبِیَّۃِ لِمَا قَالُوْا۔ عربی میں لام بمعنے فی بھی آتا ہے یعنی فِیْمَا قَالُوْا۔ اور جیسے مَضٰی لِسَبِیْلِہٖ یعنی فِیْ سَبِیْلِہٖ۔

وَیَکْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعَرَبِیَّۃِ۔ اور انجیل کو عربی زبان میں لکھتے (ایک روایت میں بِالْعِبْرَانِیَّۃِ ہے۔ یعنی عبرانی زبان میں ترجمہ کرتے۔ اصل انجیل سریانی زبان میں اُتری تھی اب اُس کا پتہ ہی نہیں ملتا یونانی زبان میں جو اُس کا ترجمہ ہوا تھا اُسی سے دوسری سب زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)۔

عُرْبًا وَّعُجْمًا یا عَرَبًا وَّعَجَمًا۔ عرب اور عجم۔

کُوْنُوْا عَلٰی دِیْنِ الْاَعْرَابِ۔ گاؤں گنویں والوں کی طرح دین پر قائم رہو (یعنی سیدھا سیدھا مطلب جو حدیث کا ہے جس کو عرب کے گنوار بھی سمجھتے ہیں اسی کے موافق اپنا اعتقاد اور عمل رکھو اور زیادہ موشگافیاں اور نکتہ سنجیاں گمراہ فرقوں کا طریق ہے اُس میں مت پڑو)۔

یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمان دیہاتیوں کی طرح رہیں گے۔

اِلَّا اَعْرَابِیًّا جَافِیًا۔ مگر جنگل کا رہنے والا لٹھ گنوار۔

فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِیَۃِ الْعَرِبَۃِ۔ اب تم کھلنڈری

پھوکری کا اندازہ کرلو (وہ کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا
چاہے گی) عُرُب جمع ہے عَرُوب کی۔ یعنی خوبصورت
عورت جو اپنے خاوند کی چہیتی ہو۔
کَانَتْ تُسَمّٰی عَرُوْبَةَ۔ عرب لوگ اگلے زمانہ میں جمعہ
کے دن کو عَرُوبہ کہتے تھے یَوْمَ عَرُوْبَةَ جمعہ کا دن۔
عَرُوْبَاءُ۔ ساتواں آسمان۔
اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوا غَرَائِبَهٗ۔ قرآن کے
مطالب کو کھول کر بیان کرو اور جو نادر لغت اس میں ہیں
اُن کو دریافت کرو اُن کے معنے سمجھو اُن میں غور کرو (بعضوں
نے کہا غرائب سے احکام اور امر قرآنی مراد ہیں یعنی اُن پر
عمل کرو۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ قرآن کا ظاہری
مطلب بیان کرو۔ یعنی لوگوں کو وہی سمجھاؤ اور اس میں جو
مخفی اسرار اور نکات ہیں اُن کو دریافت کرو۔ اپنے دل میں
رکھو عوام سے اُن کا اظہار نہ کرو)۔
لَمْ يَمُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي الْعَرَبِ كَافِرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
اُس وقت ہوئی جب عرب میں کوئی کافر بت پرست
نہیں رہا تھا سارے عرب میں آپ نے بت پرستی موقوف
کرادی تھی اور تمام بتوں کو توڑ پھوڑ اور بت خانوں کو
تباہ اور برباد کر دیا تھا بعضوں نے کہا عرب سے حجاز کا
ملک مراد ہے کیونکہ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے پیرو موجود تھے اور
تغلب کے نصاریٰ جنھوں نے جزیہ دینا قبول کیا تھا)۔
مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي۔
جو شخص عربوں کو تباہ کرنا چاہے اُس کو میری شفاعت نصیب
نہ ہوگی (اس لئے کہ عرب لوگ اسلام کا منبع ہیں اور اُنہی کی
وجہ سے ساری دنیا میں اسلام پھیلا توحید قائم ہوئی
اور شرک مٹا۔ مجمع البحار میں ہے کہ عرب لوگ حضرت اسماعیلؑ
کی اولاد میں ہیں اور معد بن عدنان عرب کا جدِّ اعلیٰ تھا
اور قحطان بن ہود کی اولاد بھی عرب ہیں۔ بعضوں نے کہا
اصل عرب قحطان کی اولاد ہیں نہ کہ عدنان کی کیونکہ عدنان
حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھا اور حضرت اسماعیلؑ
کی زبان سریانی تھی البتہ وہ حجاز میں آکر رہ گئے تھے اور
وہیں شادی کی اور قبیلۂ جرہم سے رشتہ پیدا کیا۔ بعضوں
نے کہا عرب قدیم عدنانی ہیں اور قحطانی عرب عاربہ نہیں
ہیں بلکہ عرب بائدہ ہیں واللہ اعلم۔
فَاَيْنَ الْعَرَبُ حِيْنَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ۔ (لوگ
دجال سے بھاگتے پھریں گے) صحابہؓ نے پوچھا عرب کے
مجاہدین لوگ کدھر جائیں گے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ
کیوں نہیں کریں گے) فرمایا وہ تھوڑے ہوں گے (دجال
کے ساتھ تمام دنیا کے لوگ ہوں گے)۔
صَلٰوةُ الْاَعْرَابِيِّ۔ دس رکعتیں ہیں۔ دو ایک سلام
سے اور آٹھ دو سلام سے۔
عَرَابَةُ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔
مَنْ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَهُوَ عَرَبِيٌّ۔ جو شخص
اسلام کی حالت میں پیدا ہوا وہ گویا عربی ہے۔
اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِيٌّ وَّمَوْلًى وَّعِلْجٌ۔ آدمی تین
طرح کے ہیں ایک تو عرب، دوسرے مولیٰ، تیسرے علج
(یعنی عجمی کفار جیسے پارسی وغیرہ ہیں) تو عرب ہم لوگ ہیں اور مولیٰ
جو ہم سے دوستی رکھے اور علج جو ہم سے بیزار ہو اور بیر رکھے۔
فَنَحْنُ قُرَيْشٌ وَشِيْعَتُنَا الْعَرَبُ وَعَدُوُّنَا
الْعَجَمُ۔ ہم تو قریشی ہیں اور ہمارے طرفدار (گروہ خیرخواہ)
عرب لوگ ہیں (دوسرے خاندانوں کے) اور ہمارے دشمن
عجمی لوگ ہیں۔
مِنَ الْكُفْرِ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ۔ ہجرت کے
بعد پھر دارالکفر میں چلے جانا کفر ہے (بعضوں نے کہا
تعرب بعد الہجرۃ سے یہ مراد ہے کہ آدمی علم کی
تحصیل شروع کرے پھر اس کو چھوڑ دے)۔
اَعْرِبُوْا اَحَادِيْثَنَا فَاِنَّا قَوْمٌ فُصَحَاءُ۔ ہماری حدیثیں

کھول کر بیان کرو ہم فصیح اور زبان داں لوگ ہیں۔

لَا یَجُوْزُ الْعُرْبُوْنُ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَقْدًا مِّنَ الثَّمَنِ۔ بیعانہ لینا جائز نہیں مگر اُس حال میں کہ وہ قیمت کا ایک حصّہ سمجھا جائے (یعنی قیمت دیتے وقت اُس میں سے مجرا لیا جائے یہ نہ ہو کہ اگر وہ مشتری وہ چیز نہ خریدے تو بیعانہ کا پیسہ بائع کا ہو جائے اس طرح بیعانہ لینا درست نہیں)۔

عَرْبَدَۃٌ۔ بدخُلق ہونا، لوگوں کو ستانا۔

عِرْبِدٌ۔ سانپ، سخت زمین۔

عِرْبَدٌّ۔ نر سانپ، یا سرخ سانپ، یا مادہ سانپ جو پھنکارتا ہے لیکن کاٹتا نہیں۔

عِرْبِیْدٌ۔ بڑا فسادی۔

عِرْبَاضٌ۔ سخت اور بھاری بوجھل۔

عَرْبَنَۃٌ۔ بیعانہ دینا۔

عَرْتٌ۔ سخت ہونا، مضطرب ہونا، چمکنا، ملنا۔

عِرْتِنَۃٌ۔ ناک یا ناک کا نرم حصّہ۔

عَرْتَمَۃٌ۔ ناک کا آگے کا حصّہ۔

عَرْتَنَۃٌ۔ عرتون سے چمڑا صاف کرنا، جو ایک درخت ہے۔

عَرْثٌ۔ چھین لینا، ملنا۔

عَرْجٌ۔ لنگڑا ہونا، غائب ہونا۔

عُرُوْجٌ۔ چڑھ جانا۔

تَعْرِیْجٌ۔ غروب کے وقت داخل ہونا، ٹھہرنا، توقف کرنا، ایک طرف جھکنا، جھکانا، اقامت کرنا، عدول کرنا، کرنا۔

اِعْرَاجٌ۔ غروب کے وقت آنا، اُونٹ کا ایک گلّہ ملنا، (یا جو اسّی ۸۰ سے پانسو ۵۰۰ یا ہزار ۱۰۰۰ تک ہوں، لنگڑا کرنا۔

تَعَرُّجٌ۔ کج ہونا، مائل ہونا، اقامت کرنا۔

تَعَارُجٌ۔ لنگڑا بننا۔

اِنْعِرَاجٌ۔ کج ہونا، مُڑ جانا، عدول کرنا، ترک کرنا۔

اِعْرِنْجَاجٌ۔ کوشش کرنا۔

عَرَّاجٌ۔ بجّو۔

عَرِجٌ۔ جو اونٹ ترچھا پیشاب کرے۔

اَعْرَجُ۔ لنگڑا (مؤنث عَرْجَاءُ جمع عُرْجٌ اور عُرْجَانٌ جیسے عُمْیٌ اور عُمْیَانٌ اندھے)۔

ذُوالْمَعَارِجِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی بڑے مرتبوں اور سیڑھیوں والا، جن پر فرشتے چڑھ کر پہنچتے ہیں۔

مِعْرَاجٌ۔ سیڑھی، یا سیڑھی کی طرح جو ایک لکڑی کھود کر بنا لیتے ہیں۔

ثُمَّ عَرَجَ بِیْ۔ پھر مجھ کو لے کر چڑھا یا۔

ثُمَّ عُرِجَ بِیْ۔ پھر مجھ کو چڑھایا گیا (یعنی آسمان کی طرف)۔ مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے باب میں بڑے اختلافات ہیں یعنی اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے تھے یا الگ الگ راتوں میں بصورت ثانی کون پہلے تھا کون بعد اور دونوں بیداری میں تھے یا خواب میں یا ایک حصہ بیداری میں ایک خواب میں۔ اور معراج ۲۷ ربیع الاوّل کو ہوا یا ربیع الثانی میں یا رجب[1] میں یا رمضان کی سترھویں ۱۷ تاریخ ہفتہ کی شب میں ۵ھ یا ۶ھ یا بارہ ۱۲ سال بعد نبوت کے یا ایک سال تین ۳ مہینے بعد اور راجح قول یہ ہے کہ ایک بار معراج بیداری میں ہوا اور ایک بار خواب میں واللہ اعلم۔

مَنْ عَرَجَ اَوْ کُسِرَ اَوْ حُبِسَ فَلْیَجْزِ مِثْلَهَا وَهُوَ حِلٌّ۔ جس شخص کے پاؤں میں دب کر موچ آ جائے یا لنگڑا ہو جائے یا پاؤں ٹوٹ جائے، یا قید کر لیا جائے (اور وہ کعبہ تک نہ جا سکے) تو اچھے ہونے کے بعد بدل ویسا ہی کرے (یعنی حج کا احرام تھا حج کرے عمرے کا تھا تو عمرہ کرے اور اپنی قربانی ایک دن ذبح کا ٹھہرا کر کسی کے

[1] عوام میں یہی قول مشہور ہے کہ معراج ۲۷ رجب کو ہوا ۱۲ منہ

ہاتھ بھیج دے پھر اُس دن قربانی کے بعد اُس کا احرام کھل جائے گا)۔

فَلَمْ أُعَرِّجْ عَلَيْهِ ۔ میں وہاں نہیں ٹھہرا۔

فَإِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى الْمِعْرَاجِ ۔ مرتے وقت جو آدمی آنکھ اوپر اُٹھاتا ہے وہ چڑھنے کی سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر روح پروردگار کے پاس جاتی ہے)۔

فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ ۔ آپ اپنی حالت میں گزر جاتے اور ادھر اُدھر مڑتے نہیں (یعنی اعتکاف کی حالت میں مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں اُس کو پوچھتے چلے جاتے)۔

عُرْجُوْن ۔ شاخ، ٹہنی، جس میں کھجور کی باریک ٹہنیاں لگی ہوتی ہیں۔

فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِيْنِ الْبَيْتِ ۔ میں نے چھت کی لکڑیوں میں ایک چلنے کی سی آواز سُنی۔

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ ۔ کھجور کی ڈالیاں پسند کرتے تھے (جو کج ہوتی ہیں اور جب سوکھ کر پُرانی ہو جاتی ہیں تو چاندکو (ہلال کو) اُس سے تشبیہ دیتے ہیں)

عَرْجٌ ۔ ایک گاؤں ہے فرع کے نواح میں مدینہ سے کئی منزل پر۔

نَسِيْرُ بِالْعَرْجِ ۔ تو عرج میں چل رہا تھا۔

مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ ۔ عرج کے پرے سے۔ جو ایک پہاڑ ہے مکہ کی راہ میں۔ تہامہ کا ملک وہیں سے شروع ہوتا ہے۔

لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ ۔ اے سیڑھیوں والے یا مرتبے والے خاوند! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔

عُرِجَ بِالنَّبِيِّ إِلَى السَّمَاءِ ۔ پیغمبر صاحب آسمان کی طرف چڑھائے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج دو بار ہوا ایک بار تو مکہ سے بیت المقدس کی طرف دوسری بار بیت المقدس سے پہلے آسمان پر پھر وہاں سے درجہ بدرجہ ساتویں آسمان تک پھر سدرۃ المنتہیٰ تک پھر قاب قوسین تک توسب معارج پانچ ہوئے)۔

عَلَى أَرْضِ كَرْبَلَاءَ وَامْتَزَجَ الدَّمْعُ بِالدِّمَاءِ ۔ زمین کربلا پر اپنی سواری ٹھہرا اور آنسوؤں کے ساتھ خون ملا (حضرت امام حسینؓ کے مصائب یاد کرکے اتنا روکہ آنکھوں سے خون بہہ نکلے)۔

أَمَرْتُكُمْ أَمْرِي بِمُنْعَرَجِ اللِّوَى
فَلَمْ تَسْتَبِيْنُوا النُّصْحَ إِلَّا ضُحَى الْغَدِ

میں نے تم سے اپنا حکم ریتی کے موڑ پر بیان کر دیا تھا لیکن تم نے اُس کو نہ مانا مگر دوسرے دن چاشت کے وقت (یہ حضرت علی رضؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا جو پنچ بنانے پر اصرار کرتے تھے پھر جب عمرو بن عاص کی دغابازی ظاہر ہوئی اور لوگ نادم ہوئے تو آپ نے درید بن صمت کا شعر پڑھا)۔

عَرْدٌ ۔ دور پھینکنا۔

عُرُوْدٌ ۔ طلوع ہونا، بلند ہونا۔

عَرْدٌ ۔ بھاگ جانا، جیسے تَعْرِيْدٌ ہے۔

عَرَادٌ ۔ ایک بوٹی ہے۔

ضَرَبَ إِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِلُ ۔ جب کالے کالے چھوٹے چھوٹے پست قد بھاگ نکلے (ایک روایت میں عَرَّدَ ہے عین معجمہ سے اُس کا ذکر کتاب التاء میں گزرچکا)۔

وَالْقَوْسُ فِيْهَا وَتَرٌ عُرُدٌّ ۔ کمان میں موٹا اور سخت چلہ ہے۔ عَرْدٌ اور عُرُدٌّ اور عَرَنْدَدٌ اور عُرُنْدٌ اور عُرُنْدٌ۔ سخت، مضبوط۔

عَرِيْدٌ ۔ دور، عادت، طریقہ۔

هٰذَا عَرِيْدُهُ ۔ یہ تو اُس کی عادت ہے۔

عَرِيْدٌ بَعِيْدٌ ۔ دور ہے۔

عَرٌّ ۔ خارشتی ہونا۔

عَرَّ فُلَانًا ۔ اُس کو بُرا لگا۔

تَعَرَّرَ ۔ مانگتے ہوئے آنا، برائی پہنچانا، لتھیڑ دینا، کھاد ملانا، پیش کرنا۔

[1] یعنی صورت سوال لیکن زبان سے نہ کہنا ۱۲ منہ

عِرَارٌ۔ چیخنا۔
عَرَدٌ۔ کم ہونا، چھوٹا ہونا۔
مُعَارَّةٌ۔ چیخنا، ٹھہرنا۔
اِعْرَارٌ۔ پلید ہونا۔
تَعَارٌ۔ جاگنا، بچھونے پر اُلٹ پلٹ کرنا کلام کے ساتھ۔
اِعْتِرَارٌ۔ مانگنے کے لئے آنا بغیر سوال کے۔
عَرَار۔ جنگل کی زرد بوٹی، خوشبودار۔
كَانَ اِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ۔ آپ جب رات کو سوتے سے جاگتے یا سوتے میں انگڑائی لیتے چونکتے۔
مَنْ تَعَارَّ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص نیند میں سے چونکے پھر کہے لا الٰہ الا اللہ۔
كُنْتُ عَرِيْرًا فِيْ اَهْلِ مَكَّةَ۔ میں مکہ والوں میں ایک پردیسی آدمی تھا۔ (میرے عزیز و اقرباء اور ناطہ دار وہاں نہ تھے جو میرے اہل و عیال اور جائداد کی حفاظت کرتے عَرِیْر وہ شخص جو باہر سے آکر ایک قوم میں شریک ہو جائے صَمِیْم۔ جو خاص اُس قوم میں سے ہو)۔
مَنْ كَانَ حَلِيْفًا وَّعَرِيْرًا فِيْ قَوْمٍ قَدْ عَقَلُوْا عَنْهُ وَنَصَرُوْهُ فَمِيْرَاثُهٗ لَهُمْ۔ جو شخص قسم کھا کر پردیسی ہو کر ایک قوم میں شریک ہو جائے اور وہ لوگ اس کی دیت ادا کریں اس کی مدد کریں تو اس کا ترکہ بھی وہی لیں گے (اگر دوسرا کوئی قرابت والا عصبہ موجود نہ ہو)۔
اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْطَاهُ سَيْفًا مُّحَلًّى فَنَزَعَ عُمَرُ حِلْيَتَهٗ وَ اَتَاهُ بِهَا وَقَالَ اَتَيْتُكَ بِهٰذَا لِمَا يَعْرُوْكَ مِنْ اُمُوْرِ النَّاسِ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو ایک تلوار عنایت کی جو جڑاؤ تھی (اُس پر چاندی یا سونا چڑھا ہوا تھا) حضرت عمرؓ نے اُس کا زیور (چاندی سونا) اُتارا اور ابوبکرؓ کے پاس لے کر آئے اور کہا میں اس لئے تمہارے پاس لایا کہ تمہارے پاس بہت حاجت مند لوگ آتے ہیں (جن کو خرچ کی ضرورت ہوتی ہے تو ان کی حاجت اُس سے پوری کرنا۔ (ابوعبید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ يَعُرُّكَ صحیح نہیں ہے بلکہ يَعْرُوْكَ صحیح ہے یعنی وقتاً فوقتاً تم کو ضرورتیں پیش آتی ہیں)۔
فَاَكَلَ وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ۔ پھر اُس نے کھایا اور مانگنے والے (سائل) اور چپ رہنے والے محتاج کو دیا۔
فَاِنَّ مِنْهُمْ قَانِعًا وَّمُعْتَرًّا۔ اُن میں مانگنے والے فقیر اور خاموش رہنے والے فقیر دونوں ہیں۔
مَا عَرَّنَا بِكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ کے صاحبزادے امام حسنؓ کی عیادت کرنے کو تو حضرت علیؓ نے کہا) اجی بڑے میاں تم کیسے آگئے (ابوموسیٰ اشعری دل سے حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان سے محبت نہیں رکھتے تھے بلکہ الگ الگ رہتے تھے تو حضرت علیؓ کو اُن کے آنے پر تعجب ہوا)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ مَّعَرَّةِ الْجَيْشِ۔ یا اللہ میں فوج والوں کی ظلم و تعدی سے بیزار ہوں (وہ ظلم یہ ہے کہ فوج والے جہاں اُترتے ہیں وہاں لوگوں کے کھیتوں اور باغوں پر دست درازی کرتے ہیں اُن کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔ اصل میں مَعَرَّہ کہتے ہیں قبیح اور مکروہ ایذادہ کام کو)۔
مِمَّنْ تَخْشٰى مَعَرَّتَهٗ۔ جس کے شر اور فساد سے تو ڈرتا ہو۔
اِذَا اسْتَعَرَّ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ النَّعَمِ۔ جب کوئی چوپایہ شرارت سے بھاگ نکلے (یہ عَرَارَۃ سے ماخوذ ہے بمعنے بدخلقی، سرکشی، شرارت، سختی)۔
نَزَلْتَ بَيْنَ الْمَعَرَّةِ وَالْمَجَرَّةِ۔ (ایک شخص نے دوسرے سے پوچھا تمہارا مقام کہاں ہے اُس نے عرب کے دو قبیلوں کا ذکر کیا کہ اُن کے بیچ میں میرا مقام ہے تب وہ شخص بولا) تو تو آسمان کے معرّہ اور مجرّہ کے بیچ میں ہے۔

(مَجَرَّة) وہ سفیدی جو رات کو آسمان پر نظر آتی ہے اور مَعَرَّة اُس کے پیچھے کا حصہ قطب شمالی کی طرف وہاں تاروں کی بہت کثرت ہے مطلب یہ ہے کہ تو اُن قبیلوں کے درمیان ہے جن کے لوگ بکثرت ہیں جیسے آسمان کے تارے۔ اصل میں مَعَرَّة کہتے ہیں عَرّ کے مقام کو جو بمعنی خارشت ہے اور آسمان کو خارشتی یعنی جرباء کہتے ہیں کیونکہ تارے خارشت کے دانوں کی طرح اُس پر نمودار ہیں)۔

لَيْسَ لَهُ مِعْرَار۔ خریدار بائع سے یہ شرط کرے کہ جس درخت پر خارشت کی طرح کچھ پھل نمودار ہوتے ہیں وہ اُس کو نہ ملے گا۔

إِيَّاكُمْ وَمُشَارَّةَ النَّاسِ فَإِنَّهَا تُظْهِرُ الْعُرَّةَ۔ لوگوں کے ساتھ بُرائی کرنے سے بچے رہو وہ پلیدی کھول دیتی ہے (یعنی جب تو لوگوں سے بُرائی کرے گا وہ بھی تیرا عیب کھولیں گے۔ اصل میں عُرَّة کہتے ہیں گوہ کو اور خارشت کو اور پرندے کی بیٹ کو)۔

إِنَّهُ كَانَ يَدْمُلُ أَرْضَهُ بِالْعُرَّةِ۔ اپنی زمین کو کھاد ڈال کر درست کرتے تھے۔

كَانَ يَحْمِلُ مِكْيَالَ عُرَّةٍ إِلَى أَرْضٍ لَهُ بِمَكَّةَ۔ وہ کھاد کا ایک ماپ اپنی زمین میں بھیجتے تھے جو مکہ میں تھی۔

كَانَ لَا يَعُرُّ أَرْضَهُ۔ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمین میں گوہ اور پلیدی کی کھاد نہیں دیتے تھے (یہ اُن کا کمال تقوٰی تھا)۔

كُلُّ سَبْعِ تَمَرَاتٍ مِنْ نَخْلَةٍ غَيْرِ مَعْرُورَةٍ سات کھجوریں اُس درخت کی کھا جس میں کھاد نہ دی گئی ہو۔

عَرَّ قَوْمَهُ بِشَرٍّ۔ اپنی قوم کو نجاست سے لتھیڑ دیا۔

تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيمِ عَرَارِ نَجْدٍ۔ نجد کے جنگل کی عرار کی خوشبو سے مزہ اُٹھالے۔ عَرار ایک خوشبو دار بوٹی ہے۔

أَعَرُّ۔ خارشتی (اُس کا مؤنث عَرَّاء ہے)۔

نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَعَرَّةِ اللَّكَنِ۔ تیری پناہ گونگے پن کے عیب سے (یعنی وقت پر عمدہ کلام نہ کر سکنے سے، زبان بند ہو جانے سے)۔

عَرْز۔ سخت ہونا، غلیظ ہونا، سمٹ جانا، زور سے چھین لینا، ملامت کرنا، عتاب کرنا۔

مُعَارَزَة۔ سمٹ جانا، عناد کرنا، خلاف کرنا، غصہ کرنا۔

عُرَّاز۔ غیبت کرنے والا۔

إِعْرَاز۔ بگاڑنا۔

تَعَرُّز۔ سخت ہونا (جیسے اِسْتِعْرَاز ہے)۔

عَرْزَم۔ شیر، پُرانا سانپ، اور ایک محلہ ہے کوفہ میں جہاں لوگ پاخانہ کرتے ہیں۔

لَا تَجْعَلُوا فِي قَبْرِي لَبِنًا عَرْزَمِيًّا (ابراہیم نخعیؒ نے کہا) میری قبر میں عرزم کی اینٹ نہ رکھنا (کیونکہ اُس میں نجاست شریک ہوتی ہے)۔

عَرْس۔ اونٹ کی گردن اُس کے ہاتھ سے باندھ دینا، خوشی میں رہنا، عدول کرنا۔

عَرَس۔ اترانا، غرور کرنا، ڈرنا، لازم کر لینا، مانوس ہونا، تھک جانا، روکنا، بخیلی کرنا۔

تَعْرِيس۔ اخیر رات کو سفر میں اُترنا آرام کے لئے۔

إِعْرَاس۔ چکی کا ایک پاٹ دوسرے پاٹ پر رکھنا پیسنے کے لئے، دُلھن کرنا، لازم کر لینا، مانوس ہونا، صحبت ہونا۔

تَعَرُّس۔ اپنی عورت سے محبت کرنا، اُس پر فریفتہ ہونا۔

إِعْتِرَاس۔ جُدا ہونا۔

عِرَاس۔ وہ رسّی جو اونٹ کی گردن اور ہاتھ میں باندھی جاتی ہے۔

عِرِّيس۔ شیر کے رہنے کا مقام۔

عَرَّاسٌ ۔ اونٹ کے پھاٹھے (بچے)، بیچنے والا۔

عَرَسٌ ۔ خیمہ کے بیچ کا ستون اور رسّی، اونٹ کا چھوٹا بچہ۔

عُرُسٌ ۔ دولہا اور دُلھن۔

اِبْنُ عِرْسٍ ۔ نیولا۔

عُرْسٌ ۔ ولیمہ کا کھانا۔

عَرُوْسٌ ۔ دُلھن اور دولہا (دولہا کو مُعَرِّس بھی کہتے ہیں)۔

اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ تَوَسَّدَ بِلَبِنَةٍ وَاِذَا عَرَّسَ عِنْدَ الصُّبْحِ نَصَبَ سَاعِدَهٗ نَصْبًا وَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں رات کو کہیں ٹھہرتے تو ایک اینٹ کا تکیہ بنا لیتے جب صبح صادق کے قریب آرام کرتے تو اپنی بانہہ کو کھڑا کرتے اور اپنا سر مبارک ہتھیلی پر رکھ لیتے (تاکہ زیادہ غفلت کی نیند نہ آئے اور نماز کا وقت فوت نہ ہو)۔

مُعَرَّسُ ذِی الْحُلَيْفَةِ ۔ ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جہاں ٹھہرتے تھے وہ مقام (آپ صبح کی نماز پڑھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تھے)۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ ۔ جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو تو راستوں سے الگ ٹھہرو (کیونکہ راستوں میں لوگ گزرتے ہیں سواریاں آتی ہیں ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں کچل جاؤ۔ دوسرے یہ کہ زمین کے زہریلے جانور رات کو راستوں پر آتے ہیں کچھ گرا پڑا کھانے کے لئے ایسا نہ ہو کہ تم کو کاٹ کھائیں)۔

اَتٰی فِی مُعَرَّسِهٖ ۔ اپنے رات کو ٹھہرنے کے مقام میں آئے۔

وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ ۔ معرس پر سے داخل ہو (وہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر)۔

فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتّٰى يُصْبِحَ ۔ وہاں رات کو ٹھہر جائے صبح تک۔

لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا ۔ کاش آپ اخیر رات میں ذرا ٹھہر جاتے (آرام کرنے کے لئے)۔

عَرَّسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ ۔ لشکر کے پرے جا کر اُترے۔

اَتٰی وَهُوَ فِی مُعَرَّسِهٖ ۔ فرشتہ آپ کے پاس اُس وقت آیا جب آپ اپنے اُس مقام میں تھے جہاں رات کو ٹھہر گئے تھے۔

اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ ۔ رات کو تم اپنی بیوی کے پاس رہے (تم دونوں میں صحبت ہوئی)۔

نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ وَلٰكِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ يَّظَلُّوْا بِهَا مُعْرِسِيْنَ ۔ حضرت عمرؓ نے حج میں تمتع سے منع کیا (حالانکہ قرآن شریف میں اُسکی اجازت موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى) اور کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھ کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ لوگ اپنی عورتوں سے صحبت کرتے ہوئے حج کریں (یعنی صحبت کو تھوڑا ہی وقت گزرا ہو کہ حج کا احرام باندھیں۔ یہ حضرت عمرؓ کا اجتہاد تھا چنانچہ حضرت عثمانؓ نے بھی اُنہی کی پیروی کی مگر کسی کا اجتہاد نص شرعی کے خلاف قبول کے لائق نہیں ہوتا اس لئے علماء نے اُس کو رد کر دیا اور تمتع کو جائز رکھا)۔ اب اس مقام پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ قرآن میں تمتع کی اجازت موجود ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ نے اُس سے کیونکر منع فرمایا۔ بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ اس اجازت کو حضرت عمرؓ ایک خاص موقع سے مخصوص رکھتے تھے یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر ڈالنے کی اجازت دی تھی۔ بعضوں نے کہا حضرت عمرؓ نے اُس تمتع سے منع کیا جو حج کا احرام فسخ کر کے کیا جائے نہ کہ مطلق تمتع سے۔ بعضوں نے

کہا کہ حضرت عمرؓ نے خاص مکّہ والوں کو تمتع سے منع کیا تھا کیونکہ تمتع صرف آفاقی کے لئے درست رکھا گیا ہے اور یہی قرینِ قیاس ہے کیونکہ حضرت عمرؓ کی شان اس سے اعلیٰ ہے کہ وہ جان بوجھ کر قرآن یا حدیث کا خلاف کریں اُن کی شان میں تو یہ منقول ہے کَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ یعنی جہاں قرآن کا کوئی حکم سُنتے تو فوراً ٹھہر جاتے اور اُس پر عمل کرتے واللہ اعلم)۔

فَاَصْبَحَ عَرُوْسًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم صبح کو دُولہا (نوشاہ) بنے ہوئے تھے (کیونکہ رات کو آپ نے نیا نکاح کیا تھا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ عُرَيِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا۔ میری بیٹی دُلھن ہے (چھوٹی دُلھن) اور بیماری سے اُس کے بال جھڑ گئے ہیں (عُرَيِّسٌ تصغیر ہے عَرُوْسٌ کی)۔

كَانَ اِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ قَالَ اَفِيْ عُرْسٍ اَمْ خُرْسٍ۔ وہ جب کسی دعوت میں بُلائے جاتے کھانے کے لئے تو پوچھتے کیا شادی کا کھانا ہے یا چلّہ کا (یعنی زچگی کا)۔

عُرْسٌ یا عُرُسٌ۔ شادی کا کھانا یعنی طعام ولیمہ۔

عَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ۔ قرآن شریف کی دُلھن سورۂ رحمٰن ہے (جو نہایت فصیح اور شیریں فقرات سے بھری ہوئی ہے اور ہر فَبِاَيِّ اٰلَاءِ پر ایک زینت دار جلوہ ہوتا ہے دُلھن کے جلوے کی طرح)۔

ظَلَلْتَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا۔ (صبح کو تو آپ مجھ کو گاڑ کر آئیں گے اور) شام کو آپ دُولھا بنیں گے (کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ یہ حضرت عائشہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جب وہ سر کے درد سے بیتاب تھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا عائشہ رضؓ تو کیوں غم کرتی ہے اگر تُو مر جائے گی تو میں تجھ کو غسل اور کفن دوں گا)۔

نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ۔ دُلھن یا دُولھا کی طرح تو (آرام سے) سو جا۔

كَادَ الْعَرُوْسُ اَنْ يَّكُوْنَ اَمِيْرًا۔ دُولھا تو گویا بادشاہ ہے (سب اُس کی خاطر تعظیم کرتے ہیں یہ عرب کی ایک مثل ہے)۔

عَلَيْكُمْ بِالتَّعْرِيْسِ وَالدَّلْجَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّعْرِيْسَ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ تم رات کو سفر میں اُتر کر آرام کرنا اور رات کو چلنا لازم کر لو اور عین راستے پر اور نالوں کے شکم میں مت اُترو۔

اِذَا اَتَيْتَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَاْتِ مُعَرَّسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّسُ فِيْهِ وَيُصَلِّيْ۔ جب تو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اُس مقام پر جا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وہاں اُترا کرتے تھے اور وہیں (صبح کی) نماز پڑھتے۔ (ایک روایت میں ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں کیا کریں فرمایا وہاں نماز پڑھ تھوڑی دیر لیٹ رہ دن کو جائے یا رات کو)۔

اَنْتُمْ فِيْهَا كَرَكْبٍ عَرَّسُوْا وَاَنَاخُوْا ثُمَّ اسْتَقَلُّوْا وَغَدَوْا وَرَاحُوْا۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم دنیا میں اُن سواروں کی طرح ہو جو رات کو ذرا آرام کے لئے ٹھہریں پھر آگے بڑھیں صبح یا شام کو وہاں سے چل دیں (یعنی دنیا ہمیشہ رہنے کا مقام نہیں ہے کوچ کا کوئی وقت مقرر نہیں اس لئے ہر وقت یہی سمجھنا چاہیئے کہ دنیا میں ہم مسافر ہیں اور ٹھہرنے کا مقام آخرت ہے)۔

عَرْشٌ۔ چھت بنانا، اترانا، حیران ہو جانا (انگور کی بیل) لکڑیوں پر چڑھانا، گردن کے دونوں طرف مارنا، لازم کر لینا، عدول کرنا۔

تَعْرِیْش۔ بیل منڈوے (ٹٹی) پر چڑھانا، چھت بنانا (جیسے اِعْرَاش ہے)۔

تَعَرُّش۔ اقامت کرنا، متعلق ہونا، سوار ہونا۔

اِعْتِرَاش۔ بیل کا اوپر چڑھنا، چھت بنانا، سوار ہونا۔

عَرْش۔ بادشاہی، تخت اور عزت اور اقبال، اور رکن اور چھت اور خیمہ کو بھی کہتے ہیں۔

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ۔ سعد بن معاذؓ کے مرنے سے وہ تخت جس پر اُن کا جنازہ لے گئے تھے جھوم گیا (خوشی کے مارے کہ سعدؓ کے سے مقبول بندے اُس پر رکھے گئے۔ بعضوں نے کہا پروردگار کا تخت مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ہے۔ بعضوں نے کہا اہل کا لفظ یہاں مقدر ہے یعنی عرش والے فرشتے خوشی سے جھوم گئے خوشی یہ تھی کہ اب سعدؓ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُن کے پاس آئیں گے)۔

فَاِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلٰی عَرْشٍ فِی الْهَوَاءِ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ (یعنی جبرئیلؑ) ایک تخت پر ہوا میں بیٹھا ہوا ہے (آسمان اور زمین کے درمیان)۔

اَوْ کَالْقِنْدِیْلِ الْمُعَلَّقِ بِالْعَرْشِ۔ جیسے قندیل چھت سے لٹکی ہو۔

عَرْش اور عَرِیْش۔ چھت اور جس چیز سے سایہ کریں منڈوا، چھپر، ٹٹی، سائبان، جھنجھرہ وغیرہ۔

اَلَا نَبْنِیْ لَکَ عَرِیْشًا۔ ہم آپ کے لئے ایک منڈوہ (چھپر) نہ بنائیں۔

اَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی عَرِیْشٍ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت ایک چھت پر سے سن رہا تھا۔

اِنِّیْ وَجَدْتُ سِتِّیْنَ عَرِیْشًا فَاَلْقَیْتُ لَهُمْ مِنْ خَرْصِهَا کَذَا وَکَذَا۔ میں نے ساٹھ منڈوے پائے تو میں نے اتنے اتنے کھجور اُس میں سے جو تخمین کی تھی اُن کے سامنے ڈالی (عریش سے یہاں مراد عریش والے ہیں)۔

قِیْلَ لَهٗ اِنَّ مُعَاوِیَةَ یَنْهَانَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاوِیَةُ کَافِرٌ بِالْعُرُشِ۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے کسی نے کہا کہ معاویہ تمتع سے منع کرتے ہیں (یعنی حج کے تمتع سے۔ معاویہ نے بہ تقلید عثمان منع کیا تھا اور عثمان نے حضرت عمرؓ کی تقلید کی تھی جیسے اوپر گزر چکا) تو سعدؓ نے کہا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا اُس وقت تک معاویہ مکہ کے گھروں میں کافر تھے (اسلام بھی نہیں لائے تھے۔ کیونکہ معاویہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے سعدؓ کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ نہ مہاجرین اوّلین میں سے ہیں نہ انصار میں سے بلکہ ایک نومسلم شخص ہیں اُن کی بات اور فتویٰ کا کیا اعتبار (بعضوں نے کہا کافر سے مراد یہ ہے کہ معاویہ مکہ کے گھروں میں جان کے ڈر سے چھپے ہوئے تھے)۔

فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا بِالْعُرُشِ۔ ہم نے تمتع اُس وقت کیا جب یہ یعنی معاویہ مکہ کے گھروں میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوا تھا)۔

اِنَّهٗ کَانَ یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ اِذَا نَظَرَ اِلٰی عُرُوْشِ مَکَّةَ۔ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کے گھروں کو دیکھتے تو لبیک پکارنا موقوف کر دیتے۔

وَکَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ۔ مسجد پر لکڑیوں کا ایک منڈوہ (چھپر) پڑا تھا (پختہ چھت نہ تھی۔ یوں ہی کھجور کے پتوں اور ڈالیوں سے سایہ کر لیا تھا)۔

اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ۔ ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے (گویا پروردگار کی مشابہت کرتا ہے اُس کا تخت بھی آسمان زمین بننے سے پہلے پانی پر تھا)۔

اِنَّ عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ۔ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے۔

اَیْنَ عَرْشُكَ۔ تیرا تخت کہاں ہے۔

وَ اِنَّمَا ھُوَ عَرِیْشٌ۔ وہ تو ایک منڈوہ (چھپر) ہے۔

اِنَّ الْعَرْشَ مَخْلُوْقَۃٌ مِّنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ۔ پروردگار کا تخت سُرخ یاقوت کا ہے (اس میں پائے ہیں جن کو فرشتے اُٹھائے ہوئے ہیں)۔

فَھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ وہ کتاب اللہ کے پاس عرش کے اُوپر لکھی ہوئی موجود ہے (معلوم ہوا کہ ذاتِ الٰہی فوق العرش اور خارج عن العالم ہے)۔

فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ۔ میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰؑ عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں (وہ مجھ سے بھی پہلے اُٹھ کھڑے ہوں گے)۔

ثُمَّ عَلٰی ظُھُوْرِھِنَّ الْعَرْشُ۔ پھر اُن پہاڑی بکروں کی پشت پر (جو فرشتے ہیں بصورت پہاڑی بکروں کے) اللہ تعالیٰ کا عرش ہے (جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے) پھر اللہ اُس کے اُوپر ہے (غرض اللہ تعالیٰ سب سے بلند ہے)۔

اِنَّ عَرْشَہٗ عَلٰی سَمٰوٰتِہٖ ھٰکَذَا۔ اس کا تخت اُس کے آسمانوں پر اس طرح ہے (یعنی قُبّہ کی شکل میں)

اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَکٍ مِّنْ مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ۔ مجھ کو اجازت ہوئی کہ عرش کے اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں۔ اُس کے کانوں کی لو سے مونڈھوں تک سات سو برس کی مسافت ہے (اتنی بڑی اُس کی جسامت ہے)۔

اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ۔ پھر اُن ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش ہے۔

مِنْ فَوْقِھَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ۔ فردوس جو بہشت کا اعلیٰ درجہ ہے اُس کے اُوپر عرش ہے۔

وَ یُبْرِزُ لَھُمْ عَرْشَہٗ۔ پروردگار اپنا تخت اُن پر ظاہر کرے گا (اور اپنا جمال مبارک دکھلائے گا بہشت کے ایک چمن میں)۔

اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اِلَی الْعَرْشِ کَحَلْقَۃٍ فِیْ فَلَاۃٍ۔ ساتوں آسمان اور زمین عرش کی بہ نسبت اتنے چھوٹے ہیں جیسے ایک چھلّہ اُس میدان کی نسبت جس میں وہ پڑا ہو۔

ثُلَّ عَرْشُہٗ۔ اُس کی عزّت اور آبرو جاتی رہی اُس کا منصب اور درجہ اُتر گیا۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْمَاءَ وَ الْعَرْشَ وَ الْمَلٰٓئِکَۃَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی اور عرش اور فرشتوں کو آسمان زمین سے پہلے پیدا کیا۔

خَلَقَ اللّٰہُ مَلَکًا تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَوْحَی اِلَیْہِ اَنْ طِرْ الخ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ عرش کے نیچے پیدا کیا اور اُس کو پرواز کرنے کا حکم دیا وہ تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا اور پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر حکم ہوا پھر پرواز کر پھر تیس ہزار برس تک اُڑتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے فرمایا کہ اگر تو صور پھونکنے تک (قیامت تک) اُڑتا رہے جب بھی عرش کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں پہنچے گا اُس وقت وہ فرشتہ کہنے لگا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔

جَعَلَ الْعَرْشَ اَرْبَاعًا۔ اللہ تعالیٰ نے عرش چار طرح کے نوروں سے بنایا (سبز اور زرد اور سُرخ اور سفید اُسی سے یہ چاروں رنگ دنیا میں ہیں اور عرش جو کہ علم ہے اُس سے پہلے تین چیزیں بنائیں۔ ہوا اور علم اور نور (یہ امام جعفر صادق علیہ السّلام کا قول ہے)۔

حَمَلَۃُ الْعَرْشِ ثَمَانِیَۃٌ۔ عرش اُٹھانے والے آٹھ ہیں (چار تو ہم میں سے ہیں اور چار جن میں سے اللہ چاہے دوسری روایت میں اُن کی تفسیر ہے۔ پہلے چار حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین علیہم السّلام ہیں اور

دوسرے چار سلمانؓ اور مقدادؓ اور ابو ذرؓ اور عمارؓ ہیں
رضی اللہ عنہم اجمعین (یہ بھی امام جعفر صادق علیہ السلام
سے مروی ہے)۔

عَرِیْشٌ کَعَرِیْشِ مُوْسٰی۔ ایک چھت موسیٰ کی
چھت کی طرح

فَجَاءَتْ حُمَّرَۃٌ فَجَعَلَتْ تَعَرَّشُ۔ ایک لال آبا
اور اوپر ہو کر اپنے پنکھ پھیلانے لگا (یہ عَرَّشَ الطَّائِرُ
سے ماخوذ ہے جب پرندہ نیچے اترنے کے لئے اپنے
پنکھ پھیلا دیتا ہے لیکن گرتا نہیں۔ ایک روایت میں
تفرش ہے معنے وہی ہیں)۔

سَیْفُکَ کَهَامٌ فَخُذْ سَیْفِیْ فَاحْتَزَّ بِهٖ
رَأْسِیْ مِنْ عُرْشِیْ۔ (ابو جہل لعین نے جب عبد اللہ
بن مسعودؓ اس کے سینے پر چڑھے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا) کہا
اے ابن مسعودؓ تیری تلوار کند ہے میری تلوار لے اور میرا
سر گردن کی رگ سے کاٹ لے (عُرش وہ رگ جو گردن
کی جڑ میں ہے۔ بعضوں نے کہا گردن کے دونوں
طرف کے لوتھڑے)۔

عَرَصٌ۔ مضطرب ہونا، کھیل کود کرنا، چمکنا، کوندنا،
خوش ہونا، گھر کے مرطوب ہونے کی بو، گھاس کی بو۔

تَعْرِیْصٌ۔ میدان میں ڈالنا سکھانے کے لئے۔

اِعْرَاصٌ۔ اضطراب۔

تَعَرُّصٌ۔ اقامت کرنا۔

اِعْتِرَاصٌ۔ کھیل کود، بھڑکنا۔

عَرَّاصٌ۔ وہ ابر جس میں خوب چمک اور گرج ہو۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَۃً مَقْدَمَهٗ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاۃِ خَیْبَرَ اَوْ
تَبُوْکَ فَهَتَکَ الْعَرَصَ حَتّٰی وَقَعَ بِالْاَرْضِ
میں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کملی لٹکائی جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر یا تبوک سے لوٹ کر
آئے آپ نے اس لکڑی کو جو آڑی لگی تھی جس پر پردہ
پڑا تھا کھینچا وہ زمین پر گر گئی (ایک روایت میں عرس
ہے سین سے یعنی وہ دیوار جو کوٹھری کی دونوں دیواروں کے
درمیان چھوٹی سی کھڑی کی جاتی ہے اور وہ چھت تک
نہیں پہنچتی۔ ایک روایت میں عرض ہے ضاد معجمہ
سے یعنی آڑی لکڑی زمخشری نے کہا عرص صاد مہملہ
سے صحیح ہے یعنی وہ لکڑی جو کوٹھری میں آڑی رکھی جاتی
ہے پھر اس پر چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جمائی جاتی ہیں)۔

فِیْ عَرَصَاتِ جَنْجَاثٍ۔ جنجاث کے میدانوں میں
(یہ عَرْصَۃٌ کی جمع ہے یعنی وہ کشادہ جگہ جس میں عمارت
نہ ہو جیسے مکان کا صحن آنگن، جلوخانہ وغیرہ)۔

اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلَاثًا۔ آپ میدان میں تین
دن تک ٹھہرے رہے، یعنی میدانِ جنگ میں۔

عَرَصَاتُ الْجَنَّۃِ۔ بہشت میدان۔

رَجُلٌ اِشْتَرٰی دَارًا فَبَقِیَتْ عَرْصَۃً۔ ایک
شخص نے ایک گھر خریدا لیکن خالی کھلا میدان رہ گیا۔

عَرْصَۃُ الْاِسْلَامِ الْقُرْاٰنُ۔ (اسلام کا آنگن
قرآن ہے (جیسے آنگن گھر میں ہونا ضروری ہے ویسے
ہی ہر مسلمان کو قرآن سیکھنا ضروری ہے یا جیسے آنگن
سے گھر کی زینت ہوتی ہے ایسے ہی قرآن اسلام کی زینت ہے)۔

عَرْصَفَۃٌ۔ لنبا چیرنا۔

عَرَاصِیْفُ۔ کجاوے کی چاروں لکڑیاں۔

عَرْصَفٌ۔ ایک بوٹی ہے، ایک یونانی گھاس۔[1]

عُرْصَامٌ۔ یا عُرَاصِمٌ۔ شبر۔

عَرْصَمٌ۔ بہت کھانے والا۔

عُرْصُوْمٌ۔ بخیل۔

عَرْضٌ۔ پیش کرنا، یاد سے پڑھنا، متعرض ہونا، ظاہر
ہونا، ظاہر کرنا، دکھانا، چوڑائی آڑی رکھنا، عارض ہونا، سامنے آنا

[1] ایک قسم کا درخت ہے ۱۲ منہ

بیماری یا آفت آنا، بھرنا، مر جانا۔

مُعَارَضَۃٌ۔ مقابلہ کرنا، روکنا۔

عَرَضٌ اور عَرَاضَۃٌ۔ چوڑا ہونا۔

تَعْرِیْضٌ۔ اشارہ کنایہ کرنا (اُس کی ضد تصریح ہے) چوڑا کرنا۔

اِعْرَاضٌ۔ روگردانی کرنا، متوجہ نہ ہونا، ٹال دینا۔

تَعَرُّضٌ۔ مانع ہونا، ٹیڑھا ہونا، اِدھر اُدھر مڑ کر چلنا۔

تَعَارُضٌ۔ ایک دوسرے کے خلاف ہونا۔

اِعْتِرَاضٌ۔ آڑا پڑنا، اعتراض کرنا، منع کرنا، روکنا۔

اِسْتِعْرَاضٌ۔ پیش کرنے کی درخواست کرنا، سامنے لانے کی خواہش کرنا۔

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔ مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے اُس کا خون اُس کا مال اُس کی عزت آبرو (یعنی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا قتل یا زخمی کرنا، یا اُس کا مال لوٹ لینا، یا اُس کی عزت بگاڑنا سب حرام اور منع ہے)۔

فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا (جن کی حلّت اور حرمت میں شبہ ہے مثلاً مختلف فیہ چیزوں سے) تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچایا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰی عِبَادِكَ۔ یا اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں پر تصدق کر دی (یعنی جو کوئی میری برائی کرے مجھ پر عیب لگائے میں نے اُس کو معاف کر دیا)۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ

میرے باپ اور اُس کے باپ کی اور خود میری عزت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا تم سے بچاؤ ہے (یہ حسّان بن ثابت رض کا شعر ہے اور خطاب اُس میں مشرکوں کی طرف ہے یعنی تم مجھ کو برا بھلا کہو لیکن میں تمھاری ہجو نہیں چھوڑوں گا..... تاکہ تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو سے باز رہو)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت اور آبرو کا قرضہ لوگوں پر رہنے دے تاکہ جس دن تو محتاج ہو (یعنی قیامت کے دن) تیرے کام آئے (جن جن لوگوں نے تیری برائیاں کی ہیں اُن کی نیکیاں تجھ کو ملیں)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ۔ جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو اور اُس پر بھی وہ ٹال مٹول کرے تو اُس کو تکلیف دینا، اُس کی عزت بگاڑنا درست ہے (اگر قرض خواہ اُس کی شکایت کرے اُس کی برائیاں بیان کرے بدمعاملگی تو گنہگار نہ ہوگا)۔

اِنَّ اَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت (اس شہر یعنی مکہ میں)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَجْرِيْ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ مِثْلُ الْمِسْكِ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو اُن کے جوڑوں سے بہے گا اُس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی (یعنی بہشت کے لوگ پاخانہ پیشاب نہ کریں گے بس اس پسینے سے اُن کی غذا ہضم ہو جائے گی)۔

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفِرُ الْاَعْرَاضِ۔ نیچی نگاہ والیاں اپنی عزت شرم سے بچانے والیاں (ایک روایت میں اِعْرَاض بہ کسرۂ ہمزہ ہے یعنی شرم سے اُن چیزوں کی طرف نہیں دیکھتیں اُدھر سے منہ پھیر لیتی ہیں جو اُن کے لئے ناجائز اور مکروہ ہیں)۔

فَانْدَفَعَتْ تُغَنِّيْ بِاَعْرَاضِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ تو چل دے گا مسلمانوں کی عزتیں بگاڑنے کے اشعار گاتا ہوا۔

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ۔ ابھی بہشت اور دوزخ اس دیوار کے کونے

میں مجھ کو دکھلائی گئی (یعنی اُس کا نمونہ بتلایا گیا ورنہ بہشت اور دوزخ تو ساری زمین میں بھی نہیں سما سکتی بعضوں نے کہا حجاب اُٹھا دیا گیا اور آپ نے وہیں سے بہشت اور دوزخ کو دیکھ لیا۔ یہ امر کچھ خلاف قیاس نہیں ہے اللہ تعالیٰ آنکھ میں جتنی ..... چاہے اتنی قوت دے سکتا ہے)۔

فَاِذَا عُرْضُ وَجْهِهٖ مُنْسَحٍ۔ اُس کے چہرے کا ایک جانب چھلا ہوگا، وہاں کا پوست نکل گیا ہوگا۔

فَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ الشَّرَابَ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٖ عُرْضَ الْحَائِطِ۔ میں نے شربت آپ کے سامنے رکھا دیکھا تو وہ جھاگ اُٹھا رہا تھا (تیزی سے) آپ نے فرمایا یہ دیوار کے کونے پر پھینک دے (اب پینے کے قابل نہیں رہا اس میں تو نشہ آگیا)۔

اِذْهَبْ بِهَا فَاخْلِطْهَا ثُمَّ ائْتِنَا بِهَا مِنْ عُرْضِهَا۔ اُس کو لے جاکر ملا دے پھر ایک کونے سے ہمارے پاس لے کر آ۔

كُلِ الْجُبُنَّ عُرْضًا۔ پنیر جہاں پائے وہاں سے خرید لے (یہ پوچھنا ضروری نہیں ہے کہ مسلمان نے تیار کیا ہے یا کافر نے (یہ محمد بن حنفیہؒ کا قول ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر کی نجاست باطنی اور اعتقادی ہے نہ کہ ظاہری جیسے امامیہ کا قول ہے)۔

فَاَتٰى جَمْرَةَ الْوَادِيْ فَاسْتَعْرَضَهَا۔ پھر نالہ کے جمرے پر آئے اور عرض کی طرف سے آئے (یعنی لمبائی کی طرف سے نہیں آئے بلکہ عرض کی طرف سے)۔

سَاَلَ عُمَرُ وَبْنَ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ عِلَّةِ بْنِ جَلْدٍ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ فَوَارِسُ اَعْرَاضِنَا وَشِفَاءُ اَمْرَاضِنَا۔ حضرت عمرؓ نے علہ بن جلد قبیلے کا حال عمرو بن معدیکرب سے پوچھا۔ انہوں نے کہا یہ لوگ تو ہمارے لشکروں کے سوار ہیں (یا ہماری عزت بچانے کے لئے سوار ہیں) اور ہماری بیماریوں کی دوا ہیں۔ اَعْرَاض۔ جمع ہے عَرْضٌ کی بمعنے لشکر اور فوج یا عِرْضٌ کی بمعنے عزت اور آبرو)

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ۔ تم اس پہاڑ کے کونے سے چاندی نکالتے ہو۔

اِنْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ۔ ایک شخص اپنے مال کی ایک جانب گیا۔

هُوَ مِنْ عَرْضِ النَّاسِ۔ وہ عام آدمیوں سے ہے (یعنی عام آدمیوں میں سے ایک آدمی ہے یعنی خاص اور شریف امیر لوگوں میں سے نہیں ہے)۔

اِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے فرمایا) تیرا تکیہ تو بہت چوڑا ہے یا تم بڑے سونے والے ہو (ایک روایت میں عَرِيْضُ الْقَفَا ہے یعنی تیری گدی بہت چوڑی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ موٹے اور فربہ ہو (ہوا یہ تھا کہ جب یہ آیت اُتری حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو عدی اُس کا یہ مطلب سمجھے کہ جب سفید دھاگا کا سیاہ دھاگے سے تمیز ہو جائے یعنی اتنی روشنی ہو جائے اُس وقت تک کھانا کھا سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق کی راہ سے اُن سے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے کہ اس میں رات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی سما گئی) پہلے اتنی ہی آیت اُتری تھی حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ تو بعض صحابہ کو دھوکا ہوا اُنھوں نے اپنے تکیہ کے تلے دو طرح کے دھاگے سفید اور سیاہ رکھ لئے اور جب تک روشنی کی وجہ سے دونوں میں تمیز نہ ہو اُس وقت تک کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اُتارا اور بتلا دیا کہ سیاہ دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے صبح کی روشنی مراد ہے)۔

لَقَدْ ذَهَبْتُمْ فِيْهَا عَرِيْضَةً۔ تم اُس میں جو کشادہ

تھی چل دیئے۔

لَئِنْ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ ۔ تو نے اگرچہ بات مختصر کی مگر سوال بہت بڑا کیا (جس کو بہت تفصیل درکار ہے اُس نے یہ پوچھا تھا کہ مجھ کو ایسا کام بتلائیے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں)۔

لَكُمْ فِي الْوَظِيْفَةِ الْفَرِيْضَةُ وَلَكُمُ الْعَارِضُ تم زکوٰۃ میں اتنا ہی دو جتنا مقرر ہے اور جو جانور بیمار ہو یا لنگڑا ہوگیا ہو وہ تم ہی رکھو (ہم زکوٰۃ میں ایسا جانور نہیں لیں گے۔ عارض عیب دار جانور جو بیمار ہو یا اُس کا ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَكَّلُوْنَ لِلْعَوَارِضِ۔ بیمار جانوروں کو کھانے والے ایسے لوگوں کا عیب کرتے ہیں)۔

تُصِيْبُ مِنْ رِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا۔ تو یتیم کے جانوروں کا دودھ پی سکتا ہے اور جو جانور بیمار ہو جائے (اُس کے مرجانے کا ڈر ہو) اُس کو کھا سکتا ہے۔

اِنْ عُرِضَ لَهَا فَانْحَرْهَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قربانی کا اونٹ ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور فرمایا) اگر وہ راستہ میں بیمار ہو جائے یا لنگڑا ہو جائے (چل نہ سکے) تو اُس کو نحر (ذبح) کر ڈال (کیونکہ مردار ہو کر مرنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اُس کو اللہ کے نام پر کاٹ ڈالیں غریب لوگ اُس کا گوشت کھائیں)۔

اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ عُرِضَ لَهٗ۔ میں ڈرتی ہوں کہیں اُن کو آسیب کا خلل نہ ہو (کوئی جن چڑھ بیٹھا ہو یا اُس نے ہاتھ لگا دیا ہو)۔

فَاعْتُرِضَ عَنْهَا۔ وہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کر سکے (کوئی مانع پیدا ہوگیا یا اور کوئی سبب)۔

لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ۔ اس گھوڑ دوڑ میں نہ جلب ہے نہ جنب نہ اعتراض (جلب اور جنب کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے اور اعتراض یہ ہے کہ دو آدمیوں کی شرط میں ایک تیسرا آدمی خواہ مخواہ اپنا گھسیڑ دے)۔

اِنَّهٗ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ الْفَرَسَ۔ سراقہ بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض کے سامنے گھوڑا اڑا دیا (جب دونوں صاحب ہجرت کے سفر میں مدینہ طیبہ جا رہے تھے)۔

كُنْتُ مَعَ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ اِذَا رَجُلٌ يُقَرِّبُ فَرَسًا فِيْ عِرَاضِ الْقَوْمِ۔ میں اپنے جانی دوست یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک جہاد میں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص لوگوں کے برابر اپنا گھوڑا لا رہا ہے۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ عُمَرَ فَاَخَذَ الْحُسَيْنُ فِيْ عِرَاضِ كَلَامِهٖ۔ حضرت امام حسن نے حضرت عمر رض کا ذکر کیا تو امام حسین نے بھی اُنہی کی سی گفتگو کی۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارَضَ جَنَازَةَ اَبِيْ طَالِبٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے جنازے میں ایک طرف سے آگئے راستہ سے جنازہ میں شریک ہو گئے (گھر سے اُن کے جنازے کے ساتھ نہیں گئے کیونکہ وہ مرتے دم تک اسلام نہیں لائے تھے)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَهُ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اُس میں دو بار دور کیا۔

عَارَضْتُ الْكِتَابَ بِالْكِتَابِ۔ میں نے قرآن کا مقابلہ قرآن سے کیا۔

اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكَذِبِ۔ اشارے کنایے میں آدمی جھوٹ سے بچ سکتا ہے (عقل مند

آدمی کیا کرتے ہیں جب ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ جواب دینا ضروری ہے اور صاف صاف کہو تو جھوٹ ہوتا ہے یا ضرر کا ڈر ہے تو ایسی بات کہتے ہیں جو جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب نکل جائے اُس کو عربی زبان میں تعریض کہتے ہیں اور معراض بھی اُسی کی جمع معاریض ہے۔

مترجم :- کہتا ہے تعریض صحابہ اور تابعین اور ائمہ سلف سے ثابت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے تعریض کی۔ اور امام شافعیؒ نے بھی تعریض کر کے اپنا پیچھا چھڑایا)۔

اَمَا فِي الْمَعَارِيْضِ مَا يُغْنِي الْمُسْلِمَ مِنَ الْكِذْبِ. (حضرت عمر رضؓ نے کہا) کیا تعریض کر کے مسلمان جھوٹ سے بچ نہیں سکتا (ضرور بچ سکتا ہے مگر اتنی عقل بھی ہو)۔

مَا اُحِبُّ بِمَعَارِيْضِ الْكَلَامِ حُمْرَ النَّعَمِ. میں تعریضی کلام سے زیادہ سُرخ اونٹوں کو بھی پسند نہیں کرتا۔

مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ خِفَّةُ عَارِضَيْهِ. آدمی کی خوش نصیبی کی یہ نشانی ہے کہ اُس کے دونوں رخسارے ہلکے ہوں (یعنی اُن پر گھنے ہوئے بال نہ ہوں۔ بعضوں نے کہا رخساروں کا ہلکا ہونا اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگوں سے سوال بہت کم کرتا ہو۔ صاحبِ نہایہ نے کہا پہلے معنے کو یعنی بالوں کے کم ہونے کو میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں اُس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بہت سے صحابہ کبار اور علمائے امت کی ڈاڑھی گھنی ہوئی تھی کیا وہ سعید اور خوش نصیب نہ تھے)۔

فَمَسَحَتْ بِعَارِضَيْهَا. انہوں نے اپنے گالوں پر ہاتھ پھیرا (اُن پر خوشبو لگائی تاکہ سوگ کا شبہ نہ رہے)۔

اَنَّهُ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ اِمْرَأَةً فَقَالَ شُمِّيْ عَوَارِضَهَا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیمؓ کو بھیجا ایک عورت کو دیکھنے کے لئے (شاید آپ اُس سے نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) اور فرمایا کہ اُس کے وہ دانت سونگھ جو گال کے تلے ہوتے ہیں (تاکہ اُس کے منہ کی بُو کا حال معلوم ہو)۔

تَجْلُوْ عَوَارِضَ ذِيْ ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ. ہنستے وقت وہ چمکتے ہوئے دانت دکھلاتی ہے (نہایہ میں ہے کہ عوارض وہ دانت جو منہ کے عرض میں ہوتے ہیں یعنی ثنایا اور اضراس کے درمیان)۔

فَيُصِيْبُ مِنْ جَزْرِهَا وَرِسْلِهَا وَعَوَارِضِهَا. اُن کے بالوں کو اور دودھ کو اور جو اُن میں سے سقط ہو جائے (بیمار یا لنگڑا ہو جائے) کام میں لا سکتا ہے۔

وَاَضْرِبُ الْعَرُوْضَ. اور میں اِدھر اُدھر جانے والے اونٹ کو سیدھا کرتا ہوں مار کر یعنی شریر اونٹ کو مارتا ہوں (اُس کو سیدھا اور درست کرتا ہوں یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص راستی اور انصاف سے منہ پھیرتا ہے اُس کو راہ پر لاتا ہوں)

تَعَرُّضِيْ مَدَارِجًا وَسُوْمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ. اِدھر اُدھر مڑ کر راستوں میں چل اور سخت گلیوں سے بچی رہ جیسے جوزہ ستاروں کے بیچ میں سے ہو کر نکل جاتا ہے (جوزا کے ستارے بھی اِدھر اُدھر واقع ہیں سیدھے نہیں ہیں)۔

مَدْحُوْسَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ مٹی میں دھنسی ہوئی اور پُر گوشت ہونے کی وجہ سے چرنے میں اِدھر اُدھر ڈھل جاتی ہے (یہ کعب کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)۔

قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا. کہنے لگے یہ ابر تو ہم پر برستا معلوم ہوتا ہے۔ عَارِض وہ ابر جو آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ہو۔

فَاَخَذَ فِيْ عَرُوْضٍ اٰخَرَ. پھر اُنہوں نے گفتگو کا رنگ بدل دیا (اور باتیں کرنے لگے)۔

عَرُوض۔ پہاڑ کے عرض میں جو راستہ ہو اور جو مقام چلنے میں ہمارے مقابل آجائے۔

فَأَمَرَ أَنْ يُؤْذِنُوا أَهْلَ الْعَرُوضِ۔ آپ نے حکم دیا کہ مکّہ اور مدینہ کے اطراف میں جو لوگ بستے ہیں اُن کو خبردار کر دیں (مکہ اور مدینہ اور یمن کو عَرُوض کہتے ہیں اور حجاز کے ملک میں جو گاؤں ہیں یا کسان بستے ہیں اُن کو اَعْرَاض کہتے ہیں اُس کا مفرد عِرض ہے بہ کسرۂ عین)۔

إِنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى بَلَغَ الْعُرَيْضَ۔ ابوسفیان مکہ سے نکلا یہاں تک کہ عریض جا پہنچا۔ عُرَیض ایک وادی ہے مدینہ میں وہاں مدینہ والوں کے جانور وغیرہ رہتے تھے۔

سَاقَ خَلِيجًا مِنَ الْعُرَيْضِ۔ وہ عریض میں سے خلیج کی طرف ہانک لے گیا (یعنی دریا کا راستہ لیا)۔

ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ مِنْهُنَّ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمُعَارَضَةُ۔ تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے اُن میں سے ایک اُدھار بیچنا (ایک ٹھہرا کر کیونکہ اُس میں اُس غریب مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے جس کے پاس نقد پیسہ نہیں ہے) دوسرے مبادلہ یعنی ایک جنس دے کر اُس کے بدلے دوسری جنس لینا، مثلاً ایک غلّہ یا میوہ کے بدلے دوسرا غلّہ یا میوہ لینا۔ اسی طرح جانوروں، یا کتابوں یا اور اشیاء کا مبادلہ غرض جس معاملہ میں دونوں طرف میں اسباب ہو نقد پیسہ نہ ہو اُس کو معارضہ کہیں گے)۔

لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔ تونگری اور امیری یہ نہیں ہے کہ دنیا کا بہت سامان اور اسباب ہو (جس کو نادان لوگ تونگری سمجھتے ہیں) بلکہ تونگری دل کی تونگری ہے یعنی ہمت کا بلند ہونا اور کسی چیز کی طمع اور خواہش نہ رکھنا جتنا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر شاکر اور خوش رہنا اُس کو بہت سمجھنا زیادہ کی آرزو نہ کرنا (تونگری بدل است نہ بمال)۔

إِيتُونِي بِعَرْضِ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ۔ (معاذ نے یمن والوں سے کہا) تم مجھ کو زکوٰۃ میں سامان دو جیسے کمبل یا اور پہننے کے کپڑے (اَهْوَنُ یعنی یہ سامان ہلکا ہے اُس کا پہنچا دینا مدینہ میں آسان ہے برخلاف جانوروں کے کہ اُن کا مدینہ تک بھیجنا مشکل ہے اسی طرح غلّہ کا۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زکوٰۃ میں مال کی قیمت ادا کرنا درست ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے اور شاید معاذ نے ایسا کیا ہو کہ جانور اور غلّہ زکوٰۃ میں لے کر پھر اُس کے بدلہ کپڑا لے لیا ہو)۔

مَنْ تَعَلَّمَ لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا۔ جو شخص دنیا کا مال و اسباب کمانے کے لئے علم حاصل کرے۔

مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ مِلْكٍ وَعُرْمَانٍ وَمَزَاهِرَ وَعُرْضَانٍ۔ اُن کے پاس جو ملک (املاک اور کھیت اور باجے اور بکریاں وغیرہ ہوں (عُرْضَان جمع ہے عَرِیض کی وہ بکری جو ایک سال کی ہو گئی ہو۔ بعضوں نے کہا خصی بکری اور عَرض کی بھی جمع ہو سکتی ہے یعنی وہ وادی جس میں کھجور وغیرہ کے بہت درخت ہوں)۔

إِنَّهُ حَكَمَ فِي صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنَّهُ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِهَا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بکریوں والے کے باب میں یہ حکم دیا کہ وہ اُن کا دودھ پیئے خصی جانوروں کا گوشت کھائے۔

فَتَلَقَّتْهُ امْرَأَةٌ مَعَهَا عَرِيضَانِ أَهْدَتْهُمَا لَهُ۔ پھر ایک عورت آپ سے ملی اُس کے ساتھ دو بکریاں تھیں سال سال بھر کی جن کو اُس نے تحفہ کے طور پر گزرانا۔

عَرُوض۔ ایک سال کا بکرا۔

أُدْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْزِقُ۔ میں بن بھکان کا تیر مارا کرتا تھا وہ گھس جاتا تھا (اُسی سے شکار کیا کرتا تھا جس کو

عربی میں مِعْرَاض کہتے ہیں کیونکہ وہ چوڑان کی طرف سے جاکر لگتا ہے نوک سے نہیں لگتا اگر نوک کی طرف سے لگے اور خون بہا دے تو اس کا شکار بھی حلال ہے)۔

مَا اَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ۔ جو بن پیکان کا تیر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی مار سے مرجائے تو وہ حلال نہیں۔ طیبی نے کہا مِعْرَاض اُس لکڑی یا سوٹے کو بھی کہتے ہیں جس کے ایک جانب لوہا لگا ہو)۔

خَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُوْنَہٗ عَلَیْہِ۔ اپنے برتنوں کو (جن میں کھانا پانی ہو) ڈھانپ دیا کرو۔ (اگر سرپوش نہ ملے تو) ایک آڑی لکڑی ہی اُس پر رکھ دیا کرو (پانی اور کھانے کے برتن کو رات کو کھلے چھوڑ دینا اندیشہ ناک ہے۔ بعضوں نے کہا رات اور دن دونوں میں کھلے چھوڑنا منع ہے کیونکہ حدیث میں رات کی قید نہیں ہے)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِیْرِ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ فتنے دلوں پر اس طرح بچھائے جائیں گے جیسے بوریا بچھایا جاتا ہے) یا فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے جیسے سپاہی بادشاہ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ فتنوں کی بھرمار ہوگی ایک اُٹھا بھی دور نہیں ہوا کہ دوسرا اُٹھے گا)۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا۔ قرض لینے میں آندھی بن گیا (جو سامنے آیا اُس سے قرض مانگنے لگا یا ادائی کی فکر نہ کرکے قرض لینا شروع کر دیا یا جس نے یہ نصیحت کی کہ اب قرض نہ لو اُس کی نصیحت کا کچھ خیال نہ کیا اور قرض لیتا رہا)

اِنَّ رَکْبًا مِّنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِیْنَ عَرَضُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَکْرٍ ثِیَابًا بِیْضًا کچھ سواروں نے جو مسلمان سوداگر تھے (اور شام کے ملک سے آرہے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کو سفید کپڑے

تحفہ گزرانے (جب آپ ہجرت کے سفر میں ابو بکر رضؓ کے ساتھ مدینہ جارہے تھے (تَعْرِیْض ہدیہ اور تحفہ گزراننا۔ اسی سے ہے عُرَاضَۃ جو سفر سے آنے والا تحفہ کے طور پر لائے)۔

اَیْنَ مَا جِئْتَ بِہٖ مِمَّا یَاْتِیْ بِہِ الْعُمَّالُ مِنْ عُرَاضَۃِ اَھْلِھِمْ (جب معاذ بن جبل رضؓ یمن کی صوبیداری سے لوٹ کر آئے تو اُن کی بیوی اُن سے کہنے لگیں) اجی وہ تحفہ یا ہدیہ کہاں ہے جو صوبیداروں کو اُن کے گھر والوں کے لئے ملا کرتا ہے (یعنی جیسے تمام دنیا دار حاکموں کا قاعدہ ہے کہ وہ رعایا سے حصے اور تحفے اور نذریں لیا کرتے ہیں تم کیا لے کر آئے۔ اُن کی بیوی نے یہ سمجھا کہ معاذؓ بھی دوسرے حاکموں کی طرح رشوت خوار ہیں)۔

قَدْ عُرِضُوْا فَاَبَوْا۔ اُن کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن انھوں نے کھانے سے انکار کیا (اور کہا جب ابو بکرؓ لوٹ کر آئیں گے تو اُنہی کے ساتھ کھائیں گے۔ جب تک وہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ہم بھی کھانا نہیں کھائیں گے یہ قصہ حضرت ابو بکر رضؓ کے مہمانوں کا ہے جو مشہور ہے)۔

فَاسْتَعْرَضَھُمُ الْخَوَارِجُ۔ خارجیوں نے جس طرح بن سکا اُن کو قتل کیا (اُن کے قتل کرنے میں کچھ پس و پیش نہیں کیا)۔

اِنَّہٗ کَانَ لَا یَتَاَثَّمُ مِنْ قَتْلِ الْحَرُوْرِیِّ الْمُسْتَعْرِضِ۔ وہ خارجی کے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو مسلمانوں کے قتل کے درپے ہو (بلکہ ایسے خارجی کا مار ڈالنا ثواب ہے جو دوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھے اُن کا خون اور مال حلال جانے)۔

کَانَ یَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ جرف میں لوگوں کا جائزہ لیتے اُن کا حال دریافت کرتے (جُرُف ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

تَدَعُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُوَ مُعْرَضٌ لَكُمْ۔ تم امیر المومنین رض کو چھوڑ دیتے ہو اور وہ تمہارے سامنے موجود ہیں (ایک روایت میں مُعْرِضٌ بہ کسرۂ راء ہے۔ حربی نے کہا یہی صحیح ہے اور ترجمہ وہی ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا فِيْهِ اِعْتِرَاضٌ۔ عثمان بن ابی العاص نے ایک شخص کو دیکھا جو حق بات کو ماننے سے گریز کرتا تھا (اُس میں تعصب اور عناد تھا خواہ مخواہ باطل کی پیروی پر اصرار کرتا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِعْتَرَضَ الشَّيْءَ۔ جب خواہ مخواہ تکلف کے ساتھ کوئی بات اختیار کرے)۔

اِنَّهٗ شَدِيْدُ الْعَارِضَةِ۔ وہ بڑا بہادر اور دلیر یا بڑا بات کرنے والا فصیح اللسان ہے۔

رُفِعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارِضُ الْيَمَامَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کو عارض الیمامہ دکھلایا گیا (وہ ایک موضع کا نام ہے)۔

عُرْضَتُهَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْهُوْلٌ۔ (یہ کعب بن زہیر رض کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے عُرْضَۃ کہتے ہیں اُس چیز کو جو تیار کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں بَعِيْرٌ عُرْضَةٌ لِلسَّفَرِ۔ یعنی وہ اونٹ جو سفر کرنے کے لئے مضبوط اور طاقت ور ہو)۔

اِنَّ الْحَجَّاجَ كَانَ عَلَى الْعَرْضِ وَعِنْدَهٗ ابْنُ عُمَرَ۔ حجاج لشکروں کو دیکھ رہا تھا اور اُس کے پاس عبداللہ بن عمر رض موجود تھے۔

اَلْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ۔ اُستاد کو حدیث سُنانا یاد سے یا کتاب میں دیکھ کر۔

عَرْضُ الْمُنَاوَلَةِ۔ یہ ہے شاگرد اپنے استاد کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی کتاب استاد کے سامنے پیش کرے اور استاد اس کو دیکھ کر صحیح کر کے پھر شاگرد کو دیدے اور ان حدیثوں کی اپنے سے روایت کرنے کی اجازت دیدے۔

يَعْرِضُهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سُناتے (ہر سال ایک بار دَور کرتے لیکن جس سال وفات ہوئی اُس سال دو بار دور کیا۔ ایک روایت میں يُعَارِضُ ہے یعنی دَور کرتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ زید بن ثابت رض نے آخری دَور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سُنا تھا)۔

فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس وعظ میں بیٹھنے سے مُنہ پھیر لیا (وہاں سے چل دیا) اللہ تعالیٰ نے بھی اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا (شاید وہ منافق ہوگا)۔

فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ۔ تکیہ کے عرض میں لیٹے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی اُس کے طول میں لیٹے۔ ابن عباس رض اس وقت بچے تھے اور میمونہ اُن کی خالہ تھیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اپنے پاس سُلا لیا)۔

لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُ تَعْرِضُ۔ یا تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ۔ برابر اُس کپڑے کی مورتیں نماز میں مجھ پر کھل رہی تھیں (اور میرا خیال اُن کی طرف بٹ رہا تھا)۔

يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ۔ یا يَعْرِضُ۔ اونٹ کو اپنے سامنے کر لیتے اور اُس کی آڑ میں نماز پڑھتے۔ (معلوم ہوا کہ جانور اگر نماز میں سامنے ہو تو کوئی قباحت نہیں لیکن گائے کو اگر سامنے کرے تو مکروہ ہے کیونکہ مشرکین اُس کی پوجا کرتے ہیں)۔

خَشَبَةٌ مُعَرَّضَةٌ۔ آڑی رکھی ہوئی لکڑی۔

تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ۔ حاجت پیش آتی۔

وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے (

اور ہیں آپ کے اور قبلہ کے درمیان آڑی پڑی رہتی
معلوم ہوا کہ اگر نماز میں عورت سامنے پڑی ہو تو قباحت
نہیں)۔

يَعْرِضُهَا وَيُعِيْدَانِ لَهُ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ابو طالب سے اُن کی موت
کے وقت یہ فرما رہے تھے (چچا تم ایک بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کہہ لو۔ لیکن ابو جہل اور ابن امیہ ہر بار اُن سے یوں کہتے
کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو۔ آخر
اُن کی قسمت میں ایمان نہ تھا اُنھوں نے اخیر یہ کلمہ کہا
عَلٰی دِيْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اور اُن کا خاتمہ شرک
ہی پر ہوا)۔

عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ مِنْ اَشْرَافِ اَهْلِ الطَّائِفِ۔ میں نے اپنے آپ کو ابن
عبد یالیل پر پیش کیا جو طائف کے سرداروں میں سے
تھا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کی ایذا دہی
سے تنگ آ گئے تو طائف تشریف لے گئے اور وہاں کے
سردار ابن عبد یالیل سے آپ نے درخواست کی کہ
مجھ کو اپنی پناہ میں لے لو اور میری مدد اور حفاظت
کرو لیکن طائف والوں کی قسمت میں یہ شرف نہ تھا
اُنھوں نے آپ کی درخواست قبول نہ کی بلکہ ڈھیلوں اور
پتھروں سے آپ کو مارا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں
مبارک خون آلود ہو گئے)۔

عَرَضَهُ يَوْمَ اُحُدٍ۔ اُحد کے دن آپ نے عبد اللہ
بن عمرؓ کو جانچا کہ وہ فوج میں لینے کے لائق ہیں یا نہیں۔

ذٰلِكَ الْعَرْضُ۔ (یہ جو قرآن شریف میں ہے کہ
اُن کے اعمال کا حساب کیا جائے گا) تو اُس کا مطلب
یہ ہے کہ اُس کے اچھے بُرے اعمال اُس کو بتلا دیئے
جائیں گے (پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو
بخش دے گا اور بُرے اعمال پر مواخذہ نہ کرے گا۔
لیکن جس شخص سے چھان بین کر حساب لیا جائے گا وہ
تو تباہ ہو گا)۔

فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ۔ اپنی بیٹیوں کو مجھ پر
پیش نہ کرو (کیونکہ وہ مجھ پر حرام ہیں۔ یہ آپ نے امّ حبیبہؓ
سے فرمایا۔ ایک روایت میں فَلَا تَعْرِضْنَ ہے تو
خطاب سب بیویوں کو ہو گا)۔

عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ۔ آدمی پر جب تک وہ برزخ
میں رہتا ہے اُس کا ٹھکانا صبح اور شام پیش کیا
جاتا ہے (یعنی اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت میں اُس کا
مقام اُس کو بتلایا جاتا ہے اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں
اُس کا ٹھکانا اُس کو دکھایا جاتا ہے پھر بہشتی تو جلدی
قیامت قائم ہونے کی آرزو کرتا ہے اور دوزخی چاہتا
ہے کہ قیامت میں جتنی دیر ہو اتنی ہی بہتر ہے)۔

عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ۔ اُس کا مقصود ملاقات ہے۔

فَعَرَّضَ۔ حضرت عمرؓ نے اشارے کنایے میں کہا۔
(صاف صاف حضرت عثمانؓ پر انکار نہیں کیا یہ تعریض
سے نکلا ہے یعنی اشارے کنایے میں کوئی بات کہنا)۔

فَاَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهٗ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَاتٍ۔
اجازت دی اور اُن سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات
میں آئے۔

قَالُوْا فَاعْرِضْ۔ انہوں نے کہا اچھا پیش کرو۔

تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔
ہر پیر اور جمعرات کو میری امت کے اعمال میرے سامنے
پیش کئے جاتے ہیں (یعنی اجمالاً نہ کہ تفصیلاً نام بنام اور
اسی لئے دوسری حدیث میں ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے
دن آپ کے حوض کوثر پر آنے کا قصد کریں گے لیکن
فرشتے اُن کو دھکیل دیں گے۔ آپؐ فرمائیں گے یہ تو میرے
لوگ ہیں اُن کو آنے دو۔ فرشتے عرض کریں گے آپ کو
معلوم نہیں انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا گُن نکالے)۔

تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ۔ ہر جمعہ کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے یا اُس فرشتہ کے سامنے جس کو اعمال کا کام سپرد ہے پیش کئے جاتے ہیں۔

عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا۔ میرے پروردگار نے مجھ سے یہ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم کہو تو میں مکّہ کے پتھریلے میدان کو سب سونا کردوں (یعنی اگر تم کو دنیا کے مال و دولت کی خواہش ہے تو ابھی مکّہ کا سارا میدان سونا ہو جاتا ہے جتنا چاہو لو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی خواہش نہیں کی اور عرض کیا مجھ کو دنیا کی دولت نہیں چاہیئے ایک دن بھوکا رکھ ایک دن کھانا کھلا جب بھوکا ہوں تو صبر کروں اور جب پیٹ بھرے تو شکر کروں)۔

اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ۔ دنیا تو ایک قلیل سودا (تیار مال) ہے جو ابھی ملتا ہے (نقد ہے مگر اُس کو ثبات اور قرار نہیں) نیک اور بد سب اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں (اور آخرت کا سودا گو اُدھار ہے مگر اپنے وعدے پر ملنے والا ہے اور اُس کو ثبات اور قرار ہے)۔

اِنَّكُمْ مَّعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِكُمْ۔ (اس میں قلب ہے اصل یوں ہے اِنَّ اَعْمَالَكُمْ مَّعْرُوْضَةٌ عَلَيْكُمْ) تمہارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے۔

هٰذِهِ الْخُطُوْطُ الْاَعْرَاضُ۔ یہ جو باریک باریک لکیریں ہیں یہ آفتیں اور بیماریاں ہیں جو انسان کو زندگی میں لاحق ہوتی ہیں (اور وہ لمبی لکیر جو باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو ہے بقولِ شخصے "آرزو کی رسی دراز ہوتی ہے)۔

اَعْرَاضٌ بَشَرِيَّةٌ۔ (یہ عَرَض کی جمع ہے) یعنی وہ بیماریاں جو آدمی کو لاحق ہوتی ہیں۔

لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا كَرِهْتُ۔ اگر دجال کا کام مجھ کو دیا جاتا تو میں ناپسند نہ کرتا گو میں دجال نہیں ہوں لیکن دجال بننا پسند کرتا ہوں۔ یہ ابن صیاد نے کہا معلوم ہوا کہ وہ کافر تھا)۔

فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ۔ انہوں نے اپنے آپ کو اُن کو دکھلایا۔

فَسَتَرْتُهٗ عَلَی الْعَرْضِ۔ میں نے اُس کو مچان پر لٹا دیا۔

عَرَضًا لِّلْاٰفَاتِ۔ آفتوں کا نشانہ۔

اَلتَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔ گناہ کے بعد توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

اِسْتَعْرَضَ اَهْلَ مَكَّةَ۔ مکّہ والوں کو ایک طرف سے قتل کرتا جا کچھ نہ پوچھ۔

يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ۔ قیامت کے دن تین بار لوگوں کی پیشی ہوگی (یعنی پروردگار کے اجلاس میں پہلی پیشی میں تو لوگ بحث و مباحثہ اور عذرات کریں گے کہ ہمارے پاس تیرے پیغام لانے والے نہیں آئے ہم بے خبر رہے دوسری پیشی میں اپنے قصور کا اقرار کریں گے۔ تیسری پیشی میں نامۂ اعمال کی تقسیم ہوگی)

اَعْرَضُهَا عَرْضًا۔ شاید اخیر کی جماعت عرض اور عمق میں زیادہ ہو (یعنی میری اُمّت کا آخری حصہ علم اور فضل میں اگلی جماعتوں سے بڑھ کر ہو)۔

عَرَضَ فُلَانٌ۔ بن بیماری مرگیا۔

مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهٗ وَمَنْ مَّشٰى عَلَى الْكَلَّاءِ قَذَفْنٰهُ فِی النَّهَرِ۔ جو شخص اشارے کنایے میں کسی کو زنا کی تہمت لگائے گا تو ہم بھی اُس سے تعریض کریں گے (اُس کو ہم بھی تھوڑی سزا دیں گے) اور جو شخص کنارے پر چلے گا (صاف صریح زنا کی تہمت لگائے گا) اُس کو

ہم دریا میں پھینک دیں گے (پوری حد قذف لگائیں گے)۔

مَا عَظُمَتْ نِعْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى عَبْدٍ اِلَّا عَظُمَتْ مُؤْنَةُ النَّاسِ عَلَيْهِ فَمَنْ لَّمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمُؤْنَةَ فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوتا ہے تو اُس پر لوگوں کا بوجھ بہت ہوتا ہے (عیال واطفال دوست آشنا عزیز واقربا خدمت گار نوکروں وغیرہ کی پرورش اُس کے ذمہ ہوتی ہے) پھر جو کوئی اس بوجھ کو نہ اُٹھائے (اُن کی خبر گیری بار سمجھ کر چھوڑ دے) تو اُس نے اللہ کے احسان کو زوال کے لئے پیش کیا (اب اللہ کی نعمت بھی اُس پر سے اُٹھالی جائے گی کسی دوسرے کو ملیگی)۔

تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ لِلّٰهِ نَفَحَاتٍ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ۔ اللہ کی رحمت کے جھونکوں کے منتظر رہو کیونکہ اس کی رحمت کے جھونکے چلتے رہتے ہیں (وہ جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چلاتا ہے)

عَرُوْض۔ مکہ اور مدینہ اور وہ علم جس سے شعر کے اوزان معلوم ہوتے ہیں۔

فَاِنْ عَرَضَ فِیْ قَلْبِكَ مِنَ الْمَاءِ شَیْءٌ۔ اگر پانی کی نسبت تیرے دل میں کوئی خیال پیدا ہو۔

تَعَرَّضَ لَكَ فِیْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ۔ اُس رات کو تیرا فضل وکرم چاہنے کے لئے پیش آنے والے پیش آئے۔

صُوْنُوْا اَعْرَاضَكُمْ۔ اپنی عزتیں بچائے رکھو (یہ عِرض بکسرۂ عین کی جمع ہے بمعنے عزت اور بدن ونفس)۔

اِسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ۔ جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچا رہے اُس نے اپنے دین اور اپنے نفس کو بچا لیا (گناہ میں نہیں پھنسایا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ بِعِرْضِیْ عَلٰى مَنْ ذَكَرَنِیْ۔ یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کر دیا اُن لوگوں پر جو میرا ذکر کریں (یعنی اگر وہ میری بُرائی بھی کریں تو میں نے اُن کو معاف کر دیا میں آخرت میں اُس کا کوئی مواخذہ نہیں چاہتا)۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت کا قرض لوگوں پر اُس دن کے لئے رہنے دے جب تو محتاج ہوگا (یعنی اگر کوئی تیری برائی کرے تو اُس کی بُرائی نہ کر اُس کے بدلے آخرت میں تجھ کو اُس کی نیکیاں ملیں گی جب تو نیکیوں کا محتاج ہوگا)۔

اِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ يَّسِيْلُ مِنْ اَعْرَاضِهِمْ۔ وہ ایک پسینہ ہوگا جو اُن کے جسموں سے بہے گا (بس یہی پاخانہ پیشاب سمجھو، بہشتی لوگ نہ پاخانہ کریں گے نہ پیشاب)

عَرَضَ الرَّجُلُ۔ وہ مکہ مدینہ میں آیا۔

رَجُلٌ عِرِّيْضٌ۔ جو لوگوں کے ساتھ بدی سے پیش آئے۔

عَرَضٌ۔ اسباب، مال متاع، روپیہ اشرفی کے سوا (اُس کو عین کہتے ہیں)۔

عَرَضٌ۔ جوہر کے مقابل یعنی جو بالذات قائم نہ ہو جیسے سیاہی، سفیدی، سُرخی، زردی وغیرہ۔

اِسْتَعْرَضْتُهٗ۔ میں نے کہا پیش کر۔

عَرِطَ۔ اتنا کھانا کہ دانت جھڑ جائیں۔

عَرُوْطٌ۔ وہ اونٹنی جو درخت میں سے اتنا کھائے کہ اُس کے دانت جھڑ جائیں۔

عَرَطَ عِرْضَهٗ۔ اپنی عزت پر بٹہ لگایا۔

اِعْتِرَاطٌ۔ کسی کا عیب کرنا۔

عُرْطُبَةٌ۔ ستار، طنبورہ، طبلہ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِكُلِّ مُذْنِبٍ اِلَّا صَاحِبَ عُرْطُبَةٍ اَوْ كُوْبَةٍ۔ اللہ تعالیٰ ہر گنہگار کو بخش دیتا ہے مگر طنبورہ، یا ستار اور طبلہ بجانیوالوں کو نہیں)

نَھٰی عَنِ اللَّعِبِ بِالْعَرْطَبَۃِ۔ آپ نے ستار یا طنبورہ یا طبلہ بجانے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا عرطبہ طبلہ اور کوبہ طنبورہ۔ مترجم کہتا ہے مراد وہ لوگ ہیں جو اُس کا پیشہ کرتے ہوں۔ اور بعضوں نے عام رکھا ہے اور بعضوں نے عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں اُن کا بجانا جائز رکھا ہے۔ امام ابن حزم کا یہی مذہب ہے)۔

عَرْعَرَۃٌ۔ اکھیڑنا، نکالنا، ہلانا۔

عُرْعُرٌ۔ بدخلقی۔

عَرْعَرٌ۔ ڈانٹ۔

عُرْعُرَۃٌ۔ چوٹی بلندی، کوہان، ناک کا بالائی حصّہ۔ وَالْعَدُوُّ بِعُرْعُرَۃِ الْجَبَلِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

عَرْفٌ۔ ایال کاٹنا، انتظام کرنا۔

مَعْرِفَۃٌ۔ یا عِرْفَانٌ۔ یا عِرْفَۃٌ۔ یا عِرِفَّانٌ حواس سے پہچاننا، یا جاننا، اقرار کرنا، بدلہ دینا، جماع کرنا۔

عَرْفٌ۔ بہت خوشبو لگانا۔

تَعْرِیْفٌ۔ عرفات میں ٹھہرنا، خوشبو لگانا، معلوم کرانا آگاہ کرنا، بتلانا، کسی چیز کی ماہیت بتلانا، عرف میں مدح و ثنا کرنے کو کہتے ہیں (یعنی اہلِ ہند کے عرف میں)۔

اِعْرَافٌ۔ ایال بڑھ جانا۔

تَعَرُّفٌ۔ طلب کرنا، درپے ہونا۔

تَعَارُفٌ۔ ایک دوسرے کو پہچاننا۔

اِعْتِرَافٌ۔ اقرار کرنا، پہچاننا۔

مَعْرُوْفٌ۔ کا لفظ قرآن و حدیث میں بہت جگہ آیا ہے اُس کے معنے ہر نیک کام جس میں اللہ کی اطاعت ہو، یا لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو، یا جس کام کی شریعت نے ترغیب دی ہو، اُس کی ضد مُنکَر ہے۔ مَعْرُوْفٌ حسنِ صحبت اور معاشرت کو بھی کہتے ہیں، مروّت اور احسان کو بھی۔

اَھْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الدُّنْیَا ھُمْ اَھْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الْاٰخِرَۃِ۔ جو لوگ دنیا میں خلق اللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں وہ آخرت میں بھی اچھا سلوک کرنے والے ہوں گے، یا آخرت میں اُن کو اچھا بدلہ ملے گا، (مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیا میں غریبوں پر رحم کرکے اُن سے اچھا سلوک کرتے ہیں قصور کے وقت اُن کی سفارش کرکے سزا سے بچا دیتے ہیں تو وہ آخرت میں بھی الیسا درجہ پائیں گے کہ موحد گنہگاروں کی شفاعت کرکے اُن کو عذاب سے بچا دیں گے۔ بعضوں نے کہا اُن کے حُسنِ سلوک کی وجہ سے اُن کی نجات ہو جائے گی اور اُن کی دوسری نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ نیکیاں اُن لوگوں کو دیں گے جن کی بُرائیاں نیکیوں سے بھاری نکلیں گی تو آخرت میں بھی وہ سلوک کرنے والے ہوئے جیسے دنیا میں سلوک والے تھے)۔

اَوْ تَفْعَلُ مَعْرُوْفًا۔ یا کوئی نیک کام کرتی (یعنی جب میوہ کاٹتی تو اُس میں سے کچھ فقیروں کو دیتی)۔

لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چھ حق ہیں جو حُسنِ سلوک سے متعلق ہیں۔

قَرَءَ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں سورۂ والمرسلات عرفا پڑھی یعنی قسم ہے اُن فرشتوں کی جو نیکی اور بھلائی پہنچانے کے لئے بھیجے جائیں یا جو فرشتے پے درپے ایک دوسرے کے بعد بھیجے جائیں۔

لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ۔ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا (بہشت سے اس قدر دور رہے گا کہ اس کی خوشبو بھی اُس کی ناک تک نہ پہنچے گی۔ حالانکہ بہشت کی خوشبو ستّر برس کی راہ تک پہنچتی ہے)۔

حَبَّذَا الْاَرْضُ الْکُوْفَۃُ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَھْلَۃٌ

مَعْرُوْفَةٌ کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے۔ ہموار نرم خوشبودار۔

تَعَرَّفْ اِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ۔ اللہ کو آرام اور راحت کے زمانہ میں اپنی عبادت اور اطاعت بتلاتا رہ وہ سختی کے وقت تجھ کو بچائے گا۔ (تیری مدد کرے گا۔ یعنی ہر آدمی کو لازم ہے کہ عیش اور عشرت کے زمانہ میں اللہ کو نہ بھولے اس کی عبادت کرتا رہے اُس کا شکر بجالاتا رہے تو مصیبت کے وقت میں وہ بھی اُس کو نہیں بھولے گا)۔

فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ رَبَّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ۔ فرشتے قیامت کے دن خدا پرستوں سے کہیں گے کیا تم اپنے پروردگار کو پہچانتے ہو وہ کہیں گے جب وہ کوئی اپنی صفت ظاہر کرے گا تو ہم اُس کو پہچان لیں گے (کیونکہ اس کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح نہیں ہیں پھر جب کوئی ایسی صفت وہ نمایاں کرے گا تو ہم پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا سچا معبود ہے جل جلالہٗ)۔

فَاِنْ جَاءَ مَنْ يَعْتَرِفُهَا۔ اگر کوئی ایسا شخص آجائے جو گمشدہ چیز کا برابر پتہ اور نشان بیان کرے (جس سے معلوم ہو کہ وہ اُس کا مالک ہے)۔

ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً۔ پھر ایک سال تک اس کو پہچنوا (لوگوں سے اُس کا ذکر کرتا رہ، اُس کے مالک کو تلاش کرتا رہ)۔

عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا۔ ایک سال تک اُس کو پہچنوا پھر اُس کے سربندھن کو یاد رکھ (جب اُس کا مالک آجائے اور ایسی صفت بیان کرے جس سے یقین ہو جائے کہ وہی اُس کا مالک تھا تو اگر وہ شئ بجنسہٖ موجود ہو تو اُس کو دیدے اور اگر اپنے خرچ میں لاچکا ہے تو اُس کا بدل ادا کرے)۔

اَطْرُدْنَا الْمُعْتَرِفُوْنَ۔ ہم نے جرم کا اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کیا، ایک روایت میں اَطْرُدُوا الْمُعْتَرِفِيْنَ یعنی جرائم کے اقرار کرنے والوں کو نکال باہر کرو۔ (حضرت عمرؓ کا یہ قول ہے انھوں نے جرم کا اقرار کرنا بُرا سمجھا اور اُس کا چھپانا مناسب جانا)۔

لَتَرُدَّنَّهٗ اَوْ لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تو اُس کو واپس کردے ورنہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرا حال بیان کرکے تجھ کو سزا دلواؤں گا۔

اَلْعِرَافَةُ حَقٌّ وَالْعُرَفَاءُ فِي النَّارِ۔ قوم یا قبیلے کا چودھری اور نقیب ہونا ضروری ہے (تاکہ بادشاہ اور حاکم ہر ایک کا حال اُس سے دریافت کرسکے) لیکن چودھری اور نقیب دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ اکثر چودھری اور نقیب نفسانیت کو دخل دے کر لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے ہیں اور حاکم سے لگائی بجھائی کرکے غریبوں کو ستاتے ہیں۔ ... عُرَفَاءُ جمع ہے عَرِيْف کی یعنی میر محلہ اور سردار کسی قوم یا قبیلے کا)۔

فَعَرَّفْنَا اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔ ہم پر بارہ ۱۲ آدمیوں کو چودھری اور نقیب بنایا (یعنی بارہ ۱۲ گروہ پر۔ ایک روایت میں فَفَرَّقْنَا ہے۔ یعنی ہمارے بارہ ۱۲ فرقوں پر بارہ آدمی مقرر کیے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عرافت جائز ہے لیکن احتیاط اور سچائی کے ساتھ اُس کا کام کرنا ضروری ہے ورنہ دوزخ تیار ہے)۔

اَهْلُ الْقُرْاٰنِ عُرَفَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قرآن کے قاری بہشت والوں کے سردار اور چودھری ہوں گے۔

ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ۔ پھر اُس جانور کی قربانی پُرانے گھر یعنی حرم میں ہو گی یعنی عرفات میں وقوف کرنے کے بعد۔

مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا۔ جو شخص نجومی یا فال

کھو لینے والے یا کاہن کے پاس آئے (جو آیندہ کی باتیں بتلاتا ہے اُس سے غیب کی بات پوچھے یا اُس کی تصدیق کرے) تو اُس کی نماز قبول نہ ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اُترا اُس سے الگ ہوگیا (دینِ اسلام سے باہر ہوگیا)۔

مَا اَكَلْتُ لَحْمًا اَطْيَبَ مِنْ مَعْرَفَةِ الْبِرْذَوْنِ کوئی گوشت میں نے ترکی گھوڑے کی گردن کے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا۔ مَعْرَفٌ وہ مقام گھوڑے کی گردن کا جس پر ایال ہوتی ہے۔

جَاءُوْا كَاَنَّهُمْ عُرْفٌ وہ اس طرح آئے گویا جھنڈ جھنڈ (یعنی ایک کے پیچھے ایک) ہیں۔

كَانَ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی ایال پر ہاتھ پھیرتے تھے (شفقت اور پیار کی راہ سے)۔

مَعَارِفُهَا دِفَاؤُهَا۔ گھوڑوں کی ایالیں اُن کی کملیاں ہیں (جن سے سردی کی روک کرتے ہیں)۔

اَطْيَبُ مِنْ رِيْحٍ اَوْ عَرْفِ مِسْكٍ۔ مشک کی خوشبو سے زیادہ لطیف اور بہتر۔

وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔ خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی (یعنی شہیدوں کے خون کی) اور رنگ خون کا رنگ۔

فَعَرَفَ اِسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ۔ آپ کو حضرت خدیجہؓ کا اذن مانگنا یاد آگیا۔

لِيُؤْتُوْا مِنْ جَسَدِهٖ يَعْرِفُوْنَهٗ۔ اُن کے جسم کا کوئی ٹکڑا لے کر آئیں تاکہ اُس کی شناخت ہو۔

اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ۔ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہوگیا (یعنی السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ)۔

اَلْاِيْمَانُ نَفْسُ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ۔ (جہمیہ کہتے ہیں) ایمان فقط دل سے جان لینے اور پہچان لینے کا نام ہے (یعنی صرف تصدیق قلبی کافی ہے اقرار زبانی اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہمارا مذہب یہ ہے کہ ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔ دل سے یقین کرنا، زبان سے اقرار کرنا، ہاتھ پاؤں سے اعمال بجالانا)۔

فَلَاَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللّٰهُ۔ میں اللہ تعالیٰ کا آنا پہچان لوں گا۔

اَيُعْرَفُ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔ کیا بہشتی لوگ دوزخی لوگوں سے تمیز ہوسکتے ہیں۔

قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ۔ ہم نے اُس دن کو پہچانا اور اُس جگہ کو جہاں یہ آیت اُتری تھی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ (یعنی عرفات میں جمعہ کے دن یہ آیت اُتری تھی اور وہ دن ہمارے مذہب میں عید ہی کا دن ہے)۔

اَخَذَ مِنْكَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔ میں نے تیری خدمت کے لئے دیا اس لفظ سے جو عرف عام ہے وہ مراد ہوگا ہبہ یا عاریت۔

مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوجاتے کہ عورتیں نماز پڑھ کر لوٹتیں تو تاریکی کے وجہ سے اُن کی شناخت نہ ہوسکتی (کہ عورت ہے یا مرد)۔

وَكَانَ ذٰلِكَ يُعْرَفُ مِنْهُ۔ اُس کی پہچان آپ میں ہوجاتی (چہرے اور جسم پر اُس کا اثر نمایاں ہوجاتا)۔

عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے پر اُس کا اثر معلوم ہوتا (یعنی آندھی کے وقت جو آپ کو تردد ہوتا)۔

يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ۔ آپ پر رنج اور غم معلوم ہوتا تھا (جب زید اور جعفر کے شہادت کی خبر آئی)۔

سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ۔ قریب میں ایسے حاکم لوگ ہوں گے جن کے کچھ کام اچھے ہوں گے کچھ بُرے۔

فَمَنْ عَرَفَ بَرِیَٔ۔ جس نے حاکموں کی بُری بات کو پہچانا اُس کو نجات کا راستہ مل گیا۔ (وہ راستہ یہ ہے کہ اُس بُری بات پر انکار کرے ہاتھ یا زبان سے اُس کو مٹائے کم سے کم یہ ہے کہ دل سے بُرا جانے اگر ہاتھ اور زبان سے انکار کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ایسے حاکموں پر تلوار کیوں نہ اٹھائیں۔ فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور خلیفہ پر ہتھیار اٹھانا اُس سے لڑنا اُس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ وہ قواعد اور ارکانِ اسلام کے پابند رہیں گو وہ ظالم گنہگار ہوں لیکن اگر اسلام کے قواعد اور اصول کو بدل دیں تب تو اُن پر ہتھیار اُٹھانا اُن کو معزول کرنا جائز ہے)۔

هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ۔ پانی کا حال تو ہم کو معلوم ہے (کہ ہر شخص کو اُس کی احتیاج ہے اُس کا روکنا منع ہے) لیکن نمک کا روکنا کیونکر منع ہوگا۔

عَرَّفَهُ نِعْمَهُ فَعَرَفَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اس کو بتلائیں اُس نے اُن کو پہچانا (اُن کا اقرار اور اعتراف کیا)۔

إِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ۔ حیض کا خون کالا ہے عورتیں اُس کو پہچان لیتی ہیں۔

كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اُس تکبیر کی آواز سے پہچان لیتا (جو نماز کے بعد آپ بلند آواز سے کہتے۔ چونکہ ابن عباسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بچے تھے اس لئے صفوں کے پیچھے دور رہتے ہوں گے اُن کو دوسری تکبیروں کی جو نماز میں کہی جاتی ہیں آواز نہ پہنچتی ہوگی۔ بعضوں نے کہا ابن عباسؓ بوجہ صغر سنی کے مسجد میں آکر جماعت میں شریک نہ ہوتے اور اپنے گھر میں رہ کر نماز کا ختم ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر کی آواز سُنکر معلوم کر لیتے)۔

مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ۔ جو شخص مجھ کو پہچانتا ہے (کہ میں ابوذر غفاریؓ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جس کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے کسی شخص پر سایہ نہیں کیا) وہ تو مجھ کو پہچانتا ہے اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا وہ اب مجھ کو پہچان لے کہ میں جندب ہوں۔ (یہ حضرت ابو ذر غفاریؓ کا نام تھا)۔

لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ۔ ہم حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا نہیں جانتے تھے (بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ سمجھا جاتا تھا)۔

كَانَ وَجْهُهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔ آپ کا چہرہ مبارک ایسا نورانی تھا جیسے چاند کا ٹکڑا۔ ہم لوگوں کو ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔

عَرَفَہ اور عَرَفَات۔ وہ مقام جہاں نویں ذی الحجہ کو سب حاجی لوگ ٹھہرتے ہیں (اُس کا نام عرفہ اس وجہ سے ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا مدت تک جُدائی کے بعد وہاں آکر ملے تھے اور دونوں نے ایک دوسرے کو پہچانا تھا۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہاں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے)۔

أَعْرَاف۔ ایک مقام ہے دوزخ اور بہشت کے درمیان وہاں وہ لوگ ٹھہرائے جائیں گے جن کی نیکیاں اور بُرائیاں ہم وزن نکلیں گی۔

تَعَرَّفْتُ مَا عِنْدَهُ۔ جو اُن کے پاس تھا اُس کو میں نے معلوم کرنا چاہا اور معلوم کر لیا۔

عَرَّفَ إِذَا شَهِدَ عَرَفَةَ۔ جب آدمی عرفات میں ہو

تو وقوف کرے (اگر دوسرے شہروں میں ہو تو تعریف یعنی نویں تاریخ ایک میدان میں عرفات کی طرح جمع ہونا اور دعاء کرنا۔ اُس کی اصل شریعت میں کچھ نہیں ہے لیکن ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے بصرے میں تعریف کی۔ مترجم کہتا ہے کہ تعریف ابن عباسؓ سے منقول ہے مگر چونکہ قرآن وحدیث سے اُس کا ثبوت نہ تھا اس لئے تمام فقہاء نے تصریح کردی کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے یعنی ثواب کا کام نہیں ہے)۔

کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ۔ اتنی امتوں میں آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے (یعنی قیامت کے دن آپ کو اُن کی شناخت کیونکر ہوگی)۔

مُعَرِّفُ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ ابوحفص عمر بن ابی سلمہ کا لقب ہے۔

سَیُصِیْبُ اُمَّتِیْ مِنْ سُلْطٰنِھِمْ شِدَّۃٌ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاھَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ۔ قریب ہے وہ زمانہ جب میری امت پر اُس کے بادشاہوں کی طرف سے طرح طرح کی سختیاں ہوں گی۔ پھر وہ شخص نجات پائے گا جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے اُس پر زبان اور ہاتھ اور دل سے جہاد کرے (وہ تو سب میں اوّل نمبر ہے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کے سچے دین کی زبان اور دل سے تصدیق کرے لیکن ہاتھ سے جہاد نہ کرسکے پھر اُس کے بعد وہ شخص ہے جو اللہ کا سچا دین معلوم کرکے خاموش رہے یعنی صرف دل سے ایسے بادشاہوں کے بُرے کاموں کو بُرا جانے اُن میں شریک نہ ہو)۔

کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ۔ ہر ایک نیک سلوک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

یَاْتِیْ اَصْحَابُ الْمَعْرُوْفِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُغْفَرُ لَھُمْ بِمَعْرُوْفِھِمْ۔ اخیر تک اچھا سلوک کرنے والے قیامت کے دن آئیں گے اور اچھے سلوک کی وجہ سے اُن کی بخشش ہوجائے گی (اور اُن کی باقی نیکیاں محفوظ رہیں گی وہ ان لوگوں کو دیں گے جن کی بُرائیاں نیکیوں سے زیادہ نکلیں گی تو آخرت میں وہ لوگوں کے ساتھ سلوک کریں گے)

لَیْسَ شَیْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اِلَّا ثَوَابَہٗ۔ اچھا سلوک کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے مگر اچھے سلوک کا ثواب۔

لَیْسَ کُلُّ مَنْ یُّحِبُّ اَنْ یَّصْنَعَ الْمَعْرُوْفَ اِلَی النَّاسِ یَصْنَعُہٗ۔ اخیر تک ہر ایک شخص جو لوگوں سے اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اچھا سلوک نہیں کرتا (اسی طرح جو اچھا سلوک کرنا چاہتا ہے اور اس کی طاقت رکھتا ہے لیکن اس کو خدا کا حکم نہیں ہوتا۔ مطلب یہ ہے کہ اچھا سلوک اُسی وقت ممکن ہے جب تینوں باتیں جمع ہوں یعنی دل کی خواہش اُس پر قدرت، پروردگار کا حکم)۔

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَتَقِیْ مَصَارِعَ الْھَوَانِ۔ نیک سلوک کرنا بُری موت کو دفع کرتا ہے اور ذلّت ورسوائی میں گرنے سے بچاتا ہے۔

اِعْرِفُوا اللّٰہَ بِاللّٰہِ۔ اللہ کو اللہ ہی سے پہچانو (یعنی اُس کو بے نظیر اور بے مثل سمجھو چونکہ وہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے اس لئے اس کی معرفت مخلوقات کی معرفت سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت خود اللہ ہی سے ہوسکتی ہے دلائل اور براہین سے کام نہیں چلتا)۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا کیونکہ نفس انسانی جس کو روح اور نفس ناطقہ بھی کہتے ہیں محسوس نہیں ہے حالانکہ اُس کا وجود بدیہی ہے اسی طرح

اللہ تعالےٰ گو محسوس نہیں ہے مگر اُس کا وجود بدیہی ہے جو بدوِ فطرت سے ہر انسان کے دل میں اُس کا یقین ہوتا ہے)۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ۔ جس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اُس کی زبان دراز ہوتی ہے (پہلے پہل ایک قسم کا ایسا جذبہ لاحق ہوتا ہے کہ بہت باتیں کرنے لگتا ہے۔ پھر اخیر میں یہ ہوتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ اُس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے اب اللہ کے گیان دھیان میں ایسا ڈوب جاتا ہے کہ بات کرنے کی بھی مہلت نہیں ملتی اور ایک ساعت کے لئے بھی غفلت ناممکن ہو جاتی ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فَضْلُ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا مَدُّوْا اَعْيُنَهُمْ اِلٰى مَا مُتِّعَ بِهِ الْاَعْدَاءُ مِنْ زَهْرَةِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ اگر لوگ اللہ کی معرفت کی فضیلت پہچانتے کہ وہ کیسی بڑی نعمت ہے اور اس میں کیسا مزہ ہے تو ہرگز اپنی آنکھیں اس دنیا کے سامان کی طرف نہ اُٹھاتے جو دشمنوں (کافروں) کو ملا ہے (کیونکہ دنیا کا سامان مال و متاع اللہ کی معرفت کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتا)۔

اَلْمَعْرِفَةُ مِنْ صُنْعِ اللّٰهِ لَيْسَ لِلْعِبَادِ فِيْهَا صُنْعٌ۔ اللہ کی پہچان اللہ ہی کا کام ہے بندے کو اس میں دخل نہیں (یعنی معرفتِ الٰہی امر وہبی ہے نہ کسبی نبوت وہبی ہے کوئی آدمی اپنی کوشش سے نبی نہیں ہو سکتا)۔

اَدْنٰى مَا يَكُوْنُ بِهِ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا اَنْ يُّعَرِّفَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَفْسَهٗ فَيُقِرَّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَيُعَرِّفَهٗ نَبِيَّهٗ فَيُقِرَّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ وَيُعَرِّفَهٗ اِمَامَهٗ فَيُقِرَّ لَهٗ بِالطَّاعَةِ۔ ادنیٰ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے کو اپنی معرفت دے وہ اُس کی اطاعت کا اقرار کرے، اور اپنے پیغمبر کی معرفت دے اُس کی اطاعت کا بھی اقرار کرے، اور امام کی معرفت دے اُس کی بھی اطاعت کا اقرار کرے (یہ حدیث شیعہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے نزدیک تکمیل ایمان میں امام کی معرفت بھی ضروری ہے اور اہل سنت کے نزدیک اللہ و رسول کی معرفت کافی ہے)۔

لَا يَقْضِيْهِ اِلَّا عَارِفٌ۔ (امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص پر نماز یا روزہ واجب ہو وہ مر جائے تو کیا اُس کی طرف سے ایک جاہل قضا کر سکتا ہے فرمایا) نہیں وہی اس کی طرف سے قضا کرے جو عارف ہے (یعنی نماز روزے کے احکام اور مسائل سے واقف ہو) یا عارف سے یہ مراد ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے طریق سے واقف ہو۔

مَنْ تَوَلّٰى عِرَافَةً اُتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَدَاهُ مَغْلُوْلَتَانِ اِلٰى عُنُقِهٖ۔ جو شخص دنیا میں سرداری کا عہدہ سنبھالے (حاکم یا چودھری یا نقیب بنے) وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اُس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوں گے (سینکڑوں بندگانِ خدا اپنے حقوق کا اُس سے مطالبہ کرتے ہوں گے)۔

لَا اٰخُذُ بِقَوْلِ عَرَّافٍ وَلَا قَائِفٍ۔ میں نجومی اور قیافہ شناس کی بات نہیں مانتا۔ (بعضوں نے کہا عَرَّاف وہ جو گذشتہ باتیں بتلائے اور کاہن وہ ہے جو گذشتہ اور آیندہ دونوں بتلائے۔ مترجم کہتا ہے یہ جو بعضے لوگ چور کو بتلا دیتے ہیں یہ بھی عرافت میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا کچھ اعتبار نہیں نہ اُس کی بناء پر کوئی سزا دی جا سکتی ہے)۔

تَعْرِفُ هٰذَا وَاَشْبَاهَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ (ایک شخص نے پوچھا اگر کسی کا ناخن ٹوٹ جائے اور وہ اس پر دوا

لگائے تو ثواب وضو کیسے کرے فرمایا) اُس کو اور ایسی باتوں کو تو اللہ کی کتاب سے معلوم کر سکتا ہے اللہ نے فرمایا اُس نے دین میں تم پر کوئی تنگی دشواری نہیں رکھی۔ (یعنی ہمارا دین آسان ہے اُس میں کوئی دشواری اور دقت نہیں ایسی حالت میں دوا پر پانی بہا دینا یا اُس پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

مَعْرُوفِ کَرْخِی رح۔ مشہور بزرگ ہیں۔ امام جعفر صادق رح کے اصحاب میں سے ہیں۔ ایک بار انھوں نے امام سے عرض کیا اَوْصِنِیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَقْلِلْ مَعَارِفَكَ قَالَ زِدْنِیْ قَالَ اَنْکِرْ مَنْ عَرَفْتَ مِنْھُمْ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنی جان پہچان کے لوگ کم کر (یعنی شہرت سے بچا رہ تیرے ملاقاتی اور پہچاننے والے کم ہوں) اُنھوں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے۔ فرمایا جن کو پہچانتا ہو اُن سے بھی اجنبی ہو جا (بس اللہ ہی کی محبت اور معرفت پر اکتفا کر)۔

اَلْعَارِفُ کَالْبَحْرِ۔ اللہ کا پہچاننے والا دریا کی طرح ہے (جیسے دریا نجاست گرنے سے متعفن نہیں ہوتا ویسے ہی عارف باللہ کو دنیا داروں کے اختلاط سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ مگر جو شخص نو آموز ہو یعنی ابھی درویشی کے طریق میں کامل نہ ہوا ہو اُس کے لئے دنیا داروں کی صحبت زہر قاتل ہے۔ بعضوں نے کہا دریا سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کی مدح و ثنا یا ذم و ہجا سے اُس پر کچھ اثر نہیں ہوتا وہ ہر بات کو منجانب اللہ سمجھتا ہے)۔

عَرْفَج۔ ایک جنگلی درخت ہے۔ بعضوں نے کہا وہی ثمام ہے جو کانٹے دار مشہور درخت ہے۔

کَانَ لِحْیَتَہٗ ضِرَامُ عَرْفَجٍ۔ اُن کی داڑھی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے عرفج میں آگ لگی ہو (مراد ابو بکر صدیقؓ ہیں کیونکہ وہ داڑھی کو مہندی سے رنگتے تھے

اور عرفج آگ سے بہت جلد روشن ہو جاتا ہے)۔

عُرْفُط۔ کیکر، ببول، ایک جنگلی کانٹے دار درخت ہے۔ اُس میں سے گوند ٹپکتا ہے۔

اِعْرِنْفَاط۔ منقبض ہونا۔

جَرَسَتْ نَحْلُہُ الْعُرْفُطَ۔ شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط چوسا (تو اُس کے گوند کی (جس کو مغافیر کہتے ہیں) بدبو اس شہد میں آگئی)۔

عَرْق۔ یا مَعْرَق۔ ہڈی پر کا گوشت سب کھا لینا، رہزنی کرنا۔

عُرِقَ۔ دبلا ہوا۔

عَرَق۔ پسینہ آنا، سست ہونا۔

تَعْرِیْق۔ شراب میں کچھ پانی ملانا، پسینہ لانا۔

اِعْرَاق۔ ملک عراق میں آنا۔

اُتِیَ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ کھجور کا ایک بورہ آپ کے پاس لایا گیا (یعنی ٹپی جو مشہور ہے)۔

عَرَق۔ وہ زنبیل جو کھجور کے پتوں سے بُنتے ہیں اور اُس میں کھجور بھر کر لاتے ہیں۔

لَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔ ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی ظالم رگ والے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک بنجر (غیر آباد) زمین کو آباد کیا اب دوسرے شخص نے زبردستی اُس میں زراعت کر دی تو اس ظالم کا اُس زمین میں کوئی حق نہ ہوگا بلکہ اُس کی کھیتی اُکھاڑ کر پھینک دی جائے گی اور مالک زمین پر اُس کا معاوضہ بھی لازم نہ ہوگا۔ ظالم تو کھیتی کرنے والا تھا مگر مجازاً اُس کھیت کو ظالم کہد یا جیسے قریۃ ظالمۃ وغیرہ ہے۔ ایک روایت میں لِعِرْقِ ظَالِمٍ ہے باضافت اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ مِّنْ صَدَقَاتِ قَوْمِہٖ کَاَنَّھَا عُرُوْقُ

الاَرطی۔ عکراش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے زکوٰۃ کے اونٹ لے کر آئے وہ ایسے موٹے تازے سُرخ تھے گویا ارطاۃ کی شاخیں ہیں (ارطاۃ ایک بوٹی ہے جو ریتلی زمین میں جاڑے میں پیدا ہوتی ہے جب اُس کو اُکھیڑیں تو سُرخ سُرخ تازی نکلتی ہے گویا اُس میں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹ نہایت عمدہ موٹے تروتازہ تھے)۔

اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ یَجْرِیْ مِنَ الْمَرْأَۃِ اِذَا وَاقَعَہَا فِیْ کُلِّ عِرْقٍ وَّعَصَبٍ۔ آدمی کا نطفہ جب وہ عورت سے صحبت کرتا ہے اُس کے ہر رگ و پٹھے میں سما جاتا ہے (رگ تو نلی جو فدار جس میں خون ہو اور پٹھا جس میں جوف نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ مرد کا نطفہ ہر رگ اور پٹھے میں نفوذ کرتا ہے یعنی اُس کا اثر پہنچتا ہے)۔

اِنَّہٗ وَقَّتَ لِاَھْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کا میقات یعنی جہاں سے اُن کو احرام باندھنا چاہیئے ذاتِ عرق مقرر کیا (وہ ایک مقام ہے جو عراق سے مکّہ آنے والوں کو راستہ میں ملتا ہے۔ اُس کو ذاتِ عرق اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں ایک چھوٹا پہاڑ واقع ہے۔ عِرْق بہ کسرۂ عین چھوٹا پہاڑ۔ بعضوں نے کہا کھاری زمین جس میں جھاؤ کا درخت پیدا ہوتا ہے)۔

خَرَجُوْا یَقُوْدُوْنَ بِہٖ حَتّٰی لَمَّا کَانَ عِنْدَ الْعِرَاقِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِیْ دُوْنَ الْخَنْدَقِ نَکَبَ۔ وہ اُس کو کھینچے ہوئے نکلے جب وہ اُس چھوٹے پہاڑ کے پاس آیا جو خندق کے متصل تھا تو اوندھا ہو کر گر پڑا۔

کَانَ یُصَلِّیْ اِلَی الْعِرْقِ الَّذِیْ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ۔ عبداللہ بن عمرؓ اُس چھوٹے پہاڑ کی طرف نماز پڑھتے تھے جو مکّہ کے راستہ میں واقع ہے۔ (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں نماز پڑھی ہوگی۔ عبداللہؓ ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے)۔

اِنَّ امْرَأً لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اٰدَمَ اَبٌ حَیٌّ لَمُعْرَقٌ لَہٗ فِی الْمَوْتِ۔ جس آدمی کا کوئی باپ حضرت آدم علیہ السلام تک زندہ نہ رہا ہو (سب مر گئے ہوں) اُس کی بھی رگ موت میں اُتری ہوئی ہے (وہ بھی مرنے والا ہے جیسے اُس کے باپ دادا سب مر گئے)۔

وَالْفَحْلُ فَحْلٌ مُّعْرِقٌ۔ اور نر ذات کا اصیل ہے۔ (شریف ونجیب ہے)۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ۔ یہ خون ایک رگ کا ہے (جس کو عاذل کہتے ہیں حیض کا خون نہیں ہے)۔

نَزَعَہٗ عِرْقٌ۔ اُس کو بھی ایک رگ نے کھینچ لیا۔

تَنَاوَلَ عَرْقًا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ آپ نے ایک ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچا (اور کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (عَرْق وہ ہڈی جس کا اکثر گوشت اُتار لیا گیا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَرَقْتُ الْعَظْمَ اور اِعْتَرَقْتُہٗ اور تَعَرَّقْتُہٗ یعنی میں نے ہڈی کا گوشت دانتوں سے نوچ لیا)۔

لَوْ وَجَدَ اَحَدُھُمْ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ اگر تم میں سے کسی کو ایک چرب ہڈی یا دو کھُر ملنے کی توقع ہو (تو ضرور آتا ہے پر جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا)۔

فَصَارَتْ عَرْقَۃً۔ وہ چقندر کے ٹکڑے گوشت کی بوٹیوں کی طرح ہو گئے (جیسے شوربے میں گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں اسی طرح اُس میں چقندر کے ٹکڑے تھے) ایک روایت میں فَصَارَتْ غَرْفَۃً ہے یعنی شوربے کی طرح ہو گیا)۔

وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ۔ اور ہڈی پر سے گوشت چوس

لیتا تھا (اُس کی جمع عُرَاق ہے)۔

كَانَ اَحَبَّ الْعُرَاقَ۔ گوشت دار ہڈیوں کو پسند کرتا تھا۔

لَا يَجِدُوْنَ بِعَظْمٍ اِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهِ عَرْقًا۔ جب وہ کوئی ہڈی پاتے ہیں تو وہ گوشت دار ہو جاتی ہے۔

فَخَرَجَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ وَاَنَا عَلٰى رِجْلِيْ فَاعْتَرَقْتُهَا حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِهَا۔ ایک شخص راکھی رنگ کی اونٹنی پر سوار ہو کر بھاگا (وہ جاسوس تھا) میں پیدل اُس کے پیچھے بھاگا اُس نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا لیکن سلمہ بن اکوع رضؓ نے آگے بڑھ کر اُس کی نکیل تھام لی (سلمہ بن اکوع رضؓ دوڑنے میں بڑے مشاق تھے۔ سانڈنی اور گھوڑے سے بھی دوڑنے میں آگے نکل جاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَرَتِ الْخَيْلُ عَرَقًا گھوڑا ایک قدم چلا)۔

جَشِمْتُ اِلَيْكَ عَرَقَ الْقِرْبَةِ۔ میں نے تیرے پاس آنے میں یا تیرے لئے تکلیف اُٹھانے میں مشک کی طرح پسینہ بہایا (جیسے مشک سے پانی بہتا ہے اُسی طرح میرے بدن سے پسینہ بہا، یا جیسے مشک اُٹھانے والے کا پسینہ بہتا ہے ویسا پسینہ میرا بہا، یا میں مشک کے پسینہ کا محتاج ہوا یعنی مشک کے پانی کا۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے لئے پیاس کی شدّت اُٹھائی)۔

يَعْرَقُ النَّاسُ۔ قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا (وہاں کی شدّت سے کسی کا پسینہ پنڈلی تک، کسی کا گھٹنے تک، کسی کا کمر تک، کسی کا سینہ تک، کسی کا کانوں تک ہو گا۔ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینہ میں کمی اور زیادتی ہو گی)۔

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔ مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ آ جاتا ہے (موت کے وقت مومن پر سختی ہوتی ہے اُس کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے، یا مطلب یہ ہے کہ مومن آسانی سے مر جاتا ہے اُس کو اتنی ہی سختی پڑتی ہے جیسے پیشانی پر پسینہ آنے میں)۔

مِنْ طِيْبِ عَرَقِهٖ۔ آپؐ کے پسینہ کی خوشبو۔

رَاٰى فِي الْمَسْجِدِ عَرَقَةً فَقَالَ غَطُّوْهَا عَنَّا۔ مسجد میں ایک ہڈی دیکھی جس پر مُورت تھی تو کہا اُس کو چھپاؤ۔

تَعَرَّقَ فِيْ ظِلِّ نَاقَتِيْ۔ میری اونٹنی کی آڑ (سایہ) میں چلو۔

اَيْنَ تَاْخُذُ اِذَا صَدَرْتَ اَعَلَى الْمُعَرِّقَةِ اَمْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔ تم لوٹتے وقت کدھر سے آؤ گے معرقہ پر سے یا مدینہ پر سے۔ (معرقہ شام کا وہ راستہ جو سمندر کے کنارے کنارے جاتا ہے جہاں سے ابوسفیان قریش کا قافلہ نکال کر لے گیا تھا)۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعُرُوْقَ لِلْمُحْرِمِ۔ احرام والے شخص کو عروق (ہلدی) کا استعمال مکروہ رکھا (وہ ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جو خوشبودار اور خوش مزہ ہوتی ہے اُس کو کھانے میں بھی ڈالتے ہیں)۔

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا حَتّٰى تَظَلَّعَ۔ آپ نے ڈول کی دونوں لکڑیاں (جو ترسول کی طرح ڈول پر لگائی جاتی ہیں) تھام کر پانی پیا یہاں تک کہ جھک گئے (خوب سیر ہو کر پیا یعنی زمزم کا پانی)۔

رَاَيْتُ كَاَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول لٹکایا گیا ابوبکر رضؓ نے اُس کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اُس میں سے پانی پیا (یہ ڈول خلافت کا تھا)۔

سَئَلْتُهٗ عَنِ الْكَرْمِ مَتٰى يَحِلُّ بَيْعُهٗ قَالَ اِذَا عَقَدَ وَصَارَ عُرُوْقًا۔ میں نے پوچھا انگور کا بیچنا

(جو بیل پر ہوں) کب درست ہے؟ انھوں نے کہا جب
وہ چنے کی طرح دانہ دانہ ہو جائے (کیونکہ اُس سے پیشتر دھوکا
ہے شاید بیل میں پھل نہ آئیں)۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَابِرٌ۔ استحاضہ عابر رگ کا خون
ہے (ایک روایت میں عِرْقٌ عَابِرٌ ہے یعنی شیطان کا چلو
ہے جو اُس نے عابر کی رگ سے بہایا۔ ایک روایت میں
عِرْقٌ عَانِدٌ ہے یعنی سرکش رگ ہے۔ ایک میں رَكْضَةٌ
شَيْطَانٍ ہے یعنی شیطان کی لات ہے)۔

ثَرِيْدٌ وَعُرَاقٌ۔ روٹی شوربے میں بھگوئی ہوئی
اور گوشت دار ہڈیاں۔

أَنَا ابْنُ عُرَاقِ الثَّرٰى۔ میں زمین کی بہترین جڑوں
کا فرزند ہوں (یہ امام جعفر صادق رض نے فرمایا)۔

شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ بِالنَّهَارِ دَافِعٌ لِلْعَرَقِ۔
دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا پسینہ کو دفع کرتا ہے۔

رَجُلٌ عُرَقَةٌ۔ بہت پسینہ والا آدمی۔

عُرْقُوَةٌ۔ ڈول کے اوپر کی لکڑی۔

عِرْقُ النَّسَا۔ مشہور درد ہے جو ٹانگ میں ہوتا ہے۔

عَرْقَبَةٌ۔ مکر کرنا، کونچیں کاٹنا۔

تَعَرْقُبٌ۔ پیچھے سے سوار ہونا، عدول کرنا۔

عُرْقُوبٌ۔ وہ پٹھا موٹا اور سخت جو ایڑی کے اوپر
اُن کے پیچھے ہوتا ہے جس کو کونچ کہتے ہیں (عَرَاقِيْبُ
اس کی جمع ہے)۔

كَانَ يَقُوْلُ لِلْجَزَّارِ لَا تُعَرْقِبْهَا۔ قصائی سے
کہتے تھے کہ جانور کی کونچیں مت کاٹ۔

كَانَتْ مَوَاعِيْدُ عُرْقُوْبٍ لَهَا مَثَلًا
وَمَا مَوَاعِيْدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيْلُ

(کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک شعر ہے) اُس کے
وعدے عرقوب کے وعدوں کی مثال ہیں۔ اُس کے وعدے
سب جھوٹ ہیں۔ (عرقوب بن معبد ایک شخص تھا عرب
میں اُس نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں تجھ کو اپنے
درخت کی کھجور دوں گا۔ جب کھجور نکلی تو وہ مانگنے آیا۔
عرقوب نے کہا ابھی صبر کر ذرا بڑی ہونے دے۔ پھر آیا
تو کہنے لگا ابھی صبر کر ذرا گدر ہو جائے۔ پھر آیا تو کہنے
لگا ابھی ٹھہر جا پک جانے دے۔ پھر آیا تو کہنے لگا ابھی
ٹھہر سوکھ جانے دے۔ جب سوکھ گئی تو رات کو جا کر
سب کھجور کاٹ کر اپنے گھر لے آیا اور جس سے وعدہ
کیا تھا اُس کو ایک کھجور بھی نہ دی۔ اُس روز سے خلاف
وعدگی میں یہ مثل ہو گئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَفُ
مِنْ عُرْقُوْبٍ۔ عرقوب سے بھی زیادہ وعدہ خلاف)۔

عَرَاقِيْبُ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کی کونچیں۔

وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی
ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے (یعنی جب وضو
میں وہ سوکھی رہ جائیں۔ ایک روایت میں ہے وَيْلٌ
لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ
کی آگ سے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ جب پاؤں
میں موزے یا پائتابے نہ ہوں تو وضو میں اُن کا دھونا
ضروری ہے اور مسح کرنا کافی نہیں)۔

نَهٰى عَنْ تَعَرْقُبِ الدَّابَّةِ۔ جانور کی کونچیں
کاٹنے سے منع کیا۔

فَلَمَّا الْتَقَوْا نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ فَعَرْقَبَهَا
بِالسَّيْفِ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَرْقَبَ فِي الْاِسْلَامِ۔
جعفر بن ابی طالب جنگ موتہ میں جب مقابلہ ہوا تو اپنے
گھوڑے پر سے اُتر پڑے اور تلوار سے اُس کی کونچیں کاٹ
دیں (گویا میدانِ جنگ میں شہید ہونے کی تیاری کر لی)۔
تو جعفر پہلے شخص تھے مسلمانوں میں سے جنھوں نے
گھوڑے کی کونچیں کاٹیں (کافروں میں تو عمرو بن عبدود نے
بھی جنگ خندق میں گھوڑے سے اُتر کر اُس کے پاؤں کاٹ
دیئے تھے آخر حضرت علی مرتضیٰ رض کے ہاتھ سے مارا گیا)۔

وَیۡلٌ لِّلۡعَرَاقِیۡبِ مِنَ النَّارِ۔ کونچوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی جو وضو سے چھوٹ جائیں)۔

عَرۡکٌ۔ ملنا، چھیلنا، حیض آنا۔

مُعَارَکَۃٌ اور عِرَاکٌ۔ جنگ کرنا۔

اِعۡرَاکٌ۔ حائضہ ہونا۔

تَعَرُّکٌ۔ رگڑا کھانا۔

تَعَارُکٌ۔ ایک دوسرے سے جنگ کرنا۔

اِعۡتِرَاکٌ۔ ہجوم کرنا، ازدحام۔

اَصۡدَقُ النَّاسِ لَہۡجَۃً وَّاَلۡیَنُہُمۡ عَرِیۡکَۃً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے تھے اور سب سے زیادہ نرم مزاج تھے (بڑے بُردبار اور حلیم۔ آپؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا۔ دسؔ برس تک حضرت انسؓ نے آپؐ کی خدمت کی لیکن اس طویل مدت میں کبھی اُن پر غصہ نہیں کیا)۔

فَاِنَّہَا مَعۡرَکَۃُ الشَّیۡطٰنِ وَبِہَا یُنۡصَبُ رَایَتُہٗ۔ بازار شیطان کا اڈا ہے وہیں اُس کا جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے (اکثر بازار میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جھوٹی قسم کھاتے ہیں، دغا اور فریب کرتے ہیں تو شیطان کو وہاں بہکانے کا زیادہ موقع ملتا ہے)۔

اِنَّ عَلَیۡکُمۡ رُبۡعَ مَا اَخۡرَجَتۡ نَخۡلُکُمۡ وَرُبۡعَ مَا صَادَتۡ عُرُوۡکُکُمۡ وَرُبۡعَ الۡمِغۡزَلِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ایک گروہ کو لکھا) دیکھو تمہارے درختوں میں جو کھجور پیدا ہو اُس کی چوتھائی دینا ہوگی اسی طرح تمہارے مچھیرے جو مچھلی کا شکار کریں اور تمہاری عورتیں جو سوت کاتیں اُس کی چوتھائی دینا ہوگی (تینوں ربع تمہارے ایک ربع ہمارا)۔

اِنَّ الۡعَرَکِیَّ سَاَلَہٗ عَنِ الطَّہُوۡرِ بِمَاءِ الۡبَحۡرِ۔ ایک مچھیرے نے (جو مچھلی کا شکار کیا کرتا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سمندر کے پانی سے وضو اور غسل ہو سکتا ہے۔

لَتَعۡرُکَنَّکُمۡ عَرۡکَ الۡاَدِیۡمِ الصِّرۡفِ۔ سرخ نری کی طرح تم کو چھیل ڈالے گی۔

اِنَّہٗ عَاوَدَہٗ کَذَا وَکَذَا عَرۡکَۃً۔ اُس نے بار بار وہی کام کیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں لَقِیۡتُہٗ عَرۡکَۃً بَعۡدَ عَرۡکَۃٍ۔ میں اُس سے کئی بار ملا۔

عُرۡکَۃٌ لِلۡاَذَاۃِ بِجَنۡبِہٖ۔ ابوبکر صدیقؓ اپنے پہلو کی ایذا کو رگڑ کر اُٹھانے والے تھے (یعنی لوگوں کی ایذا دہی پر صبر اور تحمل کرنے والے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَرَکَ الۡبَعِیۡرُ جَنۡبَہٗ بِمِرۡفَقِہٖ۔ اونٹ نے اپنا پہلو کہنی سے کھجلایا (اُس کو کہنی سے ایسا رگڑا کہ نشان پڑ گیا)۔

حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ عَرَکۡتُ۔ جب ہم لوگ سرف میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو مجھ کو حیض آ گیا۔

اِنَّ بَعۡضَ اَزۡوَاجِہٖ کَانَتۡ مُحۡرِمَۃً فَذَکَرَتِ الۡعِرَاکَ قَبۡلَ اَنۡ تُفِیۡضَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی احرام باندھے ہوئی تھیں انھوں نے کہا مجھ کو طواف الافاضہ کرنے سے پہلے حیض آ گیا۔

عَارِکٌ۔ حائضہ عورت۔

اَلۡمُؤۡمِنُ لَیِّنُ الۡعَرِیۡکَۃِ۔ مومن نرم مزاج ہوتا ہے (درشت خو اور تند خو نہیں ہوتا)۔

لَا یُتِمُّ الۡاَمۡرُ حَتّٰی تَسۡمَعُوۡا مِنۡ اَعۡدَاءِ اللّٰہِ اَذًی کَثِیۡرًا فَتَصۡبِرُوۡا وَتَعۡرُکُوۡا جُنُوۡبَکُمۡ۔ یہ کام اُس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک کہ تم اللہ کے دشمنوں سے بہت تکلیف اُٹھاؤ اور اپنے پہلو رگڑاؤ (یعنی صبر اور تحمل کرو)۔

عَرۡمٌ۔ گوشت اُتار لینا، باندھ لینا، دودھ پینا، تکلیف دینا، کھا لینا، حد سے بڑھ جانا، شرارت اور سرکشی کرنا۔

عَرَامَةٌ۔ سختی اور تشدد۔
تَعَرُّمٌ۔ ملانا، خلط کرنا۔
اِعْرَامٌ۔ بے قصور کسی کو تکلیف پہنچانا۔
تَعَرُّمٌ۔ ہڈی کا گوشت اتر جانا، یا اتار لینا۔
عَارِمٌ۔ شریر، موذی۔
يَوْمٌ عَارِمٌ۔ سخت سردی کا دن۔
فَانْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو مارنے کے لئے ایک شریر ناپاک شخص اٹھا۔
(عَرِمَ اور عَرَمَ اور عَرُمَ تینوں طرح مستعمل ہے)۔
عُرَامٌ۔ سختی، تیزی، شرارت۔
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ عَارَمْتُ غُلَامًا بِمَكَّةَ فَعَضَّ اُذُنِيْ فَقَطَعَ مِنْهَا۔ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا میں نے مکہ میں ایک لڑکے سے جھگڑا کیا اس نے دانت سے میرا کان کتر لیا۔
عَلٰى حِيْنِ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِرَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ جب پیغمبروں کا آنا موقوف تھا اور فتنوں کا بازار گرم تھا۔
اَنَّهُ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَعْرَمَ۔ انہوں نے ایک سفید مینڈھے کی جس پر کالے ٹیکے تھے قربانی کی (اس کا مؤنث عَرْمَاءُ ہے)۔
مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ مُلْكٍ وَّعُرْمَانٍ۔ نہ اس کے اس حکومت ہے نہ کھیت ہیں (عُرْمَانٌ جمع ہے اَعْرَم کی یا عَرِيْمَة کی بمعنے کھیت مزرعہ)۔
عُرْمَةٌ۔ سفیدی سیاہی ملی ہوئی۔ یعنی چت کبرا پن۔
عَرِمٌ۔ پانی کا بند، مینڈھ، تالاب۔
عَرَمْرَمٌ۔ بڑا لشکر۔
عَرْنٌ۔ نرم ہونا، تیر پر پٹھا لپیٹنا، اونٹ کی ناک میں لکڑی ڈالنا (جس کو عِرَان کہتے ہیں)۔
تَعْرِيْنٌ۔ پٹھا لپیٹنا۔

اِعْرَانٌ۔ ہمیشہ گوشت کھانا۔
عَارِنٌ۔ دور اور شیر کو بھی کہتے ہیں۔
عِرْنٌ۔ پکنے کی بو، دھواں۔
اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ۔ بلند بینی، یا ناک کے اوپر کی ہڈی (بانسہ) جس کی بلند ہو۔ (اس کی جمع عَرَانِيْن ہے)
شُمُّ الْعَرَانِيْنِ۔ بلند ناک والے۔
مِنْ عَرَانِيْنِ اُنُوْفِهَا۔ ان کے ناکوں کے بانسوں سے۔
اُقْتُلُوْا مِنَ الْكِلَابِ كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ ذِيْ عُرْنَتَيْنِ۔ اس کتے کو مار ڈالو جو نرا کالا بھجنگ ہو اس کی آنکھ پر دو ٹیکے ہوں (اس طرح کا کتا بڑا شریر ہوتا ہے اور اکثر دیوانہ ہو جاتا ہے)۔
اِنَّ بَعْضَ الْخُلَفَاءِ دُفِنَ بِعِرْنَيْنِ مَكَّةَ۔ بعضے خلیفہ مکہ کے میدان میں دفن ہوئے (اصل میں عرین اس مقام کو کہتے ہیں جہاں شیر رہتا ہے)۔
بَطْنُ عُرَنَةَ۔ ایک مقام کا نام ہے عرفات کے پاس۔
عُرَيْنَةُ۔ ایک قبیلہ ہے اس کی نسبت عُرَنِيٌّ ہے۔ اسی قبیلے کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہوں کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے آپؐ نے ان کو گرفتار کرایا اور قتل کیا۔
اِعْرِنْجَامٌ۔ بگڑ جانا، خراب ہونا۔
قَضٰى فِي الظُّفُرِ اِذَا اعْرَنْجَمَ بِقَلُوْصٍ۔ حضرت عمرؓ نے ناخن کے باب میں یہ حکم دیا کہ جب وہ بگڑ جائے تو ایک جوان اونٹ اس کی دیت دینا ہوگی۔ زمخشریؒ نے کہا لغت میں اس لفظ کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا صحیح اِحْرَنْجَمَ ہے یعنی پیچھے سرک جائے، سمٹ جائے۔ راوی نے غلطی سے اِعْرَنْجَمَ کہہ دیا)۔
عَرَاهِيَةٌ۔ (یہ لفظ لغت میں نہیں ملتا مگر عروہ بن مسعودؓ

سے مروی ہے) قَالَ وَاللّٰهِ مَاكَلَّمْتُ مَسْعُوْدَ بْنَ عَمْرٍو مُنْذُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَاللَّيْلَةَ اُكَلِّمُهٗ فَخَرَجَ فَنَادَاهُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُرْوَةُ فَاَقْبَلَ مَسْعُوْدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطَرَقْتَ عَرَاهِيَةً اَمْ طَرَقْتَ بِدَاهِيَةٍ۔ عروہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے قسم خدا کی دس برس سے مسعود بن عمرو سے بات نہیں کی آج رات کو میں اُس سے بات کروں گا پھر عروہ نکلا اور مسعود کو پکارا اُس نے کہا کون ہے؟ بولا عروہ۔ مسعود یہ کہتا ہوا آیا تو یوں ہی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے یا کسی آفت میں گرفتار ہوکر مجھ سے مدد چاہنے کو آیا۔ (خطابی نے کہا عَرَاهِيَة ایک مشکل لفظ ہے میں نے ازہری سے اس کو پوچھا، اُنہوں نے کہا یہ لفظ عرب کے کلام میں نہیں ملتا البتہ عَتَاهِيَة ٹھیک ہوسکتا ہے یعنی تو یوں ہی غفلت کی وجہ سے آیا، یا دہشت کی وجہ سے خطابی نے کہا ممکن ہے کہ عَرَاهِيَة اصل میں عَرَائِي ہو، یعنی میرے آنگن میں تو ہمزے کو ہاء سے بدل دیا اور اخیر میں ہائے سکتہ لگادی۔ زمخشری رحؒ نے کہا ممکن ہے کہ یہ عَزَهَ يَعْزَهُ کا مصدر ہو، زائے معجمہ سے یعنی تو بلا کسی غرض اور مطلب کے یوں ہی آیا، یا کسی مصیبت میں پھنس کر مجھ سے فریاد کرنے کو آیا)۔

عَرَاءٌ۔ میدان صاف جہاں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

عَرْوٌ۔ کسی کے پاس مطلب لے کر آنا، جمع ہونا، پہنچنا، عارض ہونا۔

تَعْرِيَةٌ۔ کنڈا بنانا۔

اِعْرَاءٌ۔ چھوڑ دینا۔

اِعْتِرَاءٌ۔ عارض ہونا، لاحق ہونا، کوئی چیز آپڑنا۔

عَرَاءٌ۔ ایک خوشبودار بوٹی۔

عُرْوَةٌ۔ لوٹے یا برتن کا کنڈا جس کو پکڑ کر اُٹھاتے ہیں۔

اَبُوْعُرْوَةَ۔ ایک شخص تھا جو شیر پر چیخ مارتا وہ مرجاتا۔ پھر شیر کو چیر کر دیکھتے تو اُس کا دل اپنی جگہ سرکا ہوتا۔

عَرْيٌ۔ ڈھانپنا، عارض ہونا۔

عُرْيٌ۔ اور عُرْيَةٌ۔ ننگا ہونا۔

تَعْرِيَةٌ۔ ننگا کرنا، یا لباس پہنانا۔

رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ وَالْعَرَايَا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی درخت پر کی کھجور کو اُتری ہوئی کھجور کے بدلے اندازہ سے بیچنا) مگر عَرِيَّة اور عَرَايَا کی اجازت دی۔ (وہ یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس سوکھی کھجور موجود ہو لیکن نہ اُس کے پاس نقد پیسہ ہو کہ وہ تازی کھجور خرید کرسکے نہ اُس کا کوئی باغ ہو یا درخت کہ اُس میں سے تازی کھجور اپنے بال بچوں کو کھلائے تو وہ کیا کرے کسی باغ والے کو سوکھی کھجور اندازہ سے دے کر اُس کے بدلے وہ کھجور جو درخت پر لگی ہے خرید کرلے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے درست رکھا مگر یہ شرط لگائی کہ پانچ وسق سے کم کا معاملہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کی بال بچوں کے کھلانے کے لئے ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جو سوا پلہ[1] کے قریب ہے بعضوں کے نزدیک وسق ڈیڑھ پلوں کا یعنی دو سو چالیس سیر کا ہوتا ہے۔ کھجور کے اوپر دوسرے میووں کا بھی قیاس ہوسکتا ہے۔ جیسے انگور وغیرہ کا۔ امام مالکؒ نے کہا عَرِيَّة یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت کا میوہ کسی محتاج کو دے پھر بار بار اُس محتاج کے باغ میں آنے سے باغ کے مالک کو تکلیف ہو تو وہ اُس درخت کا میوہ اندازہ کرکے اُسی قدر خشک میوے کے بدلے اُس سے خرید کرلے۔ بعضوں نے کہا عَرِيَّة یہ ہے کہ

[1] ایک پلہ تین من کا ہوتا ہے ۱۲

مسکین جس کو ایک یا دو درخت کا میوہ ملا ہو اُس کے کٹنے تک کا انتظار نہ کرسکے تو اندازہ سے خشک میوے کے بدلے کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے یہ درست ہے)۔

رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ۔ عریہ (وہ کھجور جو ابھی درخت پر ہو) کی بیع تازی یا خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے آپ نے درست رکھی۔

أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنی قوم کو ڈرائے کہ دشمن کا لشکر آن پہنچا تو میں ننگا ڈرانے والا ہوں (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی دشمن اُن پر آ پہنچتا تو ان میں سے ایک شخص اپنے کپڑے اُتار کر ننگا ہو کر ایک بلند مقام پر کھڑا ہو کر اپنے لوگوں کو ڈراتا، آگاہ کرتا، ننگا اس وجہ سے ہوتا کہ لوگ اُس کی طرف متوجہ ہوں اُس کو سچا سمجھیں اُس کے ڈرانے پر عمل کریں)۔

لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ مُشْرِكٌ وَلَا عُرْيَانٌ۔ اب کوئی مشرک بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ کوئی ننگا۔ (عرب لوگوں کی جاہلیت کے زمانہ میں یہ رسم تھی کہ مرد عورت طواف کے وقت اپنے کپڑے اُتار کر رکھ دیتے ننگے ہو کر طواف کرتے کہتے کہ جن کپڑوں کو پہن کر ہم نے گناہ کئے ہیں وہ طواف کے وقت ہمارے جسم پر نہ رہنے چاہئیں)۔

كَانَ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھاتیوں پر بال نہ تھے یا آپ کی چھاتیاں پُر گوشت نہ تھیں (دوسرے ترجمہ کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ آپ کی باہوں اور مونڈھوں اور سینہ پر بال تھے۔ ایک حدیث میں جو یہ ہے کہ آپ کے جسم پر بال نہ تھے تو اُس سے یہ مراد ہے کہ سارے جسم پر بال نہ تھے صرف باہوں اور مونڈھوں اور سینے پر بال تھے)۔

أُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ۔ ایک ننگی پشت گھوڑا لایا گیا (جس پر زین وغیرہ نہ تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِعْرَوْرَى فَرَسَهُ۔ اپنے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہو گیا۔ (ایک روایت میں بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى ہے معنے وہی ہیں)۔

فَرَسٌ عُرْيٌ۔ ننگی پیٹھ گھوڑا۔

خَيْلٌ أَعْرَاءٌ۔ ننگی پیٹھ گھوڑے۔

إِنَّهُ رَكِبَ فَرَسًا عُرْيًا لِأَبِي طَلْحَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے ایک ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہوئے (رَجُلٌ عُرْيٌ۔ نہیں کہیں گے بلکہ رَجُلٌ عُرْيَانٌ یعنی ننگا مرد)۔

عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ۔ یا عُرِيٍّ۔ ننگی پشت گھوڑے پر۔

لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عِرْيَةِ الْمَرْأَةِ۔ مرد عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔ (مشہور روایت میں عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ ہے معنے وہی ہیں۔ یہ نہی تنزیہی ہے۔ اگر کسی کو بغیر اپنی عورت کا ستر دیکھے شہوت نہ ہوتی ہو تو دیکھنا درست ہے)۔

مَكَانٌ عَوْرَةٌ عِرْيَةٌ۔ ننگے ہونے کا مقام۔

كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا۔ میں ایک خواب ایسا دیکھتا تھا کہ اُس کے ڈر سے لرزنے لگتا تھا۔

عُرَوَاءٌ۔ لرزہ

يُصِيبُهُ الْعُرَوَاءُ۔ اُن کو بخار میں لرزہ آتا تھا۔

أَعْرُوا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ۔ عورتوں کو ننگا رکھو تاکہ پردے میں پڑی رہیں (یعنی باہر نکلنے کے کپڑے اُن کو ہر وقت مت دو تاکہ مجبور ہو کر گھر ہی میں رہیں جیسے کہتے ہیں عصمت بی بی از بے چادری)۔

فَكَرِهَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ مدینہ کو ننگا کر دیں۔ (ایک روایت میں تُعْرَى ہے۔ یعنی مدینہ کو کھلا میدان (اُجاڑ)

کردیں، دور جاکر آباد ہوں مدینہ جنگل ہو جائے عَرَاء کہتے ہیں خالی میدان کو جس میں درخت اور آبادی نہ ہو)

كَانَتْ فَدَكُ لِحُقُوْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ. باغ فدک میں سے وہ حقوق ادا کئے جاتے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لاحق ہوتے تھے (مثلاً مجاہدین کا سامان کرنا، محتاجوں کی پرورش کرنا، اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اُس باغ کو حضرت فاطمۃ الزہرا کو نہیں دیا اور اُس کو اُسی حال پر رکھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔

مَا لَكَ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ. تجھ کو کیا ہوا ہے اُن سے اپنا معمول نہیں مانگتا (بخشش نہیں چاہتا) اور یوں ہی لے لیتا ہے۔

اِنَّ امْرَأَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا. ایک عورت قریش کی بنی مخزوم قبیلہ سے (جس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ تھیں) لوگوں سے سامان مانگ کر لیتی پھر مُکر جاتی (کہتی کہ میں نے نہیں لیا) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اُس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(اہل حدیث اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے کہ عاریت لے کر مُکر جائے تو چور کی طرح اُس کا ہاتھ کاٹا جائے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس صورت میں قطع نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت ہے نہ کہ سرقہ۔ اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ اُس عورت نے اخیر میں ایک چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چرائی اُس وقت آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو قطع اُس سرقہ کے جرم میں تھا نہ کہ خیانت کے جرم میں)

لَا تُشَدُّ الْعُرَى اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ. کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین ۳ مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین ۳ مسجدوں کی طرف۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے اور مختصر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام ابن تیمیہؒ اور جوینی اور قاضی عیاضؒ اور اُن کے اتباع کا یہ قول ہے کہ سوائے ان تین ۳ مسجدوں کے اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے یا کسی بزرگ یا پیغمبر کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا درست نہیں کیونکہ اور سب مسجدیں فضیلت میں برابر ہیں۔ امام غزالیؒ اور سیوطیؒ اور قسطلانیؒ اور سُبکیؒ اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اسی کو ترجیح دی ہے)۔

عُرْوَةُ الْكُوْزِ. کوزے کا کنڈا (جس کو پکڑ کر کوزہ اُٹھاتے ہیں)۔

اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى. مضبوط کنڈہ۔

اِنَّ الْمَدِيْنَةَ سَتُعْرٰى. قریب ہے کہ مدینہ پر حملہ ہوگا۔ (یہ عَرَوْتُ الْعَدُوَّ سے نکلا ہے یعنی میں نے دشمن سے لڑنے کا قصد کیا۔ یہ پیشین گوئی یزید کے زمانہ میں پوری ہوئی اُس نے اہل مدینہ کو تباہ و برباد کرنے کے لئے مسلم بن عقبہ کو بھیجا)۔

يَمُوْتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى. عبداللہ بن عمرؓ مضبوط کنڈے کو تھامے ہوئے مرے گا۔ (یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوگا)۔

عُرْوَةُ الْكَلَاءِ. گھاس کی جڑ۔

خُذُوْهَا وَاَعْرُوْهَا. اُس کو پکڑ دا اور ننگا کرد (یعنی اُس کا سارا سامان چھین لو)۔

كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ. کپڑے پہنے ہوں گی لیکن ننگی ہوں گی (کپڑے کا شکر نہیں کریں گی، یا ایسا لباس پہنیں گی جس میں سے کچھ ستر ظاہر ہوگا۔ یا ایسا باریک لباس

پہنیں گی کہ اندر سے بدن نظر آئے گا۔ یا دنیا میں یہ عورتیں
باللباس ہوں گی اور آخرت میں ننگی بے لباس)۔
بَلْ عَارِيَةٌ مُّؤَدَّاةٌ ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفوان سے فرمایا یہ زرہوں کا لینا غصب اور ظلم
کے طور پر نہیں ہے) بلکہ عاریت کے طور پر ہے جو واپس
کی جاتی ہے (اگر واپس نہ کرے تو اُس کا تاوان دے
عاریت کا یہی حکم ہے)۔
فَقَامَ اِلَيْهِ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ ۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب کے پکارنے پر ننگے
بدن ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے اور
باہر نکل کر اُن کو گلے سے لگا لیا) جو کوئی سفر سے آئے
اُس سے معانقہ کرنا مستحب ہے باقی عیدین اور جمعہ
میں معانقہ کرنے کی کوئی سند مجھ کو نہیں ملی اور ناواقف
اور بے علم لوگ عید کے دن معانقہ کرتے پھرتے ہیں۔
اسی طرح مصافحہ بھی ایک ہاتھ سے ملاقات کے وقت
مسنون ہے لیکن دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا عصر
جمعہ کی نماز کے بعد یا وعظ کے بعد یا عید کی نماز کے
بعد اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے)۔
كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً ۔ بنی اسرائیل
کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے (یہ اُن کی شریعت میں جائز
ہوگا یا یوں ہی رسم کے طور پر ایسا کرتے ہوں گے)۔
اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى اَلْاِيْمَانُ ۔ مضبوط کنڈہ ایمان
ہے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ اہل بیت رسالت
کا ماننا اُن سے محبت رکھنا)۔
عُرَى الْاِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ
وَالْعُمْرَةُ ۔ ایمان کے کنڈے نماز اور زکوٰۃ
اور حج اور عمرہ ہیں۔
اَوْثَقُ عُرَى الْاِيْمَانِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ ۔ بڑا
مضبوط کنڈہ ایمان کا اللہ کی راہ میں محبت رکھنا ہے۔

(جیسے منبع شریعت، عالم دین سے محبت رکھنا)۔
تَعْتَرِيْنِيْ قَرَاقِرُ فِيْ بَطْنِيْ ۔ میرے پیٹ میں
قراقر ہو جاتا ہے۔
اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي الْاَيْتَامِ فَلَا تَعْرُ اَفْوَاهُهُمْ ۔
اللہ سے ڈرو یتیموں کے باب میں۔ اُن کے منہ بُرائی
کے ساتھ مت کھلواؤ (کہ وہ تمہاری بُرائی کریں بلکہ اُن
سے ایسا سلوک کرو کہ وہ تمہارے شکر گزار ہوں
تمہاری تعریف کریں)۔
كَسٰى مِنَ الْعُرْيِ ۔ جس نے لباس دے کر
ننگا پنا رفع کیا۔

باب العین مع الزاء

عُزْبَةٌ ۔ مجرد ہونا، یعنی اہل وعیال نہ رکھنا۔ (جیسے
عُزُوْبَةٌ ہے)۔
عَزَبٌ ۔ مجرد مرد (اُس کی جمع عُزَّابٌ ہے جیسے
کافر کی جمع کُفَّارٌ ہے)۔
عَزَبَةٌ ۔ بے شوہر عورت (اُس کی جمع عَزَبَاتٌ ہے)۔
عَازِبَةٌ ۔ بے شوہر عورت (اُس کی جمع عَوَازِبُ ہے)۔
عُزُوْبٌ ۔ دور ہونا، غائب ہونا، پوشیدہ ہونا۔
اِعْزَابٌ ۔ دور ہونا، دور کرنا۔
اَعْزَبُ ۔ مجرد (اُس کی جمع عُزْبٌ ہے اور مؤنث
عَزْبَاءُ ہے)۔
شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ ۔ تم میں بُرے وہ لوگ ہیں جو
مجرد ہوں (عیال واطفال نہ رکھتے ہوں۔ نہ جورو نہ
جاتا نگوڑا نہاٹا)۔
مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَدْ
عَزَبَ ۔ جس شخص نے چالیس دن میں سارا قرآن ختم کیا
اُس نے بہت دیر کی (یعنی شروع کرنے کا زمانہ ختم کے
زمانہ سے دور پڑ گیا)۔

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ ۔ بکریاں تھان سے بہت دور گئی ہوئی تھیں اور حاملہ نہ تھیں (حِیَال جمع ہے حَائِل کی یعنی غیر حامل)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ بَعْثًا فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَاءَ ۔ آپؐ نے ایک لشکر بھیجا وہ صبح کو ایک دور دراز سخت زمین میں پہنچا۔

عَزُوْبَةٌ ۔ وہ زمین جس سے چراگاہ دور ہو وہاں گھاس چارہ کم ہو۔

اُنْظُرُوْا تَجِدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا ۔ (ایک سفر میں صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں آپ نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی۔ تو صحابہ سے فرمایا) دیکھو یہ شخص یا تو چراگاہ سے دور پڑ کر چراگاہ کا طالب ہے یا چراگاہ میں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْزَبَ الْقَوْمُ دور کی گھاس لوگوں نے پالی یا اُن کے اونٹ چرنے کے لئے دور چلے گئے)۔

كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ اَنْ يَّعْزُبَ بِهَا ۔ حضرت ابوبکر صدیق رض کے پاس چند بکریاں تھیں انھوں نے اپنے غلام عامر بن فہیرہ کو حکم دیا کہ اُن کو چرانے کے لئے دور لے جائے۔

كُنْتُ اَعْزُبُ مِنَ الْمَاءِ ۔ کبھی میں پانی سے دور ہوتا۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَالْحُلُوْمُ عَوَازِبُ ۔ وہ کھوکھلی ہیں اور عقل سے دور۔

اِرْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَزَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ ۔ حجاج نے سلمہ بن اکوعؓ سے کہا (جو مدینہ چھوڑ کر ربذہ میں جاکر رہ گئے تھے) تو اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا۔ (غیر مہاجر ہو گیا) مدینہ چھوڑ کر جنگل میں دور جاکر رہ گیا۔ سلمہ رض نے کہا نہیں (میں ہجرت سے نہیں پھرا) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْعَازِبَ فِي الْاُفُقِ ۔ جیسے دور ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہیں (مشہور روایت اَلْغَارِبَ ہے غین معجمہ اور رائے مہملہ سے یعنی ڈوبنے والے ستارے کو)

اَعْزَبَ لَا اَهْلَ لَهٗ ۔ مجرد، اُس کے بال بچے نہ تھے یا اُس کی بیوی نہ تھی۔

شَابًّا اَعْزَبَ ۔ جوان مجرد۔

فَاَعْطَى الْاٰهِلَ مِنْهَا وَالْعَزَبَ ۔ میں اُس میں سے عیال دار اور مجرد دونوں کو دوں گا۔

كَرِهَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَبًا ۔ اللہ سے مجرد رہ کر ملنے کو بُرا جانا۔

لَا يَعْزُبُ عَنْهُ اَيْ بِالْاِحَاطَةِ وَالْعِلْمِ لَا بِالذَّاتِ وَاِذَا كَانَ بِالذَّاتِ لَزِمَهَا الْحِوَايَةُ (اللہ جل جلالہٗ نے جو یہ فرمایا لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ اُس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کی ذات ہر ہر ذرے کو گھیرے ہوئے ہے بلکہ اُس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے) (یہ امام جعفر صادق رح نے فرمایا معلوم ہوا کہ اللہ کا احاطہ اور معیت جو قرآن میں کئی جگہ مذکور ہے اُس سے احاطہ اور معیت علمی مراد ہے اور اُس پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے)۔

شِرَارُ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ ۔ تم میں برے مردے وہ ہیں جو لنگوڑے ناٹھے ہوں (نہ اُن کی بیوی ہو نہ اولاد یا نہ خاوند ہو نہ اولاد)۔

كَانَ يُعْطِي الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیال دار کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ (نہایہ میں ہے کہ اَعْزَب مجرد کو نہیں کہیں گے بلکہ عَزَبٌ کہیں گے۔ لیکن اس حدیث میں اَعْزَب کا لفظ وارد ہے۔ بعضوں نے کہا اَعْزَب

فصیح نہیں ہے بلکہ فصیح لغت عَزَبَ ہے)۔
اُعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ۔ دُور رہ پھر دُور رہ۔
عَزْرٌ۔ ملامت کرنا، مدد کرنا، پھیر دینا، ڈانٹنا، جماع کرنا، مجبور کرنا۔
تَعْزِیْرٌ۔ ملامت کرنا، سزا دینا، تادیب کرنا، حد سے کم مار لگانا، تعظیم اور تکریم کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
عَزْوَرٌ۔ بدخلق، دیُوث۔
تَعْزِیْرٌ۔ جو سزا حد شرعی سے کم ہو اُس کی کوئی مقدار نہیں ہے امام اور حاکم کی رائے پر موقوف ہے۔ اور حدِّ شرعی وہ مقرر و متعین سزا ہے جو شارع نے ٹھہرا دی)۔
اِنْ یُبْعَثْ وَ اَنَا حَیٌّ فَسَاُعَزِّرُہٗ۔ (ورقہ بن نوفل نے کہا) اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری زندگی میں پیغمبر ہو گئے تو میں اُن کی ضرور مدد کروں گا۔ اُن کی حمایت کروں گا۔
اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ۔ اب بنی اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھاتے ہیں یا مجھ کو ملامت کرتے ہیں، میرا عیب بیان کرتے ہیں (کہ میں نماز پڑھنا بھی اچھی طرح نہیں جانتا۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا جب بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے اُن کی شکایت کی تھی)۔
عُزَیْرٌ۔ مشہور پیغمبر ہیں۔
رُبَّ مَعْزُوْرٍ فِی النَّاسِ مَصْنُوْعٌ لَّہٗ۔ بعضے لوگ جن کی روٹی بند کی جاتی ہے اللہ اُن کے لئے دوسرا سامان کر دیتا ہے (یا تو آخرت میں اُن کو بہشت اور اپنی رضامندی عطا فرماتا ہے یا دنیا ہی میں اُن کے لئے رزق کا دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے بقولِ شخصے "یک در بند صد در کشادہ)۔
عَزٌّ۔ قوی کرنا، غالب ہونا، حجت میں جیت جانا۔
اِذَا عَزَّ اَخُوْكَ فَهُنْ (یہ ایک مثل ہے یعنی) جب تیرا بھائی تجھ پر غالب آئے اور تو اُس کا مقابلہ نہ کر سکے تو اُس سے عاجزی اور نرمی کر۔
عَزَّتِ النَّاقَةُ۔ اونٹنی مضبوط اور زور آور ہوئی۔
مَنْ عَزَّ بَزَّ۔ جو غالب ہوا اُسی نے مال لے لیا۔ (جیسے ہندی میں کہتے ہیں جس کی تیغ اُسی کی دیغ، جس کی لاٹھی اُس کی بھینس)۔
عِزٌّ اور عِزَّةٌ اور عَزَازَةٌ۔ عزت دار ہونا، ضعیف کے بعد زور آور ہونا، ضعیف ہونا، کمیاب ہونا، بہنا، مشکل ہونا۔
عَزَّ مَنْ قَاۤئِلٍ۔ یہ کہنے والا بڑا عزت دار ہے۔
تَعْزِیْزٌ۔ عزت کرنا، مدد کرنا، قوت دینا۔
اِعْزَازٌ۔ عزت دینا، محبت کرنا، حمل ظاہر ہونا۔
تَعَزُّزٌ۔ عزت دار ہونا، سخت ہونا (جیسے اِعْتِزَازٌ ہے)۔
اِسْتِعْزَازٌ۔ غالب ہونا، مار ڈالنا، تکلیف پہنچانا۔
عَزَّاءٌ۔ سختی۔ جیسے بیماری یا موت۔
عُزّٰی۔ ایک مشہور بُت تھا قریش کا۔
عَزِیْزٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے بمعنے غالب اور قوی، زور آور۔
مُعِزٌّ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی عزت دینے والا۔

هَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَ الْكَعْبَةِ قَالَتْ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) تو جانتی ہے کہ تیری قوم (قریش) نے کعبہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا (ایسا کہ ہر شخص اُس میں جا نہیں سکتا جب تک کہ سیڑھی نہ ہو) انہوں نے عرض کیا میں نہیں جانتی۔ فرمایا اُن کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص کعبہ کے اندر نہ جا سکے) جس کو وہ چاہیں وہی اندر

جائے (تو یہ فعل انھوں نے تکبر کی راہ سے یا کعبہ کی عظمت اور توقیر کے لئے کیا)۔

فَاسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی مرنے کے قریب ہو گئے۔

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ عَلٰى كُلْثُوْمِ بْنِ الْهِدْمِ وَهُوَ شَاكٍ ثُمَّ اسْتُعِزَّ بِكُلْثُوْمٍ فَانْتَقَلَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے کلثوم بن ہدم کے پاس اُترے وہ بیمار تھے۔ جب وہ مرنے لگے یا مر گئے تو آپ سعد بن خیثمہ کے پاس چلے گئے۔

لَمَّا رَاٰى طَلْحَةَ قَتِيْلًا قَالَ اَعْزِزْ عَلَيَّ اَبَا مُحَمَّدٍ اَنْ اَرَاكَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ حضرت علی رضؓ نے جب حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضؓ کو مرا ہوا پایا (مروان نے ایک تیر مار کر آپ کو شہید کیا تھا) تو فرمانے لگے اے ابو محمدؓ! تمھارا اس طرح آسمان کے تاروں کے تلے پڑا رہنا مجھ پر بہت شاق ہے (یعنی مجھ کو تمھارے قتل ہونے کا اور اس طرح خاک پر زیر سما پڑے رہنے کا بہت رنج ہے)۔

اِنَّ قَوْمًا مُحْرِمِيْنَ اشْتَرَكُوْا فِيْ قَتْلِ صَيْدٍ فَقَالُوْا عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا جَزَاءٌ فَسَاَلُوْا ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّكُمْ لَمُعَزَّزٌ بِكُمْ۔ کچھ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے انھوں نے سب نے مل کر ایک جانور کا شکار کیا (سب اُس کے قتل میں شریک تھے) اب کیا کہنے لگے ہم میں سے ہر شخص کو اس جانور کا پورا بدلہ دینا چاہیئے۔ آخر عبد اللہ بن عمر رضؓ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا یہ تو تم پر بہت دشوار اور سخت ہے۔ نہیں سب مل کر ایک ویسا ہی جانور اس کے بدلے میں دو (الگ الگ ہر شخص کو ایک ایک جانور قربانی کرنے کی ضرورت نہیں)۔

عَلٰى اَنَّ لَهُمْ عَزَازَهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدان قوم کو یہ لکھا کہ سخت زمینوں میں جو پیداوار ہو وہ اُن کی ہے۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْعَزَازِ۔ آپؐ نے سخت زمین میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسی زمین پر پیشاب کرنے سے چھینٹیں اُڑتی ہیں اور نرم زمین میں پیشاب سما جاتا ہے قطرے نہیں اُڑتے)۔

وَاَسَالَتِ الْعَزَازَ (بارش) سخت زمین پر گر کر بہی۔

اِنَّكَ بَعْدُ فِي الْعَزَازِ فَقُمْ۔ (زہری رضؓ نے کہا میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے پاس بہت جایا کرتا اُن سے حدیثیں سُننے کے لئے اور اُن کی خدمت کیا کرتا زہری رضؓ نے بیان کیا جیسی کوشش سے وہ اُن کی خدمت کرتے اور کہا میں اپنے دل میں یہ سمجھا کہ عبید اللہ کے پاس جو علم تھا وہ سب میں نے کھینچ لیا اور اب مجھ کو اُن کی کوئی حاجت نہیں ہے تو ایسا ہوا۔ ایک بار عبید اللہ برآمد ہوئے میں اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا اور ویسا اعزاز اُن کا نہیں کیا جیسا پہلے کیا کرتا تھا۔ عبید اللہ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے، ابھی تو علم کے کنارے پر ہے اُس کے بیچوں بیچ مقام تک بھی نہیں پہنچا تو کھڑا ہو (یعنی تیرا یہ خیال کہ میں نے عبید اللہ رضؓ کا سب علم حاصل کر لیا اور اب مجھ کو اُن کی پرواہ نہیں ہے غلط ہے ابھی تو تُو علم کے وُسطی حصہ پر بھی نہیں آیا صرف اُس کے کنارے پر پہنچا ہے اس لئے تجھ کو میری تعظیم اور تکریم کے لئے بدستور سابق کھڑا ہونا چاہیئے۔ عبید اللہ رضؓ نے قرینہ سے زہری رضؓ کا خیال معلوم کر لیا۔ اس روایت سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اُستاد اور عالم دین کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا درست ہے مگر عالم کو یہ خواہش کرنا کہ لوگ میرے تعظیم کے لئے کھڑے ہوں خوب نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو قیامِ تعظیمی سے منع فرمایا مگر

بعضے بزرگوں نے شاگردوں کا تکبّر توڑنے کے لئے اُن کو کھڑا رکھا ہے)۔

فَجَاءَتْ بِهٖ قَالِبَ لَوْنٍ لَيْسَ فِيْهَا عَزُوْزٌ وَّ لَا فَشُوْشٌ۔ جو بکری اپنے رنگ کے بدلے دوسرے رنگ کی بکری جنے (یعنی جو ماں کے رنگ پر نہ ہو) تو وہ جو دوسرے رنگ کی پیدا ہوئی تیری ہے اُن میں کوئی تنگ تھنوں کی کم دودھ والی اور نہ کشادہ تھنوں کی دودھ بہتی ہوئی ہو گی۔

لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ شَاةً عَزُوْزًا فَحَلَبَهَا مَا فَرَغَ مِنْ حَلَبِهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسَ۔ اگر ایک شخص کم دودھ والی بکری کا جس کے تھنوں کے سوراخ تنگ ہوں دودھ دوہنے لگے تو وہ اُس کا دودھ دوہنے سے فارغ نہ ہوگا یہاں تک کہ میں پانچوں نمازیں پڑھ لوں گا (یہ عمرو بن میمون تابعی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ نماز اتنی ہلکی ہو سکتی ہے)۔

هَلْ يَثْبُتُ لَكُمُ الْعَدُوُّ حَلَبَ شَاةٍ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ وَاَرْبَعَ عُزُزٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جا رہتا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم بلکہ چار کم دودھ والی بکریوں کا دودھ دوہنے تک (عُزُزٌ جمع ہے عَزُوْزٌ کی جیسے صُبُرٌ جمع ہے صَبُوْرٌ کی)۔

اِخْشَوْشِنُوْا وَ تَمَعْزَزُوْا۔ دین میں سخت اور مضبوط رہو (کافروں سے مداہنت اور نرمی نہ کرو۔ (یہ عزّ سے نکلا ہے اور میم زائد ہے۔ بعضوں نے کہا مَعَز سے اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

اَلْعِزُّ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔ عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

مَا نَعْلَمُ حَيًّا اَكْثَرَ شَهِيْدًا وَّ اَعَزَّ مِنَ الْاَنْصَارِ۔ ہم کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نہیں جانتے جس کے لوگ شہادت اور عزت میں انصار سے زیادہ ہوں (بلکہ انصار سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں شہید ہوئے ہیں)۔

لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ۔ (ابوسفیان نے جنگِ اُحد میں صحابہ کو مخاطب کر کے کہا) ہمارا طرفدار اور حامی عُزّٰی ہے تمہارا کوئی عُزّٰی نہیں ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا اُس کو یوں جواب دو اللّٰہ مولانا ولا مولی لکم یعنی اللہ ہمارا حامی و مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی و مددگار نہیں)۔

عَبْدُ الْعُزّٰى۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا نام تھا اور کنیت ان کی ابوفُصَیل تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور کنیت ابوبکر کذا فی الکشکول۔

فَعَازَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ۔ اُن میں سے ایک دوسرے پر غالب آیا۔

وَاَعَزَّ اَرْكَانَهٗ عَلٰى مَنْ غَالَبَهٗ۔ اللہ تعالیٰ اسلام کے ارکان کو اُس کے مقابلہ پر مضبوط کرے گا جو اُن کو گرانا چاہے گا (ہر زمانہ میں دشمنانِ اسلام کوشش کرتے رہیں گے کہ اسلام دنیا سے مٹ جائے پر اللہ تعالیٰ اُس کا حامی ہے وہ پھیلتا چلا جاتا ہے غیب سے اُس کے مدد کرنے والے پیدا ہو جاتے ہیں)۔

اَلْمُؤْمِنُ اَعَزُّ مِنَ الْجَبَلِ۔ مومن پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط (مصیبت پر صبر کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنے والا)۔

عَزْفٌ۔ یا عُزُوْفٌ۔ بے رغبتی کرنا، پھر جانا، کھانے پینے میں مشغول رہنا، باجا بجانا، جنّوں کی آواز جو رات کو جنگل میں سنائی دیتی ہے۔

تَعْزِيْفٌ۔ آواز کرنا۔

اِعْزَافٌ۔ ریتی کی آواز سننا۔

مَعَازِفُ۔ باجے۔ جیسے طبلہ، ڈھول، ستار، دف،

ہارمونیم، پیانو، بانسری، وغیرہ (اُس کا مفرد عَزْفٌ ہے یا مِعْزَفٌ ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَزْفِ دُفٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا خِتَانٌ فَسَكَتَ۔ حضرت عمرؓ ایک مقام پر سے گزرے جہاں دف بج رہا تھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا ختنہ کی تقریب ہے تو آپ خاموش ہو رہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی رسموں میں جیسے عید، شادی، ختنہ وغیرہ میں باجا بجانا درست ہے ایک جماعت اہلِ حدیث نے ہر ملک کے باجے کو دف پر قیاس کیا ہے۔ اور بعضوں نے دف کے سوا اور باجے بجانا ناجائز رکھا ہے)۔

كَانَتِ الْجِنُّ تَعْزِفُ اللَّيْلَ كُلَّهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ صفا اور مروہ پہاڑوں کے درمیان جنات رات بھر باجا بجاتے یا آواز کرتے رہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ آواز رات کے وقت ہوا کی سنائی دیتی ہے جنگل والے اُس کو جنوں کی آواز خیال کرتے ہیں)۔

عَزِيْفُ الرِّيَاحِ۔ ہواؤں کی آواز جو جھرجھر کانوں میں آتی ہے۔

اِنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا تُغَنِّيَانِ بِمَا تَعَازَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ۔ دو چھوکریاں انصار کی وہ شعر گا رہی تھیں جو انہوں نے بعاث کی جنگ میں کہے تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا گانا سنتے رہے) ایک روایت میں تَفَاخَرَتْ ہے ایک میں تَقَاذَفَتْ ایک میں تَقَارَفَتْ ہے۔ یعنی جو انصار نے فخر کی نیت سے بعاث کے دن کہے تھے)۔

عَزَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الدُّنْيَا۔ میرا تو دل دنیا سے پھر گیا (اُس سے نفرت ہوگئی۔ ایک روایت میں عَزَفْتُ ہے یعنی میں نے اپنا دل دنیا سے پھیر لیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَنِيْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ۔ اللہ نے مجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ میں کھیل کے باجوں کو مٹا دوں (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ۔ گانے والیاں اور باجے نکلیں گے۔

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْمَعَازِفَ۔ زنا اور باجوں کو حلال سمجھیں گے (رنڈی بازی اور گانا بجانا عیب نہ رہے گا)۔

عَزْقٌ۔ جلدی دوڑنا، روکنا، مار کر مرنے کے قریب کر دینا، کھودنا، چیرنا۔

عَزَقٌ۔ چپک جانا۔

عَزَاقَةٌ۔ چوتڑ۔

عَزِقٌ۔ بدخلق۔

تَكَارَيْتُ مِنْ فُلَانٍ اَرْضًا فَعَزَقْتُهَا۔ میں نے فلاں شخص سے زمین کرایہ پر لی پھر میں نے اُس کو کھودا اُس میں سے پانی نکالا۔

لَا تَعْزِقُوْا۔ مت کاٹو (یعنی رشتہ ناطہ مت توڑو)۔

عَزْلٌ۔ جدا کرنا، برطرف کرنا، انزال کے قریب ذکر کو باہر نکال لینا اور انزال باہر کرنا۔

تَعْزِيْلٌ۔ جدا کرنا۔

تَعَزُّلٌ۔ جدا ہونا۔

عُزْلَةٌ۔ لوگوں سے الگ تنہائی میں بسر کرنا۔

اِنْعِزَالٌ۔ جدا ہونا، گوشہ گیری کرنا۔

اِعْتِزَالٌ۔ عزل کرنا، معتزلہ کا مذہب اختیار کرنا۔

مُعْتَزِلَةٌ۔ ایک مشہور فرقہ ہے اہلِ اسلام کا جس کا بانی واصل بن عطاء تھا اور یہ نام امام حسن بصری نے اُن کا رکھا تھا جب وہ اُن سے جدا ہو گیا تھا۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ گنہگار شخص نہ مومن ہے نہ کافر اور بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اور پورا اختیار رکھتا ہے۔

اَعْزَلُ۔ بے ہتھیار (اُس کی جمع عُزْلٌ ہے اور اَعْزَالٌ اور عُزَّلٌ اور عُزْلَانٌ اور مَعَازِيْلُ اور اسم

مصدر عزل ہے)۔

اَلْعُزْلَةُ بِغَيْرِ عَيْنِ الْعِلْمِ زَلَّةٌ وَبِغَيْرِ زَاءِ الزُّهْدِ عِلَّةٌ۔ گوشہ گیری بے علمی کے ساتھ لغزش ہے اور بغیر زہد کے علّت بیماری ہے۔

اَعْزَلُ۔ اُس ابر کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو۔

مَعْزِلٌ۔ ایک جانب، علیحدہ۔

رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ الْعَزْلِ۔ ایک انصاری شخص نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے (یعنی کسی عورت سے اس طرح جماع کرنا کہ انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے اور منی باہر گرائے، اس سے یہ غرض ہے کہ عورت کو حمل نہ رہے)۔

لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا۔ عزل کرنے میں کوئی قباحت نہیں (تو دوسرا لا زائدہ ہے اور جس نے عزل جائز نہیں رکھا وہ یوں ترجمہ کرتا ہے تم کو چاہئے کہ عزل نہ کرو) امام سفیان ثوریؒ، امام جعفر صادقؑ کے پاس گئے اور عرض کیا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَالِيْ اَرَاكَ قَدِ اعْتَزَلْتَ النَّاسَ۔ یعنی میں کیا دیکھتا ہوں کہ آپ لوگوں کی صحبت سے الگ ہو کر گوشہ نشین اور عزلت گزین ہو گئے ہیں۔ فرمایا زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہے بھائیوں کا حال دگرگوں ہے میں نے دیکھا تنہائی میں دل جمعی ہوتی ہے پھر یہ شعر پڑھے۔ ؎

ذَهَبَ الْوَفَاءُ ذَهَابَ اَمْسِ الذَّاهِبِ
وَالنَّاسُ بَيْنَ مُخَاتِلٍ وَّ مُحَارِبٍ
يُفْشُوْنَ بَيْنَهُمُ الْمَوَدَّةَ وَالْوَفَا،
وَقُلُوْبُهُمْ مَحْشُوَّةٌ بِعَقَارِبَ،

یعنی زمانہ سے وفاداری اس طرح اٹھ گئی جیسے گزشتہ کل کا دن گزر گیا اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ کوئی تو ان میں مکار ہے اور کوئی جنگ جو ایک دوسرے سے محبت اور الفت جتاتے ہیں حالانکہ اُن کے دل بچھوؤں سے بھرے ہوئے ہیں (ہر وقت کاٹنے کی فکر میں لگے ہیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْهَا عَزْلُ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحِلِّهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے اُن میں سے ایک عزل بھی تھا یعنی نطفہ بے موقع بہانا (کیونکہ نطفہ ضائع کرنا باعث ہے تقلیل اُمّتِ محمدی کا)۔

اِعْزِلْ اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا۔ اگر تو چاہے تو اپنی عورت سے عزل کر کیونکہ اگر اُس کی تقدیر میں حاملہ ہونا ہے تو وہ ضرور حاملہ ہوگی۔

اَحْبَبْنَا الْعَزْلَ۔ ہم نے عورتوں سے عزل کرنا پسند کیا۔

كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ۔ ہم اس وقت عزل کیا کرتے تھے جب قرآن اُترتا رہتا (اور قرآن میں اُس کی ممانعت نہیں اُتری تو معلوم ہوا وہ جائز ہے)۔

رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُزُلًا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں بے ہتھیار دیکھا۔

مَنْ رَّاٰى مَقْتَلَ حَمْزَةَ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْزَلُ اَنَا رَاَيْتُهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا حمزہ جہاں مارے گئے وہ مقام کسی نے دیکھا ہے۔ ایک نہتا شخص بولا میں نے دیکھا ہے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ اَعْزَلَ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ سِلَاحِ الْغَنِيْمَةِ۔ اگر کوئی شخص جنگ میں بے ہتھیار ہو تو لوٹ کے مال میں سے ہتھیار لے سکتا ہے۔ (پھر تقسیم کے وقت حاضر کر دے)۔

مَسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ۔ جنگی ہیں باہتھیار۔

لَمَّا اَجَارَتْ اَبَا الْعَاصِ خَرَجَ النَّاسُ اِلَيْهِ عُزُلًا۔ جب حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر ابو العاص کو امان دی تو لوگ بے ہتھیار رہ کر ان کے پاس گئے۔

وَلَا مِیْلٌ مَعَازِیْلُ۔ نہ وہ لوگ جو سواری نہیں جانتے اور بے ہتھیار ہیں۔

دُفَاقُ الْعَزَالِیْ جَمُّ الْبُعَاقِ۔ ایسا ابر بھیج جو اس طرح پانی بہائے جیسے مشک کا نیچے کا دہانہ کھل جانے سے پانی بہتا ہے خوب زور سے برسنے والا۔ عَزَالِیْ قلب ہے عَزَالِیْ کا جو جمع ہے عَزْلَاءٌ کی یعنی مشک کا نیچے کا دہانہ۔

فَأَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِیَهَا۔ آسمان نے اپنے نیچے کے دہانے کھول دیئے (یعنی خوب زور کا پانی برسایا)۔

كُنَّا نَنْبُذُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ لَهٗ عَزْلَاءُ۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مشک میں جس کا نیچے کا بھی دہانہ بڑا تھا نبیذ بھگوتے۔

وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ۔ مشکوں کے مونہوں کو تو باندھ دیا اور نیچے کے دہانے کھول دیئے۔

وَاعْزِلُوْا فِرَاشَهٗ۔ اُس کا بستر جُدا رکھو (صاحب مجمع البحرین نے اس مقام پر ایک فاش غلطی کی ہے انہوں نے عُزْلَۃٌ بتقدیم غین معجمہ برراۓ مہملہ کو جو اس حدیث میں وارد ہے اذا کان یوم القیمۃ بعث اللہ الناس من حفرھم غرلا۔ عُزْلٌ کو بتقدیم مہملہ بر زائے معجمہ سمجھا اور اس باب میں اُس کا ذکر کیا پھر لطف یہ ہے کہ عُزْلَۃٌ کو آپ بمعنے قلفہ یعنی سرِ ذکر لکھتے ہیں جو کسی لغت سے ثابت نہیں ہے بلکہ غُرْلَۃٌ بمعنے قلفہ ہے۔ اور اَعْزَلُ کے معنے یہ لکھتے ہیں جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔ حالانکہ یہ معنے اَغْرَلُ کے ہیں۔ غرض صاحب مجمع البحرین نے غین معجمہ کو عین مہملہ اور راۓ مہملہ کو زائے معجمہ سمجھ کر اس مقام میں خبط کر دیا ہے)۔

اَعْزَلُ۔ ایک سماک (ستارہ برج میزان کا) ہے دو سماکوں میں سے دوسرا رامح ہے یعنی با ہتھیار چونکہ اس سماک میں ہتھیار نہیں ہے لہٰذا اُس کو اعزل کہتے ہیں۔

عَزْمٌ۔ یا مَعْزَمٌ۔ یا عَزِیْمَۃٌ۔ ارادہ کرنا، قصد کرنا، ٹھان لینا، قطعی کر لینا کہ تردّد نہ رہے، کوشش کرنا، منتر پڑھنا، قسم دینا۔

تَعَزُّمٌ۔ قصد کرنا۔

اِعْتِزَامٌ۔ میانہ روی کرنا۔

عَزِیْمَۃٌ۔ منتر، یا قرآن کی آیت جو کسی آفت کو دفع کرنے کے لئے یا شفا کے لئے پڑھی جائے۔ (اس کی جمع عَزَائِمُ ہے)۔

عَزَائِمُ السُّجُوْدِ۔ وہ سجدہائے تلاوت قرآن کے جہاں پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

خَيْرُ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا۔ سب کاموں میں بہتر وہ کام ہیں جن کو اللہ نے فرض کیا ہے یا وہ کام جن کو تو ٹھان لے اور اللہ سے جو اقرار کیا ہے اُس کو پورا کرے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ۔ تو ایسا صبر کر جیسے ہمت والے اگلے پیغمبروں نے صبر کیا (اختلاف ہے کہ اولوا العزم پیغمبر کون ہیں اور مشہور یہ ہے کہ اولوا العزم پانچ پیغمبر ہیں حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہم اجمعین)

لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ۔ آدمی کو چاہئیے کہ دعا میں قطعی طور پر اللہ سے جو مانگنا ہو وہ مانگے (یعنی تعلیق نہ کرے کہ اگر تو چاہے تو ایسا کر بلکہ قطعی طور سے عرض کرے کہ پروردگار مجھ کو یہ عطا فرما، یا ایسا کر دے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ قبول ہونے کی اُمید رکھ کر دعا کرے)۔

فَعَزَمَ اللهُ لِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قوت اور صبر کی طاقت عطا فرمائی۔

قَالَ لِأَبِیْ بَكْرٍ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ فَقَالَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقَالَ لِأَبِیْ بَكْرٍ أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ وَقَالَ لِعُمَرَ أَخَذْتَ

بِالْعَزْمِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پوچھا تم وتر کس وقت پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں تو شروع رات ہی میں (عشاء کی نماز کے بعد) پڑھ لیتا ہوں (اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائے) پھر حضرت عمرؓ سے پوچھا تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں تو اخیر رات میں (تہجد کے بعد) پڑھتا ہوں تب آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا تم نے تو ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا اور حضرت عمرؓ سے فرمایا تم نے ہمت اور فضیلت پر عمل کیا (تم نے اپنی طاقت اور قوت پر بھروسہ کر کے جو امر افضل تھا اُس کو اختیار کیا۔ مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ کا درجہ بڑھ کر ہے اس لئے کہ بغیر ہوشیاری اور احتیاط کے صرف عزم سے کام نہیں چلتا بلکہ صرف عزم کرنے والا کبھی بلا میں بھی پڑ جاتا ہے اسی لئے بہتر یہ ہے کہ وتر کی تین رکعتیں یا ایک رکعت شروع رات میں پڑھ لے پھر اگر تہجد کے لئے بیدار ہو تو ایک رکعت پڑھ کر اُس وتر کو جفت کر ڈالے اور تہجد ادا کرنے کے بعد وتر پڑھ لے)۔

اَلزَّکٰوۃُ عَزْمَۃٌ مِّنْ عَزَمَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ زکوٰۃ اللہ کے فرضوں میں سے ایک فرض ہے (جیسے نماز)۔

اِنَّا اٰخِذُوْھَا وَشَطْرَ مَالِہٖ عَزْمَۃً مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا۔ ہم اُس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور آدھے مال کا جرمانہ بھی لیں گے (زکوٰۃ نہ دینے کے جرم کی سزا میں اُس کا آدھا مال بطور جرمانہ لے لیں گے) زکوٰۃ ایک فرض ہے اللہ تعالیٰ کے فرضوں میں سے۔

لَیْسَتْ سَجْدَۃُ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ۔ سورۂ صاد کا سجدہ ضروری سجدوں میں سے نہیں (بلکہ شکر کا سجدہ ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی رُخْصَۃُ کَمَا یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی عَزَائِمُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کے لئے جو آسانیاں اور رخصتیں رکھی ہیں (مثلاً سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں سنتیں نہ پڑھنا، پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کر لینا) اُن پر لوگ عمل کریں (اُس کا شکر بجا لائیں) جیسے اُس کو یہ پسند ہے کہ لوگ اُس کے فرض کئے ہوئے کاموں کو بجا لائیں.... (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ فضیلت اور عزیمت ہی پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رخصتوں اور آسانیوں کو قبول نہ کرنا ایک طرح کا اکڑا پن ہے جو اللہ کو پسند نہیں ہے)۔

وَاِنَّھَا عَزْمَۃٌ۔ جمعہ فرض ہے (لیکن جب کیچڑ اور پانی ہو تو ظہر کی نماز گھر میں پڑھ لینا اور جمعہ کے لئے نہ جانا رخصت ہے)۔

اَلْجُمُعَۃُ عَزْمَۃٌ۔ جمعہ کی نماز فرض ہے۔

وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔ اللہ نے عورتوں سے صحبت کرنا کچھ ہم پر فرض نہیں کیا (بلکہ وہ مباح ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے)۔

اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ فِی الرُّشْدِ۔ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ نیک کاموں پر مجھ کو ثابت قدم رکھ (ہمیشہ اُن کو کرتا رہوں) اور سچی اور ٹھیک بات کا عزم مجھ کو عنایت کر (سچی بات اختیار کرنے میں آگے پیچھے نہ ہوں بلکہ فوراً اختیار کر لوں)۔

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ۔ وہ کام جن سے تیری مغفرت اور بخشش مضبوط ہوتی ہے (جو موجب ہوتے ہیں تیری مغفرت کے)۔

مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ فِیْہِ بِعَزِیْمَۃٍ۔ آپ نے رمضان میں تراویح پڑھنے کو فرض نہیں کیا (بلکہ سنت رکھا جس کا جی چاہے پڑھے اگر نہ ہو سکے تو تراویح ترک کرنے سے گنہگار نہ ہوگا)۔

نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔ ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر

مماثلت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ۔ میں تجھ کو قطعی حکم دیتا ہوں کہ تو چلا جا۔

ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِيْ فَقُلْتُهَا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں عزم پیدا کیا میں نے اُس کو کہہ لیا۔

عَزَمْتُ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپس میں جھگڑا مت کرو (یعنی تم کو تاکیدی حکم دیتا ہوں کہ آپس کی پھوٹ اور نزاع سے باز رہیں)۔

فَاَفْطَرُوْا فَكَانَتْ عَزِيْمَةً۔ لوگوں نے سفر میں افطار کیا پھر سفر میں افطار کرنا ہی افضل ہو گیا۔

اِشْتَدَّتِ الْعَزَائِمُ۔ ہمتیں بلند ہو گئیں (دور دور ملکوں میں جہاد کے لئے جانے لگے لوگوں کو جہاد کے لئے پکڑنے لگے)۔

فَلَمَّا اَصَابَنَا الْبَلَاءُ اِعْتَزَمْنَا لِذٰلِكَ۔ جب ہم پر بلا آئی تو ہم مضبوط ہو گئے (صبر اور تحمل کیا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ دَنَوْتَ لَاُضَرِّطَنَّكَ فَقَالَ عَمْرٌو كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَعَزُوْمٌ مُّفَزَّعَةٌ۔ اشعث بن قیس نے عمرو بن معدیکرب سے کہا جو عرب کے بڑے سپاہی اور جنگی مشہور تھے (قسم خدا کی اگر تم مجھ سے بھڑے تو میں تم کو ہدا کر چھوڑ دوں گا (تمھارے گوز نکلنا شروع ہوں گے) عمرو نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم میرے چوتڑ بڑے ہمت والے مضبوط بندش کے ہیں اور خوفناک واقعات دیکھ چکے ہیں (میں تم سے پاد دینے والا نہیں ہوں)۔

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ اے انجشہ بڈھیوں کو آہستہ ہانک (بڈھیوں سے مراد عورتیں ہیں جیسے دوسری روایت میں اُن کو قواریر (شیشے) کہا۔ بعضوں نے کہا خود بوڑھی اور ضعیف اونٹنیاں مراد ہیں)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ عَزْمٌ اَنَّهُمْ هٰكَذَا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ائمہ کو حکومت دے (بلکہ حکومت بنی امیہ اور عباسیہ کو ملی ائمہ اہل بیت ان ظالموں کے ڈر سے ہمیشہ خائف رہے)۔

اُولُوا الْعَزْمِ۔ ہمت والے پیغمبر۔ بعضوں نے کہا چھ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اُنھوں نے اپنے قوم کی ایذا دہی پر صبر کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اُنھوں نے ذبح ہونے پر صبر کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اُنھوں نے فرزند کے گم ہو جانے پر صبر کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام انہوں نے کنوئیں میں رہ کر صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہوں نے بیماری پر صبر کیا۔

مِنْ عَزَائِمِ اللّٰهِ كَذَا۔ اللہ تعالیٰ کے قطعی احکام میں سے یہ ہے (جس میں کوئی شک اور شبہ نہیں نہ وہ بدل سکتا ہے نہ منسوخ ہو سکتا ہے)۔

عَرَفْتُ اللّٰهَ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ وَحَلِّ الْعُقُوْدِ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں نے اللہ کو ارادوں کے بدلنے سے پہچانا (ایک کام کا مضبوط عزم ہو جاتا ہے پھر یہ ارادہ فسخ ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دل سب اللہ کے اختیار میں ہیں وہی مقلب القلوب ہے)۔

فَاِنَّهَا عَزِيْمَةُ الْاِيْمَانِ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دینا یہی ایمان کا اصل مقصود ہے (یعنی توحید الٰہی ایمان کا رکن اعظم ہے)۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيْمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيْمَةِ مُحَمَّدٍ وَعَزِيْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَعَزِيْمَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (اگر شیر سامنے آجائے تو اُس سے یوں یوں کہے) میں تجھ کو اللہ کے عزم کی قسم دیتا ہوں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عزم کی اور حضرت سلیمانؑ کے عزم کی اور حضرت علی مرتضیٰ کے عزم کی (اللہ چاہے تو وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا)۔

عَوَازِمُ اللہِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض سنن وغیرہ۔

اَرْسَلَہُ اللہُ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَاعْتِزَامٍ مِّنَ الْفِتَنِ۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس وقت بھیجا جب پیغمبر کا سلسلہ ایک مدت سے قطع ہو گیا تھا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پھر کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا اور فتنے اور فساد جاری تھے)

عَزَّ مَنِّیْ۔ اُس نے میری ضیافت کی۔

عَزْوَرٌ۔ ایک ٹیکری ہے جحفہ میں مدینہ سے مکہ کی راہ پر۔ اُس کو عَزْوَرَا بھی کہتے ہیں۔

عَزَاءٌ۔ صبر کرنا۔

عَزْوَۃٌ۔ نسبت دینا، کسی سے اپنا نسب لگانا سچ ہو یا جھوٹ۔

تَعَزِّیْ۔ نسب لگانا، باپ دادا کا نام فخر سے لینا۔

عَزْیٌ۔ صبر کرنا۔

تَعْزِیَۃٌ۔ تسلی دینا، صبر کرانا۔

مَنْ تَعَزّٰی بِعَزَاءِ الْجَاهِلِیَّۃِ فَاَعِضُّوْہُ بِهَنِ اَبِیْهِ وَلَا تَکْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کا نام لے کر اترائے اُن سے فریاد کرے تو اُس کو یوں گالی دو ارے جا اپنے باپ کا لوڑا پکڑ صاف کھہدو شرمگاہ کہہ کر کنایہ مت کرو تاکہ وہ خوب شرمندہ ہو اور آئندہ ایسے واہی دعوٰی سے باز رہے)۔

عَزَاءٌ۔ اور عَزْوَۃٌ مستغیث کی فریاد اُس کا دعوٰی۔

مَنْ لَّمْ یَتَعَزَّ بِعَزَاءِ اللہِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ جو شخص اللہ کی ٹھہرائی ہوئی فریاد سے فریاد نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (فریاد کے وقت یوں کہنا چاہئے یا لَلّٰہِ یا لَلْمُسْلِمِیْنَ اللہ کی فریاد مسلمانوں کی فریاد یا لَلّٰہِ یا لَلْمُسْلِمِیْنَ یا لَلْاِسْلَامِ باقی باپ دادا کی فریاد یا کسی خاص قوم یا قبیلے کی یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ حضرت عمرؓ یوں فریاد کرتے تھے یا لَلّٰہِ یا لَلْمُسْلِمِیْنَ سَتَکُوْنُ لِلْعَرَبِ دَعْوٰی قَبَائِلَ فَالسَّیْفَ السَّیْفَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ۔ قریب ہے کہ عرب لوگ اپنے قبیلہ والوں سے فریاد کریں گے اُن پر تلوار چلاتے رہنا یہاں تک کہ مسلمانوں کی فریاد کریں۔ یا لَلْمُسْلِمِیْنَ کہیں۔ بعضوں نے کہا عَزَاءُ اللہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کہنا ہے یعنی مصیبت کے وقت مسلمانوں کو یہ کہنا چاہئے)

مَنْ عَزّٰی مُصَابًا۔ جس نے کسی مصیبت زدہ کو تسلی دی اُس کو صبر کی ہدایت کی اور اعظم اللہ اجرک کہا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ کو بڑا اجر اور ثواب دے۔

اِنَّ فِی اللہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا ہر درد کی دوا ہے ہر مصیبت کی تسلی ہے۔

اَتَعْزِیْہِ اِلٰی اَحَدٍ۔ کیا اس حدیث کی سند تم کسی کی طرف کرتے ہو۔

مَالِیْ اَرٰکُمْ عِزِیْنَ۔ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہو (یہ نہیں چاہئے بلکہ صفیں برابر کر کے بیٹھو تاکہ سب ملے جلے معلوم ہوں جدا جدا حلقے باندھنا پھوٹ اور اختلاف کی نشانی ہے)۔

بَنُوْ عَزْوَانَ۔ جنوں کا ایک قبیلہ ہے۔

عَزْوَزَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

اَلتَّعْزِیَۃُ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ۔ تعزیت مصیبت کے وقت ہونی چاہئے (نہ کہ بہت مدت کے بعد)۔

رَاَیْتُ اَبِیْ یُعَزِّیْ قَبْلَ الدَّفْنِ وَبَعْدَہٗ۔ میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ مُردے کے دفن ہونے سے پہلے اور اُس کے بعد بھی تعزیت کرتے تھے (یعنی میت کے وارثوں کو تعزیت دفن سے پہلے اور دفن کے بعد بھی درست ہے)

رَاَیْتُ عَزَاءً حَسَنًا۔ میں نے اچھا صبر دیکھا۔

اَحْسَنَ اللہُ عَزَاءَکُمْ۔ اللہ تم کو اچھا صبر عنایت

فرمائے۔

باب العین مع السین

عَسْبٌ۔ نر کا مادہ پر چڑھنا، اُس کا کرایہ دینا۔

اِعْسَابٌ۔ بھاگنا، تجاوز کرنا۔

اِسْتِعْسَابٌ۔ مکروہ جاننا۔

عَسِیْبٌ اور **عَسِیْبَۃٌ**۔ دُم کی ہڈی یا جہاں دُم پر بال اُگتے ہیں، کھجور کی سیدھی ڈالی جس کے پتے سونت لئے گئے ہوں۔

نَھٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔ نر کو مادہ پر کدانے کی اُجرت لینے پر منع فرمایا گیا (اصل میں عَسْبٌ کہتے ہیں نر جانور کے نطفہ کو مطلب یہ ہے کہ نر جانور کو مفت دینا چاہیئے تاکہ وہ مادہ کو حاملہ کرے اُس پر اُجرت لینا ٹھیک نہیں ہے)۔

کُنْتُ تَیَّاسًا فَقَالَ لِیَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ لَا یَحِلُّ لَکَ عَسْبُ الْفَحْلِ۔ میں نر جانور رکھا کرتا تھا تو مجھ سے براء بن عازبؓ نے کہا تجھ کو نر کدانے کی اُجرت لینا حلال نہیں ہے۔

خَرَجَ وَفِیْ یَدِہٖ عَسِیْبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔

وَبِیَدِہٖ عُسَیِّبُ نَخْلَۃٍ مَقْشُوٌّ۔ آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھڑی تھی کھجور کی جس کے پتے چھیل لئے گئے تھے۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ۔ پھر میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھروں پر لکھا ہوا تھا۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِی الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو قرآن کھجور کی ڈالیوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا کسی کے پاس ہڈی پر، کسی کے پاس چمڑے پر کچھ کچھ لکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنی خلافت میں قاریوں اور حافظوں کو اکٹھا کر کے سارا قرآن ایک جگہ لکھوایا لیکن اُن کی وفات کے بعد وہ قرآن حضرت عمرؓ کے ہاتھ آیا۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت حفصہؓ کو ملا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں اُس کی ساتؔ نقلیں کرائیں۔ اور ایک ایک ساتؔ ولایتوں میں روانہ کرائیں پھر لوگوں نے اُنہی سے نقلیں لینا شروع کیں جو آج تک شائع ہیں)۔

یَتَوَکَّاُ عَلٰی عَسِیْبٍ۔ آپؐ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیکا دے رہے تھے۔

عَسِیْبٌ۔ کھجور کی وہ ڈالی جس پر پتے نہ ہوں (اگر پتے ہوں تو اُس کو جَرِیْد کہیں گے)۔

کُنْتَ لِلدِّیْنِ یَعْسُوْبًا۔ (حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق رضؓ کی شان میں فرمایا) تم تو دین کے رئیس اور سردار تھے (اصل میں یعسوب کہتے ہیں شہد کی مکھیوں کے بادشاہ کو)۔

اِذَا کَانَ ذٰلِکَ ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِہٖ۔ جب یہ فساد ہوگا تو دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر ایک طرف چل دے گا (فسادیوں سے علیحدہ ہو جائیگا)۔

مَرَّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَتَّابٍ قَتِیْلًا یَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ لَھْفِیْ عَلَیْکَ یَعْسُوْبَ قُرَیْشٍ۔ حضرت علی رضؓ جنگ جمل میں عبدالرحمٰن بن عتاب پر گزرے وہ مقتول ہو کر پڑے ہوئے تھے آپ نے فرمایا افسوس اے قریش کے سردار۔

فَتَتْبَعُہٗ کُنُوْزُھَا کَیَعَاسِیْبِ النَّحْلِ۔ زمین کے خزانے دجّال کے ساتھ اس طرح ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس اکٹھا ہوتی ہیں۔

لَوْلَا ظَمَأُ الْھَوَاجِرِ مَا بَالَیْتُ اَنْ اَکُوْنَ یَعْسُوْبًا

اگر دوپہر دنوں کی پیاس نہ ہوتی (یعنی روزے میں جو مجھ کو لذت آتی ہے) تو اگر میں رات کا سبزہ ہوتا تو بھی کچھ پرواہ نہ کرتا (یہاں یعسوب سے مراد وہ سبز کیڑا ہے جو فصل ربیع میں نکلتا ہے یعنی بونٹ۔ بعضے لوگ اُس کو اللہ میاں کا طوطا کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وہ ٹڈے سے بڑا ایک پرندہ ہے اور ممکن ہے کہ شہد کی مکھیوں کا سردار مراد ہو)۔

اَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا) تم مؤمنوں کے سردار ہو اور مال کافروں کا سردار ہے۔

اَحْفٰی شَارِبَہٗ حَتّٰی اَلْحَقَہٗ بِالْعَسِیْبِ۔ اپنی مونچھوں کو اتنا کترایا کہ کھال تک ملا دیا (جہاں پر بال اُگتے ہیں)۔

عَسْجَدٌ۔ سونا، جواہر، مضبوط موٹا اونٹ۔

عُسْرٌ۔ تنگی کی حالت میں قرض کا تقاضا کرنا، سخت ہونا، قبض ہونا، خلاف کرنا، بائیں طرف سے آنا؛

عَسَرٌ۔ تنگ ہونا، دشوار ہونا۔

تَعْسِیْرٌ۔ سخت کرنا۔

مُعَاسَرَۃٌ۔ سختی سے معاملہ کرنا۔

تَعَاسُرٌ۔ سخت ہونا (جیسے تَعَسُّرٌ ہے)۔

اِعْتِسَارٌ۔ زبردستی لے لینا۔

اَعْسَرُ۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔ (جیسے فُلَانٌ اَعْسَرُ یَسَرٌ۔ یعنی فلاں دونوں ہاتھوں سے کام کرنے والا ہے)۔

یَوْمٌ اَعْسَرُ۔ سخت اور منحوس دن۔

اِسْتِعْسَارٌ۔ سخت ہونا۔

عُسَارٰی۔ اور عُسَارَیَاتٌ۔ متفرق اور جُدا جُدا۔

عُسْرٌ۔ تنگی (اُس کی ضد یُسْرٌ یعنی فراخ دستی)۔

عُسْرٰی۔ تنگی، دشواری (اعسر کا مؤنث ہے اُس کی ضد یُسْرٰی ہے)۔

اِنَّہٗ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ۔ حضرت عثمانؓ نے تنگی کی فوج کا سب سامان کر دیا۔ (یعنی جنگِ تبوک کا جب لوگوں کے پاس نہ سواریاں تھیں نہ خرچ راہ حضرت عثمانؓ نے نوسو ۹۰۰ پچاس اونٹ اور پچاس ۵۰ گھوڑے اور ایک ہزار ۱۰۰۰ دینار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے۔ آپؐ نے فرمایا اب عثمانؓ کیسے بھی کام کرے اُس کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ (یعنی وہ بہشتی ہو چکے اب اگر کوئی خطا بھی اُن سے سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا)

غَزْوَۃُ الْعُسَیْرَۃِ۔ جنگ عسیرہ (عسیرہ ایک مقام کا نام ہے ینبوع[1] کے قریب)۔

کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ مَّھْمَا تَنْزِلْ بِامْرِیٍٔ شَدِیْدَۃٌ یَّجْعَلِ اللّٰہُ بَعْدَھَا فَرَجًا فَاِنَّہٗ لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُّسْرَیْنِ۔ حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کو لکھا جب وہ شام کے ملک میں گھر گئے تھے (چاروں طرف سے نصاریٰ نے اُن کو گھیر لیا تھا) دیکھو جب کسی آدمی پر کوئی سختی آتی ہے تو اُس کے بعد اللہ تعالیٰ آسانی کرتا ہے ایک سختی دو۲ آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی (یعنی مومن پر جو سختی آئے وہ دو۲ آسانیوں کے درمیان ہے یا تو دنیا ہی میں اُس کے بعد آسانی ہوگی یا آخرت میں ثواب عظیم ملے گا۔ بعضوں نے کہا سورۂ الم نشرح میں اللہ تعالیٰ نے عسر کو الف لام تعریف سے ذکر کیا اور یسر کو تنکیر کے ساتھ تو معلوم ہوا کہ ایک سختی کے عوض دو۲ آسانیاں ملتی ہیں)۔

اِنَّہٗ لَمَّا قَرَءَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا قَالَ لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُّسْرَیْنِ۔ عبداللہ

[1] ینبع۔ جزیرہ نما عرب کے مغربی ساحل پر مکہ کے شمال میں ایک بندرگاہ ہے ۱۲ مص

بن مسعود رضہ نے جب یہ آیت پڑھی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ تو کہا ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں ہو سکتی۔

یَعْتَسِرُ الْوَالِدُ مِنْ مَالِ وَلَدِہٖ ۔ باپ زبردستی اپنے بیٹے کے مال میں سے کچھ لے لے (یعنی اُس کی رضا مندی کے بغیر)۔

اِنَّا لَنَرْمِیْ فِی الْجَبَّانَۃِ وَفِیْنَا قَوْمٌ عُسْرَانٌ یَنْزَعُوْنَ نَزْعًا شَدِیْدًا ۔ ہم جنگل میں تیراندازی کرتے تھے اور ہم میں کچھ لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والے تھے جو کمان کو خوب زور سے کھینچتے تھے (عُسْرَانٌ جمع ہے اَعْسَرُ کی جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَدَّعِمُ عَلٰی عَسْرَائِہٖ ۔ وہ بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیا کرتے تھے۔

عَسِیْر ۔ ایک کنوئیں کا نام تھا مدینہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام یسیر رکھ دیا تھا (صاحب مجمع البحار نے غلطی کی جو کہا کہ یہ کنواں مکہ میں تھا)۔

عُسَیْر ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے جزیرہ نمائے عرب میں۔ اسی کے نام سے ایک منطقہ مشہور ہے جو جزیرہ نمائے عرب کے مغربی کنارے پر حجاز اور یمن کے درمیان واقع ہے۔

فَلَا تَیْئَسْ اِذَا اَعْسَرْتَ یَوْمًا فَقَدْ اَیْسَرْتَ فِیْ دَہْرٍ طَوِیْلٍ وَّاِنَّ الْعُسْرَ یَتْبَعُہٗ یَسَارٌ ۔ جب تو مصیبت میں پڑ جائے تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ ایک مدت تک آرام میں رہ چکا ہے اور سختی کے پیچھے آسانی لگی ہوئی ہے۔

مَعْسُوْرٌ ۔ دشوار اور کٹھن، تنگ حال (اُس کی ضد مَیْسُوْرٌ یعنی آسان اور سہل)۔

مُعْسِرٌ ۔ اپنے قرضدار پر تنگی کرنے والا۔

عَسّ ۔ یا عُسُسٌ ۔ رات کو پھرنا، یا رات کو بدمعاشوں کی تلاش میں پھرنا، دیر لگانا، تھوڑا تھوڑا کھلانا۔

اِعْتِسَاسٌ ۔ رات کو گشت لگانا۔

عُسٌّ ۔ ذکر، بڑا پیالہ، قدح۔

اَوْلَجَ الْعُسَّ فِی الْمُکْحُلِ ۔ اپنے ذکر کو عورت کے فرج میں داخل کیا۔

اِنَّہٗ کَانَ یَغْتَسِلُ فِیْ عُسٍّ حَزْرَ ثَمَانِیَۃِ اَرْطَالٍ اَوْ تِسْعَۃٍ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدح پانی سے غسل کر لیتے جس میں آٹھ یا نو رطل پانی آتا (یعنی چار سیر یا ساڑھے چار سیر پانی سے)۔

عُسٌّ ۔ بڑا کٹرہ۔ (اُس کی جمع عِسَاسٌ اور اَعْسَاسٌ ہے)۔

اَلْمِنْحَۃُ تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَّتَرُوْحُ بِعُسٍّ ۔ دودھیل جانور جو مانگے پر دیا جائے صبح کو ایک قدح دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بِعِسَاءٍ ہے اُس کے معنے وہی ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَعُسُّ بِالْمَدِیْنَۃِ ۔ حضرت عمر رضہ (اپنی خلافت کے زمانہ میں) رات کو مدینہ میں گشت کرتے (چوروں بدمعاشوں کو گرفتار کرتے لوگوں کے مال اور جان کی نگہبانی کرتے رات کو پھر کر آپ یہ بھی دریافت کرتے کہ لوگ اُن کے انتظام میں کس بات کی شکایت کرتے ہیں پھر صبح کو اُس کا بندوبست کرتے)۔

عَسَسٌ ۔ چوکیدار (یہ عَاسٌّ کی جمع ہے بمعنے حارس اور نگہبان)۔

عَسْعَسَۃٌ ۔ تاریکی چھا جانا، یا تاریکی دور ہونا، رات کو پھرنا، مشتبہ کر دینا، ہلانا۔

تَعَسْعَسَ الذِّئْبُ ۔ بھیڑیئے کا رات کو پھرنا، بھیڑیا شکار کی تلاش میں ہے، سونگھنا۔

عَسَاعِسُ ۔ سیہی، قنفذ۔

عَسْعَاسٌ ۔ رات میں شکار ڈھونڈھنے والا، بھیڑیا (اسی طرح عَسْعَسٌ ہے)۔

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ۔ قسم رات کی جب اندھیرا کرے یا اندھیرا جاتا رہے۔

حَتّٰی إِذَا اللَّيْلُ عَسْعَسَ۔ جب رات کی اندھیری چھا جائے۔

عَسْف ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، مخبوط ہونا، راہ گم کرنا، ظلم کرنا، نوکر رکھنا، زور سے لے لینا، بے سوچے سمجھے کوئی کام کرنا۔

تَعْسِيف۔ تھکانا، جھاڑو دینا۔

مِعْسَفَہ۔ جھاڑو۔

اِعْسَاف۔ موت کا خراٹا، اونٹ کو لگنا، سخت کام لینا، رات کو راستہ گم کرکے چلنا۔

تَعَسُّف۔ مائل ہونا، حق سے عدول کرنا، تکلف کرنا، بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا، ظلم کرنا، حق چھین لینا۔

اِعْتِسَاف۔ کے بھی یہی معنے ہیں اور نوکر رکھنا۔

عَسُوف۔ ظالم۔

نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْعُسَفَاءِ وَالْوُصَفَاءِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں اور لونڈی، غلاموں کے قتل سے منع فرمایا (جو فوج والوں کی خدمت کے لئے آتے ہیں اُن کو اپنی مزدوری سے کام ہوتا ہے وہ لڑائی نہیں کرتے۔ عُسَفَاء جمع ہے عَسِيف کی بمعنے مزدور اور نوکر۔ ایک روایت میں اُسَفَاء ہے جو جمع ہے اَسِيف کی معنے وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا اَسِيف بمعنے بوڑھا پھونس، بعضوں نے کہا غلام)۔

هُوَ يَعْسِفُهُمْ۔ وہ اُن کو کفایت کرتا ہے۔

كَمْ أَعْسِفُ عَلَيْكَ۔ میں کہاں تک تیری خدمت کروں۔

لَا تَقْتُلُوا عَسِيفًا وَلَا اَسِيفًا۔ مزدور اور خدمتگار کو مت مارو۔

اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰی هٰذَا۔ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا۔

لَا تَبْلُغُ شَفَاعَتِیْ إِمَامًا عَسُوفًا۔ میری شفاعت ظالم بادشاہ اور حاکم کو نصیب نہ ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت نہیں کروں گا بلکہ اُس کو سزا دلواؤں گا)۔

عُسْفَان۔ ایک موضع ہے مکّہ اور مدینہ کے درمیان۔ یہ مکّہ سے مدینہ کو جاتے ہوئے دوسری منزل پر ہے۔

عَسَق ۔ لازم ہونا، چپکنا، الحاح کرنا۔ (جیسے تعشّق ہے)۔

عَسْقَلَة ۔ مربع ہونا، سخت جگہ۔

عُسْقُل۔ کھیتی (اس کی جمع عَسَاقِيل ہے)۔

عَسَاقِيل۔ ریتی اور بادل کے ٹکڑے۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِيلُ۔ ٹیلوں کو ریتی نے ڈھانپ لیا تھا۔

عَسْقَلَان۔ ایک شہر ہے فلسطین کے جنوبی ساحل پر۔ حافظ الاسلام شیخ الکل علامہ ابن حجر عسقلانیؒ مؤلف فتح الباری شرح صحیح البخاری وہیں کے ہیں۔

عَسْكَر ۔ لشکر، فوج۔

عَسْكَرَة۔ جمع ہونا، اندھیرا چھا جانا، قحط، سختی۔

مُعَسْكَر۔ لشکر گاہ۔

امام حسن عَسْكَرِی۔ گیارھویں امام ہیں ائمۂ اثنا عشر علیہم السلام میں سے۔

عَسَل ۔ شہد، حرکت، اضطراب، جلدی چلنا، چکھنا، شہد ملانا، شہد کھلانا۔

عَسْل۔ نکاح کرنا، تعریف کرنا، محبوب بنانا، اضطراب کرنا، جلدی چلنا۔

تَعْسِيل۔ شہد کی طرح ہو جانا، شہد ملانا، شہد کا توشہ دینا۔

اِسْتِعْسَال۔ شہد مانگنا۔

عَسَّالٌ۔ شہد والا، ہلتا ہوا نیزہ (جیسے عاسل ہے)
اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهٗ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَسَلُهٗ قَالَ يَفْتَحُ لَهٗ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَىْ مَوْتِهٖ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهٗ۔
جب اللہ تعالیٰ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد بنا دیتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا شہد بنانے سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مرتے وقت اُس سے کوئی نیک کام ایسا کراتا ہے جس سے سب لوگ اُس کے گردو پیش والے خوش ہو جاتے ہیں۔ (عَسَلَ الطَّعَامَ يَعْسِلُهٗ کھانے میں شہد ملایا، یا ملاتا ہے۔ نیک عمل کو عسل یعنی شہد سے تشبیہ دی)۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهٗ فِى النَّاسِ
جب اللہ کو کسی بندے کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُس کو شہد کی طرح لوگوں میں میٹھا کر دیتا ہے (لوگ اُس کو چاہتے ہیں اُس سے محبّت کرتے ہیں)۔
حَتّٰى تَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ
یہ یعنی رفاعہ کے پاس تیرا لوٹنا اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ عبدالرحمن تیرے شوہر ثانی سے تو مزہ نہ پائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ پائے (یعنی جب تک شوہر ثانی سے صحبت نہ ہو تو شوہر اوّل سے پھر نکاح نہیں کر سکتی)۔
اَسْقِهٖ عَسَلًا۔ اُس کو شہد پلادے (یعنی جس کو دست آرہے تھے یہ علاج بالکل اُس طب کے موافق ہے جس کو ہومیو پیتھک کہتے ہیں یعنی علاج بالمثل مثلاً دستوں میں بیدانجیر کا روغن دیتے ہیں جو پہلے اسہال کر کے پھر قبض کر دیتا ہے شہد کا بھی یہی حال ہے)۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ۔ اللہ سچا ہے (اُس نے شہد کو شفا فرمایا) تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔
عَلَيْكَ الْعَسَلُ۔ تجھ کو جلدی چلنا ضروری ہے۔

عَسْلَجَةٌ۔ سبز اور نرم ڈالیاں نکالنا، انگور کی پہلی شاخیں نکالنا۔
عُسْلُجٌ۔ نرم اور سبز شاخ۔
عَسَلَّجٌ۔ پاکیزہ یا رقیق کھانا۔
عُسْلُوْجٌ۔ نرم اور ہری شاخ، انگور کی پہلی روئیدگی (اُس کی جمع عَسَالِيْجُ ہے)۔
وَمَاتَ الْعُسْلُوْجُ۔ ہری ڈالی سوکھ گئی (مر گئی یعنی قحط سالی کی وجہ سے)۔
تَعْلِيْقُ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ فِىْ عَسَالِيْجِهَا۔ تازے اور شاداب موتی شاخوں میں لٹکانا (مراد انگور کے دانے ہیں جو موتیوں کی طرح ڈالی میں نکلتے ہیں)۔
عَسْمٌ۔ طمع کرنا۔
عَسَمَانٌ۔ دوڑنا۔
عَسْمٌ اور عُسُوْمٌ۔ کمانا، بہہ نکلنا، بند ہو جانا، کوشش کرنا۔
عَسَمٌ۔ ہاتھ سوکھ جانا، اس طرح کہ کج ہو جائے یا پاؤں۔
اِعْتِسَامٌ۔ بُرا نا جو ملے کر پہن لینا۔
فِى الْعَبْدِ الْاَعْسَمِ اِذَا اُعْتِقَ۔ وہ غلام جس کا ہاتھ سوکھ کر ٹیڑھا ہو گیا ہو جب وہ آزاد کیا جائے۔
عُسْمَةٌ۔ لقمہ۔
عَسَمَةٌ۔ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا۔
عَسُوْمٌ۔ بہت عیال والا۔
عُسُوْمٌ۔ سوکھی روٹی کے ٹکڑے۔
مَعْسَمٌ۔ طمع۔
اَعْسَامٌ۔ جسم اور خلقت۔
عَسْىٌ۔ غلیظ اور خشک ہونا۔
عَسٰى۔ شاید، اُمید ہے، قریب ہے۔
تَغْدُوْ بِعَسَاءٍ وَتَرُوْحُ بِعَسَاءٍ۔ صبح کو ایک قدح

دودھ دیتا ہے اور شام کو ایک قدح (ایک روایت میں بعُسّ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

وَکَانَ شَیْخًا قَدْ عَسَا اَوْ عَشَا۔ وہ بوڑھا ہو کر سوکھ گیا تھا یا اس کی بینائی کم ہو گئی تھی۔

عَسَا الْقَضِیْبُ۔ ڈالی سوکھ گئی۔

عَسَی الْمَجْرٰی اِلَی الْغَایَۃِ۔ کہاں تک جانا ہوتا ہے دیکھئے اس نشان تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں اس سے پہلے گزر جاتا ہے۔ (یہ دنیا کی زندگی کی مثال ہے)۔

باب العین مع الشین

عَشَبٌ۔ سوکھ جانا، روئیدگی ہونا (جیسے عَشَابَۃٌ ہے)۔

تَعْشِیْبٌ اور اِعْشَابٌ۔ اُگنا، چارہ پانا، موٹا ہونا۔

تَعَشُّبٌ۔ روئیدگی چرنا۔

عُشْبٌ۔ ہری گھاس، شروع ربیع میں (اور سوکھی گھاس کو حَشِیْشٌ کہیں گے)۔

عَشِبٌ۔ ہری گھاس والا۔

عَشِیْبٌ۔ جہاں ہری گھاس ہو، اور ٹھنگنا آدمی۔

وَاَعْشَوْشَبَ مَا حَوْلَهَا۔ اس کے گرد اگرد خوب ہری گھاس پیدا ہوئی۔

فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ۔ اس نے گھاس اور ہرا چارہ خوب اُگایا۔

عَشْرٌ۔ یا عُشُوْرٌ۔ دسواں حصہ لینا۔ اسی سے ہے عَاشِرٌ اور عَشَّارٌ یعنی دہ یک لینے والا۔

تَعْشِیْرٌ۔ دسواں حصہ لینا، دس کا عدد پورا کرنا، قرآن شریف کی دس دس آیتوں پر نشان کرنا۔

مُعَاشَرَۃٌ۔ ملنا، صحبت کرنا (جیسے عِشْرَۃٌ ہے)۔

اِعْشَارٌ۔ دس مہینے کی گابھن ہونا۔

تَعَاشُرٌ۔ اختلاط، صحبت۔

عُشَرَاءُ۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنی (اس کی جمع عِشَارٌ ہے)۔

عُشَارَ عُشَارَ۔ دس دس۔

اِنْ لَقِیْتُمْ عَاشِرًا فَاقْتُلُوْہُ۔ جب تم دہ یک لینے والے کو دیکھو تو اس کو مار ڈالو۔ (مراد وہ کافر ہے جو مسلمان سوداگروں سے دس فیصدی محصول لے یا وہ مسلمان مراد ہے جو مسلمانوں سے جاہلیت کی رسم کے موافق دس فیصدی محصول لے کیونکہ شریعتِ اسلامی میں مسلمان سوداگروں سے چالیسواں حصہ لینے کا حکم دیا گیا ہے یعنی ربع عشر کا پس اس سے زیادہ مسلمانوں سے لینا ظلم ہے اور ظالم کو جب وہ اپنے ظلم کو حلال سمجھتا ہو مار ڈالنا جائز ہے۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر ایک دہ یک لینے والے کو مار ڈالو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں بہت صحابہؓ نے یہ کام کیا ہے مگر وہ شریعت کے موافق محصول لیتے تھے یعنی پیداوار اراضی میں سے دسواں حصہ اور اموالِ تجارت میں مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور کافروں سے دسواں یا بیسواں حصہ)۔

اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ۔ سب پر اللہ کی رحمت اُترتی ہے مگر جادوگر اور دس فیصدی محصول لینے والے پر۔

لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی۔ مسلمانوں کے اموالِ تجارت میں سے (بطور چنگی) دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا بلکہ یہود اور نصاریٰ سے تجارتی مالوں میں دسواں حصہ محصول لیا جائے گا (اگر معاہدہ میں ایسی شرط ہوئی ہو اگر اس سے زیادہ کی شرط ہو تو وہی لیا جائے اگر کچھ شرط نہ ہو تو صرف جزیہ ان کو دینا ہو گا)۔

اِحْمَدُوا اللّٰهَ اِذْ رَفَعَ عَنْکُمُ الْعُشُوْرَ۔ اللہ کا شکر بجالاؤ مسلمانو جب اس نے تم پر سے دس فیصدی

کا محصول اُٹھا دیا جو اگلے زمانہ میں تم سے لیا جاتا تھا)۔

اِنَّ وَفْدَ ثَقِیْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُحْشَرُوْا وَلَا یُعْشَرُوْا وَلَا یُجَبُّوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لائے تھے اُنھوں نے ان شرطوں پر اسلام لانا قبول کیا کہ جہاد کے لئے اُن کو نہ جمع کیا جائے اور دسواں حصہ اُن سے نہ لیا جائے نہ خراج (ثقیف عرب کا ایک قبیلہ تھا آپؐ نے اُن کا دل ملانے کے لئے یہ شرطیں قبول کرلیں)۔

اَلنِّسَاءُ لَا یُحْشَرْنَ وَلَا یُعْشَرْنَ۔ عورتوں کو نہ جہاد کے لئے نکلنے پر مجبور کیا جائے نہ اپنے زیور کی زکوٰۃ دینے پر (معلوم ہوا کہ زیور کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے اکثر علماء کا یہی قول ہے)۔

لَوْ بَلَغَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَہٗ مِنَّا رَجُلٌ۔ اگر عبداللہ بن عباسؓ ہماری عمر کو پہنچتے تو اُن کے علم کا دسواں حصہ بھی کسی کو نہ ہوتا۔ (مطلب یہ ہے کہ کم سنی میں اُن کو اتنا علم ہے کہ ہم سب سے فائق ہیں اگر کہیں ہماری عمر کے ہوتے تو پھر اُن کی برابری کیا اُن کا دسواں حصہ بھی علم کا کوئی نہ رکھتا)۔

تِسْعَۃُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَۃِ۔ روزی کے نو حصے سوداگری میں ہیں (اور ایک حصہ دوسرے معاملوں میں جیسے نوکری، زراعت، صنعت وغیرہ میں معلوم ہوا کہ سوداگری سب سے بہتر ذریعہ روزی پیدا کرنے کا ہے)۔

تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔ اری عورتو! تم لعنت اور پھٹکار بہت کیا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو (کتنا ہی تم کو دے مگر تمھارے بھاؤ میں نہیں چڑھتا۔ بعضوں نے کہا عشیر سے ہر ایک ملاقاتی اور دوست مراد ہے یعنی عموماً ناشکری کرتی ہو کسی کا احسان نہیں مانتیں)۔

بِئْسَ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ اَوْ رَجُلُ الْعَشِیْرَۃِ۔ یہ اپنے قبیلے کا بُرا آدمی ہے (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُیَیْنَہ بن حصن کے حق میں فرمایا وہ ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا مگر دل سے مسلمان نہ تھا آخر حضرت صدیقؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گیا پھر گرفتار کر کے اُن کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے چپکے سے تو عُیَیْنَہ کے حق میں یہ فرمایا پھر جب وہ آپ کے سامنے آیا تو ملائمت کے ساتھ اُس سے گفتگو کی۔ معلوم ہوا کہ فاسق یا منافق کی غیبت کرنا درست ہے)۔

نِعْمَ فَتَی الْعَشِیْرَۃِ۔ اپنے قبیلے کا کیا اچھا جوان ہے (یعنی ابو عبیدہؓ)۔

فِیْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی نہروں کے پانی سے سینچی جائے اُس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔

عَاشُوْرَاءُ۔ دسواں دن محرم کا۔ بعضوں نے کہا نواں۔

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ اَرْضًا وَبِیْئَۃً وَضَعَ یَدَہٗ خَلْفَ اُذُنِہٖ وَنَهَقَ مِثْلَ الْحِمَارِ لَمْ یُصِبْہُ وَبَاؤُهَا۔ عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی ایسے ملک پہنچے جہاں وباء کی بیماری ہو تو اپنے کان کے پیچھے ہاتھ رکھ کر دس بار گدھے کی طرح آواز نکالے تو پھر اُس کو وہاں کی بیماری نہیں لگے گی۔ (گدھے کو مُعَشِّر[۵] بھی کہتے ہیں کیونکہ جب وہ آواز کرنا شروع کرتا ہے تو خاموش نہیں رہتا دس بار تک آواز نکالتا ہے)۔

اِشْتَرَیْتُ مَوْءُوْدَۃً بِنَاقَتَیْنِ عُشَرَاوَیْنِ۔ میں نے ایک بچی کو جس کو اُس کے ماں باپ زندہ گاڑنے کو تھے دس مہینے کی گابھن دو اونٹنیاں دے کر خرید کیا (اُس کی جان بچائی)۔

غَزْوَۃُ الْعُشَیْرَۃِ۔ عشیرہ ایک گڑھی (قلعہ) کا نام

۵؎ یہاں غالباً اَلْمُعَشِّرُ ہے ۱۲ مص

ہے جو حجاز میں ینبع اور ذی المروہ کے درمیان واقع ہے۔ بعضوں نے عُسَیْرَہ سین مہملہ سے روایت کیا ہے۔ ذات العشیرۃ بھی اسی غزوہ کو کہتے ہیں۔

اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَۃَ بَارَزَہٗ فَدَخَلَتْ بَیْنَھُمَا شَجَرَۃٌ مِّنْ شَجَرِ الْعُشَرِ۔ محمد بن مسلمہ مرحب یہودی کے مقابل ہوئے دونوں کے درمیان عُشر کا ایک درخت حائل ہو گیا (عُشر ایک گوند دار درخت ہے اُس کے گوند کو سُکّر العشر کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اُس کے پھل بھی ہوتے ہیں)۔

قُرْصٌ بُرِّیٌّ بِلَبَنٍ عُشَرِیٍّ۔ گیہوں کی روٹی اور اُس اُونٹنی کا دودھ جو عُشر چرتی ہے (اُس کا دودھ چکنا اور مزے دار ہوتا ہے)۔

صَوْمُ الْعَشْرِ لَا یَصْلُحُ حَتّٰی یَبْدَأَ بِرَمَضَانَ۔ ذی الحجہ کے دھے میں (نفل) روزے رکھنا درست نہیں ہیں اگر رمضان کے روزے قضا ہو گئے ہوں (یعنی پہلے رمضان کے روزوں کی قضا رکھنا چاہیئے جب اُن سے فراغت حاصل ہو تو پھر نفل روزے رکھے)۔

مَارَاَیْتُہٗ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحجہ کے شروع دھے میں روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (یہ نہ دیکھنا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ آپؐ نے ان دونوں میں روزے نہیں رکھے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ان دنوں میں ایک روزہ سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتا ہے اور اُن کی ایک رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے)۔

کَمَا یُغْبَطُ الْیَوْمَ اَبُو الْعَشَرَۃِ۔ جیسے اس زمانہ میں اُس پر رشک ہوتا ہے جس کے دسؔ بچے ہوں (ویسے ہی قیامت کے قریب اُس شخص پر رشک ہو گا جو ہلکا پھلکا ہو زیادہ اہل وعیال نہ رکھتا ہو)۔

وَلَیَالٍ عَشْرٍ۔ دسؔ راتیں ذی الحجہ کی رمضان کی اخیر دسؔ راتیں۔

اَلْعَشْرُ الْاَوْسَطُ۔ بیچ کا دہا۔

وَثَلٰثٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ اور تیئیسویں رات۔

وَعِشْرُوْنَ سُوْرَۃً۔ اور بیسؔ سورتیں۔

فَعَشَرَۃٌ۔ پھر تینؔ دن رات مل کر رہیں (اگر محبت ہو جائے تو اور زیادہ رہیں ورنہ الگ ہو جائیں)۔

اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ۔ گویا اُس شخص کی طرح ہیں جو دسواں شخص اسلام لایا (یعنی اُس کے مانند ہیں کیونکہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے نہیں ہیں)۔

اِئْذَنْ لِعَشَرَۃٍ۔ دسؔ آدمیوں کو آپؐ نے اندر آنے اور کھانے کا حکم دیا (کیونکہ اس سے زیادہ آدمیوں کی گنجائش مکان میں یا کھانے کے برتن میں نہ ہو گی)۔

مَنْ تَرَکَ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ۔ اخیر تک جو شخص اُن باتوں میں سے جن کے بجالانے کا حکم اُس کو ہوا ہے دسواں حصہ بھی چھوڑ دے اور نوؔ حصے بجالائے وہ ہلاک ہوا (یہ تمہارا زمانہ ہے اور اخیر زمانہ میں یہ حال ہو گا کہ جو شخص اُن باتوں میں سے دسواں حصہ بھی بجا لائے اور نوؔ حصے نہ کر سکے وہ بھی نجات پائے گا)۔

مَعْشَرٌ۔ جماعت، گروہ، بال بچے جنّ، اور آدمی (اُس کی جمع مَعَاشِر ہے)۔

عَشْرٌ فِیْ مَنْ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ جو شخص السّلام علیکم کہے اُس کے لئے دسؔ نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو کوئی ورحمۃ اللہ بھی کہے اُس کے لئے بیسؔ نیکیاں اور جو کوئی وبرکاتہٗ بھی کہے اُس کے لئے تیسؔ نیکیاں۔

فَعَلَیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَطِیْئَۃُ عَشَّارٍ۔ اُس پر (یعنی جو حقدار کا حق باوجود قدرت کے ادا نہ کرے مثلاً مقدور رکھ کر قرض ادا کرنے میں یا اُجرت دینے میں حیلہ وحوالہ کرے) ہر روز اتنا گناہ لکھا جائے گا جتنا ظالم (محصول لینے والے پر لکھا جاتا ہے (جو خلاف شرع دہ یکی وصول

کرتا ہے)۔

مِعْشَار۔ دسواں حصہ یا عشیر کا دسواں حصہ اور عشیر عشر کا دسواں حصہ ہے تو معشار سوواں حصہ ہوا۔

نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ۔ ہم پیغمبروں کی جماعت۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ۔ لوگو!

قَالَ مُوْسٰی یَارَبِّ وَمَا الْعَاشُوْرَاءُ قَالَ الْبُکَاءُ وَالتَّبَاکِیْ عَلٰی سِبْطِ مُحَمَّدٍ۔ (حضرت موسٰی علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا۔ پروردگار تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سب امتوں پر کیوں فضیلت دی ہے؟ ارشاد ہوا کہ دس باتوں کی وجہ سے۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے عرض کیا وہ باتیں مجھ کو بھی بتا دے تاکہ میں بنی اسرائیل سے کہدوں وہ بھی اُن کو بجا لائیں۔ ارشاد ہوا وہ باتیں یہ ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، جمعہ، جماعت، قرآن، علم، عاشوراء) موسٰی علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار عاشورا کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر رونا، یا رونے کی صورت بنانا اور مرثیہ اور عزا مصطفٰے کی اولاد پر اے موسٰی! میرا کوئی بندہ جو اُس زمانہ میں مصطفٰے کی اولاد پر روئے گا یا رونے کی صورت بنائے گا یا تعزیت کریگا تو اُس کے لئے بہشت میں قیام اور ثبات ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی محبت میں جو کوئی کھانا یا روپیہ یا اشرفی خرچ کرے گا اُس کو دنیا ہی میں ستر حصے ویسے ہی ملیں گے اور آخرت میں اس کے گناہ معاف اور وہ بہشت میں رہے گا۔ قسم میری عزت اور بزرگی کی جو شخص عاشوراء کے دن اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ (امام حسینؓ کی تکلیف یاد کرکے) بہائے گا اُس کے لئے سو شہیدوں کا اجر لکھا جائے گا۔ کذا فی مجمع البحرین۔ مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے وہی اس کی صحت یا عدمِ صحت کے ذمہ دار ہیں بظاہر تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ وضع کی علامت اُس پر نمایاں ہے۔

لَا تُقْبَلُ شَہَادَۃُ الْاَرْبَعَۃِ عَشَرَ یا لَا یَجُوْزُ اللَّعْبُ بِالْاَرْبَعَۃِ عَشَرَ۔ چودہ کھیلنے والے کی گواہی قبول نہ ہوگی۔ یا چودہ کا کھیل درست نہیں ہے (یہ ایک کھیل ہے جس میں ہر طرف سات سات خانے ہوتے ہیں یعنی کل چودہ)۔

عَشٌّ۔ طلب کرنا، جمع کرنا، کمانا، مارنا، پیوند لگانا، تھوڑا دینا، گھونسلہ میں پڑے رہنا۔

عُشُوْشَۃٌ اور عَشَاشَۃٌ اور عَشَشٌ دبلا ہونا، لاغر ہونا۔

تَعْشِیْشٌ۔ گھونسلہ بنانا، سوکھ جانا۔

اِعْشَاشٌ۔ غلیظ زمین میں جا پڑنا، روکنا، دبلا کرنا۔

اِنْعِشَاشٌ۔ پیوند لگنا۔

اِعْتِشَاشٌ۔ گھونسلہ بنانا۔

عُشٌّ۔ جھونجھ یعنی پرندے کا گھونسلہ۔

وَلَا تَمْلَاُ بَیْتَنَا تَعْشِیْشًا۔ ہمارے گھروں میں گھونسلے نہیں بناتی (یعنی کھانا چرا چرا کر اِدھر اُدھر نہیں چھپاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھانا بہت کم کھاتی ہے اور ہگ ہگ کر گھونسلے کی طرح مکان کو غلیظ نہیں کرتی)۔

لَیْسَ ھٰذَا بِعُشِّكِ فَادْرُجِیْ۔ یہ تیرا گھونسلہ نہیں ہے یہاں سے چل دے نکل جا یہ ایک مثل ہے اُس کا بیان کتاب الدال میں گزر چکا ہے "درج" کے تحت)۔

عَشَفٌ۔ پہچاننا۔

اِعْشَافٌ۔ ناپسند کرنا، پلید جاننا۔

عُشُوْفٌ۔ سوکھا درخت۔

عِشْقٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا (جیسے عَشَقٌ اور مَعْشَقٌ ہے)۔ چپک جانا۔

تَعَشُّقٌ۔ عاشق بننا (یہ لفظ قرآن اور حدیث میں
کہیں نہیں آیا مگر صوفیہ کی کتابوں میں بہت مستعمل ہے ؎

عاشقاں را با قیامت کار نیست
کار عاشق جز تماشائے جمالِ یار نیست

اکثر فقراء جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو عشق اللہ
کہتے ہیں)۔

عَشْمٌ۔ موٹا ہونا۔

عَشَمٌ۔ اور عُشُوْمٌ۔ سوکھ جانا۔ (جیسے تَعَشُّمٌ ہے)
اِنَّ بَلَدَتَنَا بَارِدَةٌ عَشِمَةٌ۔ ہمارا شہر سرد
اور خشک ہے۔ (یہ عَشِمَ الْخُبْزُ سے نکلا ہے یعنی
روٹی سوکھ کر زنگ آلود ہو گئی)۔

وَقَفَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ عَشَمَةٌ بِاَهْدَامٍ
لَهَا۔ حضرت عمرؓ کے سامنے ایک بڑھیا پھونس دُبلی
سوکھی پُرانے کپڑے پہنے ہوئے آکر ٹھہری (نہایہ میں ہے
اَیْ عَجُوْزٌ مُتَحَلِّلَةٌ یَابِسَةٌ۔ یعنی بڑھی دُبلی سوکھی)۔

فَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا عَشَمَةٌ
مِنَ الْعَشَمِ۔ (مغیرہ بن شعبہؓ کے پاس ایک
عورت آئی اور اپنے خاوند کی شکایت کر کے کہنے لگی)
مجھ کو اُس سے فارغخطی دلا دے۔ قسم خدا کی وہ ایک
بڑھا پھونس سوکھا ہوا ہے (عَشَمَة مرد اور عورت
دونوں کو کہتے ہیں جب وہ بوڑھے پھونس ہو جائیں
یعنی پیر فرتوت اور شیخ فانی۔)۔

اَعْشَمُ۔ دو رنگ ملے ہوئے اور بڑھا ناتواں۔

اَنَّهُ صَلّٰى فِیْ مَسْجِدٍ بِمِنًی فِیْهِ عَیْشُوْمَةٌ۔
(آپؐ نے) منیٰ کی مسجد میں نماز پڑھی جس میں عیشومہ کا درخت تھا
(وہ ایک درخت ہے جس کی شاخیں لمبی نوکدار ہوتی ہیں
اُس سے باریک بوریئے بُنے جاتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس
مسجد کا یہ درخت ہمیشہ سبز اور تازہ رہتا تھا خواہ
پانی برسے یا نہ برسے)۔

لَوْ ضَرَبَكَ فُلَانٌ بِاُمْصُوْخَةِ عَيْشُوْمَةٍ۔
اگر کوئی تجھ کو عیشومہ کی ڈالی سے مارے۔

اُمْصُوْخَةٌ۔ خوص (پتا) تمام کا ہو یا اور کسی درخت کا

عَشَنَّقٌ۔ یا عُشَانِقٌ۔ لمبا تڑنگا، اور دُبلا پتلا۔

زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ۔ میرا لمبا تڑنگا خاوند۔ (گویا تاڑ
کا جھاڑ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند ایک بے وقوف
شخص ہے کیونکہ لمبا آدمی اکثر بے وقوف ہوتا ہے خصوصًا
جب دُبلا سوکھا بھی ہو۔ بعضوں نے کہا عَشَنَّق سے
مراد بدخلق اور تلخ مزاج ہے اگر میں اُس کے عیب بیان
کروں زبان ہلاؤں تو مجھ کو طلاق ہو جائے گی اگر چپ
رہوں تو (ساری عمر) یوں ہی لٹکتی رہوں گی یعنی نہ
نکاح کا لطف نہ جُدائی بیچ میں اُدھر پڑی رہوں گی)۔

عَشْوٌ۔ بینائی خراب ہونا، یا رات کو دکھائی نہ دینا،
رتوندا پن، قصد کرنا، رات کا کھانا کھلانا، (جیسے عَشْیَانٌ
ہے) رات کو جرانا، اعراض کرنا، منہ موڑنا۔

تَعْشِیَةٌ۔ رات کو آگ سلگانا، تاکہ پرندے چگنے کے
لئے آئیں پھر اُن کا شکار کیا جائے۔

اِعْشَاءٌ۔ دینا، رات کا کھانا کھلانا۔

تَعَشِّیْ۔ رات کا کھانا کھانا۔

عَشَاءٌ۔ شام کا کھانا۔

تَعَاشِیْ۔ تجاہل۔ یوں ظاہر کرنا کہ میں شام کا کھانا
کھا چکا ہوں۔

اِعْتِشَاءٌ۔ رات کو آگ دیکھ کر اُس سے روشنی
لینے کو جانا، رات کو چلنا۔

اِسْتِعْشَاءٌ۔ آگ پا لینا، کسی کو حیران پانا۔

اَحْمَدُوا اللّٰهَ الَّذِیْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشْوَةَ۔
اُس خاوند کا شکر کرو جس نے کفر کی تاریکی کو تم پر سے
اُٹھا لیا (اور اسلام کی روشنی عطا فرمائی)۔

عُشْوَةٌ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در عین) مشتبہ امر یا جس کی

ماہیت معلوم نہ ہو (یہ ماخوذ ہے عُشْوَۃُ اللَّیْلِ سے یعنی رات کی تاریکی)۔

حَتّٰی ذَھَبَ عَشْوَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی کا ایک حصّہ گذر گیا (بعضوں نے کہا عشوۃ اللیل شروع رات سے چوتھائی رات گزرنے تک)۔

فَاَخَذَ عَلَیْھِمْ بِالْعَشْوَۃِ۔ رات کی تاریکی سے اُن کو پکڑا۔

خَبَّاطُ عَشَوَاتٍ۔ رات کی تاریکیوں میں حیران اور سرگرداں یعنی مشتبہ کاموں میں گرفتار جن میں راہِ صواب معلوم نہ ہو اور غلطی کرے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں خَبَطَ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَرَکِبَ مَتْنَ عَمْیَاءَ۔ رتوندی اُونٹنی کی طرح خبطی بن گیا اِدھر اُدھر چلتا ہے بھکتا پھرتا ہے) اور اندھی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار ہو گیا)۔

اِنَّہٗ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَاعْتَشٰی فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو شروع رات میں آپؐ چلے۔

صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی ایک نماز پڑھی (یعنی ظہر یا عصر کی کیونکہ عشی کہتے ہیں اُس وقت کو جو زوال آفتاب سے لے کر غروب تک ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زوال سے لے کر دوسری صبح تک اور مغرب اور عشاء کی نماز کو عِشَائَیْن کہتے ہیں)۔

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔ شام کا کھانا اور مغرب کی نماز دونوں سامنے آئیں تو پہلے کھانا کھالو (یعنی روزہ افطار کر لو اُس کے بعد مغرب کی نماز پڑھو تاکہ نماز اطمینان سے پڑھی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے۔ یہاں عشاء کی نماز سے مراد مغرب کی نماز ہے۔ بعضوں نے کہا خود عشاء کی نماز مراد ہے یعنی اگر رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اُدھر عشاء کی اذان ہو تو پہلے کھانا کھالو پھر نماز پڑھو۔ حاصل یہ ہے کہ نماز میں دل لگانا اور اطمینان ضروری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ یعنی دنیوی حوائج سے جب فراغت ہو اُس وقت اپنے مالک کی یاد میں مصروف ہو)۔

اِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ وَاَحَدُکُمْ صَائِمٌ فَابْدَءُوْا بِہٖ۔ جب شام کا کھانا سامنے آئے اور تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو پہلے کھانا کھالے (پھر مغرب کی نماز پڑھے۔ کرمانی نے کہا یہ حکم اُس وقت ہے جب بھوک کی شدّت ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش ہو یا کھانا ایسا ہو کہ دم بھر میں کھالیا جائے جیسے گھُلے ہوئے ستّو)۔

تَعَشَّوْا وَلَوْ بِکَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ۔ رات کو ضرور کچھ کھاؤ اگر کچھ نہ ملے تو ایک مٹھی خراب کھجور ہی کی سہی (مطلب یہ ہے کہ رات کا کھانا بالکل ترک کر دینا خوب نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تَرْکُ الْعَشَاءِ یُوْرِثُ الْھَرَمَ۔ یعنی رات کا کھانا چھوڑ دینا آدمی کو بوڑھا بنا دیتا ہے۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ابوبکرؓ نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھالیا۔

فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْیَۃُ الْعَشَاءَ۔ جب بچے شام کا کھانا مانگنے لگے۔

لَیْلَۃٌ مِّنَ اللَّیَالِیْ عِشَاءً۔ ایک رات عشاء کے وقت۔

حَتّٰی تَدْخُلُوْا لَیْلًا اَیْ عِشَاءً۔ یہاں تک کہ تم رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہو۔

صَلّٰی صَلٰوتَیْنِ کُلَّ صَلٰوۃٍ وَحْدَھَا وَالْعَشَاءُ بَیْنَھُمَا۔ ہر نماز یعنی مغرب اور عشاء کی علیحدہ علیحدہ پڑھی اور رات کا کھانا دونوں کے درمیان کھایا۔

عَشِّ وَلَا تَغْتَرَّ۔ (ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا جیسے شرک کے ساتھ کوئی نیک کام فائدہ نہیں دیتا اسی طرح اگر آدمی مسلمان ہو (توحید پر قائم ہو) تو گناہ سے کچھ نقصان ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا) اپنے اونٹ کو رات کا دانہ چارہ کھلا دے اور دھوکہ میں مت آ۔ (پھر اُس شخص نے یہی سوال عبداللہ بن عباسؓ سے کیا انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ یہ ایک مثل ہے یعنی عشّ ولا تغتر۔ ہوا یہ تھا کہ عرب میں ایک شخص نے ایک منزل طے کرنی چاہی اور اس گمان سے کہ وہاں دانہ چارہ ملے گا اپنے اونٹ کو رات کا چارہ نہیں کھلایا آخر اس کا اونٹ کمزوری سے گر گیا۔ اُس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی۔ یعنی اپنے اونٹ کو منزل میں چلنے سے پہلے دانہ چارہ وغیرہ کھلا لینا چاہیئے اگر آگے دانہ چارہ ملا تب بھی کوئی نقصان نہیں اگر نہ ملا تو بھی کچھ ڈر نہیں مطلب یہ ہے کہ ہر طرح احتیاط پر عمل کرنا چاہیئے اور ہوشیار رہنا ضروری ہے)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَشَدُّ اَنَقًا وَلَا اَطْوَلُ شِبَعًا مِنْ عَالِمٍ مِنْ عِلْمٍ۔ کوئی شام کو چرنے والا اس سے زیادہ شوقین اور اس سے زیادہ دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے جتنا عالم علم کا شوقین اور دیر میں سیر ہونیوالا ہوتا ہے (بلکہ عالم کو علم سے کبھی سیری نہیں ہوتی وہ ہر وقت کہتا رہتا ہے رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا جتنا علم حاصل کرے اُس سے زیادہ اور حاصل کرنا چاہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے منہومان لا یشبعان طالب علم و طالب دنیا دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے۔ ایک تو علم کا بھوکا دوسرے دنیا کا للک گار یعنی روپیہ پیسے کا بھوکا)۔

مَا مِنْ عَاشِيَةٍ اَدْوَمَ اَنَقًا وَلَا اَبْعَدَ مَلَالًا مِنْ عَاشِيَةِ عِلْمٍ۔ کوئی شخص جو انگار سے فائدہ لینا چاہے وہ اُس کا نہ اتنا شوقین اور نہ اتنا دیر میں سیر ہونے والا ہوگا جتنا علم سے فائدہ لینے والا ہوتا ہے (وہ علم حاصل کرنے سے نہ کبھی تھکتا ہے نہ اُس کا شوق بجھتا ہے)۔

فَاَتَيْنَا بَطْنَ الْكَدِيْدِ فَنَزَلْنَا عُشَيْشِيَةً۔ ہم بطن کدید میں آئے اور شام کو وہاں اترے (یہ تصغیر ہے عشیۃ کی ایک یا کو شین سے بدل دیا، عرب لوگ کہتے ہیں اَتَيْتُهٗ عُشَيْشِيَةً وَعُشَيَّانًا وَعُشَيَّانَةً وَعُشَيْشِيَانًا۔ میں شام کو اُس کے پاس پہنچا۔

ذَهَبَتْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ يَعْشُوْ بِالْاُخْرٰى۔ سعید بن مسیب کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور دوسری آنکھ سے بھی کم دکھائی دیتا تھا۔

عَشَا اِلَى النَّارِ۔ آگ سے روشنی لینے کا ارادہ کیا۔

اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ۔ جو کوئی اللہ کی یاد سے اندھا بن جائے، یا آنکھیں چرائے، یا اُس سے منہ پھیر لے۔

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ صبح اور شام اُن کو روزی ملے گی (یعنی دنیا کی بہشت میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں کیونکہ آخرت کی بہشت میں صبح اور شام نہ ہوگی ہمیشہ ایک ہی سماں رہے گا۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

اَلْعَالِمُ كَشَّافُ عَشَوَاتٍ۔ عالم جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔ اگر مجھ کو اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں تہائی رات گزرنے تک دیر لگاتا۔

أَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ۔ بڑی بھاری نماز منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز ہے (کیونکہ یہ دونوں وقت راحت اور آرام اور نیند کے ہوتے ہیں)۔

باب العین مع الصاد

عَصْبٌ۔ لپیٹنا، باندھنا، شاخیں جوڑ کر پتے گرانا، کاٹنا، لازم ہونا، سوکھ جانا، گرد پھرنا، جمع ہونا، گھیر لینا، میلا ہونا، چرک آلود ہونا (جیسے عُصُوْبٌ ہے) سُرخ ہونا، قابض ہونا، پٹھے بہت ہونا۔

تَعْصِيْبٌ۔ بھوکا رکھنا، ہلاک کرنا، سردار بنانا، پٹی باندھنا۔

إِعْصَابٌ۔ جلدی چلنا۔

تَعَصُّبٌ۔ پٹی باندھنا، اپنی بات یا اپنی قوم یا اپنے مذہب یا خیال کی پچ کرنا، حق بات نہ ماننا، قانع ہونا، راضی ہونا، مائل کرنا، سخت ہونا، حمایت کرنا، مدد کرنا۔

اِنْعِصَابٌ۔ سخت ہونا۔

اِعْتِصَابٌ۔ عصبہ بننا۔

اِعْصِيْصَابٌ۔ سخت ہونا، جمع ہونا، جلدی چلنا۔

عِصَابَةٌ۔ پٹی، مندیل، رومال، عمامہ۔

عَصَبَةٌ۔ ددھیالی رشتہ دار جیسے باپ، بیٹا، چچا، دادا، بھائی وغیرہ۔

فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَتْهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ الْعِرَاقِ فَيَتَّبِعُوْنَهٗ۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے گروہ اس کے پاس آ جائیں گے اس کے ساتھ ہوں گے (یعنی امام مہدیؑ کے پاس) عَصَائِبُ جمع ہے عِصَابَةٌ کی یعنی جماعت دس سے لے کر چالیس تک۔

عُصْبَةٌ۔ کے معنے بھی جماعت۔

اَلْاَبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ۔ ابدال (جو اولیاء اللہ کی ایک قسم ہیں) ملک شام میں رہتے ہیں۔ اور نجباء (جن کو اوتاد بھی کہتے ہیں) مصر میں رہتے ہیں۔ اور عصائب (یعنی مجاہدین کے گروہ) عراق میں (آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کے طرفدار بھی عراق کے لوگ ہوں گے۔ اور شام کے ابدال اور مصر سے نجباء بھی آکر آپ سے مل جائیں گے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَمِيْرُ الْعُصَبِ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص ہوگا جو مسلمانوں کی جماعتوں کا سردار ہوگا۔

يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلَى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً۔ جو شخص اپنی بات یا اپنی قوم کی پچ کے لئے غصہ ہو یا اُس طرف لوگوں کو بُلائے یا اُس کی مدد کرے (یعنی ناحق جان کر اپنی بات یا قوم کی حمایت کرے اپنی قوم جو ناحق پر ہو خواہ مخواہ اُس کی مدد کرے اُس کے ساتھ ہو کر دوسروں سے لڑے)۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلَى عَصَبَةٍ۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی اور ظلم و تعدی کی طرف لوگوں کو بلائے وہ ہم میں سے یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَكَا اِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَقَدْ كَانَ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ شَرِقَ لِذٰلِكَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہؓ سے (جو انصار کے قبیلۂ خزرج کے سردار تھے) عبد اللہ بن اُبیّ منافق کا شکوہ کیا (وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ستاتا تھا) سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ

اُس کو معاف کر دیجئے (درگزر فرمایئے) ہوا یہ تھا کہ (آپؐ کے تشریف لانے سے پیشتر) اس جزیرہ کے لوگوں نے یہ ٹھہرایا تھا کہ عبداللہ بن اُبی پر سرداری کا عمامہ باندھیں (اُس پر سرداری کا تاج رکھیں) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین بھیجا تو وہ چراغ پا ہوگیا۔ (یعنی اُس کو اچھو ہوگیا غصہ آ گیا۔ اُس کو یہ رنج ہے کہ اسلام کا دین آنے سے میری سرداری رہ گئی جاتی رہی)۔

رَخَّصَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عماموں اور پائتابوں پر مسح کرنے کی اجازت دی (مگر موزوں پر مسح کی مدت مقرر ہے یعنی مسافر کے لئے تین دن تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن ایک رات لیکن عمامہ پر بلا تعیین مدت مسح کر سکتا ہے اور مالکیہ کے مذہب میں موزوں پر بھی بلا تعیین مدت مسح درست ہے) مطلب یہ ہے کہ اگر سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا اور اُتارنا وضو میں ضروری نہیں عمامہ ہی پر ہاتھ پھیرلے تو کافی ہے۔ امام احمدؒ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

فَإِذَا أَنَا مَعْصُوْبُ الصَّدْرِ۔ ناگاہ میرے سینے پر پٹی بندھی تھی (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب بھوکے ہوتے اور کھانا نہ ملتا تو پیٹ پر ایک پٹی باندھ لیتے اُس سے ذرا تسکین رہتی۔ بعضے اِس پٹی کے تلے ایک پتھر بھی رکھ لیتے)۔

وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ مِنَ الْجُوْعِ۔ آپؐ کے پیٹ پر بھوک سے پٹی بندھی ہوئی تھی۔ (ایک بار ایسا ہوا کہ صحابہؓ نے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کھول کر دو دو پتھر دکھلائے)۔

عَصَبَ يَا عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ۔ آپؐ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھ لی۔

يَعْصِبُ عَلَى جُرْحِهٖ۔ اپنے زخم پر پٹی باندھ لے۔

وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت میں تشریف لائے آپؐ نے اپنے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ لی تھی (کیونکہ آپؐ کے سر میں بڑی شدت کا درد تھا)۔

قَالَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ اِرْجِعُوْا وَلَا تُقَاتِلُوْا وَاعْصِبُوْهَا بِرَأْسِيْ۔ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے مشرکوں سے کہا بھائی لوٹ چلو جنگ نہ کرو (تمہارا مطلب قافلہ بچانے کا وہ حاصل ہوگیا) اور لوٹ جانے سے جو تمہارا عیب کیا جائے وہ میرے سر پر تھوپ دو (تم بری ہو جاؤ۔ عتبہ نے ایک خواب دیکھا تھا جس سے اُس کو یہ ڈر تھا کہ اس جنگ کا انجام اہل مکہ کے لئے اچھا نہ ہوگا اسی لئے اُس نے لوٹ جانے کی رائے دی مگر ابوجہل نے اُس کو نامرد کہہ کر غیرت دلائی اور جنگ پر برانگیختہ کیا آخر اپنی اور اُن دونوں کی جان گنوائی)۔

أَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اُن کے سر پر گرد و غبار کا ایک پیٹھا تھا (یعنی چاروں طرف سر کے گرد کا گھیرا تھا یہ عَصَبَ الرِّيْقُ فَاهُ سے ماخوذ ہے یعنی تھوک اُس کے مُنہ سے چپک گیا، سوکھ کر رہ گیا)۔

لَأَعْصِبَنَّكُمْ عَصْبَ السَّلَمَةِ۔ میں تم کو اس طرح باندھ کر کاٹ ڈالوں گا جیسے سلمہ کے درخت کو باندھتے ہیں۔ (سلمہ ایک درخت ہے جس کے پتوں کو قرظ کہتے ہیں اُس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں جب اُس درخت کے پتے جھاڑنا منظور ہوتے ہیں تو اس کی شاخوں کو ایک رسی سے باندھ کر ملاتے ہیں تو پتے جھڑ جاتے ہیں یا شاخیں اس لئے باندھتے ہیں کہ جڑ تک ہاتھ پہنچے پھر جڑ کاٹتے ہیں یہ حجاج ظالم کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں تم سب کو اکٹھا

کر کے ہلاک اور برباد کروں گا)

اِنَّ الْعَصُوْبَ یَرْفُقُ بِھَا حَالِبُھَا فَتَحْلُبُ الْعُلْبَۃَ۔ جو اونٹنی ایسی ہو کہ دودھ نہ دوہنے دے جب تک اُس کی رانیں نہ باندھی جائیں اُس کا دودھ دوہنے والا اُس پر نرمی کرتا ہے تو وہ عُلبہ بھر دودھ دیتی ہے (عُلبہ لکڑی کا وہ قدح جس میں دودھ دوہتے ہیں)۔

اَلْمُعْتَدَّۃُ لَا تَلْبَسُ الْمُصْبَغَۃَ اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ۔ جو عورت عدت میں ہو وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمنی چادر جس کا سوت باندھ کر رنگا جاتا ہے (بننے کے بعد وہ کاڑھ بیدار ہو جاتا ہے۔ یعنی سفید اور رنگین دھاری دار، معلوم ہوا کہ عدت والی عورت وہ رنگین کپڑا نہ پہنے جو بننے کے بعد رنگا جاتا ہے لیکن بننے سے پہلے اگر اُس کا سوت رنگا گیا ہو یعنی رنگین ڈوریا تو اُس کا پہننا درست ہے)۔

اِنَّہٗ اَرَادَ اَنْ یَّنْھٰی عَنْ عَصْبِ الْیَمَنِ وَقَالَ نُبِّئْتُ اَنْ یُّصْبَغَ بِالْبَوْلِ۔ حضرت عمرؓ نے یمن کی دھاری دار چادریں پہننے سے منع کرنے کا قصد کیا۔ کہنے لگے میں نے سُنا ہے کہ وہ پیشاب سے رنگی جاتی ہیں (پھر کہنے لگے ہم کو کھوج کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یعنی ہمارا دین آسان ہے ہم کو یہ حکم نہیں ہے کہ ہر چیز کے پیچھے لگ جائیں خواہ مخواہ اُس میں تشدد اور تعمق کریں بلکہ ہر کپڑا ہمارے مذہب میں پاک ہی سمجھا جائے گا جب تک ہم کو اُس کی نجاست کا یقین نہ ہو جائے)۔ مترجم کہتا ہے حضرت عمرؓ کے اس قول سے بہت سے مسائل کا جواب نکل آتا ہے یعنی جو کپڑے یا جوتے کُفّار کے بنائے ہوئے آتے ہیں وہ پاک ہی سمجھے جائیں گے اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں جو کُفّار بھیجیں بشرطیکہ اُن کی نجاست یا حرمت کا یقین نہ ہو جائے۔

اِشْتَرِ لِفَاطِمَۃَ قِلَادَۃً مِّنْ عَصْبٍ وَّ سِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثوبان سے فرمایا) فاطمہؓ کے لئے عصب کا ایک ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید دے (عصب کا ہار سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ عصب تو یمنی کپڑے کو کہتے ہیں اُس کا ہار کیونکر بنے گا۔ ابوموسیٰؓ نے کہا یہ عَصَب ہے بہ فتحہ عین اور صاد یعنی جانور کا پٹھا۔ عرب لوگ اُس کو سکھا کر اُس کے ہار بناتے ہوں گے اور بعضے یمن والوں نے مجھ سے بیان کیا کہ عصب ایک دریائی جانور کا دانت ہے جس کو فرس فرعون کہتے ہیں اُس کے نگینے وغیرہ بناتے ہیں وہ سفید رنگ کا ہوتا ہے)۔

عَصَبِیٌّ۔ جو ظلم اور ناحق شناسی پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّۃٍ اَوْ قَاتَلَ عَصَبِیَّۃً۔ جو شخص تعصب اور ناحق شناسی کی طرف لوگوں کو بُلائے (حالانکہ وہ جانتا ہو کہ میں ناحق کر رہا ہوں) یا تعصب اور قوم کی حمایت کے لئے لڑے (نہ کہ اللہ کی رضامندی اور اُس کا دین پھیلانے کے لئے) تو وہ ہم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے)۔

عَلِقْتُھُمْ اِنِّیْ خُلِقْتُ عُصْبَۃً
قَتَادَۃً تَعَلَّقَتْ بِنُشْبَۃٍ

میں ان لوگوں سے لٹک گیا کیونکہ میں عشق پیچاں کی بیل ہوں (جو درخت پر لپٹ جاتی ہے چھوٹ نہیں سکتی) میں ایک کانٹا ہوں جو ایسی چیز سے لٹک گیا ہے جو چھوٹ نہیں سکتی (یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب وہ بصرے کی طرف آئے۔ مطلب یہ ہے کہ میں اپنے دشمنوں کو چھوڑنے والا نہیں)۔

فَنَزَلُوا الْعُصْبَۃَ۔ پھر عصبہ میں اُترے (وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں مسجد قبا کے پاس بعضوں نے عَصَبَۃ روایت کیا ہے)۔

لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْعُصْبَةَ۔ جب مہاجرین عصبہ میں آئے یا عَصبہ میں (دونوں طرح مروی ہے [1])۔

اِنَّهٗ كَانَ فِيْ مَسِيْرٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ اِعْصَوْصَبُوْا۔ وہ سفر میں تھے جب اُن کی آواز سنی تو سب جمع ہو گئے یا تیز چلنے لگے۔

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ۔ ہم مضبوط جوان جتھا ہیں (یوسف علیہ السلام اور اُن کا بھائی دونوں کم سن اور کم طاقت ہیں آپ اُن سے کیوں زیادہ محبت کرتے ہیں)۔

سَجَدَ لَكَ لَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ۔ تیرے لئے میرا گوشت اور ہڈی اور پٹھا سب نے سجدہ کیا (سب تیرے تابعدار اور تیرے حکم میں ہیں)۔

اِنَّمَا يَمْنَعُهَا اَهْلُهَا تَعَصُّبًا۔ اگر بیوی کے رشتہ دار تعصب اور حمیت کی راہ سے خاوند کو اپنی بیوی کے غسل سے منع کریں (جب بیوی مر جائے)۔

عَصْدٌ۔ لپیٹنا، گرہ دینا، جماع کرنا، زبردستی کرنا۔

عُصُوْدٌ۔ مرجانا۔

اِعْصَادٌ۔ لپیٹنا، عاریت دینا۔

فَقَرَّبَتْ لَهٗ عَصِيْدَةً۔ انھوں نے آپ کے سامنے عصیدہ رکھا (یعنی آٹے کا ہریرہ جس کو گھی ملا کر پکاتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں عَصَدْتُ الْعَصِيْدَةَ وَاَعْصَدْتُهَا میں نے ہریرہ بنایا)۔

عَاصِدٌ۔ وہ اونٹ جو مرتے وقت اپنی گردن مونڈھے کی طرف موڑے۔

عَصْرٌ۔ زمانہ، روک رکھنا، دینا، نچوڑنا، دبانا۔

عُصِرَ الْقَوْمُ۔ اُن پر پانی پڑا۔

تَعْصِيْرٌ۔ بار بار نچوڑنا، عورت کا جوان ہو جانا، شگوفے نکل آنا۔

مُعَاصَرَةٌ۔ ایک زمانہ میں ہونا، ہمعصر ہونا۔

اِعْصَارٌ۔ زمانہ میں داخل ہونا، عورت کا جوانی کو پہنچنا۔

تَعَصُّرٌ۔ نچڑ جانا۔

اِعْتِصَارٌ۔ نچوڑنا، پھیر لینا، تھوڑا تھوڑا پینا اس ڈر سے کہ اچھو نہ ہو، روپیہ وصول کرنا، بخل کرنا، روکنا، التجا کرنا، لے لینا۔

عَاصِرٌ۔ وہ دوا جو رگوں کے اندر سے نچوڑ کر مادہ نکالے جیسے ہڑ اور سنا ہے۔

عِصَارٌ۔ گرد و غبار۔

عُصَارَةٌ۔ شیرہ۔

كَرِيْمُ الْعُصَارَةِ۔ سخی (جیسے كَرِيْمُ الْمُعْتَصَرِ ہے)۔

اِعْصَارٌ۔ آندھی، تند ہوا، بگولہ، گرد باد۔

حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ۔ فجر اور عصر کی نماز کا خیال رکھ (ان کو تغلیباً عصرین کہہ دیا جیسے شمسین اور قمرین چونکہ یہ دونوں نمازیں زمانہ کے دونوں کناروں پر ہیں یعنی رات اور دن کے)۔

قِيْلَ وَمَا الْعَصْرَانِ قَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عصرین کونسی نمازیں ہیں؟ فرمایا ایک وہ نماز جو سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور دوسری وہ جو سورج ڈوبنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے (حقیقت میں یہ دونوں وقت تمام دینوں میں عبادتِ الٰہی کے وقت ہیں اگرچہ پانچوں نمازیں فرض ہیں مگر ان دونوں نمازوں کا بہت خیال رکھنا چاہیئے)۔

مَنْ صَلَّى الْعَصْرَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز پڑھتا رہے وہ بہشت میں جائے گا ایک روایت میں صَلَّى الْبَرْدَيْنِ ہے مراد وہی فجر اور عصر کی نماز ہے کیونکہ وہ ٹھنڈے وقتوں میں پڑھی جاتی ہیں)۔

ذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاجْلِسْ لَهُمُ الْعَصْرَيْنِ۔ اللہ جو زمانہ میں انقلابات کرتا ہے اُن سے اُن کو عبرت دلا۔

[1] عُصبہ یا عَصَبہ ایک مقام کا نام ہے قباء میں ۱۲ منہ

(نصیحت کر) اور فجر اور عصر کے وقت یعنی صبح اور شام اُن کے لئے بیٹھ (اُن کو وعظ اور پند کر)۔

أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُؤَذِّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ لِيَعْتَصِرَ مُعْتَصِرُهُمْ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو یہ حکم دیا کہ صبح کی اذان صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے دے دیا کریں تاکہ پیشاب پاخانہ والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے (پھر عبداللہ بن ام مکتومؓ دوسری اذان صبح صادق ہونے پر دیا کرتے)۔

قَضَى أَنَّ الْوَالِدَ يَعْتَصِرُ وَلَدَهُ فِيمَا أَعْطَاهُ وَلَيْسَ لِلْوَلَدِ أَنْ يَعْتَصِرَ مِنْ وَالِدِهِ۔ حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ باپ نے اگر اپنے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے (یعنی ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے) لیکن بیٹا باپ سے نہیں پھیر سکتا۔

يَعْتَصِرُ الْوَالِدُ عَلَى وَلَدِهِ فِي مَالِهِ۔ باپ نے اگر اپنے مال میں سے بیٹے کو کچھ دیا ہو تو اُس کو پھیر لے سکتا ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْعُصْرَةِ لِلْمَرْأَةِ فَقَالَ لَا أَعْلَمُ رُخِّصَ فِيهَا إِلَّا لِلشَّيْخِ الْمَعْقُوفِ الْمُنْحَنِي۔ عورت کو شادی کرنے سے روکنا کیسا ہے (یہ قاسم سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا یہ تو کسی کو میری دانست میں درست نہیں ہے البتہ کوئی شخص بوڑھا ہو کر جھک گیا ہو اور ناتوان ہو اور اُس کی خدمت کے لئے بجز اُس کی ایک بیٹی کے اور کوئی نہ ہو تو وہ اُس کو شادی سے روک سکتا ہے (اس لئے کہ اگر وہ شادی کرے گی تو اپنے خاوند کے ساتھ چلی جائے گی پھر باپ کی زندگی دشوار ہو گی۔ ایسی بیٹی کو چاہئے کہ اپنے باپ کی زندگی تک صبر کرے پھر اُس کے مرنے کے بعد نکاح کر لے)۔

كَانَ إِذَا قَدِمَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لَمْ يَبْقَ مُعْصِرٌ إِلَّا خَرَجَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ حُسْنِهِ۔ جب دحیہ کلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو کوئی دوشیزہ نوجوان عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہوتا ایسی نہ رہتی جو اُن کو نہ دیکھے اُن کے حُسن وجمال کی وجہ سے (جب ایسی کم سن عورتیں جو نہایت شرمگیں ہوتی ہیں اُن کے دیکھنے کو بے تاب ہو جائیں تو دوسری عورتیں جو جوان یا ادھیڑ ہوتیں وہ تو ضرور نکل آتی ہوں گی۔ یہ دحیہ کلبیؓ تمام صحابہ میں نہایت خوبصورت اور خوبرو تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اُنہی کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے)۔

إِنَّ امْرَأَةً مَرَّتْ بِهِ مُتَطَيِّبَةً وَلِذَيْلِهَا إِعْصَارٌ یا عَصَرَةٌ۔ ایک عورت خوشبو لگائے ہوئے اُن کے پاس سے گزری اُس کا پلّو خاک اُڑا رہا تھا (عِصار بگولا یہاں خوشبو کی بھبک اور مہک بھی مراد ہو سکتی ہے)۔

سَلَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ إِلَيْهَا عَلَى عَصَرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو جاتے ہوئے عصر پر سے گزرے (وہ ایک پہاڑ ہے مدینہ اور وادی فرع کے درمیان وہاں ایک مسجد بھی ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی)۔

فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھ کر انصار کے ایک گروہ پر گزرا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے (یعنی مسجد بنی حارثہ میں جو مدینہ کے اندر ہے اُن کو اُس نے خبر دی کہ قبلہ بدل گیا یہ سنتے ہی وہ نماز ہی میں کعبہ کی طرف مُڑ گئے اسی لئے اُس کو مسجد القبلتین بھی کہتے ہیں اب یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح کی نماز میں اُن پر سے گزرا یہ قصہ مسجد قبا کا ہے جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے اُن کو قبلہ بدلنے کی خبر صبح کی نماز میں دی گئی وہاں بنی عمرو کے لوگ نماز پڑھا کرتے تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ جو شخص عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھائے (اگرچہ جھوٹی قسم کھانا ہر وقت سخت گناہ ہے مگر عصر کا وقت زیادہ متبرک ہے کیونکہ اُس وقت دن اور رات کے فرشتے اکٹھا ہوتے ہیں تو اُس وقت جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ سخت گناہ ہو گا۔ بعضوں نے کہا عصر کا وقت بازار کی گرمی کا وقت ہے اُس وقت سوداگر اپنا مال بیچنے کے لئے اکثر قسمیں کھایا کرتے ہیں اس لئے عصر کی تخصیص کی)۔

حِیْنَ عَصَرْتِ الْعُکَّۃَ۔ جب تو نے کُپّی کو نچوڑ لیا تو گھی کی برکت جاتی رہی۔

وَالْمُعْتَصِرُ۔ جو شخص اپنے پینے کے لئے شراب نچوڑے (مُعْتَصِرُ اُس کو بھی کہتے ہیں جس کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو)

عَاصِرُ۔ شراب نچوڑنے والا۔

عُصَارَۃُ اَھْلِ النَّارِ۔ دوزخیوں کا لہو اور پیپ۔

مُعْصِرَاتٌ۔ پانی برسانے والے ابر۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُس کا گویا گھر بار سب لُٹ گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ مَّوَالِیْكَ تَزَوَّجَ جَارِیَۃً مُّعْصِرًا۔ ایک شخص نے آپ کے غلاموں میں سے ایک جوان چھوکری سے شادی کی (مُعْصِرُ وہ چھوکری جو جوان ہو گئی ہو اُس کو پہلا حیض آیا ہو یا حیض آنے کے قریب ہو)۔

اَنْتُمْ عَنَاصِرُ الْاَبْرَارِ۔ تم تمام نیکیوں کے عنصر ہو (یعنی اصل اور جڑ ہو)۔ عَنَاصِرُ اگلے حکیموں کے نزدیک چار تھے پانی، ہوا، آگ، مٹی۔ لیکن حال کے حکیموں نے ستر پر کئی عنصر دریافت کئے ہیں اور پانی کو مرکب بتلایا ہے)۔

لَا یُخَالِطُہٗ فِیْ عُنْصُرِہٖ سَفَاحٌ۔ پیغمبر کی پیدائش میں زنا نہیں ملتا (اُس کے باپ دادوں میں کوئی ولد الزنا نہیں ہوتا)۔

خَشِنُ عُنْصُرَۃٍ۔ اُس کی ذات سخت ہے۔

عَصٌّ۔ سخت ہونا۔

تَعْصِیْصٌ۔ الحاح کرنا۔

کَرِیْمُ الْعِصِّ۔ شریف الاصل۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی۔

عَصْعَصَۃٌ۔ درد کرنا۔

عُصْعُصٌ۔ ریڑھ کی ہڈی (اُس کی جمع عُصَاعِصُ ہے)۔

مَا اَکَلْتُ اَطْیَبَ مِنْ قَلِیَّۃِ الْعُصَاعِصِ۔ میں نے کوئی گوشت سرین کے اندر کے بھنے ہوئے گوشت سے زیادہ مزے دار نہیں کھایا، یا ریڑھ کی ہڈی سے زیادہ مزے دار جو بھنی ہوئی ہو کوئی چیز زیادہ مزے دار نہیں کھائی۔

لَیْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعُصْعُصِ۔ معاویہ عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل اور تنگ دل نہیں تھے (مشہور روایت میں اَلْحَصِرِ الْعُقُصِ ہے اُس کا ذکر کتاب الحاء میں گزر چکا)۔

عَصْفٌ۔ کاٹنا، تند چلنا، کمانا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، جُھک جانا، جلد چلنا۔

اِعْتِصَافٌ۔ کمانا۔

رِیْحٌ عَاصِفٌ۔ تند ہوا۔

سَھْمٌ عَاصِفٌ۔ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اِدھر اُدھر جُھک جائے۔

کَانَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ۔ جب آندھی چلتی۔

کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔ کھائے ہوئے چارہ کی طرح یا اُس پتّے کی طرح جس کو کیڑا کھا گیا ہو یا بھوسی کی طرح جس کا دانہ کھا لیا گیا ہو۔

عَصُوفٌ۔ آندھی، تیز ہوا (جیسے عَصِیفٌ ہے)۔
اِعْصَافٌ۔ ہلاک کرنا۔
عَصْفَرَةٌ۔ کسم میں رنگنا۔
تَعَصْفُرٌ۔ کسم میں رنگا جانا۔
عُصْفُرٌ۔ کسم (جس کا بیج کڑ کہلاتا ہے اور عربی میں اُس کو حَبُّ الْقُرْطُم کہتے ہیں)۔
عُصْفُورٌ۔ چڑیا، یا ہر پرندہ جو جثہ میں کبوتر سے کم ہو (عَصَافِیرُ اُس کی جمع ہے)۔
لَا یُعْضَدُ شَجَرُ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا لِعُصْفُوْرِ قَتَبٍ۔ مدینہ کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر پالان یا ہودے کی لکڑی کے واسطے۔
لَا تَلْبَسُوا الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْمُزَعْفَرَ۔ کسم میں اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا مت پہنو (یہ ممانعت مردوں کے لئے ہے) اور اکثر علماء نے کسم کا رنگ مردوں کے لئے درست رکھا ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا میں کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ وہ شیطان کی زینت ہے اور لوہے کی انگوٹھی بھی پہنتا ہوں یہی جان کر۔
عَصْلٌ۔ پیشاب کرنا، ٹیڑھا کرنا۔
عَصَلٌ۔ کج ہو جانا سختی کے ساتھ۔
تَعْصِیْلٌ۔ دیر کرنا۔
عِصْلٌ۔ آنت۔
عَاصِلٌ۔ سخت تیر۔
مِعْصَالٌ۔ وہ کج لکڑی جس سے درخت کی شاخیں گراتے ہیں اور صولجان۔
لَا عَوَجَ لِانْتِصَابِهٖ وَلَا عَصَلَ فِیْ عُوْدِهٖ۔ اُس کے کھڑے ہونے میں کوئی کجی نہیں اور اُس کی لکڑی میں ٹیڑھا پن نہیں ہے (ہر کج اور سخت چیز کو اَعْصَل کہتے ہیں)۔

اَلْعَصَلُ الطَّائِشُ۔ ٹیڑھا، نشانہ سے ہٹ جانے والا تیر۔
اَعْصَلُ۔ اُس تیر کو بھی کہتے ہیں جس پر پر کم ہوں۔
ثُمَّ عَصَلَ عَلٰی رَأْسِ الصَّنَمِ۔ ایک شخص کا (جس کا نام غاوی بن عبدالعزّٰی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد بن عبد ربہ اُس کا نام رکھا، ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ وہ کیا کرتا پنیر اور گھی لا کر اس کے سر پر رکھا کرتا اور کہتا کھا، ایک بار ایک لومڑ آئی اُس نے گھی اور پنیر سب کھا لیا) پھر بُت کے سر پر پیشاب کیا (ایک روایت میں ثُعْلُبَانِ ہے یعنی دو لومڑیاں آئیں، ثُعْلُبَان بہ ضمۂ ثاء، لومڑی کو کہتے ہیں۔ جب لومڑی نے اُس بُت کے سر پر پیشاب کر دیا تو اُس کا پوجنے والا نہایت شرمندہ ہوا بُت کو توڑ ڈالا اور بُت پرستی سے توبہ کر کے مسلمان ہو گیا اور یہ شعر کہا ؎

اربّ یبول الثعلبان برأسه
لقد ذلّ من بالت علیه الثعالب

یعنی جس پر لومڑیاں پیشاب کریں وہ معبود ہو سکتا ہے! وہ تو بڑا ذلیل وخوار ہے)۔
یَا مِنُوْا عَنْ هٰذَا الْعُصَلِ۔ اس ٹیڑھی رہتی سے داہنی طرف ہو جاؤ۔
عَصْلَبَةٌ۔ پٹھے سخت ہونا، سخت غصہ کرنا۔
قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِعَصْلَبِیٍّ۔ رات کو ان اونٹوں کا ہانکنے والا ایک سخت اور مضبوط پٹھے والا شخص ہے (یہ حجاج نے اپنے آپ کو کہا اور اونٹوں سے مراد رعایا ہیں)۔
عَصْمٌ۔ کمانا، روکنا، حفاظت کرنا، بچانا۔
اِنْعِصَامٌ۔ بچنا۔
اِعْتِصَامٌ۔ چنگل مارنا، ہاتھ سے تھامنا، لازم کر لینا۔
عِصْمَةٌ۔ گناہوں سے بچنا۔

اِسْتِعْصَامٌ۔ تھامنا، لازم کر لینا۔

عِصَامٌ۔ کنڈہ جس سے برتن کو لٹکائیں، یا رسّی جس سے باندھ کر مشک یا ڈول کو اٹھائیں۔

کُنْ عِصَامِیًّا وَّلَا تَکُنْ عِظَامِیًّا۔ اپنی ذات میں شرافت اور فضیلت پیدا کر باپ دادا کی شرافت پر مت بھول۔

مَنْ کَانَتْ عِصْمَتُہٗ شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص کا بچاؤ یہ گواہی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں (یعنی قیامت کے دن ہلاکت اور عذاب سے بچانے والا یہ کلمہ ہو)۔

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کو تباہی سے روکنے والے (یہ ابو طالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا)۔

فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ۔ انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا۔

وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۔ کافر عورتوں سے نکاح مت کرو (یعنی مشرکہ عورتوں سے اگر وہ نکاح میں ہوں تو ان کو چھوڑ دو)۔

مَلَکَ زَوْجُھَا عِصْمَتَھَا۔ اس کا خاوند اس کی عصمت کا مالک ہوا۔

عِصْمَۃُ الْمَرْأَۃِ بِیَدِ الرَّجُلِ۔ عورت کی عصمت محفوظ رکھنا خاوند کے ہاتھ میں ہے۔

وَعِصْمَۃُ اَبْنَآئِنَا اِذَا شَتَوْنَا۔ ہماری اولاد کا بچاؤ قحط کے زمانہ میں۔

عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔ جو سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھتا رہے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (دجال سے مراد دجال اکبر یعنی اخیر زمانہ کا دجال ہے یا ہر جھوٹا بہکانے والا)۔

سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَۃِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْھَا ہم اس صحیح اور درست کام کو لیں گے جس پر ہم نے لوگوں کو پایا۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ۔ اللہ کی رسّی یعنی قرآن یا اس کی توحید یا عبادت پر قائم رہو۔ (طیبی نے کہا حبل اللہ سے قرآن اور حدیث مراد ہے)۔

ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ۔ وہی میرا بچاؤ ہے (یعنی دین اسلام اگر دین بگڑا تو سب کام بگڑ گئے)۔

لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ اللہ کے عذاب سے آج کوئی بچنے والا نہیں مگر وہی جس پر اللہ کا رحم و کرم ہو (تو عاصم بمعنے معصوم کے ہے) ردّی کو بھی عاصم اور رجابر اور عامر کہتے ہیں۔

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تجھ کو بچائے گا لوگوں سے (تجھ کو جان سے کوئی مار نہ سکے گا تو آپؐ کا جنگ احد میں زخمی ہونا، دانت ٹوٹنا اس کے خلاف نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت واقعۂ احد کے بعد اتری)۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ جَآءَ یَوْمَ بَدْرٍ وَّقَدْ عَصَمَ ثَنِیَّتَہُ الْغُبَارُ۔ بدر کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے ان کے سامنے کے دانت پر غبار جم گیا تھا (ایک روایت میں عصب ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَا یَدْخُلُ مِنَ النِّسَآءِ الْجَنَّۃَ اِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عورتیں بہشت میں اتنی کم جائیں گی جتنے کوّے ان میں سفید پنکھ والا یا سفید پاؤں والا کوّا ہوتا ہے (ہزاروں لاکھوں کوّوں میں کوئی کوّا اس صفت کا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ عورتیں بہت کم بہشت میں جائیں گی)۔

اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ نیک بخت عورت اتنی نادر ہوتی ہے جیسے سفید پنکھ والا کوّا کوّوں میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غراب اعصم کیا ہے فرمایا وہ کوّا جس کا ایک پاؤں سفید ہو۔

عَائِشَۃُ فِی النِّسَآءِ کَالْغُرَابِ الْاَعْصَمِ۔ عائشہؓ

عورتوں میں ایسی نادر ہے جیسے سفید پاؤں والا کوا کوّوں میں۔

بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَدَخَلْنَا شِعْبًا فَاِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ وَفِیْهَا غُرَابٌ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَیْنِ فَقَالَ عَمْرٌو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا قَدْرُ هٰذَا الْغُرَابِ فِیْ هٰؤُلَاءِ الْغِرْبَانِ۔ ایسا ہوا کہ ایک بار ہم سفر میں عمرو بن عاص کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک پہاڑ کی گھاٹی میں گھسے وہاں کوّے بہت تھے اُن میں ایک کوّا لال چونچ والا لال پاؤں والا تھا۔ عمرو بن عاصؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں میں سے بہشت میں اتنی کم عورتیں جائیں گی جتنے کم ایسے کوّے دوسرے کوّوں میں ہوتے ہیں۔ (نہایہ میں ہے کہ عُصْمَہ وہ سفیدی جو گھوڑوں یا ہرن یا جنگلی بکری کے ہاتھوں میں ہو)۔

فَتَنَاوَلْتُ الْقَوْسَ وَالنَّبْلَ لِاَرْمِیْ ظَبْیَةً عَصْمَاءَ لِنَرُدَّ بِهَا قَرَمَنَا۔ میں نے تیر کمان لی کہ ایک سفید پاؤں والے ہرن کو مار کر گوشت کی خواہش کو پورا کریں۔

فَاِذَا جُدُّ بَنِیْ عَامِرٍ جَمَلٌ اٰدَمُ مُقَیَّدٌ بِعُصُمٍ۔ بنی عامر کا دادا گویا ایک گندم گوں اونٹ ہے جو رسیوں سے بندھا ہوا ہے (کہیں چرنے نہیں جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ اُس بستی میں اتنی ارزانی ہے اور غلہ اور اناج کی کثرت ہے کہ اپنے مقام سے دوسرے مقاموں میں جانے اور خوراک لانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسے قبیلۂ وہنا کے حق میں کہتا ہے۔ اِنَّهَا مُقَیَّدُ الْجَمَلِ یعنی وہنا ایسا مقام ہے کہ وہاں اونٹ مقید رہتا ہے (یعنی کسی کو وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہمہ شئ وہاں موجود ہے)۔

اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ۔ میرے دین کو درست کر دے جو میرا بچاؤ ہے (دنیا اور آخرت میں آدمی دینداری کی وجہ سے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

مَا اعْتَصَمَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِیْ اِلَّا قَطَعْتُ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ مِنْ یَدَیْهِ وَاَسَخْتُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ۔ جو کوئی بندہ مجھ کو چھوڑ کر میرے کسی بندے کی پناہ ڈھونڈھے (جیسے مشرک لوگ کیا کرتے ہیں۔ غیر اللہ سے منت اور مراد مانگتے ہیں) تو میں آسمان کی رسّیاں اُس کے ہاتھوں سے کاٹ لوں گا (اُس کو کوئی تعلق مجھ سے نہیں رہے گا) اور زمین کو اُس کے تلے دھنسا دوں گا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ۔ یا اللہ تیری پناہ اُن گناہوں سے جو بچاؤ کو پھاڑ ڈالتے ہیں۔ (امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ گناہ جن کی وجہ سے اللہ کی حفاظت بندے پر سے اُٹھ جاتی ہے یہ ہیں شراب پینا، جوا کھیلنا، مسخرہ پن کرنا، غیبت کرنا، بدکاروں کی صحبت)۔

اَلْاِمَامُ مِنَّا لَا یَكُوْنُ اِلَّا مَعْصُوْمًا۔ (امام زین العابدین نے فرمایا) امام ہم اہل بیت میں سے معصوم ہوگا (مجمع البحرین میں ہے معصوم وہ ہے جو حرام کاموں سے بچا رہے اور اللہ کی رسّی یعنی قرآن کو تھامے رہے)

اِنَّ عِصْمَةَ اَمْرِیْ كَذَا۔ میرا بچاؤ یہ ہے۔

مَنْ كَانَ عِصْمَةُ اَمْرِهٖ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جس کو توحید کی شہادت گناہوں سے بچائے یا قیامت کے تہلکوں سے یہ شہادت اُس کا بچاؤ ہو۔

عَصْوٌ۔ لاٹھی سے مارنا، باندھنا، جمع کرنا۔

عَصًا۔ لاٹھی لینا، لاٹھی کی طرح مارنا۔

تَعْصِیَۃٌ۔ لاٹھی دینا۔

مُعَاصَاۃٌ۔ آپس میں لٹھ بازی کرنا۔

اِعْصَاءٌ۔ شاخیں نکلنا لیکن پھل نہ آنا۔

اِعْتِصَاءٌ۔ لاٹھی درخت میں سے کاٹنا، لاٹھی پر ٹیکا دینا۔

عَصَا۔ لاٹھی (اُس کا تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع اَعْصٍ اور اَعْصَاءٌ اور عُصِیٌّ اور عِصِیٌّ ہے)۔

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ۔ اپنے گھر والوں پر سے لاٹھی مت اُٹھا (یعنی اُن کی تادیب اور تنبیہ مت چھوڑ۔ ہمیشہ اچھی بات کا اُن کو حکم کرتا رہ اور بُری بات پر مارتا رہ اور ڈانٹتا رہ۔ بعضوں نے کہا اُن کو اللہ کی اطاعت پر جمع رکھ۔ عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ شَقَّ الْعَصَا۔ اُس نے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی جماعت سے نکل گیا جدا ہو گیا) مجمع البحار میں ہے کہ دوسری حدیث میں جو ہے کہ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارو یہ اُس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں عصا سے لاٹھی مراد نہیں ہے بلکہ ادب سکھلانا اور یہ بن مارے ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کو بھی مارنے سے منع فرمایا ہے مگر شرعی حدود میں اور یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر لونڈی طبیعت کے موافق نہ ہو تو اُس کو بیچ ڈالے اور بیوی کا مارنا تو کسی حال میں درست نہیں مگر ایسی ہی خفیف مار جیسے پنکھے یا مسواک سے البتہ جانوروں کو جب وہ شرارت کریں تو مارنا درست ہے۔ بعضوں نے کہا لونڈی یا غلام بھی جب خدمت میں قصور کرے تو اُس کو مار سکتے ہیں)۔

اِنَّ الْخَوَارِجَ شَقُّوْا عَصَا الْمُسْلِمِیْنَ۔ خارجی لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت چھوڑ دی (سب مسلمانوں کو کافر سمجھنے لگے اُن سے علیحدہ ہو گئے)۔

اِیَّاكَ وَقَتِیْلَ الْعَصَا۔ تو اس سے بچا رہ کہ مسلمانوں کی جماعت چھوڑنے میں مارا جائے یا مارے۔

فَاِنَّهٗ لَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ۔ ابوجہم تو اپنے مونڈھے پر سے اپنی لاٹھی نیچے نہیں رکھتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہمیشہ سفر میں رہتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعَ عَصَاهُ جب کوئی چلا جائے سفر کرے۔ اور اَلْقٰی عَصَاهُ جب کہیں اقامت کرے سفر سے اُترے)۔

اِنَّهٗ حَرَّمَ شَجَرَ الْمَدِیْنَةِ اِلَّا عَصَا حَدِیْدَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا درخت کاٹنا حرام کر دیا مگر لوہے کے ہتھیار میں لگانے کے لئے جائز رکھا۔

اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَا قَتِیْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا۔ خبردار ہو جاؤ کوڑے یا چھڑی سے کوئی مارا جائے تو وہ قتل خطا ہے (اُس میں قصاص نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں آلۂ قتل نہیں ہیں مراد چھوٹی لکڑی ہے جس کی مار سے غالباً آدمی نہیں مرتا)۔

اَوَّلُ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ فِی الْاَرْضِ الْعَوْسَجَةُ وَمِنْهَا عَصَا مُوْسٰی۔ سب سے پہلے جو درخت زمین میں گاڑا گیا وہ عوسج کا درخت تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اُسی کا تھا۔

وَاِنِّیْ لَصَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِیْسَمِ۔ میں موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی رکھتا ہوں۔

تَعَصَّوْا فَاِنَّهَا مِنْ سُنَنِ النَّبِیِّیْنَ۔ ہاتھ میں عصا رکھا کرو یہ پیغمبروں کی سنت ہے۔

قُرِعَ لَهُ الْعَصَا۔ اُس کو لکڑی مارنے کی ضرورت نہیں (وہ باادب اور تعلیم یافتہ ہے یا شریف النسب ہے کیونکہ عربوں کی عادت تھی جب ذات والی اونٹنی پر بد ذات کم ذات اونٹ چڑھنا چاہتا تو اُس کو لکڑی سے مارتے)۔

عُصَیَّةٌ۔ چھوٹی چھڑی۔

عَصَا۔ زبان اور پنڈلی کی استخوان اور جماعت اسلام اور ایتلاف کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الْعَصَا مِنَ الْعُصَیَّةِ۔ عصا عصیہ سے نکلا ہے (عصا ایک گھوڑا تھا جس کی ماں عصیہ تھی اب یہ ایک مثل ہوگئی ہے یعنی بڑا امر چھوٹے امر سے نکلتا ہے)۔

عَبْدُ الْعَصَا۔ دوسرے کا تابعدار (حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا مسئلہ طے کرلو ورنہ کل تم عبد العصا ہوگے یعنی دوسرے کے تابعدار بنوگے)۔

اَنْتَ عَبْدُ الْعَصَا بَعْدَ کَذَا۔ تم آپؐ کی وفات کے بعد دوسرے کے تابعدار بنوگے۔

عَصٰی۔ یا **مَعْصِیَةٌ۔** نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا، اطاعت سے باہر ہوجانا، عناد کرنا، اڑجانا، خون جاری رہنا۔

تَعَصِّی اور **اِعْتِصَاءٌ۔** سخت ہونا۔

اِسْتِعْصَاءٌ۔ نافرمانی کرنا۔

عَاصِی۔ گنہگار (عُصَاةٌ اس کی جمع ہے)۔

عِصْیَانٌ۔ گناہ کرنا، نافرمانی کرنا۔

لَوْ لَا اَنَّا نَعْصِی اللّٰهَ مَا عَصَانَا۔ اگر ہم اللہ کی نافرمانی نہ کرتے تو وہ بھی ہماری نافرمانی نہ کرتا (دعاء فوراً قبول کرتا)۔

اِنَّهٗ غَيَّرَ اِسْمَ الْعَاصِی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا نام عاصی تھا اس کا یہ نام بدل ڈالا (کیونکہ عاصی کے معنے نافرمان، سرکش، اللہ کا مخالف، تو یہ نام مسلمان کے لئے مکروہ سمجھا)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰی فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰی۔ ایک شخص نے خطبہ دیا تو شروع میں یوں کہنے لگا جو کوئی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس کو فرمایا تو بُرا خطیب ہے ارے یوں کہہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہوا۔ (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ذکر کے بعد رکھا جائے اس نے تثنیہ کی ضمیر لاکر دونوں کو جمع کردیا جس کو آپؐ نے بُرا جانا گو مطلب صحیح تھا)۔

لَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ مِنْ عُصَاةِ قُرَیْشٍ اَحَدٌ غَیْرُ مُطِیْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ۔ قریش کے لوگوں میں جس جس کا نام عاص تھا ان میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوا ایک عاص بن اسود مسلمان ہوا جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مطیع رکھ دیا تھا (اور ایک ابو جندل بھی تھے ان کا بھی نام عاص تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ کنیت کے ساتھ مشہور تھے)۔

اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔ وہی لوگ گنہگار ہیں (جو سفر میں روزہ رکھتے ہیں حالانکہ ان کو تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اگر تکلیف نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا منع نہیں بعضوں نے کہا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اس پر بھی انھوں نے روزہ رکھا تو وہ گنہگار ٹھہرے اس لئے کہ پیغمبر کے حکم کی نافرمانی کی)۔

مَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰی۔ جس نے ولیمہ کی دعوت قبول نہ کی وہ گنہگار ہوا (کیونکہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا واجب نہیں ہے) پھر ولیمہ کی دعوت میں صرف حاضر ہونا واجب ہے کھانا واجب نہیں اگر روزہ دار ہو یا اور

کوئی عذر ہو تو بیان کر دے۔ بعضوں نے کہا اگر دور دراز راہ پر ولیمہ کی دعوت ہو تو حاضر ہونا بھی واجب نہ ہوگا لیکن دوسری دعوتوں کا قبول کرنا مستحب ہے۔

عُصَیَّۃُ عَصَتِ اللّٰہَ۔ عصیہ نے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) اللہ کی نافرمانی کی (ان قبیلے والوں نے دغا بازی سے مسلمان قاریوں کو بیر معونہ پر شہید کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑا رنج ہوا تھا آپ نماز میں ان پر لعنت کرتے رہے)۔

لَاُدْخِلُ الْجَنَّۃَ مَنْ اَطَاعَ عَلِیًّا وَّاِنْ عَصَانِیْ وَلَاُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاہُ وَاِنْ اَطَاعَنِیْ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جو کوئی علیؓ کی اطاعت کرے اگرچہ وہ گنہگار ہو میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور جو کوئی علیؓ کی نافرمانی کرے وہ اگرچہ میرا مطیع ہو میں اس کو دوزخ میں لے جاؤں گا۔ (اس حدیث کو زمخشری نے روایت کیا ہے)۔ یہ امامیہ کی روایت ہے جسکی صحت ثابت نہیں۔

باب العین مع الضاد

عَضْبٌ۔ کاٹنا، گالی دینا، مارنا، رجوع کرنا، روکنا، معذور کر دینا۔

مُعَاضَبَۃٌ۔ رد کرنا، منع کرنا۔

اِعْضَابٌ۔ کاٹنا۔

عَضْبٌ۔ کاٹنے والی تلوار کو بھی کہتے ہیں۔

کَانَ اسْمُ نَاقَتِہِ الْعَضْبَاءَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا (وہ بڑی تیز رو سانڈنی تھی۔ اصل میں عَضْبَاءُ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کا کان چرا ہوا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اونٹنی کا گو کان چرا ہوا نہ تھا مگر اس کا نام عضباء تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا کان چرا ہوا تھا۔ زمخشری نے کہا نَاقَۃٌ عَضْبَاءُ وہ اونٹنی جس کے ہاتھ چھوٹے ہوں

محیط میں ہے کہ جو بکری سینگ ٹوٹی ہو اس کو بھی عضباء کہتے ہیں)۔

نَھٰی اَنْ یُّضَحّٰی بِالْاَعْضَبِ الْقَرْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹی ہوئی بکری پر قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

مَعْضُوْبٌ۔ لنجا جو حرکت نہ کر سکتا ہو۔

وَلَا مِنْ عَضْبَاءَ۔ سینگ ٹوٹی بکری کا بھی قیامت کے دن سینگ والی ہو کر حشر ہوگا۔

عَضُبَ لِسَانُہٗ عُضُوْبَۃً۔ اس کی زبان خوب تیز ہے۔

اِذَا سَلِمَتِ الْعَیْنُ وَالْاُذُنُ سَلِمَتِ الْاُضْحِیَّۃُ وَتَمَّتْ وَلَوْ کَانَتْ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ تَجُرُّ بِرِجْلَیْھَا اِلَی الْمَنْسَکِ۔ جب جانور کی آنکھ اور کان سالم ہوں تو قربانی صحیح اور پوری ہوگی اگرچہ سینگ ٹوٹا ہو اور پاؤں گھسٹتی ہوئی قربانی کے مقام پر جائے (یعنی دبلی ناتواں یا لنگڑی ہو یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

عَضْدٌ۔ مدد کرنا، کمک کرنا، بازو پر مارنا، کاٹ کھانا

عُضِدَ فُلَانٌ۔ اس کے بازو میں شکایت ہے۔

عَضَدَ الشَّجَرَۃَ۔ درخت کو کاٹ ڈالا۔

تَعْضِیْدٌ۔ ادھر ادھر داہنے اور بائیں بازو جانا۔

مُعَاضَدَۃٌ۔ معاونت کرنا، مدد کرنا۔

تَعَاضُدٌ۔ مددگار ہونا

اِعْتِضَادٌ۔ مدد لینا۔

اِسْتِعْضَادٌ۔ کاٹنا۔

نَھٰی اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا۔ مدینہ کا درخت کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا۔

عَضَدٌ۔ کٹا ہوا۔

لَوَدِدْتُ اَنِّیْ شَجَرَۃٌ تُعْضَدُ۔ کاش میں ایک درخت ہوتا (آدمی نہ بنتا) جس کو لوگ کاٹ ڈالتے (ابس

قصہ تمام ہوا نہ آخرت کا مواخذہ نہ وہاں کی فکر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعضوں نے کہا یہ ابوذر غفاری کا مقولہ ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی صحیح ہے کیونکہ آپؐ کا جو بلند مرتبہ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا وہ آپؐ کو معلوم ہو گیا تھا آپؐ اُس سے پست مرتبہ کی کیوں آرزو کرتے)۔

وَلَا يُعْضَدُ شَوْكُهَا۔ مدینہ کا کانٹا (جو درخت میں ہوتا ہے) نہ کاٹا جائے (یعنی کانٹے دار درخت کو بھی وہاں سے نہ کاٹنا چاہیئے تو اور درختوں کا کاٹنا تو بطریق اولیٰ نادرست ہوگا)۔

وَنَسْتَعْضِدُ الْبَرِيرَ۔ ہم بریر کو کاٹتے تھے (اُس کے پھل کھانے کے لئے بریر پیلو کا درخت)۔

يَخْبِطُونَ عَضِيدَهَا وَيَأْكُلُونَ حَصِيدَهَا۔ اُس کے پتے اپنے جانوروں کے چارے کے لئے جھاڑتے اور کاٹتے تھے اور اُسی میں سے کاٹ کر کھاتے تھے۔

وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ۔ میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے (یعنی مجھ کو خوب کھلا پلا کر موٹا کر دیا کیونکہ جب بازو موٹے ہوں گے تو سارا بدن موٹا ہوگا)۔

فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا۔ میں نے گورخر کا مونڈھا آپؐ کو دیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔

إِنَّهُ كَانَ أَبْيَضَ مُعَضَّدًا۔ آنحضرت صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم سفید رنگ مضبوط ہاتھ پاؤں کے تھے گٹھے بدن کے (صحیح روایت مُقَصَّدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم نہ بہت لمبے نہ ٹھنگنے نہ بالکل دبلے نہ بہت موٹے)۔

إِنَّ سَمُرَةَ كَانَ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔ سمرہ بن جندب کی ایک قطار تھی درختوں کی ایک انصاری کے باغ میں (ایک روایت میں عَضِيدٌ ہے یعنی درخت کی وہ شاخ جس پر ہاتھ پہنچ سکے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اگر سمرہ کے اُس باغ میں کئی درخت ہوتے تو آپؐ انصاری کو اُس کے کاٹ ڈالنے کی اجازت نہ دیتے۔ مترجم کہتا ہے کہ اُس ایک شاخ کے لئے سمرہ اُس انصاری کے باغ میں گھسے رہتے اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپؐ نے سمرہ کو بلوایا اور اُن سے فرمایا کہ تم اس شاخ کو چھوڑ دو اُس کے بدلے دوسری جگہ کھجور کا درخت لے لو سمرہ اُس پر راضی نہ ہوئے پھر آپؐ نے فرمایا اچھا یہ شاخ مجھ کو ہبہ کر دو اُس کے بدلے تم کو بہشت ملے گی جب بھی سمرہ راضی نہ ہوئے آخر آپؐ نے غصہ میں آ کر انصاری کو اجازت دی کہ تو اس شاخ کو کاٹ کر پھینک دے)۔

وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ۔ اُس کے دونوں بازوؤں پر (جہاں چوکھٹ کی لکڑیاں رہتی ہیں) پتھر رکھ دیئے۔

مِعْضَدٌ۔ بازو بند۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي۔ یا اللہ تجھ ہی پر میرا بھروسا ہے تو ہی میرا مددگار ہے۔

عَضْرَسٌ۔ یا عُضَارِسٌ۔ سردی، اولے، برف، ٹھنڈا میٹھا پانی، گورخر۔ (اُس کی جمع عَضَارِسُ ہے)۔

عُضْرُطٌ۔ کھانے پر مزدوری کرنے والا، کمینہ، فقیر۔

عَضْرَفُوطٌ۔ ایک قسم کا سفید کیڑا، یا جنوں کی سواری کا جانور، یا زہری چھپکلی (سپلک)۔

عَضٌّ۔ یا عَضِيضٌ۔ دانت سے کاٹنا، سخت ہونا، لازم کر لینا، مضبوط تھام لینا (تَعْضِيضٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ اُس کو داڑھوں سے تھام لو (یعنی لازم کر لو)۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادوں کے نام لے کر فخر کرے ان سے فریاد لے اس کو صاف صاف یوں گالی دو اپنے جا اپنے باپ کا لوڑا (ذکر) تھام اور اشارہ کنایہ مت کرو (یعنی لوڑے کی جگہ شرمگاہ وغیرہ ایسے الفاظ جو حالت تہذیب میں کہا کرتے ہیں مت کہو بلکہ کھلّم کھلا اُس کو فحش گالی دو تاکہ وہ خوب شرمندہ اور ذلیل ہو)۔

مَنِ انْتَصَلَ فَاَعِضُّوْهُ۔ جو شخص اپنے نسب اور خاندان پر فخر کرے (یوں کہے کہ پدرم سلطان بود۔ یا عموم یم وزیر بود) اُس کو فحش گالی دو، خوب ذلیل کرو۔

اِنِ افْتَخَرْتَ بِاٰبَاءٍ مَضَوْا سَلَفًا
قُلْنَا صَدَقْتَ وَلٰكِنْ بِئْسَمَا وَلَدُوْا

اِنَّهٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اِتَّصَلَ۔ اُبی بن کعب نے ایک شخص کو گالی دی جس نے اپنے باپ دادا پر فخر کیا تھا۔

وَاللّٰهِ لَوْ غَيْرُكَ يَقُوْلُهٗ لَاَعْضَضْتُهٗ۔ اگر دوسرا کوئی ایسا کہتا تو خدا کی قسم میں اُس کو گالی دیتا۔ (عتبہ نے بدر کے دن ابوجہل سے کہا یا مصفر استہ ارے گانڈو اپنی گانڈ کو زعفران سے رنگنے والے)۔

يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهٗ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف جا کر اونٹ کی طرح اُس کو کاٹ کھاتا ہے۔

وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ۔ اگرچہ تو ایک درخت کی جڑ چباتا رہے (اور کچھ کھانا نہ ملے)۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكٌ عَضُوْضٌ۔ پھر کٹنی بادشاہت ہوگی (نہ کہ خلافت راشدہ، خلافت راشدہ صرف تیس برس تک رہے گی۔ امام حسن علیہ السلام کی خلافت پر ختم ہوگئی اُس کے بعد معاویہ زور زبردستی سے بادشاہ بن بیٹھے تو اسلامی بادشاہوں میں معاویہ اوّل بادشاہ ہیں نہ کہ خلیفہ۔ جب معاویہ باوصف قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہرے تو دوسرے بادشاہ کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ایک روایت میں ثُمَّ مُلُوْكٌ عُضُوْضٌ ہے یعنی پھر خبیث بدخلق بدکار بادشاہ ہوں گے یہ عِضٌّ کی جمع ہے)۔

وَسَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا۔ (حضرت صدیق رض نے فرمایا) تم میرے بعد کٹنی بادشاہت دیکھو گے (ایک کو ایک مارے گا کاٹے گا)۔

فَمُتَّ وَاَنْتَ عَاضٌّ۔ تو اس حال میں مرے کہ ایک درخت کی جڑ کاٹ رہا ہو (یعنی دانت سے اُس کو چبا رہا ہو)۔

عَضَّ يَدَهٗ۔ اپنا ہاتھ کاٹا۔ (یعنی غصّے یا شرمندگی سے)۔

اَهْدَتْ لَنَا نَوْعًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ۔ تعضوض کھجور کی ایک قسم ہم کو تحفہ بھیجی۔ (تعضوض ایک قسم کی کھجور ہے)۔

وَعَضَّتْنَا الصَّعْبَةُ عَلَائِقَ الشَّيْنِ۔ ہم کو قحط کے سخت سال سے عیب اور ذلت کی باتیں لازم کر دیں۔

عَضُّ الزَّمَانِ۔ زمانہ کی سختی۔

عَضْطٌ۔ جماع کے وقت گوز لگانا۔

عِضْيَوْطٌ۔ جو جماع کے وقت گوز لگائے۔

عَضْلٌ۔ تنگ کرنا، روک رکھنا، قید کرنا، سخت ہونا

تَعْضِيْلٌ۔ روکنا، تنگ ہونا، زچگی دشوار ہونا، تنگ کرنا، حائل ہونا۔

اِعْضَالٌ۔ سخت ہونا، مشکل ہونا، بند ہونا، غالب ہونا، تھکانا، عاجز کرنا۔

تَعَضُّلٌ۔ غالب ہونا، تھکانا

دَاءٌ عُضَالٌ۔ وہ مرض جس کا علاج دشوار ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ مُعَضَّلًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گٹھے بدن والے تھے (آپؐ کے اعضاء مضبوط اور طاقتور

تھے۔ ایک روایت میں مُقْتَصَدًا ہے یعنی میانہ قامت میانہ جسم تھے اُس کا ذکر اُوپر گذر چکا)۔

اِنَّهٗ اَعْضَلُ قَصِيْرٌ۔ اعز گٹھے بدن کا پست قد آدمی ہے یا اُس کے پٹھے مضبوط اور پُرگوشت ہیں (یہ عَضَلَةُ السَّاقِ سے ماخوذ ہے یعنی پنڈلی کا پٹھا)۔

اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِيْ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ (حذیفہ رض نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کے پٹھے کے نیچے ہاتھ مبارک رکھا اور فرمایا ازار یہاں تک ہونا چاہیئے (یعنی نصف ساق تک)۔

عَضَلَةٌ۔ پٹھا۔ (اُس کی جمع عَضَلَاتٌ ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِظَبْيَةٍ قَدْ عَضَلَهَا وَلَدُهَا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہرنی پر سے گزرے اُس کے بچہ نے اُس کو مشکل میں ڈال دیا تھا (یعنی پیٹ سے نہیں نکلتا تھا وہ درد سے بے تاب تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَعْضَلَ بِيَ الْاَمْرُ اس کام نے مجھ کو مشکل میں ڈال دیا، رہائی دشوار ہے)۔

قَدْ اَعْضَلَ بِيْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ مَا يَرْضَوْنَ بِاَمِيْرٍ وَلَا يَرْضٰى بِهِمْ اَمِيْرٌ۔ (حضرت عمر رض نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا (عجب مشکل میں پھنسا دیا) کسی حاکم (گورنر) سے خوش نہیں رہتے نہ حاکم اُن سے خوش رہتا ہے (کوفہ والے بڑے شریر اور بزدل اور مفسد لوگ تھے جو کوئی اُن پر حاکم ہوتا اس کی شکائتیں کرتے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ لَهَا اَبُوْ حَسَنٍ۔ حضرت عمر رض نے کہا اللہ کی پناہ اُس مشکل مسئلہ سے جس کے حل کرنے کے لئے ابو الحسن یعنی حضرت علی رض موجود نہ ہوں۔

وَقَدْ جَاءَتْهُ مَسْئَلَةٌ مُشْكِلَةٌ فَقَالَ مُعْضِلَةٌ وَلَا اَبَا حَسَنٍ لَهَا۔ معاویہ کے سامنے ایک مشکل مسئلہ پیش ہوا تو کہنے لگے بڑا مشکل مسئلہ ہے اور کوئی ابوالحسن اُس کو حل کرنے کے لئے نہیں ہے (یعنی حضرت علی رض کے مانند کوئی ایسا عالم موجود نہیں ہے ——— جو اس سوال کا جواب دے حالانکہ معاویہ حضرت علی رض سے دشمنی اور بغض رکھتے تھے مگر اُن کے علم و فضل کے قائل اور معترف تھے)۔

لَوْ اُلْقِيَتْ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَعْضَلَتْ بِهِمْ۔ (امام شعبی نے کہا) اگر یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے سامنے پیش ہوتا تو اُن کو بھی مشکل میں ڈالتا (اُس کا جواب دینا اُن کو دشوار ہو جاتا)۔

فَاَعْضَلَتْ بِالْمَلَكَيْنِ فَقَالَا يَا رَبِّ اِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِيْ كَيْفَ نَكْتُبُهَا دونوں فرشتوں یعنی کرام کاتبین کو اس کلمہ نے مشکل میں ڈال دیا انھوں نے عرض کیا پروردگار تیرے بندے نے ایک کلمہ کہا ہم نہیں جانتے کہ اُس کا ثواب کیا اور کتنا لکھیں۔

وَبِهَا الدَّاءُ الْعُضَالُ۔ اُس کو تو لاعلاج بیماری ہے۔

زَوَّجْتُكَ اِمْرَاَةً فَعَضَلْتَهَا۔ (حضرت عمر رض نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رض سے کہا) میں نے تیرا نکاح ایک عورت سے کر دیا لیکن تو نے اُس کو لٹکا رکھا (جو خاوند بیوی سے سلوک کرتا ہے وہ نہیں کیا)۔

عَضَلٌ۔ ایک شاخ ہے قارہ قبیلہ کی۔

عِضْيَلٌ۔ بدخلق، لئیم۔

مُعْضَلٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں پے درپے دو یا زیادہ راوی ساقط ہو گئے ہوں۔

مُعْضِلَاتٌ۔ مشکل مسائل۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ۔ لاعلاج بیماری۔

سے تیری پناہ۔

مَا أَعْضَلَ مَسْئَلَتَكَ۔ تیرا سوال کیسا مشکل ہے۔

اِعْضَأَلَّتِ الشَّجَرَةُ۔ درخت کی شاخیں خوب نکلیں۔

عَضْهٌ۔ یا عضہ یا عَضِيْهَةٌ یا عِضْهَةٌ جھوٹ بولنا، جادو کرنا، چغل خوری کرنا، عضاہ کھانا، عضاہ کہتے ہیں ہر کانٹے دار بڑے درخت کو (اُس کا مفرد عِضَاهَةٌ اور عِضَةٌ۔ اور چھوٹے کانٹے دار درخت کو عَضٌّ کہیں گے)۔

وَلَا يَعْضِهُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے پر طوفان نہ جوڑے۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ میں تم کو بتلاؤں عضہ کیا ہے وہ چغل خوری جس سے لوگوں میں دشمنی پڑے (ایک روایت میں مَا الْعِضَةُ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ۔ دیکھو طوفان سے یعنی طوفان جوڑنے سے بچتے رہو۔ (زمخشری نے کہا عِضَةٌ کی اصل عِضْهَةٌ تھی)

وَلَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا۔ وہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں۔

بِوَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ۔ ایسے میدان میں پہنچے جہاں بڑے بڑے کانٹے دار درخت بہت تھے۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعْضِهُوْهُ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے باپ دادا کو پکارے اس کو گالی دو۔

لَعَنَ الْعَاضِهَةَ وَالْمُسْتَعْضِهَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو کرنے والی اور جادو کرانے والی دونوں پر لعنت کی (جادو کو عِضَہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ اور شعبدہ اور خیال بندی ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں ہے)۔

اِذَا جِئْتُمْ اُحُدًا فَكُلُوْا مِنْ شَجَرِهٖ وَلَوْ مِنْ عِضَاهِهٖ۔ جب تم اُحد پہاڑ پر (جو مدینہ طیبہ کے پاس ہے) آؤ تو وہاں کے درختوں میں سے کچھ کھاؤ اگرچہ ببول کا درخت ہی ہو یا کوئی کانٹے دار درخت ہو (عرب لوگ کہتے ہیں عَضَهْتُ الْعِضَاهَ میں نے کانٹے دار درخت کاٹ ڈالے)۔

عُضِهَتْ عِضَاهَةٌ اِلَّا بِتَرْكِهَا التَّسْبِيْحَ۔ کوئی کانٹے دار درخت اُس وقت تک نہیں کاٹا جاتا جب تک وہ تسبیح الٰہی نہ چھوڑ دے (جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اُس پر آفت آتی ہے لوگ اُس کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ اللہ کی تسبیح دنیا کی سب چیزیں کرتی ہیں لیکن آدمی اُس کو نہیں سمجھتا)۔

اِنَّ شِدْقَ اَحَدِهِمْ بِمَنْزِلَةِ مِشْفَرِ الْبَعِيْرِ الْعَضِهِ۔ اُن میں کسی کا شدق (دہانہ منہ کے دونوں جانب یعنی گلپھڑے) اُس اونٹ کے ہونٹ کی طرح ہوگا جو کانٹے دار درخت بہت کھاتا ہے یا جو کانٹے دار درخت کھا کر بیمار ہوگیا ہو۔ (بعضوں نے کہا جو اونٹ کانٹے دار کھاتا ہے اُس کو عَاضِهٌ کہتے ہیں اور عَضِهٌ وہ اونٹ جو کانٹے دار درخت کھا کھا کر بیمار ہوگیا ہو)۔

حَيَّةٌ عَاضِهَةٌ۔ وہ سانپ جو کاٹتے ہی ہلاک کر ڈالے۔

عَضْوٌ۔ جدا کرنا ٹکڑے ٹکڑے کرنا (تَعْضِيَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

عِضْوٌ اور عُضْوٌ۔ جسم کا ایک ٹکڑا جیسے ناک کان ہاتھ پاؤں۔

عِضَةٌ۔ فرقہ اور ٹکڑا۔ (اُس کی جمع عِضُوْنَ ہے)

جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ۔ قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (کچھ آیتوں پر ایمان لاتے ہیں کچھ آیتوں کو نہیں مانتے)۔

مَا لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَحَرَ جَزُوْرًا وَعَضَّاهَا قَبْلَ

غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔ عصر کی نماز کا وقت وہ ہے کہ آدمی ایک اونٹ نحر کرے پھر اُس کے گوشت کے پارچے سورج ڈوبنے سے پہلے کر ڈالے۔

لَا تَعْضِيَةَ فِيْ مِيْرَاثٍ اِلَّا فِيْمَا حَمَلَ الْقَسْمَ۔ ترکہ کا وہ مال ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا جس کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا نقصان نہ دیتا ہو (مثلاً سونا چاندی وغیرہ لیکن وہ مال جس کو ٹکڑے کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو مثلاً موتی جواہرات، چادر، چکی، حمام وغیرہ اُس کے ٹکڑے نہ کریں گے۔ اس قسم کے مال کا یا تو قیمت لگا کر تصفیہ کیا جائے گا یا سب وارثوں میں مشترک رہے گا۔

باب العین مع الطاء

عَطْبٌ۔ یا عُطُوْبٌ۔ نرم ہونا۔

عَطَبٌ۔ ہلاک ہونا، ٹوٹ جانا، غصّہ ہونا، سقط ہونا

تَعْطِيْبٌ۔ خوشبودار کرنا۔

اِعْطَابٌ۔ ہلاک کرنا۔

اِعْتِطَابٌ۔ چیتھڑے سے آگ لینا، ہلاک ہونا۔

عُطُبٌ اور عُطْبٌ۔ روئی۔

عُطْبَةٌ۔ روئی یا کپڑا جس میں آگ لگائی جائے۔

لَيْسَ فِي الْعُطُبِ زَكٰوةٌ۔ روئی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عُطِبَ الْهَدْيُ۔ قربانی کا جانور ہلاک ہونا، مثلاً لنگڑا یا بیمار ہو کر گر جائے۔

كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ۔ اگر قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے تو میں کیا کروں۔

مَعَاطِبُ۔ ہلاکت کے مقام۔

عُطْبُوْلٌ۔ یا عُطْبُلٌ۔ دراز قامت، لمبا۔

لَمْ يَكُنْ بِعُطْبُوْلٍ وَّلَا قَصِيْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبے تھے نہ ٹھنگنے (بلکہ میانہ قامت تھے نہایہ میں ہے کہ عُطْبُوْل دراز قامت لمبی گردن والا بعضوں نے کہا لمبا، چکنا، سخت۔ عورت اور مرد دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے)۔

عِطْرٌ۔ خوشبودار ہونا (جیسے تَعَطُّرٌ ہے)۔

عِطَارَةٌ۔ خوشبو فروشی۔

عَطَّارٌ۔ خوشبو فروش۔

كَانَ يَكْرَهُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ وَتَشَبُّهَهُنَّ بِالرِّجَالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا خوشبودار رہنا بُرا جانتے اسی طرح مردوں کی مشابہت کرنا (مراد وہ خوشبو ہے جس کی بُو لوگوں کی ناک میں جاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بُو پھوٹے لیکن رنگ نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن بُو نہ پھوٹے۔ بعضوں نے کہا یہ کراہت اُس وقت ہے جب عورت ایسی خوشبو لگا کر باہر نکلے۔ لیکن اپنے گھروں میں مضائقہ نہیں بعضوں نے کہا تعطر سے تعطّل مراد ہے یعنی مردوں کی طرح زیور اور رنگ سے خالی رہنا)۔

اِذَا اسْتَعْطَرَتْ وَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا۔ جب عورت خوشبو لگا کر مردوں پر سے گزرے تاکہ وہ اُس کی خوشبو سونگھیں۔

عِنْدِيْ اَعْطَرُ الْعَرَبِ۔ (کعب بن اشرف یہودی نے کہا) میرے پاس وہ عورت ہے جو سارے عرب لوگوں سے زیادہ عمدہ عطر بناتی ہے (یا سب سے زیادہ معطّر اور خوشبودار رہتی ہے)۔

عِطْرٌ۔ خوشبو۔

مِعْطَارٌ۔ بہت خوشبو لگانے والا۔

نَاقَةٌ مِّعْطَارَةٌ۔ ذات والی اونٹنی۔

خَاتَمُ عِطْرٍ۔ انگوٹھی خوشبودار (مراد وہاں معشوق ہے

اَلتَّعَطُّرُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ خوشبودار رہنا پیغمبروں کا طریق ہے۔

اَعْطَرُ سَيِّدِ الْعَرَبِ۔ سرداران عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبودار۔

عَطْسٌ۔ یا عُطَاسٌ۔ چھینکنا، پھٹنا، روشن ہونا، مرجانا۔

تَعْطِيْسٌ۔ چھینک لانا

مَعْطَسٌ۔ ناک۔

عَطْسَةٌ۔ ایک بار چھینکنا۔

كَانَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھینک کو پسند کرتے تھے اور جمائی کو برا جانتے تھے (کیونکہ چھینک دلیل ہے چستی اور کم خواری اور قلت غذا کی اور جمائی پرخواری اور سستی کی)۔

كَانُوْا يَتَعَاطَسُوْنَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ صحابہ چھینک مارتے تھے اس امید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جواب دیں يَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے (تو آپ کی دعاء حاصل کرنے کے لئے خواہ مخواہ چھینکتے تھے)۔

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ كَمَا تَقُوْلُ۔ ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا میں بھی یہ کہتا ہوں والسلام علی رسول اللہ لیکن چھینک کے موقع پر صرف یہی کہتا ہوں الحمد للہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھلایا (اور السلام علی رسول اللہ اپنی طرف سے اس موقع پر نہیں بڑھاتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنا ثواب کا کام ہے مگر بے محل کہنا عبد اللہ بن عمرؓ نے برا جانا۔ اسی طرح ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی چھینکنے کے بعد والسلام علی رسول اللہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں پر بھی سلام)۔

لَا يُرْغِمُ اللّٰهُ اِلَّا هٰذِهِ الْمَعَاطِسَ۔ اللہ تعالیٰ انہی ناکوں کو خاک آلودہ کرے گا۔

اَلْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ۔ چھینک اللہ کی طرف سے ہے (اور جمائی شیطان کی طرف سے)۔

وَاِنْ رَغِمَ مَعْطَسُكَ۔ اگرچہ تمہاری ناک کو مٹی لگے (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ امام حسینؑ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب انھوں نے امام حسنؑ کو اپنے جد امجد کے پاس دفن ہونے نہ دیا میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے حضرت عائشہؓ نے تو خوشی اس کی اجازت دی تھی لیکن مروان اس میں حائل ہوا اور لڑنے کے لئے مستعد ہوا)۔

عَطَشٌ۔ پیاسا ہونا، مشتاق ہونا۔

مُعَاطَشَةٌ۔ پیاس میں مقابلہ کرنا۔

تَعْطِيْشٌ۔ پیاسا رکھنا۔

تَعَطُّشٌ۔ پیاسا بننا۔

رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَاللَّهَثِ اَنْ يُّفْطِرَا وَيُطْعِمَا۔ جو شخص روزے میں پیاس کی شدت برداشت نہ کر سکتا ہو یا اس کو پیاس کی بیماری ہو جائے (جیسے استسقاء کی بیماری کہ آدمی اس میں پانی پیتا ہے اور پیاس نہیں بجھتی) تو اس کو افطار کی اجازت ہے اسی طرح جس کی زبان پیاس کے مارے لٹک آئے اور ہانپنے لگے اس کو بھی افطار جائز ہے (اور دونوں روزے کے بدلے) مسکین کو کھانا کھلائیں (جیسے ہر کوئی ضعیف یا ناتواں یا بوڑھا یا بیمار شخص جس کو روزہ کی طاقت نہ ہو افطار کر سکتا ہے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلادے)۔

اَلرَّجُلُ يُصِيْبُهُ الْعُطَاشُ حَتّٰى يَخَافَ عَلٰى

نَفْسِہٖ۔ قَالَ یَشْرَبُ۔ اگر کسی شخص کو روزے میں تونس ہو جائے (پیاس کی شدت ایسی کہ صبر نہ ہو سکے) اور ہلاکت کا ڈر ہو تو وہ افطار کر ڈالے پانی پی لے اور جب اچھا ہو تو اُس روزے کی قضا کر لے (بس یہی کافی ہے کفارہ لازم نہ ہوگا)۔

عَطْعَطَۃٌ عیط عیط کی آواز نکالنا، پے درپے آوازیں نکلنا۔

عُطْعُطٌ۔ بکری کا بچہ یکسالہ، یا گورخر کا بچہ۔

اِنَّہٗ لَیُعَطْعِطُ الْکَلَامَ۔ وہ شخص چیخ پکار کر بات کرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں عَطْعَطَ الْقَوْمُ لوگ چلّانے لگے یا عیط عیط کہنے لگے)۔

عَطْفٌ۔ یا عُطُوْفٌ۔ مائل ہونا، شفقت کرنا، مہربانی کرنا، دودھ جاری ہونا، حملہ کرنا، لوٹنا، جھکانا، مائل کرنا۔

تَعْطِیْفٌ۔ دوہرا کرنا، موڑنا۔

تَعَطُّفٌ۔ مہربانی کرنا، احسان کرنا۔

عِطَافٌ۔ چادر۔

سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ۔ پاک ہے وہ ذات جس کی چادر عزت ہے۔ وَقَالَ بِہٖ اور اُس کا حکم عزت دار ہے (رد نہیں ہو سکتا)۔

حَوَّلَ رِدَائَہٗ وَجَعَلَ عِطَافَہُ الْاَیْمَنَ عَلٰی عَاتِقِہِ الْاَیْسَرِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اُلٹی اور اُس کا داہنا مڑاؤ بائیں مونڈھے پر کر دیا۔

وَخَرَجَ مُتَلَفِّعًا بِعِطَافٍ۔ ایک چادر لپیٹے ہوئے نکلے۔

فَنَاوَلْتُھَا عِطَافًا۔ میں نے اُن کو چادر دی (جو میں اوڑھے ہوئے تھا انہوں نے دیکھا اُس میں صلیب کی شکل بنی ہوئی تھی)۔

وَالنَّظَرُ فِیْ عِطْفَیْہِ۔ اپنی دونوں جانبوں کو دیکھنا (یعنی اترانا اور غرور کرنا)۔

ثَانِیَ عِطْفِہٖ یا عَاطِفِہٖ۔ اپنے رُخ کو پھیر لینے والا (اللہ تعالیٰ سے روگردان) یا اپنی مہربانی کو روکنے والا۔

لَیْسَ فِیْھَا عَطْفَاءُ۔ اُن جانوروں میں کوئی سینگ مڑا اور لپٹا ہوا نہ ہو۔

وَفِیْ اَشْفَارِہٖ عَطَفٌ۔ اُس کے ہونٹوں میں طول ہے یعنی لمبے ہیں۔

فِی الطَّرِیْقِ عَطْفٌ۔ راستہ کج ہے۔

عَطَلٌ۔ موٹا ہونا، خالی ہونا (جیسے عُطُوْلٌ) عورت کا زیورات سے خالی ہونا۔

عَاطِلٌ اور **عُطُلٌ**۔ وہ عورت جس کے بدن پر زیور نہ ہو۔

عَطَالَۃٌ (بمعنے بَطَالَۃٌ یعنی بیکار رہنا)۔

تَعْطِیْلٌ۔ چھوڑ دینا، خالی کرنا، فرصت دینا، زیور اُتار لینا۔

یَا عَلِیُّ مُرْ نِسَائَکَ لَا یُصَلِّیْنَ عُطْلًا۔ علیؓ اپنی عورتوں کو حکم دے وہ زیورات سے خالی ہو کر نماز نہ پڑھیں (بلکہ نماز میں کچھ نہ کچھ زیور اُن کے آنگ پر ہے)۔

کَرِھَتْ اَنْ تُصَلِّیَ الْمَرْاَۃُ عُطْلًا وَلَوْ اَنْ تُعَلِّقَ فِیْ عُنُقِھَا خَیْطًا۔ حضرت عائشہ رض اس کو برا جانتی تھیں کہ عورت زیور سے خالی ہو کر نماز پڑھے اگر کچھ زیور اُس کے پاس نہ ہو تو گلے میں ایک دھاگہ ہی لٹکا لے (لوتھ کا لچھا ہی پہن لے۔ مطلب یہ ہے عورت مرد میں امتیاز رہے)۔

ذُکِرَ لَھَا امْرَءَۃٌ مَاتَتْ فَقَالَتْ عَطِّلُوْھَا۔ ایک عورت مر گئی حضرت عائشہ رض نے فرمایا اُس کے زیور سب اُتار لو (عرب لوگ کہتے ہیں عَطَّلَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت نے سب زیور اُتار ڈالے)۔

رَاَبَ الثَّاٰیَ وَاَوْذَمَ الْعَطِلَۃَ۔ (حضرت عائشہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رض کی تعریف میں کہا)

بگڑے کو بنایا اور ٹوٹے پھوٹے ڈول کو درست کیا (عَطِلَۃٌ وہ ڈول جس سے پانی بھرنا چھوڑ دیا گیا ہو، اُس کے تسمے وغیرہ ٹوٹ گئے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام کو از سرِ نو تازہ اور مکمل کیا۔ مخالفین اسلام کی سرکوبی کی اُن کو سخت سزا دے کر اُن کا زور توڑ دیا)۔

شَدَّ النَّھَارُ ذِرَاعَیْ عَیْطَلٍ نَصَفٍ۔ دن نے دونوں ہاتھ لمبی آدھی عمر والی اونٹنی کے باندھ دیئے۔ (عَیْطَل یعنی اونٹنی اور نَصَف وہ اونٹنی جو جوان اور بوڑھی کے درمیان ہو)۔

لَا یَنْبَغِیْ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَھَا۔ عورت کو زیور سے بالکل خالی نہ ہونا چاہئے (کچھ نہ کچھ زیور اُس کے انگ پر رہے اگرچہ گردن میں ایک پوتھ کا لچھا ہی سہی)۔

عَطْنٌ۔ کھال کو صاف کرنے کے لئے نمک یا گوبر یا درخت کے پتوں میں ڈالنا تاکہ وہ نرم ہو جائے۔

عُطُوْنٌ۔ اونٹ کا پانی پی کر بیٹھ جانا۔

عَطَنٌ۔ اونٹ کا سیراب ہو جانا، یا پانی پی کر پھر حوض کے گرد بیٹھنا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔

اِعْطَانٌ۔ اونٹ کو سیراب کرنا، یا پانی پلاکر حوض کے گرد بٹھانا تاکہ پھر دوبارہ پیئے۔

عَطَنٌ۔ وہ مقام جہاں اونٹ پانی پی کر بیٹھتے ہیں۔

تَعْطِیْنٌ۔ دوبارہ پانی پینے کے لئے بٹھانا۔

حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلاکر پانی کے گرد بٹھا دیا (یعنی حضرت عمرؓ کے وقت میں اسلام ایسا پھیلے گا اور فتوحات اتنی بے شمار ہوں گی کہ لوگ مال اور دولت سے سیراب ہو جائیں گے)۔

فَمَا مَضَتْ سَابِعَۃٌ حَتّٰی اَعْطَنَ النَّاسُ فِی الْعُشْبِ سا تواں دن (استسقاء کی دعاء پر) نہیں گزرا تھا اتنا پانی برسا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو چراگاہ میں پانی پلاکر بٹھا دیا (جہاں دیکھو وہاں پانی ہی پانی تھا)۔

وَقَدْ عَطَنُوْا مَوَاشِیَھُمْ۔ انھوں نے اپنے جانوروں کو تھانوں میں چھوڑ دیا (جہاں وہ رہتے اور آرام کرتے)۔

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰی خَیْرًا وَّانْقُشُوْا لَہٗ عَطَنَہٗ۔ بکری کو آرام سے رکھو (اُس کے دانے پانی کا خیال رکھو) اور اُس کا تھان جھاڑ پونچھ کر صاف رکھو۔

صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے تھانوں میں نماز مت پڑھو (اگرچہ اونٹ اور بکری دونوں کا پیشاب پاک ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک دونوں ناپاک ہیں مگر بکریوں کے تھان میں یہ ڈر نہیں ہوتا کہ نمازی کو کوئی صدمہ پہنچے گا اس لئے اُن میں نماز کی اجازت دی برخلاف اونٹوں کے تھان کے وہاں اگر کوئی اونٹ بگڑے تو نمازی کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے)۔

اَخَذْتُ اِھَابًا مَعْطُوْنًا فَاَدْخَلْتُہٗ عُنُقِیْ۔ میں نے ایک بدبودار کھال پائی جس کے بال اُتر گئے تھے اُسی کو اپنے گلے میں ڈال لیا۔

وَفِی الْبَیْتِ اُھُبٌ عَطِنَۃٌ۔ گھر میں چند کھالیں بدبودار پڑی ہوئی تھیں (جن کی دباغت نہیں ہوئی تھی۔ اُھُبٌ جمع ہے اِھَاب کی بمعنے کھال یا وہ کھال جس کی دباغت نہ ہوئی ہو)۔

عَطْوٌ۔ دینا، اوپر اٹھانا۔

مُعَاطَاۃٌ۔ ایک دوسرے کو دینا جیسے تَعَاطِیْ ہے۔

تَعْطِیَۃٌ۔ جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

اِعْطَاءٌ۔ دینا، رام ہونا۔

عَطَاءٌ۔ جو چیز دی جائے۔
فَإِذَا تُعُوطِيَ الْحَقُّ لَمْ يَعْرِفْهُ أَحَدٌ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خلیق اور ملنسار تھے مگر جب کوئی حق بات کو بگاڑنا چاہتا یا کسی کا حق دبانا چاہتا تو (آپؐ ایسے غصہ ہوتے کہ) ہم میں سے کوئی آپؐ کو نہیں پہچانتا، معلوم نہ کر سکتا کہ آپؐ وہی شخص ہیں جو ایسے نرم مزاج اور ملنسار تھے یا دوسرے کوئی شخص ہیں مطلب یہ ہے کہ آپؐ کو احقاق حق اور ابطال باطل کا ایسا خیال رہتا کہ جب کوئی حق بات کے خلاف کہتا یا ناحق ظلم کرنا چاہتا تو آپ اُس پر سخت غصہ ہوتے اور آپؐ کی حالت ایسی بدل جاتی گویا آپؐ دوسرے کوئی شخص ہیں)۔
إِنَّ أَرْبَى الرِّبَا تَعَطِّي الرَّجُلِ عِرْضَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ سب سے بڑھ کر سود خواری یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت ریزی ناحق کرے (بے وجہ شرعی اُس کی بُرائی بیان کرے)۔
لَا تُعْطُوهُ الْأَيْدِي۔ اُس تک ہاتھ نہیں پہنچتے۔
رَجُلٌ أَعْطَى بِي۔ ایک شخص نے میرا نام لے کر عہد اور اقرار کیا پھر اُس کو توڑ ڈالا (عہد شکنی کی)۔
لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ۔ اُس کو اُس کے بدلہ وہ دیا جا رہا تھا جو نہیں دیا گیا تھا (یعنی بائع نے مشتری سے زیادہ قیمت پر بکنے کا ذکر کیا حالانکہ وہ چیز اتنے پر نہیں بک رہی تھی)۔
أَعْطَاهُ اللّٰهُ أَجْرَ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اُس کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوا اور جماعت سے نماز پڑھی (یہ جب ہے کہ عذر سے جماعت میں شریک نہ ہو سکے لیکن اُس کی نیت شریک ہونے کی ہو کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ نیۃ المؤمن خیر من عملہ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے)۔
لَنْ تَقْرَءَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ۔ تو اُس میں سے جو کلمہ پڑھے گا وہ تجھ کو دیا جائے گا (مثلاً جب غُفْرَانَكَ کہے گا تو مغفرت ہو گی لَا تُؤَاخِذْنَا کہے گا تو مواخذہ نہ ہو گا اگر اس کلمہ میں کوئی دعا نہ ہو تو اُس کا ثواب ملے گا)۔
أُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ۔ سورۂ بقر کی اخیر آیتوں میں جو دعائیں ہیں وہ اُس کے لئے قبول ہوں گی۔
لَا نُعْطِيكَاهُنَّ۔ ہم تجھ کو وہ نہیں دیں گے (کافِ خطاب کے بعد اشباع کا الف زیادہ کر دیا ہے)۔
أُعْطِيهَا۔ اُس کو شہادت کا ثواب دیا جائے گا (اگرچہ گھر میں اپنے بچھونے پر مرے)۔
وَفِي هٰذَا الْعَطَاءِ۔ اس عطا میں یعنی جو بیت المال میں سے دی جائے۔
بِعْتُ جَارِيَةً إِلَى الْعَطَاءِ۔ میں نے ایک لونڈی بیچی تنخواہ کے وعدے پر (یعنی جب مشتری کی تنخواہ سرکار یا اُس کے صاحب کے پاس سے ملے گی اُس وقت وہ قیمت ادا کرے گا)۔
نَهَى أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار کو دینے لینے سے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں ضرر کا احتمال ہے دوسرے آدمی کو خوف پیدا ہوتا ہے)۔
مَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ۔ تو نے اُس کو کیا دینے کا ارادہ کیا۔
عَاطٍ بِغَيْرِ أَنْوَاطٍ۔ جس چیز کے ملنے کی امید نہیں اُس پر ہاتھ بڑھاتا ہے (اُس کو لینا چاہتا ہے۔ یہ ایک مثل ہے)۔
فَتَعَاطَى فَعَقَرَ۔ پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہوا اور اونٹنی کو زخمی کیا۔
مِعْطَاءٌ۔ بہت دینے والا مرد ہو یا عورت (اُس

کی جمع مَعَاطٍ اور مَعَاطِیُّ ہے)۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا۔ جب تم ارزانی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حق دو (یعنی چھوٹی چھوٹی منزلیں کر کے اُن کو خوب چرنے اور کھانے دو البتہ جب قحط کے دن ہوں اور راستہ میں چارہ پانی نہ ملے تو جلد بڑی بڑی منزلیں طے کر کے اُس مقام سے پار ہو جاؤ)۔

وَمَا اُعْطِیَ عَطَاءٌ هُوَ خَیْرٌ۔ اُس سے بہتر عطا نہیں دی گئی۔ ایک روایت میں هُوَ نہیں ہے ایک میں عَطَاءً بہ نصب مذکور ہے)۔

فَعَاطَیْتُهَا کُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ۔ میں نے ہر ڈول پر ایک کھجور ٹھہرائی۔

لَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ اَیَّامُهٗ۔ اُس بادشاہت کو دور کرنے کی جرأت مت کر جس کے دن ابھی نہ گزرے ہوں (بلکہ اُس سلطنت کے قائم رہنے کی ابھی مدت باقی ہے کیونکہ جو شخص ایسی بادشاہت کا خلاف کرے گا جس کا زمانہ حکومت ابھی باقی ہے وہ خود ضرر اٹھائے گا)۔

بَیْعُ الْمُعَاطَاةِ۔ وہ بیع جس میں مشتری قیمت رکھ کر چیز اٹھا لے دونوں دل سے راضی ہوں لیکن زبان سے کچھ نہ کہیں۔

اُعْطِنِی الْکِتَابَ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ۔ داہنے ہاتھ میں میرا نامۂ اعمال دے اور بایاں ہاتھ دھونے کے بدلے بہشت میں ہمیشہ رہنا (یہ وضو کی دعاء میں ہے)۔

باب العین مع الظاء

عَظَبٌ۔ وہ جلدی جلدی دُم ہلانا، لازم کر لینا، صبر کرنا، سوکھ جانا۔

عَظَبٌ۔ موٹا ہونا، لازم کر لینا، صبر کرنا۔

تَعْظِیْبٌ۔ دیر کرنا، ٹالنا۔

عَظِیْبُ الْخَلْقِ۔ بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

عِظْیَبُّ الْخُلُقِ۔ بدخلق۔ عَظُوْبٌ۔ موٹا، فربہ۔

عَظْرٌ۔ برا جاننا، ناپسند کرنا، بھر دینا۔

اِعْظَارٌ۔ ثقیل ہونا۔

عِظَارَةٌ۔ امتلا۔

عَظٌّ۔ کاٹنا بمعنے عَضٌّ۔ بعضوں نے کہا عَضٌّ دانتوں سے کاٹنا اور عَظٌّ دوسری چیزوں سے کاٹنا، ملا دینا۔

عِظَاظٌ۔ ایک دوسرے کو کاٹنا۔

عَاظَّ الْقَوْمُ۔ لوگ خوب لڑے۔

عَظْلٌ۔ ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

تَعْظِیْلٌ۔ جمع ہونا۔

مُعَاظَلَةٌ اور عِظَالٌ۔ نر کا مادہ پر جمے رہنا۔

اَنْشِدْنَا لِشَاعِرِ الشُّعَرَاءِ قَالَ وَمَنْ هُوَ قَالَ الَّذِیْ لَا یُعَاظِلُ بَیْنَ الْقَوْلِ وَلَا یَتَتَبَّعُ حُوْشِیَّ الْکَلَامِ۔ (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) مجھ کو اُس شاعر کا کلام سناؤ جو شاعروں کا سردار ہے ابن عباسؓ نے پوچھا وہ کون ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا جو شاعر لفظوں کو مکرر نہیں لاتا تضمین[1] نہیں کرتا اور وحشی غریب الفاظ جو مستعمل نہیں ہیں اپنے شعروں میں نہیں لاتا۔

تَعَاظَلَ الْجَرَادُ وَالْکِلَابُ۔ کتے اور ٹڈے ایک دوسرے پر سوار ہو گئے۔

عُظُلٌ۔ گانڈو لوگ۔

[1] تضمین یہ ہے کہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے مقام پر رکھنا کیونکہ وہ اس کے معنی پر مشتمل ہے یا ایک معنی کا بلغیر ذکر کئے حاصل ہونا یا فاصلہ کے بعد جو لفظ ہے اُس کا فاصلہ سے متعلق ہونا یہ نثر میں ہے اور نظم میں تضمین یہ ہے کہ قافیہ اپنے مابعد سے ایسا متعلق ہو کہ بغیر اس کے ملائے مطلب سمجھ میں نہ آسکے اور یہ عیب ہے اگر ماقبل سے متعلق ہو یا مطلب بغیر ملائے سمجھ میں آتا ہو تو عیب نہیں ہے تضمین اس کو بھی کہتے ہیں کہ شاعر دوسرے کا مضمون یا دوسرے کے الفاظ اپنے کلام میں شامل کرے ۱۲ منہ

عَظْمٌ ۔ ہڈی، ہڈی کھلانا، ہڈی پر مارنا۔

عِظَمٌ اور **عَظَامَۃٌ** ۔ بڑائی۔

عَظِیْمٌ اور **عُظَامٌ** اور **عُظَّامٌ** ۔ بڑا۔

تَعْظِیْمٌ ۔ بڑا کرنا، عزّت اور احترام کرنا، ہڈی ہڈی جُدا کرنا۔

اِعْظَامٌ ۔ بڑا ہونا، بڑا کرنا، بڑا جاننا، ہڈی دینا۔

تَعَظُّمٌ ۔ بڑا بننا، تکبّر کرنا

تَعَاظُمٌ ۔ بڑائی جتانا۔

اِسْتِعْظَامٌ ۔ تکبر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام عظیم بھی ہے کیونکہ اُس کی حقیقت اور قدرت ایسی ہے جو احاطہ عقول سے باہر ہے اور اجسام میں عظمت یہ ہے کہ اُن کا طول یا عرض یا عمق زیادہ ہو اور اللہ تعالیٰ عظمتِ جسمانی سے پاک ہے (کذا فی النہایہ)

اِنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ لَیْلَۃً عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَا یَقُوْمُ فِیْھَا اِلَّا اِلٰی عُظْمِ صَلٰوۃٍ ۔ ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کے حالات بیان فرماتے رہے اور کسی کام کے لئے نہیں اُٹھے مگر بڑی نماز کے لئے (یعنی فرض نماز کے لئے)۔

فَاَسْنَدُوْا عُظْمَ ذٰلِکَ اِلَی ابْنِ الدُّخْشُمِ اُس کا بڑا حصّہ ابن دخشم کی طرف منسوب کیا (کہ وہ بڑا منافق ہے)۔

جَلَسْتُ اِلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ عُظْمٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ میں ایک مجلس میں بیٹھا جس میں انصار کی بڑی جماعت تھی (عرب لوگ کہتے ہیں **دَخَلَ فِیْ عُظْمِ النَّاسِ** بڑی جماعت میں شریک ہو گیا)۔

سَادَ عُظْمَ خَلْقِہٖ ۔ بڑی مخلوق پر سرداری کی۔

اِنَّ عُظْمَ الْجَزَاءِ مَعَ عُظْمِ الْبَلَاءِ ۔ جتنی مصیبت بڑی ہو اُتنا ہی ثواب بڑا ہوگا (رحمت بقدر زحمت) **اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ** بھی ہو سکتا ہے کیونکہ **عِظَمٌ** مصدر ہے بمعنے بڑائی جو ضد ہے **صِغَرٌ** کی)۔

وَعِظَمُ شَاْنِ الْمُبَایِعِ ۔ بیعت کرنے والے کی بڑی شان۔

اُنْظُرُوْا رَجُلًا طُوَالًا عُظَامًا ۔ ایک بڑا لمبا تڑنگا شخص دیکھو۔ (نہایہ میں ہے کہ **عُظَامٌ** مبالغہ کا صیغہ ہے اور **عُظَّامٌ** اُس سے بھی بڑھ کر)۔

مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِہٖ لَقِیَ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی غَضْبَانَ ۔ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے (غرور کرے) وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اُس پر غصّہ ہوگا (کیونکہ بڑائی اور تکبر اُس کو پسند نہیں ہے بندے کا کام عاجزی اور فروتنی ہے)۔

لَا یَتَعَاظَمُنِیْ ذَنْبٌ اَنْ اَغْفِرَہٗ ۔ مجھ کو کوئی گناہ میری بخشش کے سامنے بڑا نہیں معلوم ہوتا (یعنی میری مغفرت ایسی وسیع ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے بندہ توبہ کرے اور عاجزی تو اُس کو بخش دیتا ہوں)۔

بَیْنَمَا ھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ وَھُوَ صَغِیْرٌ بِعَظْمِ وَضَّاحٍ مَرَّ عَلَیْہِ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَہٗ لَتَقْتُلَنَّ صَنَادِیْدَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچپنے میں بچوں کے ساتھ ہڈی کا کھیل کھیل رہے تھے (وہ کھیل یہ ہے کہ رات کے وقت ایک ہڈی کسی مقام پر ڈال دیتے ہیں پھر سب بچے دو گروہ ہو کر اُس ہڈی کو مارتے ہیں جس فریق کا نشانہ ٹھیک لگا ہڈی پر پڑا اُس فریق کے بچے دوسرے فریق کے بچوں پر سوار ہو کر اُس مقام تک جاتے ہیں جہاں سے مارا تھا) اتنے میں ایک یہودی آپ کے سامنے سے گزرا وہ کہنے لگا تم تو اس بستی کے رئیسوں کو قتل کرو گے۔ (اُس کا کہنا ٹھیک ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت فرمائی اور آپ نے مشرکوں کے سرداروں کو قتل کیا)۔

فَتَعَاظَمَ ذٰلِکَ۔ یہ اُن کو گراں گذرا (یعنی حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا۔ کیونکہ جاہلیت والوں کے اعتقاد میں حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا سخت گناہ تھا)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ۔ اُس نے بڑا کام کیا، بڑی مہم میں پھنس گیا۔

اَلْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ موٹا سنڈا قیامت کے دن۔

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الْکَرِیْمِ۔ بڑے خوب صورت عمدہ تخت کا مالک۔

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ فِی الْقُرْاٰنِ۔ قرآن میں بڑے درجہ کی (جس کے پڑھنے میں اجر اور ثواب زیادہ ہو) آیت کونسی ہے۔

عَظِیْمُ بُصْرٰی۔ بُصریٰ کا رئیس (حاکم، بادشاہ)۔

دَعَا بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ۔ اُس نے اللہ تعالیٰ کا بڑا نام لے کر دعاء کی (اللہ تعالیٰ کے سب نام بڑے ہیں مگر ہو سکتا ہے کہ بعضے نام اُس کو دوسرے ناموں سے زیادہ پسند ہوں یا اُن کی تاثیر زیادہ ہو اس وجہ سے اُس کو اسم اعظم کہیں گے)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ یَوْمُ النَّحْرِ۔ دنوں میں بڑے درجہ کا دن یوم النحر ہے یعنی ذی الحجہ کا دسواں دن (اگرچہ عرفہ کا دن بھی بڑا دن ہے اسی طرح ذی الحجہ کے دسوں دن بڑے ہیں مگر اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یوم النحر سب سے بڑا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ منجملہ بڑے دنوں کے نحر کا دن بھی بڑا دن ہے)۔

مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا۔ (دل میں ایسا خیال آتا ہے) کہ آدمی اُس کو منہ سے نکالنا بڑا گناہ سمجھتا ہے۔

اُنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ۔ مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا (منہ اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر، یہی ناک وہ منہ میں داخل ہے)۔

اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ۔ دانت تو ایک ہڈی ہے (اور ہڈی جنوں کی خوراک ہے تو اس سے استنجا کرنا درست نہیں)۔

لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ۔ اُس کے سامنے کوئی بات بڑی نہیں (وہ جو چاہے اُسی وقت کر سکتا ہے)۔

اَلْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ۔ بڑائی میری ازار ہے۔

فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَۃٍ اَوْ اٰیَۃٍ اُوْتِیَہَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَ۔ میں نے کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی آیت یا سورت یاد ہو پھر اُس کو بھلا دے (یاد سے نہ پڑھ سکے یا دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے یا اُس پر توجہ اور عمل کرنا چھوڑ دے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ عظیم ذات اور صفات دونوں کی عظمت کو شامل ہے اور جلیل صفات کے کمال سے اور کبیر ذات کے کمال سے خاص ہے)۔

فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ۔ اُس نے بڑا بہتان کیا۔ (یعنی جس نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی کنجیاں جانتے تھے یعنی اُن پانچ باتوں کو جن کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اَلسُّنَّۃُ فِی الْحَلْقِ اَنْ تَبْلُغَ الْعَظْمَیْنِ۔ سر منڈانا یہاں تک کہ دونوں ہڈیوں تک پہنچ جائے (یعنی اُن ہڈیوں تک جو کنپٹی کے نیچے کی جانب ہیں) سنت کے موافق ہے۔

عَظْوٌ۔ بُرائی کرنا، فریب سے زہر دے دینا، بھلائی سے پھیر دینا، غیبت کرنا۔

لَقِیَ مَا عَجَاہُ وَمَا عَظَاہُ۔ اُس نے سختی اٹھائی۔

نَقَّاہُ اللّٰہُ مَا عَظَاہُ۔ اللہ اُس کو بُرائی نصیب کرے۔

عَظْیٌ۔ عظوان کھا کر پیٹ پھول جانا۔

کَفِعْلِ الْہِرِّ یَفْتَرِسُ الْعَظَایَا۔ بلی کی طرح عظایا کو مارتا پھرتا ہے (عظایا جمع ہے عَظَایَۃ کی وہ ایک

مشہور جانور ہے جو چھپکلی سے بڑا ہوتا ہے بعضوں نے کہا گرگٹ)۔ عِظَاۃٌ بھی مفرد ہے معنے وہی ہیں اس کی جمع عِظَاءٌ ہے

عِظَۃٌ۔ وعظ کرنا، نصیحت کرنا، عبرت (یہ اصل میں وَعْظٌ تھا اس کو کتاب الواو میں ذکر کرنا چاہئے تھا مگر لفظی مناسبت سے یہاں ذکر کر دیا)

لَاَجْعَلَنَّکَ عِظَۃً۔ میں تجھ کو لوگوں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا۔

اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ عِظَۃً لِغَیْرِیْ۔ تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت بنائے (یعنی مجھ کو سزا دے کر دوسروں کو سبق دے)۔

مَوْعِظَۃٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی عبرت۔

باب العین مع الفاء

عَفْتٌ۔ لپیٹنا، مروڑنا، توڑ ڈالنا۔

عِفْتَانٌ اور عِفْتَانٌ۔ سخت دل، مضبوط، قوی۔

اَعْفَتُ۔ وہ شخص جس کا ستر اکثر کھل جایا کرے۔

اِنَّہٗ کَانَ اَخْضَعَ اَشْعَرَ اَعْفَتَ۔ زبیر بن عوام ایک جھکے ہوئے بہت بال والے آدمی تھے بیٹھتے وقت ان کی شرمگاہ کھل جاتی تھی۔

کَانَ بَخِیْلًا اَعْفَتَ۔ عبد اللہ بن زبیرؓ بخیل تھے ان کی شرمگاہ بیٹھنے میں کھل جاتی (آخر وہ ازار کے نیچے ایک جانگیا پہنتے)۔

دَعِ الْاَعْفَتَ الْمُہْذَارَ یَہْذِیْ بِشَتْمِنَا
فَنَحْنُ بِاَنْوَاعِ الشَّتِیْمَۃِ اَعْلَمُ

(یہ ابو حمزہ شاعر نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی مذمت میں کہا) یعنی اس شخص کو چھوڑ دے جس کا ستر کھل جاتا ہے اور بڑا بکی ہے ہم کو گالیاں بکتا ہے آخر ہم بھی گالیوں کی قسموں کو خوب جانتے ہیں۔ (بعضوں نے اَعْفَتَ تا بنقطتین سے روایت کیا ہے)۔

عَفْجٌ۔ مارنا، جماع کرنا۔

تَعَفُّجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔

اِذَا قَالَ یَا مَعْفُوْجُ فَعَلَیْہِ الْحَدُّ۔ جب کوئی دوسرے کو مفعوج کہے تو اس کو سزا دی جائے گی (کیونکہ مفعوج گانڈو (مفعول) کو بھی کہتے ہیں)۔

عَفْدٌ۔ پاؤں جوڑ کر کودنا۔

اِعْتِفَادٌ۔ دروازہ بند کر کے بیٹھ جانا، مرتے تک کسی سے کچھ نہ مانگنا۔

عَفَدٌ۔ کبوتر اور ایک پرندے کو بھی کہتے ہیں۔

عَفْرٌ۔ زمین پر لٹا دینا، مٹی میں ملا دینا، روند ڈالنا دے مارنا، پہلی بار سینچنا، پیوند سے فارغ ہونا۔

عَفَرٌ۔ سفیدی پر سرخی نمودار ہونا، یا کم سفید ہونا۔

تَعْفِیْرٌ۔ مٹی میں رلانا، ذلیل کرنا، دودھ چھڑانا، چھاتی پر دودھ چھڑانے کے لئے کچھ لگا لینا، سکھانا، سفید کرنا، کالی بکریوں میں سفید بکریاں ملانا۔

تَعَفُّرٌ۔ لوٹنا (یعنی مٹی میں تڑپنا جیسے اِنْعِفَارٌ ہے)۔

اِسْتِعْفَارٌ۔ مٹی کا رنگ ہونا۔

عَافُوْرٌ۔ شدت اور سختی۔

عَفَارٌ۔ روکھا ستو یا روکھی روٹی۔ اور ایک درخت جس سے آگ سلگاتے ہیں۔

عَفَارَۃٌ۔ خباثت۔

عُفَارِیَۃٌ اور عِفْرٌ۔ خبیث، بدصورت (اسی سے ہے عِفْرِیْتٌ دیو پلید، شیطان)۔

کَلَامٌ لَا عَفْرَ فِیْہِ۔ اس کلام میں کوئی اشکال نہیں۔

عَفْرَاءُ۔ وہ عورت جس کی سفیدی پر سرخی ہو، یا جو کم سفید ہو۔

یَعْفُوْرٌ۔ نر ہونا، یا مٹی کے رنگ کا ہرن، یا گورخر کا بچہ (اس کی جمع یَعَافِیْرُ ہے)۔

اِذَا سَجَدَ جَافٰی عَضُدَیْہِ حَتّٰی یُرٰی مِنْ

خَلْفِهٖ عُفْرَةُ اِبْطَيْهِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو پیٹ سے اتنے جدا رکھتے کہ پیچھے سے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی (نہایہ میں ہے کہ عُفْرَۃ وہ سفیدی جو خالص نہ ہو مٹی کی طرح تیرہ رنگ ہو۔ طیبی نے کہا بغل کی سفیدی میں بالوں کی سیاہی مل کر عُفْرَۃ ہوتی ہے)۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى عُفْرَتَيْ إِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی دونوں سفیدیوں کو دیکھ رہا ہوں۔

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ۔ قیامت کے دن لوگ ایک زمین پر اکٹھا کئے جائیں گے جو سفید تیرہ رنگ ہوگی یا سفید سرخی مائل۔

إِنَّ امْرَأَةً شَكَتْ إِلَيْهِ قِلَّةَ نَسْلِ غَنَمِهَا قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ سُوْدٌ قَالَ عَفِّرِيْ۔ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کی بکریوں کی نسل کم رہتی ہے آپؐ نے پوچھا بکریوں کا رنگ کیا ہے اس نے کہا کالی ہیں آپ نے فرمایا تو ان میں سفید بکریاں شریک کر دے (تو نسل میں برکت ہوگی)۔

لَدَمُ عَفْرَاءَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ۔ (قربانی میں) ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالی کو دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ پسند ہے۔

لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِيْ كَالدَّآدِيْ۔ چاندنی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں۔

لَقِيْتُهٗ عَنْ عُفْرٍ۔ میں اس سے پندرہ ۱۵ دن کے بعد ملا (جب چاندنی راتیں گزر گئیں)۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى أَرْضٍ تُسَمّٰى عَفِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے اس کا نام عفرہ تھا (یعنی سفید تیرہ رنگ جس پر سبزی نہ ہو) آپؐ نے اس کا نام بدل کر خَضِرَہ کا رکھ دیا یعنی سبز اور آباد۔

عَفَّرَهٗ فِي التُّرَابِ۔ اس کو مٹی میں لٹا دیا۔

عَفِّرُوْهُمَا۔ (اساف اور نائلہ دونوں بتوں کو جو کعبہ میں دھرے تھے آپؐ نے فرمایا) مٹی میں لٹا دو (ان کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے)۔

لَمَّا رَاٰى حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا۔ جب جنگ احد میں آپؐ نے حضرت حمزۃؓ کو دیکھا قتل کئے گئے اور مٹی میں رلے پڑے ہیں۔

لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مُعَفَّرٌ خَرَادِيْلُ۔ لوگوں کا گوشت مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔

اَلْعَافِرُ الْوَجْهِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں منہ پر مٹی لگی ہوئی۔

هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ۔ (ابوجہل ملعون نے کہا) کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے سامنے اپنا منہ خاک آلود کرتے ہیں (یعنی سجدہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں)۔

لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهٗ فِي التُّرَابِ۔ میں ان کا منہ مٹی میں رلا دوں گا (ان کو ذلیل کروں گا)۔ (یہ ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہا)۔

اَوَّلُ دِيْنِكُمْ نُبُوَّةٌ وَّرَحْمَةٌ ثُمَّ مُلْكٌ اَعْفَرُ۔ دیکھو تمہارا دین نبوت اور رحمت سے شروع ہوا پھر اس کے بعد خبیث اور ظلمی بادشاہت ہوگی۔ (یہ خلافت راشدہ کے بعد کا زمانہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعِفْرِيَةَ النِّفْرِيَةَ۔ اللہ تعالی خبیث، بدکار، بدذات کا دشمن ہے (عِفْرِيْتٌ بھی اسی سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ شخص مراد ہے جو روپیہ جمع کرتا ہو اور خرچ نہ کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا ظالم

سرکش۔ بعضوں نے کہا جس پر کوئی آفت نہ آئے نہ بیماری کیونکہ اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ نہ اُس کے اہل میں نقصان ہو نہ مال میں۔ زمخشریؒ نے کہا عِفرٌ اور عِفرِیَۃٌ اور عِفرِیتٌ اور عُفَارِیَۃٌ زور آور شیطان جو اپنے حریف کو پچھاڑ دے مٹی میں ملا دے)۔

غَشِیَهُمْ یَوْمَ بَدْرٍ لَیْثًا عِفْرِنیٰ۔ بدر کے دن اُن کو ایک زور آور قوی شیر کی طرح گھیر لیا (عِفرِ شیر کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں لَیْثًا عِفِرِّیًا ہے معنے وہی ہیں)۔

اَمَرَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ مِنَ الْمَعَافِرِیِّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کا صوبیدار بنا کر بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ ہر جوان مرد سے (جو کافر ہو) سال بھر میں ایک دینار (جزیہ کا) لیا جائے یا اُسی قیمت کا معافری کپڑا (معافر ایک قبیلہ کا نام ہے جو یہ کپڑا بناتا تھا)۔

وَاَخَذْتَ مَعَافِرِیَّهٗ وَاَعْطَیْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَکَانَتْ عَلَیْكَ حُلَّةٌ۔ (ایک شخص کی چادر معافری تھی اور ازار دوسرے کپڑے کی اور ایک اور شخص کا بھی یہی حال تھا آپؐ نے اُس سے فرمایا) تو دوسرے کی معافری لے لے اور اپنی دوسری وضع کی چادر اُس کے حوالہ کرے تو تیرا جوڑا پورا ہو جائے گا (عرب میں جوڑا دو کپڑوں کا ہوتا ہے ایک چادر دوسرے تہ بند یعنی لنگی جس کو ازار بھی کہتے ہیں)۔

وَعَلَیْهِ بُرْدَانِ مَعَافِرِیَّانِ۔ عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے دو چادریں معافری کی پہنے ہوئے۔

مَالِیْ عَهْدٌ بِاَهْلِیْ مُنْذُ عِفَارِ النَّخْلِ۔ دوسری روایت میں ہے **مَا قَرِبْتُ اَهْلِیْ مُذْ عَفَرْنَا النَّخْلَ** یعنی) جب سے کھجور کی تعفیر ہوئی میں اپنے گھر والوں سے نہیں ملا (تعفیر یہ ہے کہ کھجور کے درخت میں پیوند لگا کر اُس کو چالیسؓ دن تک یوں ہی چھوڑ دیتے تھے پانی نہیں دیتے تھے تاکہ اُس کا میوہ جھڑ نہ جائے پھر چالیسؓ دن کے بعد اُس کو پانی دیتے تھے پھر چھوڑ دیتے تھے یہاں تک کہ خوب پیاسا ہوتا اُس وقت پانی دیتے عرب لوگ کہتے ہیں عَفَّرَ الْقَوْمُ جب لوگ ایسا کریں۔ اصل میں یہ جانور کی تعفیر سے نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ماں اپنے بچے کو چند روز تک دودھ نہ دیتی یعنی جب دودھ چھڑانے کا وقت آتا پھر جب بہت بیتاب ہوتا تو تھوڑا دودھ پلاتی پھر چند روز تک نہ دیتی تاکہ اُس کو دودھ چھوڑنے کی عادت ہو جائے)۔

عُفَیْرٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا نام تھا چونکہ اُس کا رنگ خاکی تھا (یہ تصغیر ہے اَعْفَرُ کی جیسے سُوَیْدٌ تصغیر ہے اَسْوَدُ کی)۔

خَرَجَ عَلٰی حِمَارِهٖ یَعْفُوْرٍ لِیَعُوْدَهٗ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گدھے یعفور پر سوار ہو کر اُن کی عیادت کو گئے۔ (یعفور عفرت سے ہے یا یعفور کہتے ہیں ہرن کے بچہ کو چونکہ وہ ہرن کی طرح دوڑتا تھا اس لئے اُس کو یعفور کہہ دیا)۔

عَفَّرْتُ الْاِنَاءَ فِی التُّرَابِ۔ میں نے برتن کو مٹی میں رولا (مٹی سے رگڑا)۔

تَعْفِیْرٌ۔ نمازی کا پیشانی سجدے میں خاک آلود کرنا۔

مَا یَقُوْلُ صَاحِبُ الْبُرْدِ الْمَعَافِرِیِّ۔ معافری چادر والا کیا کہتا ہے (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

تُتْرَكُ مُعَافَارَةٌ وَاُمُّ جُعْرُوْرٍ لِلسَّارِیْنَ اَوْ لِلْحَارِسِ اَوْ لِلطُّیُوْرِ۔ معافارہ اور ام جعرور (یہ) دونوں خراب قسمیں ہیں کھجور کی) مسافروں اور چوکیدار اور پرندوں کے لئے چھوڑ دی جائیں گی (زکوٰۃ میں نہ لی جائیں گی)۔

عَفْرَسَۃٌ۔ پچھاڑ دینا، غالب ہونا، گرا دینا۔

عِفْرِسٌ۔ اور عَفْرَنَسٌ۔ شیر۔
عَفْزٌ۔ کھیلنا، ٹھٹھا نا۔
مُعَافَزَۃٌ۔ کھیل کرنا۔
عَفَازَۃٌ۔ ٹیلہ۔
عَفْسٌ۔ قید کرنا، کام میں لانا، زور سے ہانکنا، پچھاڑنا، روندنا، ملنا، سرین پہ لات مارنا، زور سے گھسیٹ لینا۔
مُعَافَسَۃٌ۔ اور عِفَاسٌ۔ علاج کرنا، کھیل کرنا۔
فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَ الضَّیْعَۃَ۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آتے ہیں اور اپنی عورتوں اور کام کاج میں لگ جاتے ہیں۔
کُنْتُ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ۔ (عمرو بن عاص یہ سمجھا کہ) میں تو ایک عیاش آدمی ہوں عورتوں سے کھیلتا رہتا ہوں دبھلا میں ملک داری اور حکومت کے فرائض کیا جانوں۔ یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا)۔
یَمْنَعُ مِنَ الْعِفَاسِ خَوْفُ الْمَوْتِ وَ ذِکْرُ الْبَعْثِ وَ الْحِسَابِ۔ کھیل کود اور عیاشی سے موت کا ڈر اور حشر اور حساب کا ذکر روکتا ہے (جو کوئی موت کو یاد کرتا رہے گا اور آخرت کے مواخذوں کو وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا)۔
عَفْشٌ۔ جمع کرنا۔
عُفَاشَۃٌ۔ آدمیوں کا وہ گروہ جس میں بھلائی نہ ہو۔
ھُوَ عَفْشٌ فَفْشٌ۔ وہ بے فیض آدمی ہے اُس میں کچھ بھلائی نہیں ہے۔
عَفْشَلٌ۔ بھاری بھرکم موٹا۔
عِفْشَالٌ۔ جنگ کے کام کا نہیں۔
عَفْشَلِیْلٌ۔ سخت بھاری، وہ بوڑھی جس کا گوشت لٹک آیا ہو، بہت بال والی کملی۔
عَفْصٌ۔ اُکھاڑنا، کھودنا، کشتی میں گرا دینا، موڑ دینا، جماع کرنا، ڈاٹ لگانا۔
تَعْفِیْصٌ۔ عفص سے رنگنا، روشنائی میں مازو ڈالنا۔
اَلْعُفْصُ۔ مازو، مازو کا درخت، بلوط کا درخت۔
عَفَصٌ۔ ناک کی کجی۔
عَفِصٌ۔ بکٹھا، کسیلا۔
مُعَافَصَۃٌ۔ لڑنا، کشتی کرنا۔
اِعْفَاصٌ۔ سربندھن لگانا۔
اِعْتِفَاصٌ۔ لے لینا۔
عِفَاصٌ۔ تھیلی، یا شیشے کی ڈاٹ، یا تھیلی کا سربندھن۔
عُفُوْصَۃٌ۔ کسیلا پن، بکٹھا پن، یعنی تلخی قبض کے ساتھ (اُس کو بَشَاعَۃٌ بھی کہتے ہیں)۔
مِعْفَاصٌ یا مُعْقَاصٌ۔ بدخلق چھوکری، بداطوار۔
اِحْفَظْ عِفَاصَھَا وَ وِکَاءَھَا۔ پڑی ہوئی چیز کے ظرف یا اُس کے سربندھن اور ڈاٹ کا خیال رکھ (اُس کو دل میں خوب جمالے تاکہ اُس کا مالک جب آئے اور ٹھیک پتہ بتلائے تو اُس کو پہچان لے)۔
عَفْطٌ۔ یا عَفِیْطٌ یا عَفْطَانٌ۔ (بکری کا، گوز لگانا، گوز کی طرح منہ سے آواز نکالنا۔
وَ لَکَانَتْ دُنْیَاکُمْ ھٰذِہٖ اَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ عَفْطَۃِ عَنْزٍ۔ تمہاری یہ دنیا میرے نزدیک بکری کے پاد سے زیادہ ذلیل ہوتی (بعضوں نے عفطہ سے چھینک مراد لی ہے)۔
عَفٌّ۔ یا عَفَافٌ یا عَفَافَۃٌ یا عِفَّۃٌ۔ بری اور مکروہ بات یا کام سے باز رہنا، پاکدامنی، جمع ہونا۔
عُفَافَۃٌ۔ وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے۔
تَعْفِیْفٌ۔ دودھ پلانا۔
اِعْفَافٌ۔ پاکدامن کرنا۔
تَعَفُّفٌ۔ پاکدامن ہونا۔
اِسْتِعْفَافٌ۔ سوال سے باز رہنا۔

ایک روایت میں عانقنا ہے یعنی جب عورتوں سے لپٹتے ہیں ۱۲ منہ

مَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ۔ جو شخص حرام کام کرنے سے یا سوال کرنے سے بچے گا اللہ اُس کو بچائے گا (اُس کو غیب سے روزی دے گا کہ سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

عَفَافٌ۔ تونگری، روزی بقدرِ کفایت یا حرام کاموں سے بچنا۔

فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ عفیف (پاکدامن سوال سے بچنے والے) صبر کرنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعِفَّةَ وَالْغِنٰى۔ یا اللہ میں تجھ سے پاکدامنی اور تونگری کا طالب ہوں۔

عِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ۔ اکل حلال یا کم خوری بقدرِ ضرورت۔

لَا تُحَرِّمُ الْعِفَّةُ۔ چھاتی میں بچا ہوا دودھ پینے سے حرمت نہ ہوگی (یعنی قطرہ دو قطرے جب تک پانچ بار اچھی طرح دودھ نہ چوسے)۔

عُفَّةٌ۔ بھی چھاتی میں بچے ہوئے دودھ کو کہتے ہیں۔

اَلْعَفْفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ۔ (حائضہ عورت سے ازار کے اوپر مباشرت کرنا درست ہے لیکن) اُس سے بچنا افضل ہے۔ (یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حائضہ سے فوق الازار مباشرت کرتے اور جو آپ نے کیا وہی افضل ہے[1])

عَفْقٌ۔ غائب ہونا، (گدھے کا) گوز لگانا، بہت مارنا، تھوڑا سو کر جاگنا، کثرت سے جماع کرنا، روکنا۔

خُذِيْ مِنِّيْ أَخِيْ ذَا الْعِفَاقِ۔ مجھ سے میرا بھائی بہت بھاگنے والا لے۔

عَفَلٌ۔ وہ زائد گوشت جو عورت کے فرج میں نکل آتا ہے جننے کے بعد، بعضوں نے کہا فرج کا سوج جانا اس طرح کہ اس میں دخول نہ ہو سکے۔

أَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا النِّكَاحِ الْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ۔ چار طرح کی عورتوں کی نہ بیع درست ہے نہ نکاح (یعنی مشتری اور ناکح کو ایسی عورتوں کے نکاح یا بیع کے فسخ کا اختیار ہوگا) ایک تو دیوانی دوسری جذامی (یا آتشکی) تیسری کوڑھی (برص والی) چوتھی عفلاء یعنی وہ عورت جس کے فرج پر زائد گوشت نکل کر سوراخ بند ہو گیا ہو، یا تنگ ہو گیا ہو اس میں دخول نہ ہو سکے۔ (اسی طرح اگر مرد میں یہ عیوب ہوں اور عورت فسخ نکاح کا مطالبہ کرے تو قاضی فسخ کر دے گا)۔

عَفَالِ۔ ایک گالی ہے عورت کے لئے (جیسے قطامِ ہے)۔

عَفْلٌ۔ بکری کے یا بیل کے دونوں پاؤں کے درمیان چربی بہت ہونا۔

فِي امْرَأَةٍ بِهَا عَفْلٌ۔ اُس عورت کے باب میں جس کو عفل ہو۔

كَبْشٌ حَوْلِيٌّ أَعْفَلُ۔ ایک مینڈھا برس بھر کا چربی دار جس کے خصیتین پر بہت چربی ہو۔

تُرَدُّ الْمَرْأَةُ مِنَ الْعَفَلِ۔ عفل کی وجہ سے عورت پھیر دی جائے گی (کیونکہ وہ عیب ہے)۔

عَفَنٌ۔ یا عَفَنٌ یا عُفُوْنَةٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا، پُرانا ہونا۔

تَعْفِيْنٌ۔ بدبودار کرنا، سڑا دینا۔

عَفَّانٌ۔ حضرت عثمانؓ کے والد کا نام ہے (بعضوں نے کہا یہ عفّ سے ہے تو اُس کا وزن اوّل صورت میں فَعَّالٌ ہوگا اور دوسری صورت میں فَعْلَانٌ ہوگا)

عَفِنَ مِنَ الْقَيْحِ وَالدَّمِ جَوْفِيْ۔ (حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا میرا پیٹ) پیپ اور لہو سے سڑ گیا

[1] فوق الازار مباشرت کا مطلب یہ ہے کہ ازار پہنے ہوئے ملامست کرنا اور قریب ہونا ۱۲ مص۔

(بدبودار ہوگیا)۔
تَعَفُّنٌ ۔ سڑاند، بدبو۔
عَفْوٌ ۔ معاف کر دینا، بخش دینا، قصوروار سے درگزر کر کے اُس کو سزا نہ دینا، ساقط کرنا، باز رہنا، مٹا دینا، ویران کر دینا، بہت ہونا، بہت کرنا، چھوڑ دینا، زیادہ ہونا، کاٹنا
عَفَاءٌ ۔ ہلاک ہونا، مٹ جانا، بُرا نا ہونا۔
تَعْفِيَةٌ ۔ بال بڑھنے دینا، مٹا دینا، ہلاک کرنا، اصلاح کرنا۔
مُعَافَاةٌ اور عِفَاءٌ اور عَافِيَةٌ ۔ تندرستی ہر ایک بلا سے بچاؤ۔
إِعْفَاءٌ ۔ بال بڑھنے دینا، بُرائی سے بچانا۔
تَعَفِّي ۔ مٹ جانا، مضمحل ہونا۔
تَعَافِي ۔ تندرست ہونا، چھوڑ دینا۔
إِعْتِفَاءٌ ۔ اچھا سلوک چاہنا۔
إِسْتِعْفَاءٌ ۔ معافی چاہنا، نوکری یا خدمت چھوڑ دینا
عَفُوٌّ ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے یعنی معاف کر دینے والا۔ بخش دینے والا۔
قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ ۔ میں نے گھوڑوں اور غلام لونڈیوں میں (گو وہ تجارت کے لئے ہوں) زکوٰۃ معاف کر دی۔ اب دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (جیسے چاندی سونا، اونٹ، گائے، بکری)۔
عَفَتِ الرِّيحُ الْأَثَرَ ۔ ہوا نے نشان تک مٹا دیا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔
لَوْ تَعَفَّيْتَ سَبِيلًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَبَهَا ۔ (حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم اُس راستہ کو مت مٹاؤ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا اور چلا یا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق پر چلو جو جس کام کا مستحق ہے

اُس کو وہ کام دو۔ لیاقت اور قابلیت کا خیال رکھو۔ عزیزداری اور قرابت کا پاس چھوڑ دو)۔
سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ ۔ اللہ سے گناہوں کی بخشش اور صحت اور تندرستی اور لوگوں کی ایذا اور شر سے سلامتی مانگو (مُعَافَاۃ کے معنے یہ ہیں کہ لوگ تجھ سے سروکار نہ رکھیں اور تو اُن سے کچھ غرض نہ رکھے تو اُن کو ایذا نہ دے وہ تجھ کو نہ ستائیں۔ بعضوں نے کہا عَفْو سے ماخوذ ہے یعنی تو لوگوں کے قصور معاف کرے وہ تیرے قصور معاف کریں)۔
سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ ۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو (یعنی ہر بیماری اور بلا سے خواہ دینی ہو یا دنیوی دنیا میں ہو یا آخرت میں اللہ محفوظ رکھے)۔
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۔ یا اللہ میں تجھ سے گناہوں کی بخشش اور ہر بلا سے محفوظی کا طالب ہوں (یہ نہایت جامع اور مختصر دعا ہے جو تمام مطالب پر حاوی ہے)۔
مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ ۔ اللہ کو کسی چیز کا مانگا جانا اتنا پسند نہیں ہے جتنا عافیت کا مانگا جانا (کیونکہ عافیت تمام مطالب کا مجموعہ ہے اُس میں دنیا اور دین دونوں کی بھلائی آگئی ہے اور بادشاہوں کو وہی کلام پسند آتا ہے جو مختصر اور تمام مطالب کا حاوی ہو۔ طول کلامی پسند نہیں آتی)۔
إِسْتَعْفُوْا لِأَمِيْرِكُمْ ۔ تم اپنے سردار کے لئے مغفرت کی دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطائیں بخش دے اور اُس کو نیک توفیق دے)۔
فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا ۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اُس کا قصور معاف کر دیا (یعنی حضرت عثمانؓ کا جو جنگ اُحد میں بھاگ نکلے تھے)۔
كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ۔ میری

اُمت کے تمام گنہگاروں کو (جو ایمان پر مریں) اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا مگر اُن لوگوں کی معافی نہ ہوگی جو علانیہ ڈھٹائی کے ساتھ گناہ کرتے ہیں (نہ خدا سے شرماتے ہیں نہ بندوں سے) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ میری اُمت میں سے کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی (غیبت) روا نہیں ہے مگر جو لوگ علانیہ فسق و فجور کرتے ہوں اُن کی غیبت درست ہے)۔

تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَکُمْ۔ تم ایسا کرو کہ حد کے کاموں کو (مثلاً زنا، چوری، شرب خمر وغیرہ) ایک دوسرے پر معاف کر دیا کرو مجھ تک نہ پہنچاؤ ورنہ مجھ کو سزا دینا ضروری ہوگا)۔

سُئِلَ عَمَّا فِیْ اَمْوَالِ اَھْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَ الْعَفْوُ۔ ذمیوں پر زکوٰۃ معاف ہے۔

اَمَرَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنْ یَّاْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ اَخْلَاقِ النَّاسِ۔ اللہ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کی عادات اور اخلاق کو آسانی کے ساتھ قبول کریں (ان پر سختی نہ کریں)۔

اَمَّا صَفْوُ اَمْوَالِنَا فَلِاٰلِ الزُّبَیْرِ وَاَمَّا عَفْوُہٗ فَاِنَّ تَیْمًا وَّ اَسَدًا تَشْغَلُہٗ عَنْکَ۔ ہمارے مالوں میں جو عمدہ مال ہیں وہ تو زبیر کی اولاد کے ہیں اور جو اُن سے بچ جائے وہ قبیلۂ تیم اور اسد کو دیئے جاتے ہیں تجھ کو کہاں سے ملیں گے۔

اَمَرَ بِاِعْفَاءِ اللِّحٰی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھیوں کو چھوڑ دینے کا حکم دیا (مونچھوں کی طرح اُن کا کترنا ضروری نہیں ہے)۔

لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَةِ۔ جو شخص خون بہا لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو اللہ تباہ کرے (کیونکہ اُس نے ظلم کیا اگر قصاص لینا تھا پھر دیت کیوں قبول کی) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو کوئی دیت لینے کے بعد پھر قاتل کو قتل کرے اُس کو میں معاف نہیں کروں گا (بلکہ اُس کو قتل کروں گا)۔

اِذَا دَخَلَ صَفَرُ وَعَفَا الْوَبَرُ۔ جب صفر کا مہینہ آئے اور اونٹ کے بال بڑھ جائیں (ایک روایت میں وَعَفَا الْاَثَرُ ہے یعنی نشان مٹ جائے)۔

تَعْفُوْ اَثَرَہٗ۔ تو اُس کا نشان مٹا دے یا اُس کا اثر مٹ جائے (لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے)۔

اِنَّہٗ غُلَامٌ عَافٍ۔ وہ تو ایک پُر گوشت لڑکا ہے (فربہ اور موٹا)۔

اِنَّ عَامِلَنَا لَیْسَ بِالشَّعِثِ وَلَا الْعَافِیْ۔ ہمارا عامل نہ پراگندہ بال ہے نہ پُر گوشت۔

اِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ۔ منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر چنگا ہو جاتا ہے تو اُس کی مثال اونٹ کی سی ہے جس کو اُس کے مالک باندھ دیں پھر کھول دیں اُس کو کچھ معلوم نہیں کہ کیوں باندھا اور کیوں کھولا (یعنی مومن تو جب بیمار ہوتا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہوں کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے یہ آفت اور بیماری مجھ پر بھیجی ہے وہ توبہ اور استغفار کرتا ہے جب اچھا ہو جاتا ہے تو اللہ کا شکر بجا لاتا ہے لیکن کافر اور بے ایمان کو ان باتوں سے کوئی غرض نہیں ہے وہ نہ بیماری میں اللہ کو یاد کرتا ہے نہ اچھا ہو کر اُس کا شکر بجا لاتا ہے)۔

ثُمَّ اَعْفَاہُ اللّٰہُ۔ پھر اللہ نے اُس کو صحت بخشی۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ مِنْ اَرْضِ الْمَدِیْنَةِ مَا کَانَ عَفَاءً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی وہ زمین جس پر کسی کی ملک کا نشان نہ تھا مقطعہ (جاگیر) کے طور پر دی۔

عَفَتِ الدَّارُ عَفَاءً۔ گھر کا نشان تک مٹ گیا۔

یَرْعَوْنَ عَفَاھَا۔ جو زمین لاوارث ہے اُس پر

جانوروں کو چرائیں (مجمع البحار میں یَزْرَعُوْنَ ہے یعنی وہاں کھیتی کریں)۔

إِذَا دَخَلْتُ بَيْتِي فَأَكَلْتُ رَغِيْفًا وَشَرِبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ۔ جب میں اپنے گھر میں ایک روٹی کھالوں اُس پر پانی پی لوں تو دنیا پر خاک پڑے یا دنیا مِٹ جائے (یعنی اب مجھ کو کسی چیز کی حاجت نہیں ہے ایک روٹی ایک کوزہ پانی کا بس ہے زیادہ کی طلب بے کار ہے)۔

مَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ جو جانور کھیت یا باغ میں سے کھائیں تو اُس کے مالک کو صدقہ کا ثواب اُس میں ملتا ہے۔

عَافِيَةٌ۔ ہر ایک جانور جو خوراک کا طلبگار ہو (اُس کی جمع عَوَافِي ہے)۔

يَتْرُكُهَا أَهْلُهَا عَلَى أَحْسَنِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً۔ مدینہ کو مدینہ والے اچھی حالت میں جانوروں کے لئے چھوڑ کر چلدیں گے (یہ قیامت کے قریب ہوگا۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ گزر چکا ہے جب خلافت مدینہ سے نکل کر شام میں آرہی)۔

لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ۔ اگر صفیہ بنت عبدالمطلب کے رنجیدہ ہونے کا خیال نہ ہوتا تو میں حمزہؓ کی نعش کو ایسے ہی زمین پر پڑی رہنے دیتا درندے اور پرندے اُس کو کھا لیتے (تاکہ شہادت پوری تکمیل ہو جائے)۔

مَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ۔ جس امر سے شارع نے سکوت کیا (نہ اُس کو واجب کیا نہ اُس سے منع کیا) وہ معاف ہے اُس کے کرنے سے مواخذہ نہ ہوگا)۔

كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُهُ۔ تم میں ہر شخص گنہگار ہے مگر جس کو میں چنگا کروں (اُس کے گناہ معاف کروں گویا گناہ بھی ایک بیماری ہے)۔

تَرَكَ أَتَانَيْنِ وَعِفْوًا يا عُفْوًا۔ دو گدھیاں اور ایک گورخر کا بچہ چھوڑا۔

اَللّٰهُمَّ اعْفُ۔ یا اللہ اُس کو شفا دے۔

وَاعْفُ عَنَّا۔ ہمارے گناہ بخش دے (پہلا اِعفاء سے ہے اور دوسرا عفو سے)۔

آخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ۔ اخیر وقت نماز پڑھنا اللہ کی معافی ہے۔

اَلْعَفْوُ هُوَ الْوَسَطُ مِنْ غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا إِقْتَارٍ۔ (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت کی تفسیر میں قل العفو فرمایا کہ) عفو یہ ہے کہ بیچ کی چال چلے نہ اسراف کرے نہ تنگی (امام باقرؒ نے فرمایا عفو وہ مال ہے جو سال بھر کے خرچ سے بچ رہے۔ بعضوں نے کہا جو اہل و عیال کے خرچ سے فاضل ہو۔ بعضوں نے کہا عمدہ اور بہتر مال)۔

إِنَّهُ دَفَنَ فَاطِمَةَ وَعَفّٰى عَلٰى قَبْرِهَا۔ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو (رات کو) دفن کر دیا اور اُن کی قبر کا نشان بھی مٹا دیا (تاکہ کسی کو اُن کی قبر کا پتہ معلوم نہ ہو سکے۔ آج تک حضرت بی بی صاحبہؓ کی قبر کا ٹھیک پتہ معلوم نہیں ہے کوئی کہتا ہے بقیع میں ہے کوئی کہتا ہے وہ جگہ اب مسجد نبوی میں شریک ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ متبرکہ کے سامنے آپ مدفون ہیں)۔

عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَاءُ۔ (امام حسین علیہ السلام نے جب آپ کے صاحبزادے شہید ہوئے تو فرمایا) اب تیرے بعد دنیا پر مٹی پڑے۔

وَعَفٰى عَنْ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ تَجَلُّدِيْ۔ حضرت فاطمہؓ کی قبر کو میری مضبوطی اور مستعدی نے مٹا دیا (میں نے فوراً دفن کے بعد اُن کی قبر کا نشان مٹا دیا)۔

باب العين مع القاف

عَقْبٌ۔ پیچھے سے کچھ لپیٹنا، ایڑی پر مارنا، قائم مقام ہونا،

بعد کو آنا۔

تَعْقِیْبٌ۔ پیچھے سے آنا، بعد کو لانا، سوکھ جانا، تردّد کرنا، ادائی میں دیر کرنا، نماز کے بعد دعاء کے لئے بیٹھنا، پیچھے دیکھنا، پہلا حکم منسوخ کر کے دوسرا حکم دینا، کسی کی غلطی بیان کرنا، اس پر اعتراض کرنا، (جیسے تَعَقُّبٌ ہے)۔

مُعَاقَبَۃٌ۔ پیچھے پیچھے آنا، باری باری سواری کرنا، عذاب دینا (جیسے عِقَابٌ ہے)۔

اِعْقَابٌ۔ نیک بدلہ دینا (جیسے مُعَاقَبَۃٌ برا بدلہ دینا)۔

عَاقِبَۃٌ۔ اچھا بدلہ۔

عِقَابٌ۔ برا بدلہ۔

تَعَاقُبٌ۔ ایک کے پیچھے ایک آنا، باری باری لینا۔

اِعْتِقَابٌ۔ فروخت شدہ چیز کو قیمت وصول ہوئے تک روک رکھنا۔

مَنْ عَقَّبَ فِیْ صَلٰوۃٍ فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ۔ جو شخص اسی جگہ پر جہاں نماز پڑھی ہو ٹھہرا رہے (دعاء یا تلاوت کے لئے) تو وہ نماز ہی میں ہے (اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا)۔

صَلَّی الْقَوْمُ وَعَقَّبَ فُلَانٌ۔ لوگوں نے تو نماز پڑھ لی (اور چل دیئے) لیکن فلاں شخص نماز کے بعد وہیں ٹھہرا رہا۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

تَعْقِیْبٌ۔ ایک کام کر کے پھر وہی کام کرنا، سال میں ایک بار جہاد کر کے پھر دوبارہ اسی سال میں جہاد کرنا۔

مَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اَنْ یُّعَقِّبَ۔ جو شخص دوبارہ جہاد کرنا چاہے۔

تَعْقِیْبَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ غَزْوِہٖ۔ اس کا دوبارہ دشمن پر حملہ کرنا اس کے جہاد سے بہتر ہے۔

مَا کَانَتْ صَلٰوۃُ الْخَوْفِ اِلَّا سَجْدَتَیْنِ اِلَّا اَنَّھَا کَانَتْ عُقَبًا۔ خوف کی نماز دو ہی سجدے ہیں ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ پڑھے (تو چار رکعتی نماز سفر میں دو رکعتی ہو جاتی ہے اور خوف کی حالت میں ایک ہی رکعت کافی ہے)۔

وَاِنَّ کُلَّ غَازِیَۃٍ غَزَتْ یَعْقُبُ بَعْضُھَا بَعْضًا۔ مجاہدین کا ہر گروہ باری باری دشمن سے جنگ کرے (جب ایک گروہ جنگ کر چکے تو اب اسی کو دوبارہ نہ بھیجیں گے جب تک کہ دوسرا گروہ جنگ نہ کرے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُعَقِّبُ الْجُیُوْشَ فِیْ کُلِّ عَامٍ۔ حضرت عمرؓ ہر سال باری باری مسلمانوں کے لشکروں کو بھیجا کرتے۔

اَلْجَیْشُ عُقَبٌ۔ لشکروں کی ٹکڑیاں باری باری دشمن کے مقابلہ پر جائیں۔

اَلَا اِنَّھَا کَانَتْ عُقْبَۃً۔ باری باری ایک کے بعد دوسرا تھا۔

سُئِلَ عَنِ التَّعْقِیْبِ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا فِی الْبُیُوْتِ۔ حضرت انسؓ سے پوچھا کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا کہ گھروں میں جا کر پڑھو (گویا گھروں میں اس نفل کا پڑھنا بہتر سمجھا اور مسجد میں مکروہ جانا)۔

مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً۔ نماز کے بعد چند کلمے کہے جاتے ہیں ان کا کہنے والا (مراد کو پہنچے گا) نامراد نہ ہو گا وہ کلمے یہ ہیں ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (یا ۳۳ بار اللہ اکبر اور اخیر میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شیء قدیر کہہ کر سو کا عدد پورا کرے۔ ان کلموں کو معقبات اس لئے کہتے ہیں کہ بار بار ہر نماز کے بعد کہے جاتے ہیں یا ایک کے بعد دوسرے کے

جاتے ہیں)۔

فَکَانَ النَّاضِحُ یَعْتَقِبُہٗ مِنَّا الْخَمْسَۃُ۔ پانی بھرنے کا ایک اونٹ پانچ آدمیوں میں تھا باری باری ہر ایک اُس پر سواری کرتا۔

دَارَتْ عُقْبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی۔

کَانَ ھُوَ وَامْرَأَتُہٗ وَخَادِمُہٗ یَعْتَقِبُوْنَ اللَّیْلَ اَثْلَاثًا۔ ابوہریرہؓ اور اُن کی بیوی، اُن کا غلام باری باری تہائی تہائی رات عبادت کرتے (اس طرح ساری رات ختم ہوتی ہر تہائی میں ایک آدمی بیدار اور نماز میں مصروف رہتا)۔

فَلَمَّا خَرَجَ اَبُوْ عَامِرٍ یُعَقِّبَانِہٖ۔ جب عامرؓ جنگ خیبر میں نکلے تو ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باری باری اُن کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیتے۔

اِنَّہٗ اَبْطَلَ النَّفْحَ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ فَتُعَاقِبَ۔ اگر جانور لات مارے تو اُس کا تاوان دینا لازم نہیں مگر جب جانور کو مارے اور وہ دوبارہ لات مارے تو تاوان دینا ہوگا۔

عَاقِبٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والے۔

عَاقِبٌ اور عَقُوْبٌ۔ جو نیکی اور بھلائی میں اگلے شخص کا قائم مقام ہو۔

جَاءَ السَّیِّدُ وَالْعَاقِبُ۔ نجران کے نصاریٰ کا سردار اور عاقب (یعنی جس کا سردار کے بعد درجہ تھا) آئے۔

اِنَّہٗ سَافَرَ فِیْ عَقِبِ رَمَضَانَ۔ اُنہوں نے رمضان کے اخیر میں سفر کیا (یعنی جب دس دن یا اُس سے کم باقی رہے تھے)۔

جَاءَ عَلٰی عَقَبِ الشَّھْرِ یا فِیْ عَقِبِہٖ۔ جب اُس وقت آئے کہ مہینے کے دس روز یا اُس سے کم باقی ہوں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ اور جَاءَ فِیْ عُقْبِ الشَّھْرِ یا عَلٰی عُقْبِہٖ۔ جب مہینہ پورا ہونے پر آئے۔

فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فِیْ عُقْبِ ذِی الْحِجَّۃِ۔ ہم مدینہ میں ذی الحجہ کی تمامی پر آئے (یعنی سلخ ذی الحجہ کو یا غرہ محرم کو)۔

لَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ۔ اُن کو ایڑیوں کے بل مت لوٹاؤ (یعنی پہلی حالت پر ہجرت ترک کر کے)۔

مَازَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ۔ برابر ایڑیوں کے بل برگشتہ رہے (یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر قائم ہے)

نَھٰی عَنْ عَقِبِ الشَّیْطٰنِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں اپنے دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے سے منع فرمایا (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان جس کو اقعا بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا وضو میں ایڑیوں کا چھوڑ دینا مراد ہے ایک روایت میں نَھٰی عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطٰنِ ہے یعنی اقعا سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر ٹیک دے اور پنڈلیوں کو اونچا سیدھا کر کے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے)۔

وَیْلٌ لِّلْعَقِبِ یا لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ ایڑی یا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی وضو میں پاؤں اس طرح دھوئے کہ ایڑیاں سوکھی رہ جائیں تو وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گی)۔

فَدَعَانِیْ حَتّٰی کُنْتُ عِنْدَ عَقِبِہٖ۔ مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑی کے پاس پہنچ گیا۔

لَکَ وَلِعَقِبِکَ۔ تیرا ہے اور تیری اولاد کا۔

اِنَّ نَعْلَہٗ کَانَتْ مُعَقَّبَۃً مُخَصَّرَۃً۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ایڑی دار اور بیچ میں پتلی تھی باریک

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَیْمٍ لِتَنْظُرَ لَهٗ اِمْرَأَةً فَقَالَ اُنْظُرِیْ اِلٰی عَقِبَیْهَا اَوْ عُرْقُوْبَیْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلیم کو ایک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا (جس سے آپؐ نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) تو فرمایا اُس کی ایڑیوں یا دونوں کونچوں کو دیکھ (اُن کا رنگ کیسا ہے اگر وہ کالے ہیں تو باقی جسم بھی کالا ہوگا)۔

کَانَ اسْمُ رَایَتِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْعُقَابُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

عُقَاب۔ بڑا زبردست جھنڈا، اور ایک مشہور شکاری جانور

فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ یُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ اگر وہ لوگ جن کے پاس مسافر جاکر اُترے اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو درست ہے کہ مہمانی کا بدلہ اُسی قدر بجبر اُن سے وصول کرے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات میں رہنے والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی مسافر اُن کے پاس جاکر اُترے تو اُس کو کھانا کھلائیں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم اُس مسافر کے لئے ہے جس کے پاس خرچ نہ ہو اور کھانے کا محتاج ہو تو وہ ہر طرح سے اپنے کھانے کے لائق وصول کر سکتا ہے اُس پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

سَاُعْطِیْكَ مِنْهَا عُقْبٰی۔ میں عنقریب اُس کا بدلہ تجھ کو دوں گا۔

مَنْ مَّشٰی عَنْ دَابَّتِهٖ عُقْبَةً فَلَهٗ كَذَا۔ جو شخص اپنے جانور سے ایک پھیرا چلے یا ایک گشت اُس کو یہ ملے گا۔

كُنْتُ مَرَّةً نُشْبَةً فَاَنَا الْیَوْمَ عُقْبَةٌ۔ ایک زمانہ میں میرا یہ حال تھا کہ جس کسی سے میں بھڑ جاتا تو اُس کے لئے آفت ہوتا اب میں خود ناتوانی اُٹھاتا ہوں (دوسرے کو کیا نقصان پہنچاؤں گا)۔

مَا مِنْ جَرْعَةٍ اَحْمَدَ عُقْبَانًا۔ کوئی گھونٹ اس سے زیادہ خوش انجام نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَضَغَ عَقَبًا وَّهُوَ صَائِمٌ۔ آپؐ نے ایک پٹھا چبایا اور آپ روزہ دار تھے۔ (کیونکہ صرف چبانے یا زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

اَلْمُعْتَقِبُ ضَامِنٌ لِمَا اعْتَقَبَ۔ جو شخص ایک چیز کو بیچ کر پھر اُس کو روک رکھے (مشتری کے قبضہ میں نہ دے) تو وہ خود ہی اُس کا ضامن ہوگا (اگر وہ چیز تلف ہو جائے گی تو بائع ہی کا نقصان ہوگا مشتری سے کچھ نہ لے سکے گا)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّعَقِّبَ۔ جو شخص لوٹنے کے بعد پھر حملہ کرنے کا ارادہ کرے۔

اَلْعَقَبَةُ۔ ایک گھاٹی کا نام ہے جو منیٰ اور مکّہ کے درمیان واقع ہے۔ اسی میں جمرہ یعنی ستون ہے جس پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔

لَیْلَةُ الْعَقَبَةِ۔ وہ رات جس میں انصار لوگوں نے مکّہ میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی پہلے سال بارہ ۱۲ آدمی آئے تھے اُنھوں نے پہاڑ کی گھاٹی میں آپ سے بیعت کی اُس کو بَیْعَةُ الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰی کہتے ہیں۔ دوسرے سال ستر آدمی آئے اُس کو بیعة العقبة الثانیة کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا اُحِبُّ بَدْرًا بَدَلَهَا۔ میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شریک تھا اور بدر کی جنگ میں حاضر ہونا اُس کے بدلے مجھ کو پسند نہیں ہے (بلکہ لیلۃ العقبہ کی حضوری کو میں بدر کی حضوری سے بہتر جانتا ہوں کیونکہ اسی رات میں گویا اسلام کی جڑ قائم ہوئی)۔

لَا یَضْمَنُ مَا عَاقَبَ اَنْ یَّضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا۔ اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اُس کے بدلے لات لگائے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا (کیونکہ مارنے والے نے خود اپنے اوپر بلا مول لی)۔

رَاَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَةِ الْمَدِیْنَةِ۔ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو اُس گھاٹی میں دیکھا جو مدینہ کے راستہ پر واقع ہے (حجاج بن یوسف نے اُن کو اُسی مقام پر سولی دی تھی اور لاش کو سولی پر لٹکا رہنے دیا تھا)۔

کَانَ بَیْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ۔ گھاٹی والوں میں سے ایک شخص کے درمیان آپ تھے (یہ گھاٹی تبوک کی راہ میں ہے وہاں منافقوں نے دغا اور فریب کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا دیا)۔

عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ۔ یا اللہ تو ابوجہل اور ولید بن عقبہ سے سمجھ لے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے کیونکہ عقبہ کا بیٹا ولید تو اُس وقت بالکل کم سن تھا)۔

یَتَعَاقَبُوْنَ مَلٰٓئِکَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَةٌ بِالنَّهَارِ۔ رات اور دن میں فرشتے نوبت بہ نوبت اُترتے ہیں (یہ فرشتے کراماً کاتبین کے سوا ہیں یعنی محافظ فرشتے بعضوں نے کہا کراماً کاتبین بھی بدلتے رہتے ہیں واللہ اعلم۔ نوبت بہ نوبت سے یہ مراد ہے کہ رات کے فرشتے صبح کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں اسی طرح دن کے فرشتے عصر کے آخر وقت چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے اُس وقت اُترتے ہیں)

اِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا وَالْعَاقِبَةَ فِی الْاُخْرٰی۔ آخرت میں بلندی اور ثواب ہمارے لئے ہے (عاقبت کا اطلاق اکثر بھلائی کے لئے ہوتا ہے جیسے عقوبت کا بُرائی کے لئے اور کبھی عاقبت کا استعمال بھی بُرائی کے لئے ہوتا ہے جیسے ثُمَّ کَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَاءُوا السُّوْٓاٰی

عُقْبٰی۔ آخرت کو اور بدلہ کو بھی کہتے ہیں۔

لَا یَطَاُ عَقَبَةً۔ کسی گھاٹی کو طے نہیں کرتا۔

مَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ نَحْمِلُهٗ اِلَّا عُقْبَةً کَعُقْبَةِ یَعْنِیْ اَحَدِکُمْ۔ ہماری سواری کے لئے کوئی اونٹ نہ تھا جو ہم کو اُٹھاتا مگر ایڑی برابر کچھ جگہ مل جاتی یعنی ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی لد جاتے ایڑی برابر جگہ مل جاتی۔

یَعْقُوْبُ۔ مشہور پیغمبر ہیں جن کو اسرائیل بھی کہتے ہیں۔

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْکَامِ کَالْمُتَعَقِّبِ عَلَی اللّٰهِ۔ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو رد کرے (نہ مانے) وہ اُس کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم رد کر دے (کیونکہ پیغمبر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اُن کے تمام احکام اُسی طرح واجب التسلیم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام)۔

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی عَلِیٍّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْکَامِ کَالْمُتَعَقِّبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ حضرت علیؓ کے کسی حکم کو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے پیغمبر صاحب کے حکم کو رد کرنے والا۔ (یہ امامیہ کی روایت ہے اُن کے نزدیک امام کے احکام بھی پیغمبر صاحب کے احکام کی طرح واجب التسلیم ہیں)۔

عَوَاقِبُ الْاُمُوْرِ۔ کاموں کے انجام۔

اِیَّاكَ وَالرِّیَاسَةَ اِیَّاكَ اَنْ تَطَاَ اَعْقَابَ الرِّجَالِ۔ تو ریاست اور سرداری سے بچا رہ۔ اسی طرح لوگوں کی ایڑیاں روندنے سے (ابوحمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادق رحؒ سے کہا ایڑیوں کا روندنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کی ہر بات بلا دلیل مان لینا)۔

اَللَّیْلُ وَالنَّهَارُ یَتَعَاقَبَانِ۔ رات اور دن ایک کے پیچھے ایک آتے ہیں۔

یَطَاُ عَقِبَنَا۔ ہماری پیروی کرتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَکْرَهُ الرَّجُلَ لَا اَرَاهُ مُعَقَّبَ النَّعْلَیْنِ۔

ہیں اُس شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی جُوتیوں میں ایڑیاں نہ ہوں۔

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّیْ جُثَّةً خَلَاءً۔ تم عنقریب میری نعش دیکھو گے جس میں جان نہ ہو گی۔

وَيَعْتَقِبُوْنَ الْخَيْلَ الْعِتَاقَ۔ عمدہ ذات والے گھوڑوں کو روک رکھتے ہیں (کسی کو نہیں دیتے)۔

عَقْبَلَةٌ۔ پیچھے پڑنا۔

عُقْبُوْلَةٌ۔ یا **عُقْبُوْلٌ۔** سختی یا بیماری کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا ہو (اُس کی جمع عَقَابِیْل ہے)۔

ثُمَّ قُرِنَ بِسَعَتِهَا عَقَابِيْلَ فَاقَتِهَا۔ پھر کشائش اور فراخیٔ رزق کے ساتھ محتاجی اور فاقہ کشی کی سختیاں اور بیماریاں لگا دیں۔

عَقْدٌ۔ مضبوط کرنا، باندھنا۔ (اُس کی ضد حَلٌّ ہے) حساب کرنا، ضامن ہونا، معاہدہ کرنا، گرہ دینا۔

عَقَدٌ۔ زبان میں گرہ ہونا، رُک جانا۔

تَعْقِيْدٌ۔ کلام میں اجمال اور ابہام کرنا۔

مُعَاقَدَةٌ۔ عہد باندھنا۔ (جیسے مُعَاهَدَةٌ)۔

اِعْتِقَادٌ۔ بستہ کرنا، جمانا۔

تَعَقُّدٌ۔ بستہ ہونا، غلیظ ہونا، جمنا، مشکل ہونا، سخت ہونا۔

تَعَاقُدٌ۔ معاہدہ کرنا۔

اِنْعِقَادٌ۔ بندھ جانا۔

اِعْتِقَادٌ۔ تصدیق کرنا، سچا جاننا، جمع کرنا، سخت ہونا۔

عَقْدٌ۔ اصطلاح شرع میں ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں، بیع میں ہو یا نکاح میں، یا ہبہ میں یا اور کسی معاملہ میں۔

مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيْءٌ مِّنْهُ۔ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے (اس کو موڑ موڑ کر گھونگھر کرے) تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بے تعلق ہیں (عرب لوگ تکبر اور غرور کی راہ سے داڑھی کو موڑتے اور گھونگھریالے کرتے اُس میں گرہیں لگاتے۔ اُس سے منع فرمایا ایسا ہی مونچھیں چڑھانا غرور کی راہ سے یہ بھی منع ہے۔ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور مونچھیں کتروا ڈالنا اسلام کا طریق ہے)۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جس شخص نے کافروں کی طرح جزیہ اپنے اوپر لگایا (یعنی جزیہ دینا قبول کیا) وہ اُس دین سے جُدا ہو گیا جس کو اللہ کے رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

لَكَ مِنْ قُلُوْبِنَا عُقْدَةُ النَّدَمِ۔ ہمارے دلوں پر شرمندگی کی گرہ ہے (یعنی نادم ہو کر گناہ سے پکی توبہ کرتے ہیں)۔

لَآمُرَنَّ بِرَاحِلَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى أَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ۔ میں تو اپنی اونٹنی پر زین لگانے کا حکم دوں گا پھر اُس کی کوئی گرہ نہ کھولوں گا (کہیں نہیں ٹھہروں گا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُبَايِعُ وَفِيْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ۔ ایک شخص خرید و فروخت کیا کرتا تھا مگر اُس کے معاملہ میں عقل مندی نہ تھی (نفع نقصان پر پورا غور نہ کرتا تھا بیوقوف اور بھولا بھالا تھا)۔

هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ قسم کعبہ کے مالک کی جھنڈے والے (یعنی حاکم اور رئیس) تباہ ہوئے (اُن سے آخرت میں بڑا مواخذہ ہوگا)۔

هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کعبہ کے پروردگار کی قسم جن سے لوگ بیعت کرتے ہیں (یعنی بادشاہ اور رئیس) تباہ ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ جن سے تم نے قسم کھا کر معاہدہ کیا۔

اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ۔ پروردگار

ہیں تجھ سے بوسیلہ اُن عزتوں کے سوال کرتا ہوں جو عرش
کو حاصل ہیں یا عرش کے ان مقامات کے وسیلہ سے جن سے
عزت وابستہ ہے یا جہاں تیری عزت کا جلوس ہے عرش مجید
پر اُس کے وسیلہ سے (یہ دعاء حدیث شریف میں وارد ہے)۔

نَعْدَلْتُ عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِذَا بِعُقْدَةٍ مِّنْ شَجَرٍ۔
میں راستے سے سرک کر دوسری طرف گیا ایک مقام میں
پہنچا جہاں گنجان درخت تھے۔

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ۔ گھوڑوں کی
پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے۔

اَلَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ السِّبَاعَ هٰهُنَا كَثِيْرًا قِيْلَ
نَعَمْ وَلٰكِنَّهَا عُقِدَتْ فَهِيَ تُخَالِطُ الْبَهَائِمَ
وَلَا تُهَيِّجُهَا۔ کیا اس جنگل میں درندے بہت نہ تھے
لوگوں نے کہا ہاں بیشک تھے مگر اُن کو باندھ دیا گیا ہے
(یعنی عمل اور طلسم کے زور سے) اب وہ چوپایوں کے
ساتھ مل کر رہتے ہیں اُن پر حملہ نہیں کرتے۔

اِنَّهٗ كَسٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا
وَّمُعَقَّدًا۔ ابوموسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں دو
کپڑے ایک مرالظہران کا بنا ہوا اور ایک معقد کپڑا دیا
(وہ ہجر کی چادر کو کہتے ہیں)۔

وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ۔ انگلیوں سے نوے کا اشارہ کیا
(وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کلمہ کی انگلی کو انگوٹھے
کی جڑ سے ملا دے)۔

وَعَقَدَ عَشْرًا۔ دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس
طرح ہے کہ سبابہ کا سر انگوٹھے کے بیچ میں رکھے حلقہ
کی طرح اور نوے کا اشارہ اُس کی بہ نسبت تنگ ہوتا ہے)۔

وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ۔ اور ترپن کا اشارہ
کیا (وہ اس طرح ہے کہ خنصر کو بنصر[1] پر رکھے مگر یہاں یہ مراد
نہیں ہے بلکہ خنصر کا ہتھیلی پر رکھنا مقصود ہے اُنسٹھ کی
شکل پر۔ بعضوں نے کہا وہ اس طرح ہے کہ خنصر اور بنصر
اور وسطیٰ کو بند کرے اور سبابہ کو چھوڑ دے اور انگوٹھے
کو سیدھا اُس سے لگا دے۔ تشہد میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسی طرح بیٹھتے تھے اور سبابہ سے توحید کا
اشارہ کرتے رہتے)۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ۔ میرے گلے کا ایک ہار ٹوٹ کر
گر گیا۔ (جس کی قیمت بارہ درم تھی اور حضرت عائشہؓ نے
اپنی بہن اسماء سے اُس کو مستعار لیا تھا)۔

ثَلٰثُ عُقَدٍ۔ (شیطان اُس کی گدی پر) تین گرہیں
لگاتا ہے (اُس کو ایسا سُلا دیتا ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں
اُٹھتا)۔

عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ۔ اپنے ازاروں کو باندھے ہوئے
تھے (سامنے سے اُن کو باندھ لیا تھا کیونکہ وہ تنگ تھیں
اور چھوٹی اگر نہ باندھتے تو ستر کھل جانے کا ڈر تھا)۔

وَاعْقِدْنَ بِالْاَصَابِعِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ
مُّسْتَنْطَقَاتٌ۔ انگلیوں پر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر
کا شمار کرو اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے
سوال ہوگا اُن سے کہا جائے گا بولو (وہ گواہی دیں گی)۔

يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ۔ ہاتھ سے تسبیح کا شمار کرتے (یعنی
عقد انامل جس کا طریق عرب لوگوں میں رائج ہے)۔

كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ۔ دو بالوں
میں گرہ لگانے کا اُس کو حکم ہوگا جو بہت مشکل ہے اُس
سے نہ ہو سکے گا)۔

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ
التَّسْبِيْحَ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے (یعنی عقد انامل سنت
ہے لیکن دانوں کی تسبیح رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت نہیں ہے)۔

[1] خنصر یعنی چھنگلی، بنصر اس کے برابر والی انگلی، وسطیٰ بنصر کے برابر والی بڑی انگلی، سبابہ کلمہ کی انگلی ۱۲ مص

مُشْتَرِی الْعُقْدَۃِ مَرْزُوْقٌ وَبَائِعُھَا مَحْرُوْمٌ جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ، مکان، زمین وغیرہ) کا خریدار روزی دیا جائے گا اور بیچنے والا محروم ہوگا۔

کَانَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَاَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ لَا یَشْتَرِیَانِ عُقْدَۃً۔ امام ابوجعفر اور ابوعبداللہ جائداد غیر منقولہ کو نہیں بیچتے تھے۔

ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِہٖ الْیُسْرٰی تِسْعِیْنَ۔ پھر بائیں ہاتھ سے نوّے کا اشارہ کیا۔

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِہٖ ثَلٰثًا وَّسِتِّیْنَ۔ ابوطالب ترسٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ ترسٹھ کا اشارہ ہاتھ سے کیا۔ (بعضو نے کہا الاحد جواد مراد ہے جس کے عدد ترسٹھ ہوتے ہیں)۔[1]

کَلَامٌ مُعَقَّدٌ۔ مشکل اور مغلق کلام۔ جس کا مطلب صاف نہ ہو۔

مَعْقِدُ الْاِزَارِ۔ وہ مقام جہاں پر ازار باندھی جاتی ہے۔

عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ یا انگور کا خوشہ۔

اِذَا صَارَ الْحِصْرِمُ عُنْقُوْدًا حَلَّ بَیْعُہٗ۔ جب چنے کے بال نکل آئے اس میں دانے پڑ جائیں تو اس کا بیچنا درست ہے۔

عَقْرٌ۔ زخمی کرنا، نحر کرنا، کونچیں کاٹنا، سر کاٹنا، قید کر لینا، بانجھ ہونا۔ جیسے عُقْرٌ اور عُقَارٌ ہے۔

عَقَرٌ۔ دہشت زدہ ہونا، ہکا بکا ہو کر کھڑے رہ جانا۔

تَعْقِیْرٌ۔ زخمی کرنا۔

تَعَقُّرٌ۔ جانور کی پیٹھ لگ جانا۔ (جیسے اِنْعِقَارٌ ہے)۔

اِنِّیْ بِعُقْرِ حَوْضِیْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَھْلِ الْیَمَنِ۔ میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اس مقام پر کھڑا ہونگا جہاں سے پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لئے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔

مَا غُزِیَ قَوْمٌ فِیْ عُقْرِ دَارِھِمْ اِلَّا ذَلُّوْا۔ جن لوگوں پر اُن کے گھروں کی جڑ میں جہاد کیا جائے وہ ذلیل اور خوار ہوں گے (کیونکہ یہ اُن کی بے ہمتی اور نامردی کی دلیل ہے کہ دشمن سے باہر نہ لڑ سکے اپنے گھروں میں چھپے رہے اور لڑائی سے جان چُراتے رہے)۔

عُقْرُ دَارِ الْاِسْلَامِ الشَّامُ۔ دارالاسلام کی جڑ شام کا ملک ہے (قیامت کے قریب سارے مسلمان سمٹ کر وہاں جمع ہوں گے اور نصاریٰ اُس کو بھی لینا چاہیں گے)۔

لَا عَقْرَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے دین میں عقر نہیں ہے۔ (یعنی جانوروں کا قبر پر ذبح کرنا مشرکوں کی رسم تھی کہ جب اُن میں کوئی بڑا شخص مر جاتا تو اُس کی قبر پر جانور کاٹتے اور کہتے کہ زندگی کی حالت میں وہ مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا اب ہم اُس کا بدلہ کرتے ہیں)۔

لَا تَعْقِرَنَّ شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا اِلَّا لِمَاْکَلَۃٍ۔ کسی بکری یا اونٹ (یا گائے یا اور کوئی حلال جانور) کو زخمی نہ کر مگر کھانے کے لئے۔ (لیکن ناحق اُن کو زخمی کرنا اور ایذا پہنچانا جب کھانا مقصود نہ ہو نہ ضرورت ہو منع ہے کیونکہ یہ مُثلہ ہے)۔

فَمَا زِلْتُ اَرْمِیْھِمْ وَاَعْقِرُ بِھِمْ۔ (سلمہ بن اکوع نے کہا) میں برابر ان ڈاکوؤں کو تیر مارتا رہا اُن کے جانوروں کو قتل کرتا رہا (گراتا رہا)۔

فَعَقَرَ حَنْظَلَۃُ الرَّاھِبُ بِاَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ۔ حنظلہ نے ابوسفیان کے جانور کو گرادیا۔ (اُس کی کونچیں کاٹ دیں)۔

لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَیَعْقِرَنَّکَ اللّٰہُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا اگر تو اسلام

[1] یہ شیعوں کی روایت ہے ۱۲ منہ

نہ لائے گا اُس کی طرف پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا (تو مارا جائے گا. ایسا ہی ہوا جنگِ یمامہ میں وحشی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا اُس کے مرید بھی تتر بتر ہو گئے (عَقَرَ النَّخْلَ سے یہ ماخوذ ہے یعنی کھجور کے درخت کا سر کاٹ ڈالا - کھجور کا درخت انسان کے مشابہ ہے، اگر اس کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے۔

وَعَقْرُ جَارَتِهَا۔ وہ اپنی سوکن کی ہلاکت ہے (یعنی اتنی خوب صورت اور نیک سیرت ہے کہ اُس کی سوکن اُس کو دیکھ کر جل جل کر مر جاتی ہے)۔

لَا تَأْكُلُوا مِنْ تَعَاقُرِ الْأَعْرَابِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَكُونَ مِمَّا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا یہ گنوار لوگ جو جانور ایک دوسرے کی ضد سے اپنا فخر جتانے کے لئے کاٹتے ہیں اُن میں کوئی ایک جانور کاٹتا ہے تو دوسرا دو کاٹتا ہے وہ دو کاٹتا ہے تو یہ تین کاٹتا ہے اسی طرح مقابلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک فریق عاجز اور مغلوب ہو جاتا ہے) اُن کا گوشت مت کھاؤ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مِمَّا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل نہ ہو[1]۔

نَهَى عَنْ مُعَاقَرَةِ الْأَعْرَابِ۔ گنواروں کے ضدّم ضدّا ذبیحہ سے منع فرمایا (اُس کا مطلب وہی ہے جو اوپر گذرا)۔

إِنَّ خَدِيجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَتْ أَبَاهَا حُلَّةً وَخَلَّقَتْهُ وَنَحَرَتْ جَزُورًا فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبِيرُ وَهٰذَا الْعَبِيرُ وَهٰذَا الْعَقِيرُ۔ ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو اپنے والد کو (جو بوڑھے ضعیف تھے) ایک نیا جوڑا کپڑوں کا پہنایا اور اُن کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ کاٹا۔ اُنھوں نے کہا یہ نئے عمدہ کپڑے کیسے، یہ خوشبو کیسی، یہ قربانی کیسی (بعضوں نے کہا عَقِیْر کے معنے پاؤں کاٹا ہوا چونکہ عربوں کی عادت تھی جب اونٹ کو نحر کرنا چاہتے تو پہلے اُس کا ایک پاؤں کاٹ دیتے تاکہ وہ نحر کے وقت بھاگ نہ نکلے)۔

إِنَّهُ مَرَّ بِحِمَارٍ عَقِيرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سے گذرے جو زخمی کیا گیا تھا (لیکن اُس کی جان نہیں نکلی تھی)۔

عَقْرٰى حَلْقٰى۔ (حضرت صفیہؓ کو حیض آگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر ہوا تو فرمایا) اللہ اُس کو تباہ کرے اُس کے حلق میں بیماری ہو۔ (زمخشری نے کہا عَقْرٰى حَلْقٰى بدنصیب اور بدبخت عورت کو کہتے ہیں گویا وہ اپنی قوم کو ہلاک کرتی ہے اُن کو مونڈ ڈالتی ہے۔ بہرحال یہ بددعاء کے طور پر آپ نے نہیں فرمایا بلکہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ غصّہ کے وقت عورت کے حق میں یہ الفاظ کہتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے میں نے بخاری کے ترجمہ میں عَقْرٰى حَلْقٰى کا ترجمہ اہل ہند کے محاورے میں یہ کیا ہے بانجھ، سر منڈی جو خفگی کے کلمات ہیں[2])۔

عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللّٰهُ۔ (حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی اُس کے منہ پر تعریف کی جو خوشامد کہلاتی ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بہت مذموم ہے انھوں نے کہا) تو نے اُس شخص کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔

لَا يَعْقِرُ مُسْلِمًا۔ کسی مسلمان پر عیب نہ لگائے، اُس کو مطعون نہ کرے۔

فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ۔ ابوقتادہؓ نے گورخر پر حملہ

[1] یعنی ان جانوروں اور کھانوں میں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جائیں جن کے کھانے کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے ۱۲ مص

[2] لیکن یہ ترجمہ محل نظر ہے کیونکہ بانجھ عورت اور مرد دونوں کیلئے عَاقِرٌ آتا ہے اسی طرح بے بال کے لئے حَلِقٌ اور حَلِيقٌ کے الفاظ ہیں حَلْقٰى جمع کا صیغہ تو ہوسکتا ہے مگر تانیث کا صیغہ نہیں ہے ۱۲ مص

کیا اُس کو قتل کر ڈالا۔

حِمَارٌ وَحْشِیٌّ مَّعْقُوْرٌ۔ زخمی گورخر۔

وَالَّذِیْ عَقَرَ هَا۔ اور ایک وہ شخص جس نے جہاد میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوٹ کر نہیں جاؤں گا نہ بھاگوں گا بلکہ مرنے کے لئے تیار ہو گیا)۔

فَعَقَرَهَا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَقَرَ۔ اُس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ کام کیا۔

اِذَا يُعْقَرُ جَوَادُكَ۔ جب تیرا گھوڑا مارا جائے گا۔

وَعَقَرَ جَوَادَهٗ۔ اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ حُصَيْنَ بْنَ مُشَمِّتٍ نَاحِيَةً كَذَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَعْقِرَ مَرْعَاهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشمت کو ایک مقطعہ (قطعہ زمین) دیا اور اُن سے یہ شرط لگائی کہ وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں (جن کو اونٹ چرتے ہیں)۔

فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِیْ بَكْرٍ فَعَقِرْتُ وَاَنَا قَائِمٌ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلَى الْاَرْضِ۔ حضرت عمرؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں شش و پنج میں رہ گیا (بے حواس تھا مجھ کو ہرگز یقین نہ تھا کہ آپؐ نے انتقال فرمایا) یہاں تک کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کا کلام سنا (اُنہوں نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر کی) اُن کا کلام سُنتے ہی میرے پاؤں نے مجھ کو چھوڑ دیا، سن سن کرنے لگے یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ (یہ عَقَرٌ بفتحتین سے ماخوذ ہے یعنی آدمی کے پاؤں بے قابو ہو جانا ڈر اور خوف سے۔ بعضوں نے کہا دہشت اور خوف سے کھڑے رہ جانا، حرکت نہ کر سکنا)۔

اِنَّهٗ عَقَرَ فِیْ مَجْلِسِهٖ حِيْنَ اُخْبِرَ اَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ۔ حضرت عباسؓ کے پاؤں بے قابو ہو گئے جب کہ اُنہوں نے سُنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شہید ہو گئے ہیں (رنج کے مارے حضرت عباسؓ بے حواس ہو گئے)۔

فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ عَلٰى صُدُوْرِهِمْ وَعَقِرُوْا فِیْ مَجَالِسِهِمْ۔ جب اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (آپ زندہ اور مع الخیر ہیں) تو اُن کی ٹھڈیاں (شرمندگی کے مارے) سینوں سے آلگیں اور (اپنی اپنی مجلسوں میں بے طاقت ہو گئے۔

فَعَقِرْتُ یا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا يُقِلُّنِیْ رِجْلَایَ۔ میں بے طاقت ہو گیا یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہیں اُٹھا سکتے تھے۔

لَا تَزَوَّجُنَّ عَاقِرًا۔ بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو۔ (کیونکہ میں آخرت میں اپنی اُمت کی کثرت بتلاؤں گا تو جننے والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے تا کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ تُسَمّٰى عَقِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عقرہ تھا آپؐ نے اُس کا نام بدل کر خضرہ رکھ دیا (عَقِرَۃ بمعنے بانجھ یعنی جس زمین میں کچھ نہ اُگتا ہو عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرَۃٌ عَاقِرَۃٌ۔ بے پھل درخت تو آپ نے یہ نام مکروہ سمجھا اور خَضِرَۃ یعنی سرسبز اور شاداب اُس کا نام رکھ دیا)۔

نَخْلَةٌ عَقِرَةٌ۔ کھجور کا وہ درخت جس کا سر کاٹ دیا ہو (وہ سوکھ گیا ہو)۔

فَاَعْطَاهُمْ عُقْرَهَا۔ آپؐ نے اُس عورت کا عقر اُن کو دیا (عُقْرٌ کہتے ہیں ازالہ بکارت کے معاوضہ کو پھر خرچی کو کہنے لگے جو جماع کے بدلے دی جائے خواہ باکرہ سے جماع کرے یا ثیبہ سے۔ یعنی اگر زنا حلال ہوتا تو اُس کی اُجرت

جو ہر عورت کی شان کے لائق ہو اُس کو عُقر کہیں گے)۔

لَیْسَ عَلٰی زَانٍ عُقْرٌ۔ زنا کرنے والے کو عُقر دینا لازم نہ ہوگا۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُعَاقِرُ خَمْرٍ۔ جو شخص دائم الخمر ہو (ہمیشہ شراب پیا کرے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا (یہ عُقرُ الحوض سے ماخوذ ہے یعنی حوض کا وہ مقام جہاں سے پانی پیتے ہیں۔ کیونکہ پینے والے وہاں ہر وقت جمع رہتے ہیں)۔

لَا تُعَاقِرُوْا۔ شراب ہمیشہ مت پیو (اُس کی عادت نہ ڈالو ورنہ پھر اُس کا چھوٹنا محال ہوگا) (ایک حدیث میں عُقار کا ذکر ہے وہ شراب کو کہتے ہیں)۔

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا۔ جو شخص گھر یا زمین یا باغ یا کھیت بیچے۔ (عقار کہتے ہیں جائداد غیر منقولہ کو)۔

فَرَدَّ عَلَیْھِمْ ذَرَارِیَّھُمْ وَعَقَارَ بُیُوْتِھِمْ۔ آپ نے اُن کو اُن کے بال بچے اور جائداد غیر منقولہ واپس دے دیئے (بعضوں نے کہا عقار بیوت سے گھر کے ضروری سامان برتن وغیرہ مراد ہیں)۔

وَکَانَتِ الْاَنْصَارُ اَھْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ۔ انصاری لوگ زمین والے اور باغات والے لوگ تھے۔ (اُن کا گزر کھیتی باڑی باغات پر ہوتا)۔

خَیْرُ الْمَالِ الْعُقْرُ۔ بہتر مال وہ ہے جس میں ترقی ہوتی رہے (آمدنی ہو)۔

سَکَّنَ اللّٰہُ عُقَیْرَاکِ فَلَا تُصْحِرِیْھَا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفس کو پردے میں رکھا اب اس کو جنگل میں مت نکالو۔ (یہ حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا جب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ قتیبیؒ نے کہا عُقیری کا لفظ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہ سُنا۔

زمخشری نے کہا یہ عُقریٰ کی تصغیر ہے جو عَقر سے نکلا ہے یعنی اپنی جگہ ڈٹ کر رہ گیا)۔

عَقَرْتُ بِہٖ۔ میں نے اُس کو قید کر رکھا۔

خَمْسٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْھَا الْکَلْبَ الْعَقُوْرَ۔ پانچ جانور حل اور حرم ہر جگہ قتل کر دیئے جائیں گے اُن میں سے ایک کٹنا کتا بھی ہے (اسی طرح شیر، چیتا، بھیڑیا، یہ سب کُتّے میں داخل ہیں اور جو درندہ لوگوں پر حملہ کرے)۔

اِنَّہٗ رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ یَتَغَنّٰی۔ انھوں نے اپنی دردناک آواز بلند کی اور گانے لگے (عقیرہ بمعنے معقورہ یعنی کاٹا گیا۔ اصل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا وہ اُس کٹے ہوئے پاؤں کو سالم پاؤں پر رکھ کر زور سے چلّاتا اور درد کے ساتھ فریاد کرتا۔ پھر جو شخص اپنی آواز بلند کرے تو اُس کے لئے کہتے ہیں رَفَعَ عَقِیْرَتَہٗ یعنی اپنی آواز بلند کی)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ نُوْرَانِ عَقِیْرَانِ فِی النَّارِ۔ سورج اور چاند دونوں نور ہیں دونوں جہنم میں باندھ کر ڈال دیئے جائیں گے (دوزخ والوں کو اُن سے عذاب دیا جائے گا۔ مجمع البحار میں بجائے نُوْرَانِ کے ثَوْرَانِ ہے یعنی دو بیل ہیں جو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے)۔

فَوَاقِفٌ عَلٰی عُقْرِ حَوْضِیْ یَسْتَقِیْ مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّتِیْ۔ حضرت علیؓ قیامت کے دن میرے حوض کے پانی پینے کے مقام پر کھڑے ہونگے اور جس کو میری اُمّت میں سے پہچانیں گے اُس کو پانی پلائیں گے۔

عَقْرَبٌ۔ بچھو۔

عَقْرَبَۃٌ۔ بچھو کا سا کام کرنا۔

مَنْ تَزَوَّجَ وَالْقَمَرُ فِی الْعَقْرَبِ لَمْ یَرَ الْحُسْنٰی۔ جو شخص اُن دنوں میں نکاح کرے جب چاند

؎ یہ غالباً اوائل اسلام کے زمانہ میں حکم ہوگا جب کہ شراب کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی ۱۲ مص

برج عقرب میں ہو تو اُس کو بھلائی نہ ہو گی (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

مُسِخَ الْعَقْرَبُ وَکَانَ نَمَّامًا۔ بچھو کی شکل بدل دی گئی (مسخ ہو گیا) پہلے وہ ایک چغل خور آدمی تھا (چغل خور لوگوں کو کاٹتا ستاتا ہے اسی طرح بچھو بھی)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ۔ اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو (جیسے کہتے ہیں۔ ع۔ نیش عقرب نہ از پئے کین است؛ مقتضائے طبیعتش این است ؛)۔

عَفْصٌ۔ گوندھنا، بٹنا، لپیٹنا، ڈنک مارنا۔

عَقَصٌ۔ سینگ کانوں کے پیچھے تک لپٹے ہوئے ہونا، بخیلی کرنا، بدخلق ہونا۔

عِقَاصٌ۔ وہ دھاگہ جس سے زلفوں کے کنارے باندھے جاتے ہیں۔ (اُس کی جمع عُقُصٌ ہے)۔

عَقِصٌ۔ جمی ہوئی ریتی جس میں راستہ نہ ہو، بخیل، بدخلق۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْصَتُہٗ فَرَقَ وَاِلَّا تَرَکَھَا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی پھیل جاتی تو آپؐ مانگ نکال لیتے ورنہ اُس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ (عَقِیْصَۃ کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جیسے ضَفِیْرَۃ اور مَضْفُوْرَۃ بعضوں نے کہا عقیصہ یہ ہے کہ بالوں کے سرے اُن کی جڑوں میں موڑ کر اندر کر لئے جائیں اور مشہور روایت عَقِیْقَتُہٗ ہے اُس کا ذکر آگے آتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو گوندھتے نہ تھے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر بال پھیل کر منتشر ہو جاتے تو آپؐ مانگ نکال لیتے ورنہ اُن کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاید عَقِیْصَۃ سے عَقِیْقَۃ ہی مراد ہو یعنی سر کے بال۔ اصل میں عَقْص کہتے ہیں جوڑا باندھنے کو یعنی بالوں کو چند یا پر اکٹھا کر کے اُس کا جوڑا کر لینا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں، یا چوٹیاں نکالنا)۔

اِنْ صَدَقَ ذُو الْعُقَیْصَتَیْنِ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ۔ اگر دو جوڑے والا اپنی بات میں سچا ہے (جیسا اُس نے کہا ویسا ہی عمل کرے گا) تو وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَصَ فَعَلَیْہِ الْحَلْقُ۔ جو شخص احرام کے وقت بالوں کو گوند سے (یا اور کسی چپکانے والی چیز سے) چپکالے یا جوڑا باندھ لے تو اُس کو احرام کھولتے وقت سر منڈانا ضروری ہو گا۔ (بالوں کا کترانا اُس کو کافی نہ ہو گا) اس لئے کہ اُس نے بالوں کی پریشانی کی تکلیف نہیں اُٹھائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو بھی اپنے بال جوڑ کر سر پر جوڑا بنا لینا درست ہے۔ اور بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ عورتیں کی مشابہت ہے۔

اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَاْسُہٗ مَعْقُوْصٌ کَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ۔ جو شخص سر پر جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے نماز پڑھے (کیونکہ جب ہاتھ بندھے ہوں گے تو وہ زمین پر نہ لگیں گے۔ اسی طرح جب بالوں کا جوڑا سر پر ہو تو سجدے میں بال زمین پر نہ گریں گے اور بہتر یہ ہے کہ سجدے میں بال بھی زمین پر گریں وہ بھی سجدہ کریں)

فَاَخْرَجَتِ الْکِتَابَ مِنْ عِقَاصِھَا۔ آخر اُس نے اپنی چوٹیوں میں سے وہ خط نکال دیا (جو حاطب بن ابی بلتعہ نے اُس عورت کے ہاتھ مکہ کے مشرکوں کو لکھ کر بھیجا تھا) (عِقَاص جمع ہے عَقِیْصَۃ کی یا عِقْصَۃ کی بمعنے چوٹی اور لٹ بالوں کی جو بٹی ہوئی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ دھاگا جس سے چوٹیاں باندھتے ہیں)۔

اَلْخُلْعُ تَطْلِیْقَۃٌ بَائِنَۃٌ وَھُوَ مَادُوْنَ عِقَاصِ الرَّاْسِ۔ خلع سے ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور خاوند عورت سے خلع کے بدلے میں اُس کی تمام جائداد اور مال

لے سکتا ہے صرف اُس کی چوٹیاں چھوڑ دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلع کا بدل کوئی معین نہیں خاوند جتنا چاہے عورت سے لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا تمام مال صرف اُس کا تن بدن چھوڑ دے گا گو کہ مہر سے یا جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ ہے)۔

اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اور برکت بندھی ہوئی ہے۔

فَتَطَؤُہٗ بِاَظْلَافِھَا لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ۔ (جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اپنے کھروں سے اُس کو روندیں گے۔ سینگوں سے اُس کو ماریں گے۔ اُن میں کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوں۔ (بلکہ سامنے نکلے ہوئے خوب تیز اور نوکدار سینگ ہوں گے) نہ بے سینگ والا۔

لَیْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ معاویہ، عبداللہ بن زبیرؓ کی طرح بخیل تنگدل بدخلق نہ تھے (بلکہ نہایت خلیق اور بامروّت باہمت اور باسخاوت تھے یہی وجہ تھی کہ انھوں نے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لئے اور مزے سے حکومت کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ گو بزرگ اور بزرگ زادے تھے مگر انہوں نے بنی ہاشم سے بدخلقی اور عام لوگوں سے بخیلی کا برتاؤ کر کے آخر اپنی حکومت گنوا دی اور مارے گئے)۔

ثُمَّ مُوْتَانٌ کَعُقَاصِ الْغَنَمِ۔ پھر لوگوں میں موت کا بازار ایسا گرم ہوگا جیسے عُقاص کی بیماری سے بکریاں مرتی ہیں (یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ جب بکریوں میں پھیلتی ہے تو صدہا مر جاتی ہیں)۔

مَنْ عَقَصَ شَعْرَہٗ۔ جو شخص اپنے بالوں کو گوندھ لے۔

عَقْعَق۔ دیسی کوّا۔ (محیط میں ہے کہ عَقْعَق ایک پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے اُس کے دو رنگ ہوتے ہیں سیاہ وسفید دُم لمبی ہوتی ہے اُس کو قَعْقَع بھی کہتے ہیں)۔

یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْعَقْعَقَ۔ احرام والا شخص عقعق کو مار سکتا ہے (کیونکہ وہ کوّے کی ایک قسم ہے اور کوّے کا قتل احرام میں جائز ہے علاوہ اس کے عقعق چوری اور خیانت میں ضرب المثل ہے ایک شاعر کہتا ہے اذا بارک اللہ فی طائر فلا بارک اللہ فی العقعق ؛ قصیر الذنابی طویل الجناح ؛ متی ما یجد غفلۃ یسرق ؛ یقلب عینیہ فی رأسہ کانّھما قطرتا زیبق ؛

یعنی اللہ جب کسی پرندے پر برکت اُتارے تو عقعق پر نہ اُتارے اُس کی دُم چھوٹی پنکھ لمبے جہاں کسی کو غافل پایا کہ اُس نے چوری کی۔ اور اپنے سر میں آنکھیں ایسی مٹکاتا ہے گویا پارے کی دو بوندیں ہیں۔

عَقْفٌ۔ موڑنا، کج کرنا (جیسے تَعْقِیْفٌ ہے)۔

اِنْعِقَافٌ۔ کج ہونا۔

عُقَافٌ۔ بکری کی ایک بیماری جس سے اُس کا پاؤں ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

تَعَقُّفٌ۔ کج ہونا۔

وَعَلَیْہِ عَسْکَنٌ مُّفَلْطَحَۃٌ لَّھَا شَوْکَۃٌ عَقِیْفَۃٌ۔ اُس پر ایک چوڑا کانٹا ہے اور اُس میں ایک کج یا لپٹا ہوا خار ہے (چنار کی طرح)۔

لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیْھَا یَعْنِی الْعُصْرَۃَ اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ۔ بیٹی کا نکاح نہ کرنا (اُس کو روک رکھنا) کسی کو درست نہیں مگر جو بوڑھا ہو کر کج ہو گیا ہو (اُس کی کمر جھک گئی ہو اور ایک بیٹی کے سوا اُس کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو یعنی عُقّافہ (چوگان) کی طرح ٹیڑھا مطلب یہ ہے کہ بہت بوڑھا)۔

عَقٌّ۔ پھاڑنا، چیرنا، بچہ کا عقیقہ کرنا (یعنی ساتویں دن اُس کی طرف سے ایک جانور کاٹنا) اور پر کو مارنا۔

عُقُوْقٌ ۔ نافرمانی کرنا، سرکشی کرنا۔

عَاقٌّ ۔ وہ لڑکا جو ماں باپ کی نافرمانی کرے، اُن سے جُدا ہو جائے۔

اِنْعِقَاقٌ ۔ پھٹ جانا۔

اِنَّهٗ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے عقیقہ کیا۔

كَانَ اَنَسٌ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهٖ الْجَزُوْرَ ۔ انسؓ اپنے بچہ کی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کرتے۔ (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ بیٹے کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہیئے۔ اور بعضوں نے کہا دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اپنی اولاد کا عقیقہ کرتیں اور عقیقہ قربانی کی طرح ہے اُس میں لنگڑی، لولی، اندھی کانی بکری درست نہیں ہے اور عقیقہ کا گوشت بیچنا درست نہیں نہ اُس کی کھال اُس کی ہڈیاں بھی نہ توڑیں (بلکہ گوشت نکال کر ہڈیوں کو دفن کردیں) اور ماں باپ عزیز و اقارب سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور کچھ خیرات بھی کرنا چاہیئے۔ اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اگرچہ ایک پرندے یا مرغی پر ہو۔ اور اونٹ، گائے، بکری بھی درست ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک واجب ہے مگر اصحاب الرائے نے یہ کہا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں ہے انھوں نے اُس حدیث سے دلیل لی ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ حالانکہ اس کا مطلب دوسرا ہے)۔

عَقَّ وَالِدَهٗ فَهُوَ عَاقٌّ ۔ اُس نے اپنے باپ کی نافرمانی کی، عاق ہو گیا۔

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گرو ہے (یعنی قیامت کے دن وہ اپنے باپ کی شفاعت نہ کرے گا جب تک اُس کا عقیقہ نہ کیا جائے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عقیقہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا۔ (عقوق کے معنے والدین سے سرکشی، اُن کی نافرمانی، قطع رحم کرنا، چونکہ عقیقہ اور عقوق کا مادّہ ایک ہے اس لئے آپؐ نے یہ نام بُرا جانا بہتر یہ ہے کہ اُس کو نسیکہ یا ذبیحہ کہیں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عقیقہ کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اصحاب الرّائے نے سمجھا ہے اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے کیوں عقیقہ کرتے اور تمام صحابہ کرام اور سلف صالحین سے عقیقہ اور ولیمہ دونوں منقول ہیں اور کسی نے اُن کو مکروہ نہیں جانا بلکہ واجب یا سنّت سمجھا۔ نہایہ میں ہے کہ عقیقہ اُن بالوں کو بھی کہتے ہیں جو بچّہ کے سر پر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مونڈے اور کاٹے جاتے ہیں)۔

مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهٗ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا ۔ ہر لڑکے کی طرف سے عقیقہ یعنی ایک جانور کا خون بہانا چاہیئے۔

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ۔ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔

عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا ۔ امام حسن اور امام حسین علیہما السّلام کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ ۔ اگر آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو مانگ نکال لیتے۔

نَهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (ماں میں نانی دادی سب داخل ہیں۔ اُن کے ساتھ باپ دادا سے بھی بڑھ کر نیک سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ ماں کا حق باپ سے تین درجہ زیادہ ہے)۔

وَعَدَّ مِنْهَا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کو بیان فرمایا تو ان میں ماں باپ کی نافرمانی بھی بتلائی۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ مَرَّ بِحَمْزَةَ قَتِيْلًا فَقَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ۔ ابوسفیان حضرت امیر حمزہؓ پر گزرا آپ شہید ہو کر پڑے تھے (وحشی نے حربہ پھینک کر دھوکے سے آپ کو شہید کیا) تو کہنے لگا ارے عاق (اپنی قوم کے دشمن) اب مزا چکھ (چونکہ حضرت حمزہؓ نے باپ دادا کا دین چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا اور بدر کے دن قریش کے کافروں کو ابوسفیان کے سسر کو خوب مارا تھا لہٰذا ابوسفیان نے آپ کو عُقَق کہا یعنی عاق نافرمان، سرکش، اپنے عزیزوں کو مارنے والے)۔

مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ عَائِشَةَ مَثَلُ الْعَيْنِ فِي الرَّأْسِ تُؤْذِيْ صَاحِبَهَا وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَعُقَّهَا اِلَّا بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا۔ تم لوگوں اور حضرت عائشہؓ کی مثال ایسی ہے جیسے سر میں آنکھ ہوتی ہے (تو آنکھ حضرت عائشہؓ ہیں اور سر دوسرے لوگ ہیں کبھی آنکھ آدمی کو ستاتی ہے (دکھ دیتی ہے درد کرتی ہے) مگر آدمی اُس کو خراب کرنا نہیں چاہتا بلکہ اُس کو بہتر اور درست کرنا چاہتا ہے، اُس کی خیر خواہی کی فکر میں رہتا ہے۔ (اسی طرح گو جنگ جمل میں جا کر حضرت عائشہؓ نے مومنین کو ستایا مگر مومنین اُن کو اپنی ماں سمجھ کر اُن کی بھلائی اور بہبودی کے خواہاں ہیں)۔

مَنْ اَطْرَقَ مُسْلِمًا فَعَقَّتْ لَهٗ فَرَسُهٗ كَانَ كَاَجْرِ كَذَا۔ جو شخص کسی مسلمان کو نر گھوڑا مانگے پر دے پھر اُس کی گھوڑی حاملہ ہو جائے تو اُس کو اتنا ثواب ملیگا۔

فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ حاملہ گھوڑی (اور مُعِقٌّ فصیح نہیں ہے گو اَعَقَّتْ زیادہ عمدہ ہے بہ نسبت عَقَّتْ کے)۔

عَقَقٌ۔ اور عِقَاقٌ۔ حاملہ ہونا۔

اَعَزُّ مِنَ الْاَبْلَقِ الْعَقُوْقِ۔ نر ابلق گھوڑے سے جس کو حمل ہو زیادہ نادر ہے (یعنی محال اور نایاب ہے کیونکہ نر کو حمل نہیں رہ سکتا، یہ ایک مثل ہے)۔

اِنَّهٗ اَتَاهُ رَجُلٌ مَّعَهٗ فَرَسٌ عَقُوْقٌ۔ ایک شخص آیا اُس کے ساتھ ایک حاملہ گھوڑی تھی یا غیر حاملہ (عقوق دونوں معنے میں آیا ہے اضداد میں سے ہے۔ بعضوں نے کہا یہ فال نیک کے طور پر کہا یعنی حاملہ ہونے والی)۔

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ اِلٰى بُطْحَانَ وَالْعَقِيْقِ۔ تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق کی طرف جائے۔ عقیق ایک نالہ ہے مدینہ کے نالوں میں سے جس میں سے پانی بہتا ہے۔ (دوسری حدیث میں ہے اَلْعَقِيْقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ عقیق ایک برکت والی وادی ہے۔ اور عرب میں کئی موضع ایسے ہیں جن کا نام عقیق ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں ہے اِنَّ الْعَقِيْقَ مِيْقَاتُ اَهْلِ الْعِرَاقِ۔ عقیق عراق والوں کا میقات ہے (یعنی اُن کو وہاں سے احرام باندھ لینا چاہیئے یہ عقیق ایک موضع ہے ذات عرق کے قریب)۔

اَتَانِيْ اٰتٍ بِالْعَقِيْقِ۔ میرے پاس ایک آنے والا (یعنی جبرئیلؑ) عقیق میں آیا۔

اَدْنَى الْعُقُوْقِ اُفٍّ۔ اُف کہنا بھی عقوق کا ادنیٰ درجہ ہے (یعنی ماں باپ کو اُف کا کلمہ بھی نہ کہنا چاہیئے اُف ایک کلمہ ہے جو زبان عرب میں کسی بات کو بُرا سمجھ کر کہا جاتا ہے یعنی افسوس)۔

اَحْرِمْ مِنَ الْعَقِيْقِ۔ عقیق سے احرام باندھ لے (یہ ایران والوں کا میقات ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شیعہ لوگ آج کل جہاں سے احرام باندھتے ہیں اور اُس کو عقیق سمجھتے ہیں وہ عقیق نہیں ہے بلکہ عقیق کے محاذی ہے)۔

كَانَ يَتَخَتَّمُ بِالْعَقِيْقِ۔ آپ عقیق کی انگشتری پہنتے (وہ ایک مشہور پتھر ہے جو یمن کے ملک میں بہت ہوتا ہے اُس کے نگینے بناتے ہیں)۔

يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِالْعَقِيْقِ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ جَبَلٍ اَقَرَّ

لِلّٰہِ بِالتَّوْحِیْدِ اِیْمَانًا وَدَانَ لِمُحَمَّدٍ بِالنُّبُوَّۃِ وَ لَکَ بِالْوَصِیَّۃِ وَلِوُلْدِکَ بِالْاِمَامَۃِ وَلِشِیْعَتِکَ بِالْجَنَّۃِ وَلِاَعْدَائِکَ بِالنَّارِ۔ علیؓ! عقیق کی انگشتری پہن۔ عقیق پہلا پہاڑ ہے جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوّت کو مانا اور تجھ کو پیغمبر کا وصی تسلیم کیا اور امامت تیری اولاد میں تسلیم کی اور تیرے شیعہ کے لئے بہشت اور تیرے دشمنوں کے لئے دوزخ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اُس کی صحت کے وہی ذمہ دار ہیں)۔

عَقْلٌ ۔ روک رکھنا، باندھنا۔

مُعَاقَلَۃٌ ۔ عقل آزمائی کرنا۔

عَقَلَ الْغُلَامُ ۔ بچہ سیانا ہوگیا۔

تَعَقُّلٌ ۔ سمجھنا، عقل مند ہونا۔

اِعْقَالٌ ۔ ایک سال کی زکوٰۃ واجب ہونا۔

اِعْتِقَالٌ ۔ باندھنا، قید کرنا۔

عَقْلٌ ۔ دیت (خون بہا) کو بھی کہتے ہیں (اُس کی جمع عُقُوْلٌ ہے)۔

عَاقِلَۃٌ ۔ ددھیال کے رشتہ والے جو قاتل کی طرف سے دیت دیتے ہیں۔

اَلدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ ۔ دیت قاتل کے ددھیالی رشتہ داروں کو دینی ہوگی۔

لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ عَمْدًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا صُلْحًا وَّلَا اِعْتِرَافًا ۔ ددھیالی رشتہ دار قتل عمد کی دیت نہ دیں گے (بلکہ قاتل سے قصاص لیا جائے گا یا خاص اپنے مال سے اُس کو دیت دینا ہوگی) اور اسی طرح قاتل کے کُنبے والے دیت نہ دیں گے جب قاتل اور مقتول کے ورثاء آپس میں کچھ صلح ٹھہرالیں (یعنی خطا کی جنایات میں) اسی طرح جب قاتل یا جانی کسی جنایت کا خود بخود اقرار کرے اور اُس کا ثبوت شہادت سے نہ ہو اگر وہ دعویٰ کرے کہ یہ جنایت بطریق خطا تھی جب بھی اُس کی دیت وہ خود دے گا کُنبے والے کچھ نہ دیں گے۔ اسی طرح اگر غلام کوئی جنایت کرے تو اُس کے مالک پر دیت نہ ہوگی بلکہ وہ خود اُس کا ذمہ دار ہوگا اُس کے بدلے یا تو قتل کیا جائے گا یا بیچا جائے گا امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر آزاد شخص کسی غلام کو مار ڈالے یا اُس کو زخم پہنچائے تو جانی کے کُنبے والے اُس کی دیت نہ دیں گے بلکہ وہ خاص اپنے مال میں سے دیت ادا کرے گا۔ اور کلام عرب کے موافق یہی مطلب ہے ابن ابی لیلےٰ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مطلب کلام عرب کے موافق نہیں ہے اگر وہ مطلب ہوتا تو یوں کہنا چاہئے تھا لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَۃُ عَلٰی عَبْدٍ حالانکہ حدیث میں لَا تَعْقِلُ عَبْدًا ہے۔

کَتَبَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَّالْاَنْصَارِ کِتَابًا فِیْہِ اَلْمُہَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَیْشٍ عَلٰی رِبَاعَتِہِمْ یَتَعَاقَلُوْنَ بَیْنَہُمْ مَعَاقِلَہُمُ الْاُوْلٰی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے لئے ایک فرمان لکھا اُس میں یہ تھا کہ قریش کے مہاجرین اپنے مرتبہ اور حال پر بدستور قائم رہیں گے اور جیسے اگلے زمانہ میں دیت لیتے رہے اُسی طرح لیتے دیتے رہیں۔

اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَیْنَنَا ۔ (حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میرے چچا کے بیٹے کو ایک زخم ایسا لگایا گیا ہے جس سے ہڈی نمایاں ہوگئی (ایسے زخم کو عربی میں موضحہ کہتے ہیں) حضرت عمرؓ نے کہا تو گاؤں اور شہر والا ہے یا جنگل میں رہنے والا اُس نے کہا میں جنگل والوں میں ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا) ہم ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں کی (ہلکے زخموں کی جیسے دانت توڑنے یا اُنگلی کاٹنے کی جن کی دیت ثلث سے کم ہو) کُنبے والوں سے دیت نہیں دلاتے (مطلب یہ ہے کہ ایسے خفیف زخموں میں بستی والے جنگل والوں کی طرف سے اور جنگل والے بستی والوں کی

طرف سے ذمہ دار نہ ہوں گے (بلکہ مجرم خود اپنے مال میں سے ادا کرے گا)۔

اَلْمَرْأَةُ تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰی ثُلُثِ دِیَتِهَا۔ دیت کی تہائی تک میں عورت اور مرد برابر ہیں (یعنی جن زخموں میں ثلث دیت یا اُس سے کم دینا ہوتا ہے اُس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں دونوں کی دیت یکساں ہے البتہ جن زخموں میں ثلث دیت سے زائد دینا لازم ہے اُس میں عورت کی دیت مرد کے نصف ہے)۔

فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِیْهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ۔ کچھ لوگوں نے سجدہ کرکے اپنی جان بچانا چاہی (تاکہ مسلمان سمجھ کر نہ ماریں) لیکن جریر نے جلدی کرکے اُن کو مار ڈالا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آدھی دیت دلائی (آدھی دیت اس واسطے کہ اُن کا بھی یہ قصور تھا کہ کافروں کے ساتھ رہے تو گویا اپنی جنایت اور دوسرے کی جنایت سے ہلاک ہوئے)۔

فَعَقَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

اَلْعَقْلُ وَفِکَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔ (حضرت علی رضؓ کے پاس جو کتاب تھی اس میں) دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کے مسائل تھے اور یہ حکم بھی تھا کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا (قصاص کے سوا دوسری سزا اُس کو حاکم اسلام دے سکتا ہے)۔

کَتَبَ عَلٰی کُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ۔ آپ نے ہر بطن پر اُس کی دیت لکھوا دی (بطن قبیلہ سے اتر کر اور فخذ سے اوپر ہے اُس کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)۔

اَنَا دَا اللّٰهِ عَاقِلُهٗ۔ قسم خدا کی میں اُس کی دیت ادا کروں گا۔

اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَةِ الْقَتِیْلِ وَاِنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَیْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا یَرِثُ الْقَاتِلُ شَیْئًا۔ دیت کا مال جو آئے گا وہ مقتول کے وارثوں میں بطور ترکہ تقسیم ہوگا اور عورت اگر خون کرے تو اُس کے ددھیال والے دیت ادا کریں گے (یا عورت کی دیت بھی اُس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی) لیکن قاتل کو اُس میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ (گو وہ بھی مقتول کا وارث ہو کیونکہ قتل موجب حرمان ارث ہے)۔

لِتَشْدِیْدِ الْعَقْلِ۔ دیت کو سخت اور مشکل کرنے کے لئے۔

اِمَّا اَنْ یُّعْقَلَ اَوْ یُقَادَ۔ یا تو دیت ادا کی جائے یا قصاص لیا جائے (یعنی قتل عمد میں اگر وارث دیت لینے پر راضی ہو جائے تو قاتل دیت ادا کرے اگر دیت پر راضی نہ ہو نہ خون معاف کرے بلکہ قصاص چاہے تو قصاص لیا جائے)۔

لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُس کے لئے اُن سے لڑوں گا۔ بعضوں نے کہا عِقَالٌ سے ایک سال کی زکوٰۃ مراد ہے ایک روایت میں عَنَاقًا ہے یعنی بکری کا بچہ۔

اِنَّهٗ کَانَ یَاْخُذُ مَعَ کُلِّ فَرِیْضَةٍ عِقَالًا وَّرِوَاءً فَاِذَا جَاءَتْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ بَاعَهَا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهَا۔ حضرت عمر رضؓ زکوٰۃ کے جانوروں کے ساتھ اُس کے مالک سے ایک باندھنے کی رسّی اور ایک بیٹھ پر بوجھ لادنے کی یا دو جانوروں کو ملا کر باندھنے کی رسّی لیتے جب وہ

جانور مدینہ پہنچ جاتے تو اُن رسّیوں کو بیچ کر اُن کی قیمت خیرات کر دیتے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ عَلَى الصَّدَقَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْمُرُ الرَّجُلَ إِذَا جَاءَ بِفَرِيْضَتَيْنِ أَنْ يَّأْتِيَ بِعِقَالَيْهِمَا وَقِرَانَيْهِمَا۔ محمد بن مسلمہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ کی تحصیل کیا کرتے تو جب کوئی شخص دو جانور لاتا تو اُس کو حکم دیتے کہ اُن کے پاؤں باندھنے کی رسّی اور دو جانوروں کو ملاکر باندھنے کی رسّی بھی لے کر آئے۔

اِنَّهٗ أَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَلَمَّا أَحْيَا النَّاسُ بَعَثَ عَامِلَهٗ فَقَالَ اعْقِلْ عَنْهُمْ عِقَالَيْنِ فَاقْسِمْ فِيْهِمْ عِقَالًا وَّائْتِنِيْ بِالْآخَرِ۔ حضرت عمر رض نے قحط کے سال میں زکوٰۃ لینا موقوف رکھا جب دوسرے سال بارش ہوئی اور قحط جاتا رہا تو آپ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار کو روانہ کیا اور اس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں سے دو سال کی زکوٰۃ وصول کر (ایک سال حال کی اور ایک سالِ گذشتہ کے بقایا کی) پھر ایک سال کی وہیں انہی لوگوں میں جو محتاج ہوں تقسیم کر دے اور ایک سال کی زکوٰۃ میرے پاس لے کر آ۔

سَعٰى عِقَالًا فَلَمْ يَتْرُكْ لَنَا سَبَدًا
فَكَيْفَ لَوْ قَدْ سَعٰى عَمْرٌو عِقَالَيْنِ

(معاویہ نے اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان کو بنی کلب سے زکوٰۃ لینے پر مامور کیا اُس نے اُن پر ظلم کیا (زیادہ ستانی کی) تب ابن اعداء کلبی نے یہ شعر کہا) یعنی عمرو نے ایک سال کی زکوٰۃ وصول کی تو ہمارے لئے کچھ نہ چھوڑا اگر دو سال کی زکوٰۃ لیتا تب کیا حال ہوتا (جب تو گھر ہی لُٹ جاتا)۔

نَشْطًا لِعِقَالٍ۔ رسّی سے چھوٹ جانے کی خوشی۔

عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالَيْنِ۔ میں نے دو رسّیاں لیں۔

اَلْقُرْآنُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا یا **عُقْلِهَا**۔ قرآن سینہ میں سے اُس سے بھی جلد نکل جاتا ہے جتنا جلد جانور رسّی میں سے چھوٹ کر بھاگ جاتے ہیں (یعنی اگر قرآن پڑھتے نہ رہو تو جلد بھول جاتا ہے)۔

فَعَقَلَهٗ رَجُلٌ۔ ایک شخص نے اُس کو پکڑ لیا، اُس پر سوار ہو گیا۔

كَانُوْا يَنْحَرُوْنَ الْبَدَنَةَ مَعْقُوْلَةَ الْيُسْرٰى۔ وہ اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر اُس کو نحر کرتے۔

كَالْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ۔ پاؤں بندھے ہوئے اونٹ کی طرح۔

وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ۔ وہ اونٹنیاں صحن میں بندھی ہوئی ہیں (یہ اُن شعروں کا ایک مصرعہ ہے جو گانے والی نے گائے تھے اور حضرت حمزہ رض کو جو شراب خواری کے جلسہ میں تھے اُن کو نحر کرنے کے لئے ترغیب دی تھی یہ قصہ مشہور ہے شروع کا مصرعہ یہ ہے ع الا یا حمز بالشرف النواء)۔

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَا سَلْعٍ بِمُخْتَلَفِ التِّجَارِ

(یہ ان بیتوں میں سے ایک بیت ہے جو حضرت عمر رض کو کسی نے لکھ کر بھیجی تھیں) کچھ اونٹنیاں ہیں جو باندھ کر جمع کی جاتی ہیں سلع پہاڑ کے پیچھے مختلف ذاتوں اور رنگوں کی۔ (مطلب یہ ہے کہ وہاں کچھ عورتیں ہیں جن کے خاوند اُن کو باندھ کر اُن سے صحبت کرتے ہیں جیسے اونٹنی کو جفتی کے وقت باندھ دیتے ہیں) آگے ایک مصرعہ یہ بھی ہے ع **يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدَةُ مِنْ سُلَيْمٍ** جعدہ جو قبیلۂ سلیم کا ایک شخص ہے وہ بھی اُن سے جماع کرتا ہے (پہلے خاوند صحبت کرتے ہیں پھر وہ کرتا ہے)۔

إِنَّ الْمُلُوْكَ مِنْ حِمْيَرَ مَلَكُوْا مَعَاقِلَ الْأَرْضِ

دَفَرَارَهَا۔ حمیر کے بادشاہ تمام زمین کے قلعوں اور چشموں کے مالک ہو گئے یا تمام بلندی اور پستی کے مالک ہو گئے۔

لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا (قیامت کے قریب) کہ اسلام کا دین سمٹ کر ملک حجاز میں پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے (وہاں جاکر اپنی جان بچاتی ہے اسی طرح اخیر زمانہ میں کفر اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ مسلمانوں کو سوا حجاز کے دوسرے کسی ملک میں رہنا دشوار ہوگا اور دنیا کے تمام مسلمان سمٹ کر ملک حجاز میں یعنی مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ میں آرہیں گے)۔

فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا۔ دمشق (جو ملک شام کا مشہور شہر ہے) مسلمانوں کا قلعہ ہوگا اور پناہ کی جگہ لڑائیوں سے اور ان کا ڈیرہ ہوگا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ فسطاط سے مراد شہر ہے جو لوگوں کو جمع کرے)۔

وَاعْتَقَلَ خَطِّيًّا۔ ایک برچھا ران کے تلے رکھا۔

اِعْتِقَالُ الرُّمْحِ۔ یہ ہے کہ گھوڑے کا سوار برچھے کو ران کے تلے رکھ کر اس کا آخری حصہ زمین پر گھسٹتا ہوا رہنے دے۔

مَنِ اعْتَقَلَ الشَّاةَ وَحَلَبَهَا وَاَكَلَ مَعَ اَهْلِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ۔ جو شخص بکری کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے درمیان رکھ کر اس کا دودھ دوہے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے وہ غرور اور تکبر سے پاک ہوا۔

فَاَمَرَتْهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً۔ اس عورت نے ان کو حکم دیا انھوں نے ایک بکری کو تھاما (اس کا پاؤں اپنی پنڈلی اور ران کے بیچ میں رکھا)۔

الْمُخْتَصُّ بِعَقَائِلِ كَرَامَاتِهٖ۔ عمدہ کرامات سے خاص تمام فضائل سے موصوف۔ (عقائل جمع ہے عقیلہ کی یعنی عمدہ اور نفیس عورت پھر ہر نفیس اور پاکیزہ چیز کو کہنے لگے)

اَحَبُّ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاَبْلَهُ الْعَقُوْلُ۔ سب بچوں میں ہم کو وہ بچہ پسند ہے جو ظاہر میں بھولا بھالا معلوم ہو لیکن (باطناً) عقلمند ہو (مطلب یہ ہے کہ شریر اور چلتا پرزہ نہ ہو، مزاج میں سکون اور اعتدال ہو، لوگ اس کو بے وقوف سمجھیں مگر وہ در باطن عقل سے بھرا ہو)

تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَا بَارِئُهَا۔ یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے پیدا کرنے والے نے (یعنی پروردگار نے) تباہ کرنا چاہا (ان کی سمجھ ہی میں حق بات نہیں آتی عقل سے زور لگاتے ہیں مگر یہ عقل ان کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاتی ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں برائی لکھ دی ہے)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُسَمّٰى ذُوالْعُقَّالِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ذوالعقال کہتے تھے (عقال ایک بیماری ہے جو گھوڑوں کے پاؤں میں ہو جاتی ہے (یعنی موچ) اس گھوڑے کا نام ذوالعقال اس لئے رکھا گیا تھا کہ اس کو نظر نہ لگے)۔

ثُمَّ يَأْتِي الْخِصْبُ فَيُعَقِّلُ الْكَرْمُ۔ پھر ارزانی کا موسم آئے گا اور انگور چینے نکالے گا۔ (انگور کے دانوں کو عقیلی کہا یعنی چینا)۔

لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِالْاِسْلَامِ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے ماں باپ کی شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کو ہوش آنے سے پہلے وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

اِعْقِلْ يَا اَبَاذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ۔ اے ابوذرؓ اس کے بعد جو تجھ سے کہا جائے گا اس کو خوب سمجھ لے (غور اور فکر کر)۔

وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ۔

آدمی کو قیامت کے دن اُس کی عقل ہی کے موافق بدلہ ملیگا
(عقل ہی ایسا جوہر ہے جس سے آدمی کو دوسرے حیوانات
پر شرف ہے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور
بزرگی عقل ہی کی وجہ سے ہوتی ہے)۔

لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ۔ تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی
نہیں ہے (ہر کام کا انجام دیکھ کر اُس کے لئے سامان کرنا
یہ تدبیر ہے جو شخص تدبیر میں قاصر رہے گا وہ خدائی قانون
کے بموجب کامیاب نہ ہوگا یہ تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف
نہیں ہے بلکہ عین تقدیر ہے اور صرف تقدیر پر شاکر ہو کر
بیٹھ رہنا سفاہت اور نادانی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت
ہے)۔

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ
نے عقل کو پیدا کیا۔ (چونکہ وہ ساری مخلوقات میں اشرف
اور اعلیٰ ہے)۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ قَالَ لَہٗ قُمْ مَّا خَلَقْتُ خَلْقًا
خَیْرًا مِّنْکَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اُس سے
فرمایا اُٹھ میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی (عقل
کی دو قسمیں ہیں ایک تو طبعی یعنی وہ قوتِ تمیز اور معرفت
اور انجام بینی اور ادراک معقولات جو اللہ تعالیٰ نے بدوِ فطرت
سے ہر ایک انسان میں ایک مقدار سے رکھی کسی میں
زیادہ کسی میں کم اُس کو عقل مطبوع بھی کہتے ہیں۔ دوسرے
کسبی یعنی وہ معرفت جو عقلاء کی صحبت یا تحصیل علم
یا مختلف تجربوں سے آدمی کو حاصل ہوتی ہے)۔

مَا کَسَبَ اَحَدٌ شَیْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ
یَھْدِیْہِ اِلَی ھُدًی۔ (اس حدیث میں عقل کسبی
مراد ہے یعنی) کسی آدمی کی کمائی اُس کی عقل سے بہتر نہیں
ہے جو اُس کو سیدھا راستہ سمجھائے۔

فَوَاللّٰہِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِیْ۔ خدا کی قسم مجھ کو نماز
کا بھی ہوش نہ رہا۔ (کہ میں نے کیسی پڑھی یا کتنی رکعتیں
پڑھیں)۔

مَجَّۃً عَقَلْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کُلّی
میرے مُنہ پر مارنا مجھ کو اب تک یاد ہے۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُہٗ۔ اُس کی زبان بند ہوگئی۔

اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْکَلَامُ۔ جب عقل پوری
ہوتی ہے تو کلام کم ہوجاتا ہے (یعنی عاقل آدمی کم گو
ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک بات سوچ سمجھ کر بات
کرتا ہے بے تحاشا بک بک نہیں کرتا)۔

نَوْمُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ سَھَرِ الْجَاھِلِ۔
عقلمند شخص کا سونا جاہل کی بیداری سے بڑھ کر ہے
(کیونکہ عقلمند اس لئے سوتا ہے کہ اُس کے دماغ اور
اعضاء کو راحت حاصل ہو اور وہ از سرِ نو نیک کاموں اور
تحصیل علم و ہنر کے لئے تیار ہو جائے اور جاہل گو
جاگتا بھی ہو مگر اُس کا جاگنا سونے سے بدتر اور
بے فائدہ بے کار ہے۔ یا عاقل آدمی سونے کی حالت
میں بھی اپنے آپ کو دشمنوں سے بچانے کی تدبیر کرکے
سوئے گا لیکن جاہل بیداری میں دشمنوں کے فریب
میں آکر تباہ اور ہلاک ہوگا)۔

لَیْسَ بَیْنَ الْاِیْمَانِ وَالْکُفْرِ اِلَّا قِلَّۃُ
الْعَقْلِ۔ ایمان اور کفر میں عقل کی کمی اور بیشی کا فرق ہے
(کافر عقل سے کام نہیں لیتا اگر اُس کی عقل کامل ہوتی تو
کبھی شرک نہ کرتا نہ تین تین خداؤں کا قائل ہوتا نہ خدا کے
وجود کا انکار کرتا)۔

اَلْعَقْلُ غِطَاءٌ سَتِیْرٌ۔ عقل ایک پردہ ہے عیبوں
کو ڈھانکنے والا (بقول شخصے "عیب کردن راہم
ہنر می باید")۔

اَلْعَقْلُ شَرْعٌ مِّنْ دَاخِلٍ وَّالشَّرْعُ عَقْلٌ مِّنْ
خَارِجٍ۔ عقل گویا باطنی شریعت ہے اور شریعت گویا

خارجی عقل ہے (کہتے ہیں کہ چالیس برس کی عمر میں عقل کا کمال ہوتا ہے)۔

لِسَانُ الْعَاقِلِ وَرَاءَ قَلْبِہٖ۔ عقلمند کی زبان اُس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے (پہلے دل میں سوچ بچار کر لیتا ہے پھر زبان سے بات نکالتا ہے اور بے وقوف شخص بغیر سوچے سمجھے بات مُنہ سے نکال بیٹھتا ہے پھر نادم اور شرمندہ ہوتا ہے)۔

لَا نَجَاةَ اِلَّا بِالطَّاعَةِ وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالتَّعَلُّمُ بِالْعَقْلِ۔ آدمی کو آخرت میں (مکت) نجات بغیر اطاعت اور عبادتِ الٰہی کے حاصل نہیں ہوسکتی اور عبادت بغیر علم کے درست نہیں ہوتی (کیونکہ عابد جاہل کو شیطان گمراہی کے کنوئیں میں گرا دیتا ہے) اور علم بغیر سیکھے اور محنت کئے حاصل نہیں ہوسکتا (مال و دولت سعی سفارش بخت و اتفاق سے بھی حاصل ہوجاتی ہے مگر علم میں سفارش نہیں چل سکتی "ہیچ علم چوں شمع باید گداخت") اور علم کا سیکھنا بغیر عقل کے نہیں ہوسکتا (عقل ہوتی ہے تو علم کے فوائد آدمی معلوم کرتا ہے اُس کے لئے محنت اور مشقت اُٹھاتا ہے۔ ایک شخص کا قول ہے "یک من علم را دہ من عقل می باید")

عَقَلَ عَنِ اللّٰہِ۔ اللہ کی طرف سے اُس کو سمجھ حاصل ہوئی (یعنی قرآن اور حدیث سے)۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰہِ اِعْتَزَلَ عَنْ اَھْلِ الدُّنْیَا۔ جس شخص کو (اللہ نے عقل دی ہو وہ دنیا داروں (بے وقوفوں) سے (جو دنیا میں غرق ہو کر آخرت سے غافل ہوگئے ہیں) الگ رہے گا۔ (ایسا نہ ہو اُن کی صحبت سے وہ بھی دنیا میں پھنس جائے)۔

اِعْقِلُوا الْخَبَرَ اِذَا سَمِعْتُمُوْہُ عَقْلَ رِعَایَةٍ لَا عَقْلَ رِوَایَةٍ فَاِنَّ رُوَاةَ الْعِلْمِ کَثِیْرٌ وَرُعَاتَہٗ قَلِیْلٌ۔ جب تم کوئی حدیث سنو تو اُس میں غور کرو (کہ وہ قرآن یا دوسری صحیح احادیث کے خلاف تو نہیں ہے اور اُس میں برخلاف عقل سلیم مبالغہ تو نہیں ہے) کیونکہ حدیث کے روایت کرنے والے بہت ہیں اور سمجھ کر اُس میں غور کرنے والے (صحیح کو باطل اور موضوع سے جُدا کرنے والے) کم ہیں۔

اَلتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْعَقْلِ۔ سب سے دوستی رکھنا (کسی سے دشمنی نہ کرنا) عقل کا آدھا حصہ ہے (یعنی دوست دشمن سب سے حسن معاشرت اور سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیئے اور حتی المقدور کسی کا دل دُکھا کر اُس کو دشمن بنا لینے سے احتراز کرنا چاہیئے)۔

جَارِیَتَانِ افْتَضَّتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی بِاِصْبَعِھَا فَقَضٰی عَلَی الَّتِیْ فَعَلَتْ عَقْلَھَا۔ ایک چھوکری نے دوسری چھوکری کی بکارت انگلی سے زائل کی پھر وہ مرگئی تو یہ چھوکری اُس کی دیت دے گی۔

عَقِیْلُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔ حضرت علی رض کے بھائی تھے۔ یہ جعفر طیار سے دس برس بڑے تھے۔

مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ۔ ایک صحابی ہیں۔ کذا فی مجمع البحرین۔

عقم

عَقْمٌ یا عُقْمٌ۔ بانجھ ہونا، بانجھ کرنا۔

عَقْمٌ۔ خاموش رہنا۔

تَعْقِیْمٌ۔ بانجھ کرنا، خاموش کرنا

مُعَاقَمَةٌ۔ جھگڑا کرنا، بمعنے مُخَاصَمَةٌ ہے۔ اور

اِعْقَامٌ بانجھ کرنا

عُقَامٌ اور عَقِیْمٌ۔ جس کی اولاد نہ ہو۔

سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِیْمٍ۔ سانولی کالی عورت جو جننے والی ہو، گوری خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔

اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَةُ الَّتِیْ یُقْتَطَعُ بِھَا مَالُ الْمُسْلِمِ تَعْقِمُ الرَّحِمَ۔ جھوٹی قسم جس سے کسی مسلمان کا مال مار لیا جائے عورت کے رحم کو بانجھ کرتا ہے (ایسے شخص کا نام

مِٹ جاتا ہے اُس کی آل اولاد نہیں رہتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کا ناطہ رشتہ قطع ہوجاتا ہے کوئی اُس سے سلوک نہیں کرتا۔ دغاباز سے سب نفرت کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَظْھَرُ لِلنَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَخِرُّ الْمُسْلِمُوْنَ لِلسُّجُوْدِ وَتُعْقَمُ اَصْلَابُ الْمُنٰفِقِیْنَ فَلَا یَسْجُدُوْنَ۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں پر ظاہر ہوگا (تجلی کرے گا سب لوگ اُس کو دیکھیں گے) پھر جو دل سے مومن تھے وہ سجدے میں گر پڑیں گے اور منافقوں کے جوڑ اکڑ جائیں گے وہ سجدہ نہ کر سکیں گے (مَعَاقِمُ، مَفَاصِلُ یعنی جوڑ)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ بے فائدہ آندھی، جس سے نہ درخت کو نشوونما ہو نہ پانی برسائے بلکہ زراعت کو تباہ کردے۔

یَوْمٌ عَقِیْمٌ۔ جس دن میں خیر و برکت نہ ہو۔ (امام محمد باقرؒ نے فرمایا)۔

رِیْحٌ عَقِیْمٌ۔ قوم عاد پر بھیجی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا کے فرشتہ کو یہ حکم دیا تھا کہ انگوٹھی کے حلقہ برابر اُس کو نکالے لیکن ہوا سرکشی کرکے بیل کے نتھنوں برابر نکل پڑی اور اُس نے عاد کی قوم کو تباہ کردیا۔

اَلْمُلْکُ عَقِیْمٌ۔ بادشاہت بانجھ ہے (یعنی بادشاہت حاصل کرنے کے لئے باپ بیٹے کی پرواہ نہیں کرتا نہ بیٹا باپ کی بلکہ بیٹا باپ کو مار کر خود بادشاہ بنتا ہے)۔

عَقَنْقَلٌ۔ کشادہ میدان، بڑا ٹیلہ ریت کا۔ بدر کے قصہ میں اس کا ذکر ہے۔

عَقْوٌ۔ بلند ہونا، بُرا جاننا۔

تَعْقِیَةٌ۔ گرد ہونا، بلند ہونا۔

عَقْوَةٌ۔ ایک درخت ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ یَاْمَنُ مَنْ اَمْسٰی بِعَقْوَتِہٖ۔ مومن وہ ہے جس کے احاطہ میں ہر شخص امن سے شام کرے۔

عَقْوَةٌ۔ گھر کے گرداگرد، اور قرب و جوار۔

عَقْیٌ۔ بُرا جاننا، بچہ کو گھٹی پلانا، اُس کے پیٹ کا کالا مادہ نکالنے کے لئے جیسے تَعْقِیَةٌ ہے۔

اِعْقَاءٌ۔ تلخ ہونا، تلخی کی وجہ سے منہ سے نکال کر پھینکنا۔

اِعْتِقَاءٌ۔ رُکنا، کنوئیں کو اِدھر اُدھر کھودنا جب تہہ میں پانی نکالنا نہ ہوسکے۔

عِقْیَانٌ۔ خالص سونا، کندن۔

اِذَا عَقَی حَرُمَتْ عَلَیْهِ وَمَا وَلَدَتْ۔ (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اگر ایک عورت نے ایک بچہ کو ایک ہی بار دودھ پلایا تو کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا) جب بچہ اپنے پیٹ سے کالا کالا مادہ نکالے تو وہ عورت اور اُس کی اولاد اُس پر حرام ہوگئی (کیونکہ بچہ نے جب یہ کالا لزج مادہ پیٹ سے نکالا تو معلوم ہوا کہ دودھ اُس کے پیٹ میں پہنچ گیا اور ہضم ہوگیا)۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَفْتَحَ عَلَیْھِمْ مَعَادِنَ الْعِقْیَانِ۔ اگر اللہ چاہتا کندن سونے کی کانیں اُن کے لئے کھول دیتا۔

لَا تَکُنْ حُلْوًا فَتُسْتَرَطَ وَلَا مُرًّا فَتُعْقٰی۔ نہ تو اتنا شیریں اور نرم مزاج بن کو لوگ تجھ کو نگل جائیں (ایک لقمہ بنالیں اور حلق سے اُتارلیں) اور نہ اتنا تلخ بن کر منہ سے نکال نکال کر پھینکیں (سخت تلخی کی وجہ سے۔ بلکہ اس شعر پر عمل کر۔ ع درشتی و نرمی بہم در بہ است)

کَانَ اَوْتَادُھَا مِنْ عِقْیَانِ الْجَنَّةِ۔ حضرت جبرئیلؑ جو خیمہ حضرت آدم علیہ السلام کے لئے لائے تھے اُس کی میخیں خالص سونے کی تھیں۔

باب العین مع الکاف

عَکَبٌ۔ ہونٹ اور جبڑے موٹے ہونا، پاؤں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا

عُکْرُوْبٌ۔ ٹھہر جانا، جوش مارنا، ازدحام کرنا۔

تَعَکُّبٌ۔ دھوئیں دار ہونا۔
تَعَکُّبٌ۔ سوار ہونا
اِعْتِکَابٌ۔ پھیلنا، اُڑنا، اڑانا۔
عَاکُوبٌ۔ غبار جیسے عُکَابٌ ہے۔
عِکَابٌ۔ مکڑیاں۔
عَکَبٌ۔ ٹھنگنا، موٹا، شریر جن یا آدمی،
عَنْکَبُوْتٌ۔ مکڑی۔ عَنَاکِبُ اُس کی جمع ہے۔
یَکْفِی الْعَنْکَبُوْتَ فَخْرًا وَّشَرَفًا نَسْجُهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مکڑی کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غار پر (یعنی غار ثور پر جس میں آپؐ ابوبکر صدیقؓ سمیت جاکر چھپے تھے) جالا تنا تھا۔

عکد۔ پناہ لینا، قادر کرانا۔
عَکَدٌ۔ موٹا ہونا۔
اِعْکَادٌ۔ پناہ لینا۔
اِعْتِکَادٌ۔ لازم کرلینا۔
اِسْتِعْکَادٌ۔ موٹا ہونا۔
عَکَادٌ۔ ایک پہاڑ ہے زبید کے قریب۔
عَکِدٌ۔ موٹا اور سوکھا درخت اُدپر نکلے۔
اِذَا قُطِعَ اللِّسَانُ مِنْ عَکَدَتِهٖ فَفِیْهِ کَذَا۔ اگر زبان جڑ سے کاٹ ڈالی جائے تو اُس میں اتنی دیت دینا ہوگی۔
عَکَدَةٌ۔ زبان کی جڑ کی گرہ یا دل کی جڑ (بعضوں نے کہا بیچ کا حصہ۔ اور نہایہ میں اُس کو عُکْدَةٌ بضم عین اور سکون کاف لکھا ہے مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔)
عُکْدَةٌ کے معنی ہڈی اور مغز اور توانائی اور سوراخ سوسمار کے لکھے ہیں۔
عُکْدُ کُلِّ شَیْءٍ۔ ہر چیز کا بیچا بیچ۔

عکر۔ دوبارہ حملہ کرنا، لوٹ جانا، مڑجانا۔
عِکْرٌ۔ ذات، اصل۔
اِعْتِکَارٌ۔ مل جانا، تاریک ہونا، لڑائی میں ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔
تَعْکِیْرٌ۔ تلچھٹ مل جانا، شربت یا روغن میں پانی کو گدلا کرنا۔
تَعَاکُرٌ۔ باہم نیزہ بازی کرنا۔
تَعَکُّرٌ۔ لوہے دار لکڑی پر ٹیکا دینا۔
اِعْکَارٌ۔ تلچھٹ ملا دینا، رات بہت تاریک ہونا، ایک میں ایک ملجانا۔
عَکَرَةٌ۔ پانچسو یا ساٹھ اونٹوں سے زیادہ ہونا، پچاس سے سو اونٹ تک، تلوار کا زنگ، تلچھٹ۔
اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ لَا الْفَرَّارُوْنَ۔ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو نہ کہ بھاگ جانے والے۔ عَکَرَ اور اِعْتَکَرَ جب کوئی لڑائی سے مُنہ موڑ کر پھر دوبارہ حملہ کرے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کافروں کے مقابلہ سے اس لئے بھاگے کہ کسی دوسرے لشکر میں شریک ہوکر قوت حاصل کرے یا کافروں کو ہلاکت کے مقام پر لے آئے (مثلاً جہاں سرنگ لگی ہو) پھر دوبارہ مقابلہ کرے تو اُس پر کچھ گناہ نہ ہوگا۔
اِنَّ رَجُلًا فَجَرَ بِامْرَأَةٍ عَکْوَرَةٍ۔ ایک شخص نے زبردستی ایک عورت کو داب لیا۔ اُس سے بدکاری کی۔
فَعَکَرَ عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهٗ ثُمَّ عَکَرَ عَلَی الْاُخْرٰی فَنَزَعَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُهُ الْاُخْرٰی۔ جنگ احد میں پتھروں کی مار سے زرہ کے دو چھلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار میں گھس گئے تھے اور آپؐ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ نے ایک چھلے کو دانت سے پکڑ کر نکالا وہ دانت گر گیا پھر دوسرے چھلے کو دوسرے دانت سے پکڑ کر نکالا وہ بھی

گر گیا۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلٍ لَّہٗ عَکَرَۃٌ فَلَمْ یَذْبَحْ لَہٗ شَیْئًا۔ ایک شخص پر سے وہ گزرے جس کے پاس پچاس سے ستر یا ستر تک اونٹ تھے لیکن اُس نے اُن کے لئے کوئی جانور نہیں کاٹا (اُن کی ضیافت نہیں کی)۔

وَعَلَیْہِ عَکَرَۃٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اُن پر مشرکوں کا ایک جھنڈ تھا (یہ اعتکار سے نکلا ہے بمعنے ازدحام اور ہجوم)۔

عِنْدَ اعْتِکَارِ الضَّرَائِرِ۔ مختلف کاموں کے ہجوم کے وقت۔

ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی عِکْرِہِمْ عِکْرِ السُّوْءِ۔ آخر اپنی اصل کی طرف لوٹ گئے جو خراب تھی (یعنی اپنے خراب دین کی طرف)۔

عَادَتْ لِعِکْرِہَا لَمِیْسُ۔ (یہ ایک مثل ہے)۔ لمیس اپنی اصل کی طرف لوٹی۔ بعضوں نے کہا عِکْر کے معنے دیدن اور طریق اور عادت۔ ایک روایت میں عَکَرِہِم ہے یعنی اپنے تلچھٹ اور میل کچیل کی طرف لوٹ گئے۔

اِنَّا نَطْرَحُ فِیْہِ الْعَکَرَ۔ ہم اُس میں تیل کا تلچھٹ ڈالتے ہیں یا شراب کا۔

اَلنَّبِیْذُ الَّذِیْ یُجْعَلُ فِیْہِ الْعَکَرُ فَیَغْلِیْ حَتّٰی یُسْکِرَ حَرَامٌ۔ کھجور یا انگور کا شربت اگر اُس میں شراب کی تلچھٹ ملادی جائے اور وہ جوش مارنے لگے تو اُس کا پینا حرام ہے۔

وَاعْتَکَرَتْ عَلَیْنَا حَدَابِیْرُ السِّنِیْنَ۔ ہم پر دُبلی اونٹنیاں ہجوم کر آئیں (یعنی کئی سال سے برابر قحط ہو رہا ہے)۔

عَکْرَدَۃٌ۔ موٹا ہونا، قوی ہونا۔

فَسَمِنُوْا وَعَکْرَدُوْا۔ وہ موٹے تازے طاقتور ہو گئے (اچھے زبردست لڑکے کو عرب لوگ عَکْرَدٌ اور عُکْرُدٌ کہتے ہیں) محیط میں ہے کہ عُکْرُدٌ اور عُکْرُدٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

عَکْرَشٌ۔ ایک ترش بوٹی ہے جو کھجور کے درخت کو تباہ کر دیتی ہے۔

عِکْرِشَۃٌ۔ خرگوشنی، یا بڑھیا۔

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَۃٌ فَشَنَقْتُہَا بِجَبُوْبَۃٍ فَقَالَ فِیْہَا جَفْرَۃٌ۔ حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے عرض کیا میں نے احرام کی حالت میں ایک خرگوشنی کو جو مجھ کو دکھائی دی ایک ڈھیلہ پھینک کر مارا (وہ مر گئی) اُنھوں نے کہا تجھ کو ایک سال سے کم بکری کا بچہ قربانی کرنا ہوگا (یہ اُس کا فدیہ ہے)۔

عَکْزٌ۔ ٹیکا دینا، گاڑ دینا، راہ پانا، پنجہ سے پکڑنا۔

تَعْکِیْزٌ۔ برچھے میں لکڑی لگانا۔

تَعَکُّزٌ۔ ٹیکا دینا۔

عِکْزٌ۔ بدخلق، بخیل، منحوس۔

عُکَّازٌ یا عُکَّازَۃٌ۔ وہ لاٹھی جس میں لوہے کی برچھی لگی ہو۔

وَمَعَنَا عُکَّازَۃٌ۔ ہمارے پاس ایک سنان دار لاٹھی تھی (گانسی)

عَکْسٌ۔ اُلٹ دینا، اونٹ کی ناک میں رسّی ڈال کر اُس کے ہاتھ میں باندھ دینا، اس رسّی کو عِکَاسٌ کہتے ہیں

مُعَاکَسَۃٌ اور عِکَاسٌ۔ ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا، اُلٹ دینا۔

تَعَاکُسٌ اور اِنْعِکَاسٌ۔ اُلٹنا۔

اِعْتِکَاسٌ۔ اُلٹ دینا۔

عَکْسُ الْمِرْاٰۃِ۔ آئینہ میں جو صورت نمودار ہوتی ہے

عَکَبِیْسَۃٌ۔ بہت اونٹ، یا اندھیری رات۔

مَعْکُوْسٌ۔ اُلٹا ہوا۔

اِعْکِسُوْا اَنْفُسَکُمْ عَکْسَ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ۔ تم

اپنے نفسوں کو اس طرح پھیر دو (بُری باتوں سے بچاؤ) جیسے گھوڑے لگاموں سے لوٹائے جاتے ہیں (پھیرے جاتے ہیں، روکے جاتے ہیں) مطلب یہ ہے کہ نفس کو صبر اور تقویٰ کی لگام سے روکو اور تھامے رہو اُس کو بے لگام مت کرو یعنی اُس کی ہر خواہش پر عمل نہ کرو۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَكَسَ الدَّابَّةَ جانور کو اُلٹ دیا۔ یعنی اُس کی لگام کھینچی تاکہ وہ پیچھے ہٹے۔

عَكْشٌ ۔ مہربانی کرنا، حملہ کرنا، بُننا، جمع کرنا، گھیر لینا۔

عَكَشٌ ۔ لپٹ جانا، جم جانا، پیچیدہ ہو کر اُگنا۔

تَعْكِيشٌ ۔ زنگ آلودہ ہونا۔

تَعَكُّشٌ ۔ لپٹ جانا، دشوار ہونا، سمٹ کر ایک کے اندر ایک گھس جانا۔

عُكَاشٌ یا عُكَاشَةٌ ۔ مکڑی یا مکڑی کا اُس کا گھیر۔

عُكَاشٌ ۔ بیل کو بھی کہتے ہیں جو درخت پر لپٹ جاتی ہے۔

شَجَرَةٌ عَكِشَةٌ ۔ بہت شاخوں والا پیچیدہ درخت۔

عَكْصٌ ۔ پھیر دینا۔

عَكَصٌ ۔ بد خلقی، خیرگی، شرارت۔

تَعَكُّصٌ ۔ بخیلی کرنا۔

عَكِصٌ ۔ بد خلق۔

عُكُظٌ ۔ روکنا، جدا کرنا، بے کار کرنا، مغلوب کرنا، فخر و افتخار کا رد کرنا۔

تَعْكِيظٌ ۔ پھیر دینا، باز رکھنا، مبالغہ کرنا۔

مُعَاكَظَةٌ ۔ قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا۔

تَعَكُّظٌ ۔ لپٹ جانا، دشوار ہونا، سخت ہونا، دُور ہونا۔

تَعَاكُظٌ ۔ جھگڑا کرنا، فخر کرنا۔

عُكَاظ ۔ ایک مشہور بازار تھا عرب کا۔ نخلہ اور طائف کے درمیان جو ہر سال ماہ ذیقعدہ میں ہوا کرتا اور بیس دن تک رہتا اُس میں عرب کے سب قبائل جمع ہو کر ایک دوسرے پر فخر و افتخار کیا کرتے اشعار پڑھتے خرید و فروخت کرتے جب اسلام کا زمانہ آیا تو یہ بازار بند ہو گیا

عَكْفٌ ۔ روکنا، ٹھہرنا، موڑنا، رعایت کرنا اصلاح کرنا۔

عُكُوفٌ ۔ متوجہ ہونا، ہمیشہ ایک چیز پر جھکے رہنا، گرد گھومنا، پیچھے ہٹنا، لازم کر لینا۔

تَعْكِيفٌ ۔ پرونا، بالوں کو بٹ لینا، چوٹیاں بنانا۔

مُعَاكَفَةٌ ۔ لازم کر لینا۔

تَعَكُّفٌ ۔ رُکے رہنا، جمے رہنا، جیسے اِعْتِكَافٌ ہے۔

عَاكِفٌ ۔ مقیم۔ (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِكَافٌ اور عُكُوفٌ کسی مقام میں ٹھہرے رہنا، جمے رہنا۔ عَاكِفٌ اور مُعْتَكِفٌ اُس کا اسمِ فاعل ہے۔ اور جو کوئی مسجد میں عبادت کے لئے ٹھہرا رہے اس کو بھی عَاكِفٌ اور مُعْتَكِفٌ کہتے ہیں)

عَكِفٌ ۔ گھونگھر بال۔

وَالنَّاسُ عُكُوفٌ ۔ اور لوگ سب جمع تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى۔ جب مؤذن فجر کے انتظار میں بیٹھ جاتا یا اذان کے لئے کھڑا ہوتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو آپ نماز پڑھتے۔

صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ۔ صبح کی نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے (یعنی اُس مقام میں جو لوگوں سے الگ ہوتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعتکاف صبح کی نماز کے بعد شروع کرتے بعضوں نے اُس کو جائز رکھا ہے اور اسی حدیث سے دلیل لی ہے)

وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ۔ وہ گناہوں سے بچتا ہے (اور اُس کے لئے اُن تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا مثلاً بیمار

کی عیادت، جنازے کے ساتھ جانا، دوستوں سے ملاقات کرنا، بیواؤں اور یتیموں کا سودا سلف لا دینا)۔

کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ اعتکاف اُسی مسجد میں درست ہوتا ہے جس میں جمعہ اور جماعت ہو۔

ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا (اعتکاف اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ مؤکد ہے اور شافعیہ کے نزدیک اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں ہے اور ایک لحظہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک مسجد شرط ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا، اگر گھر کی مسجد میں صحیح ہوتا تو مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ مجمع البحار میں ہے کہ کم سے کم ایک ساعت کے لئے بھی اعتکاف ہو سکتا ہے تو جب کوئی مسجد میں کسی ضرورت سے بیٹھے خواہ دینی ہو یا دنیوی تو بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر لے تاکہ اعتکاف کا ثواب مفت حاصل ہو۔ "چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار" کا مضمون ہو)۔

عَکٌّ۔ گھمس ہونا۔ (یعنی گرمی کی شدت، ہوا بند ہونا، جیسے عِکَاکٌ ہے اور عَکَّۃٌ۔

یَوْمٌ عَکِیْکٌ۔ گھمس کا دن۔ (جب شدت کی گرمی ہو اور ہوا بند ہو)۔

فَرَسٌ مِعَکٌّ۔ جو گھوڑا ذرا چلے پھر اس کو مارنے کی حاجت پڑے۔

مُعَاکَّۃٌ۔ جھکانا، مائل کرنا۔

عَکٌّ۔ دوبارہ کہنے کی درخواست کرنا، قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا، بار بار برائی کرنا، بند کرنا، باز رکھنا، بیان کرنا، روکنا، بخار چپٹ جانا، نہ اترنا۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُکَّۃَ مِنَ السَّمْنِ اَوِ الْعَسَلِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی یا شہد کی کپّی تحفہ بھیجا کرتا۔

عَصَرَتْ عُکَّۃً۔ کپّی کو نچوڑ ڈالا۔

کَانَ یَوْمٌ عَکَاکٌ۔ وہ سخت گرمیوں کا دن تھا۔

عَکْلٌ۔ اکٹھا کرنا جدا کرنے کے بعد، ہنکانا، اونٹ کی کلائیاں اُس کے بازو سے باندھ دینا، جس رسّی سے باندھیں اُس کو عِکَال کہتے ہیں۔

عُکْلٌ۔ ایک قبیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔

عِنْدَ اعْتِکَالِ الضَّرَائِرِ۔ جب مختلف کام پیش آئے اور مل جل گئے۔

عَکْمٌ۔ کپڑے سے باندھنا، پہلو کا اندرونی جانب۔

عِکْمٌ۔ بیڑا، بوجھ۔

عِکْمَانِ۔ دو بوجھ جو اونٹ کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

عُکُوْمٌ۔ جامہ دان، یہ جمع ہے عِکْمٌ کی۔

عَکَمَۃُ الْبَطْنِ۔ پیٹ کا کونا۔

اِعْکَامٌ۔ مدد کرنا بوجھ لادنے میں۔

تَعْکِیْمٌ۔ اونٹ کا اتنا موٹا ہونا کہ چربی تہ بہ تہ ہو جائے۔

اِعْتِکَامٌ۔ برابر کرنا بوجھوں کو لادنے کے لئے۔

مَالَہٗ عُکُوْمٌ۔ اب اُس کو کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے

مُعَکَّمٌ۔ پُر گوشت، ٹھوس۔

عُکُوْمُھَا رَدَاحٌ۔ اُس کے گٹھر اور تھیلے بھاری ہیں۔ (جو غلّہ اور اسباب مال و متاع سے پُر ہیں)۔

نُفَاضَةٌ کَنُفَاضَةِ الْعُکَّرِ۔ رلشہ ہے جیسے گٹھری کا ریشہ ہوتا ہے۔

سَیَجِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَتَہٗ قَدْ مَلَأَتْ عِکْمَھَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ۔ قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے ایک اپنی عورت کو دیکھے گا اُس نے اپنی گٹھری اونٹ کے بالوں سے بھرلی ہوگی۔

مَاعَکَمَ عَنْہُ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پر اسلام پیش کیا تو انھوں نے کچھ تامل نہ کیا نہ رُکے (بلکہ فوراً خوشی سے اسلام لائے)۔

نَھٰی عَنِ الْمُعَاکَمَۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاکمہ سے منع فرمایا (یہ طحاوی کی روایت ہے انھوں نے معاکمہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ دو مرد یا دو عورتیں ننگی ہو کر ایک دوسرے سے لپٹیں، بدن ملائیں اور اُن دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو جیسے دوسری روایت میں ہے لایفضی الرجل الی الرجل ولا المرأۃ الی المرأۃ اُس کا بھی یہی مطلب ہے)۔

عُکْنَۃٌ۔ بٹ پیٹ کی۔ عُکَنٌ اُس کی جمع۔

تَعَکُّنٌ۔ پیٹ پر بٹیں پڑنا (موٹاپے سے)۔

عِکَانٌ۔ گردن۔

عَکْنَاءُ۔ بٹیں والی عورت۔

عُکْنَانٌ اور عَکْنَانٌ۔ بہت اونٹ۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ وَفِیْ عُنُقِہٖ عُکْنَۃٌ۔ گویا میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں اُن کی گردن میں بٹ ہے۔

جَارِیَۃٌ مُّعَکَّنَۃٌ۔ بٹیں والی چھوکری۔

عَکْوٌ۔ دُم موڑنا، موٹا ہونا، نیفہ بڑا اور سخت رکھنا، بڑھ جانا، قید کرنا، باندھنا، مائل ہونا۔

عَکْوَاءُ۔ سفید دُم والی بکری۔

عِکِّیٌ۔ دودھ جس کا مسکہ نکال لیا گیا ہو، یا تلے اوپر دوھا ہؤا دودھ جو گاڑھا ہو گیا ہو۔

باب العین مع اللام

عَلْبٌ۔ سخت ہونا، کاٹنا، چھیلنا، نشان کرنا۔

عَلَبٌ۔ سخت ہونا، اور گوشت کی بُو بدل جانا اور گردن میں بیماری ہونا۔

عِلْبٌ۔ سخت اور پہاڑی بکری، سوسمار۔

تَعْلِیْبٌ۔ نشان کرنا، چھیلنا، کاٹنا۔

اِسْتِعْلَابٌ۔ بُو بدل جانا۔

عِلَابٌ۔ وہ نشان جو گردن کے طول میں ہو۔

عَلَابِیٌّ۔ سیسہ یا سیسہ کی ایک قسم۔

عِلْبٌ۔ سخت جگہ اور وہ زمین جس پر بارش ہو تو بھی کچھ نہ اُگے۔

اِنَّمَا کَانَتْ حِلْیَۃُ سُیُوْفِھِمُ الْاٰنُکُ وَالْعَلَابِیُّ۔ صحابہؓ کی تلوار کا زیور سیس اور علابی کا تھا۔ (نہایہ میں ہے کہ عَلَابِیُّ جمع ہے عِلْبَاءُ کی یعنی گردن کا پٹھا)

ھُمَا عِلْبَاوَانِ۔ یہ دونوں گردن کے دو پٹھے ہیں جو داہنے بائیں طرف ہوتے ہیں (عرب لوگ یہ پٹھے جب تر و تازہ ہوتے تھے تلواروں کے نیام پر باندھتے وہ سوکھ کر اُس پر جم جاتے اور برچھوں کو بھی جب وہ ٹوٹ جاتے اُن سے جوڑتے۔ بعضوں نے کہا عَلَابِیُّ سیس کی ایک قسم ہے جیسے اوپر گزرا)۔

کُنْتُ اَعْمِدُ اِلَی الْبَضْعَۃِ اَحْسِبُھَا سَنَامًا فَاِذَا ھِیَ عِلْبَاءُ عُنُقٍ۔ میں گوشت کے ایک ٹکڑے کا قصد کرتا میں سمجھتا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے پھر کیا دیکھتا کہ وہ گردن کا ایک تسمہ ہے۔

رَاٰی رَجُلًا بِاَنْفِہٖ اَثَرُ السُّجُوْدِ فَقَالَ لَا تَعْلُبْ صُوْرَتَکَ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اُس کی ناک پر سجدے کا نشان پڑ گیا تھا تو کہا اپنی صورت

پر نشان مت کر (یعنی سجدے میں اتنے زور سے ناک پر ٹیکا نہ دے کہ داغ پڑ جائیں اور چہرہ بدنما ہو جائے)۔

وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ۔ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل تھی یا ایک قدح تھا۔ (آپ اُس میں سے پانی لیتے جاتے اور پیشانی مبارک پر لگاتے اور فرماتے لا الٰہ الا اللہ موت میں سختیاں ہیں)۔

فَتَحْلُبُ الْعُلْبَةَ۔ تو قدح بھر کر دودھ دوہے۔

أَعْطَاهُمْ عُلْبَةَ الْحَالِبِ۔ اُن کو دودھ دوہنے والے کا قدح دے دیا۔ (محیط میں ہے کہ عُلْبَةٌ کھجور کے لمبے درخت کو کہتے ہیں اور ایک پیالو بڑا جو اونٹ کی کھال سے بنایا جاتا ہے اُس کے گرد اگر دلکڑی لگاتے ہیں عرب لوگ اس میں دودھ دوہتے ہیں۔ عِلَابٌ اور عُلَبٌ اُس کی جمع ہے۔)

تَشَنَّجَ عِلْبَاءُ الرَّجُلِ۔ آدمی بوڑھا ہو گیا۔

عَلْثٌ۔ ملا دینا، خلط کرنا، جمع کرنا، دباغت کرنا، آگ نہ نکلنا۔

عَلَثٌ۔ خوب جم کر لڑنا۔

تَعَلُّثٌ۔ تعلق، کسی چیز کو اچھی طرح مضبوطی سے نہ بنانا، مکر و فریب کرنا۔

اِعْتِلَاثٌ۔ ایسے درخت سے آگ سلگانے کا آلہ بنانا جس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ آگ دیتا ہے یا نہیں۔

فُلَانٌ غَيْرُ مُعْتَلِثِ الزِّنَادِ۔ یعنی اُس کی بیوی اچھے خاندان کی ہے۔

اِعْتَلَثَ الرَّجُلُ۔ جب اچھے خاندان میں نکاح نہ کرے بلکہ ایک مجہول النسب عورت سے نکاح کرے۔

مَا شَبِعَ أَهْلُهُ مِنَ الْخَمِيرِ الْعَلِيثِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے سفید جو اور معمولی جو کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے (ایسی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جو اور گیہوں کی ملواں روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے)۔

عَلْثَمَةٌ۔ ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا۔

دُوْنَ تَعَلْثُمٍ۔ بن تامّل اور توقف کے۔

عَلَجٌ۔ علاج میں غالب آنا۔

عَلَجٌ۔ سخت ہونا۔

مُعَالَجَةٌ اور عِلَاجٌ۔ ایک کام کو برابر کئے جانا، سختی اٹھانا، محنت کرنا، دوا کرنا۔

تَعَلُّجٌ۔ پیغام لے جانا۔

تَعَالُجٌ۔ ایک دوسرے کا علاج کرنا، ایک دوسرے سے لڑنا۔

اِعْتِلَاجٌ۔ کشتی لڑنا، لڑائی شروع کرنا، حرکت کرنا، مضطرب ہونا، تھپیڑ مارنا۔

عَالِجٌ۔ ایک میدان ہے جس میں ریت بہت ہے۔

إِنَّ الدُّعَاءَ لَيَلْقَى الْبَلَاءَ فَيَعْتَلِجَانِ۔ دعاء بلا سے مقابلہ کرتی ہے، دونوں میں کشتی ہوتی ہے (گویا دعاء بلا کو رد کرتی ہے)۔

بَعَثَ رَجُلَيْنِ فِي وَجْهٍ وَقَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا۔ حضرت علی رض نے دو مردوں کو ایک سمت روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں اچھے خاصے کٹے موٹے تازے ہو اب جو کام میں نے بتلایا ہے اُس کو خوب بجا لاؤ۔

عِلْجٌ۔ قوی موٹا تازہ آدمی، اور کافر عجمی، مجوسی، گبر، آتش پرست۔

أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ۔ تم تو یہ چاہتے تھے کہ پارسی لوگ مدینہ میں زیادہ بسیں (یہ حضرت عمر رض نے فرمایا جب ابو لؤلؤ ملعون نے آپ کو عین نماز میں زخمی کیا)۔

فَطَارَ الْعِلْجُ۔ پھر مار کر وہ کافر بھاگ نکلا (تین دار

خنجر کے آپ پر کئے)۔

وَنَفَى مُعْتَلِجَ الرِّيَبِ مِنَ النَّاسِ ۔ اور شک کے تھپیڑے لوگوں سے دور کئے۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَمْوَاجُ ۔ موجیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَرْضُ ۔ زمین میں گھاس لمبی ہوگئی۔

فَاُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ ۔ عبد الرحمن بن خالد بن ولیدؓ کے پاس چار کافر دشمنوں میں سے لائے گئے۔

قَدْ كُنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ ۔ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا تم اور تمہارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ عجمی کافر مدینہ میں زیادہ رہیں (تاکہ مدینہ کی رونق ہو۔ چونکہ عجمی لوگ بہت صنائع اور ہنر جانتے تھے)۔

اِنِّيْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهٗ ۔ تو میں تو اونٹ والا ہوں اُسی کا کام کرتا ہوں اُس کو کرایہ پر چلاتا ہوں۔

عَالَجْتُ امْرَاَةً فَاَصَبْتُ مِنْهَا ۔ میں نے ایک عورت کا پیچھا لیا اُس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اُس سے سب مزے لوٹے (بوسہ چمٹانا پیار وغیرہ) صرف دخول نہیں کیا۔

مِنْ كَسْبِهٖ وَعِلَاجِهٖ ۔ اُس کی کمائی اور محنت میں سے۔

وَلِيَ حَرُّهٗ وَعِلَاجُهٗ ۔ اُس کی محنت اور مشقت اور کمائی میری ہے۔

كَلَّا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَالِجُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ ۔ (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت بیان فرمائی تو) سعد بن عبادہؓ نے کہا قسم اُس کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو پہلے ہی (گواہ لانے سے پیشتر ہی) اُس کا کام تلوار سے تمام کر دوں گا۔

مَا اٰسٰى عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اِلَّا مِنْ خَصْلَتَيْنِ اِنَّهٗ لَمْ يُعَالَجْ وَلَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ ۔ (جب عبد الرحمن بن ابی بکرؓ ناگہانی موت سے مکہ کے راستہ میں مر گئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا) میں عبد الرحمن کی کسی بات پر افسوس نہیں کرتی مگر دو باتوں پر ایک تو یہ کہ اُنھوں نے بیماری کی سختی نہیں اُٹھائی (اُن کی دوا اور تیمارداری نہیں ہوئی تاکہ اُن کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی، یا اُنھوں نے موت کی سختی نہیں اُٹھائی بلکہ ناگہاں مر گئے) دوسرے یہ کہ جہاں مرے تھے وہیں دفن کئے گئے۔

وَمَا تَحْوِيْهِ عَوَالِجُ الرِّمَالِ ۔ اور جس کو بڑے بڑے ٹھوس ریتی کے ڈھیر نہیں گھیر سکتے یا جس کو تہ بر تہ ریتی گھیرے ہوئے ہے۔

عَالَجْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ۔ میں نے بھی بہت کوشش کی (اُن کی اصلاح کے لئے بہت سختی اُٹھائی)۔

يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اُترنے میں بڑی تکلیف اُٹھاتے (آپ کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی اور چہرے پر تعب معلوم ہوتا)۔

عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ ۔ اگرچہ اُس کے گناہ عالج کی ریتی کے دانوں کے شمار میں ہوں (تو عالج مضاف الیہ ہے رمل کا اور وہ ایک ریتلے مقام کا نام ہے۔ بعضوں نے رَمْلٍ عَالِجٍ ۔ صفت موصوف پڑھا ہے یعنی متراکم اور تہ بر تہ ریتی کے شمار میں)۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِيٌّ وَّمَوْلًى وَّعِلْجٌ ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عربی دوسرے موالی تیسرے کافر عجمی (تو ہم لوگ عربی ہیں اور ہمارا گروہ مسلمانوں کا جو دوسرے ملکوں کے ہیں موالی ہیں (جیسے مسلمان پٹھان اور مغل وغیرہ) اور تیسرا گروہ کافروں کا ہے (جیسے

یہود، نصاریٰ، پارسی، چینی، جاپانی، سکھ، راجپوت، برہمن، ہندو، بُت پرست)۔

وَهُوَ عِلَاجِيْ۔ یہ تو میرا کام دھندا ہے۔

وَكَمْ مِّنْ غَلِيْلٍ مُّعْتَلِجٍ بِصَدْرِهَا۔ (حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) میرے دل میں کتنے کینے ہیں جو سینہ میں جوش مار رہے ہیں (اُن کو میں ظاہر نہیں کرسکتی دل ہی دل میں گھُٹتی ہوں)۔

عَلَزٌ۔ دردناک ہونا، بیقرار ہونا۔

عِلَّوْزٌ۔ پیٹ کا درد، جنون، موت۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ۔ کیا جن لوگوں کے رنگ جوانی سے چمک رہے ہیں وہ درد اور بیقراری کا انتظار کر رہے ہیں (ایک روایت میں عَلَزَ الْقَلَقِ ہے یعنی قلق اور اندوہ کے لحاظ سے اظہار کے منتظر ہیں)۔

عُلْصَةٌ۔ تھوڑی چیز لینا۔

عِلَاصٌ۔ مضاربت کرنا، یعنی نفع میں حصّہ ٹھہرا کر مال کسی کو دینا۔

اِعْتِلَاصٌ۔ تھوڑا تھوڑا لینا۔

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ۔ جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے اُس کو دانت اور کان اور پیٹ کا درد نہ ہوگا۔ (بعضوں نے کہا عِلَّوْص تخمہ یعنی بدہضمی کو کہتے ہیں)۔

اِعْلِوَّاطٌ۔ اونٹ کی گردن میں لٹک کر اُس پر چڑھ جانا۔

عَلْطٌ۔ گردن میں داغ دینا، کسی کی بدگوئی کرنا۔

تَعْلِيْطٌ۔ اونٹ کی گردن سے عِلَاط یعنی رسّی نکال لینا۔

اِعْتِلَاطٌ۔ جھگڑا کرنا، بحث کرنا۔

شَاعِرٌ عَالِطٌ۔ شاعر فصیح الکلام۔

هُوَ عَالِطٌ لَا غَالِطٌ۔ وہ صحیح اور فصیح گفتگو کرنے والا ہے نہ کہ غلطی کرنے والا۔

نَاقَةٌ عُلُطٌ۔ جس اونٹ پر نہ داغ ہو نہ نکیل ہو۔

اَعْلَاطٌ۔ وہ ستارے جن کا کوئی نام نہیں ہے۔

عَلَفٌ۔ بہت پانی پینا، چارہ کھلانا۔

تَعْلِيْفٌ۔ موز کے پھل نکلنا جو باقلا کی طرح ہوتے ہیں گرہ باندھنا۔

اِعْلَافٌ۔ موز کا پھل نکلنا، چارہ کھلانا۔

تَعَلُّفٌ۔ چارہ کی تلاش کرنا۔

عَلَّافٌ۔ چارہ فروش۔

عَلُوْفَةٌ۔ چارہ

عِلَّوْفٌ۔ بوڑھا۔

مَعْلُوْفَةٌ۔ موٹی۔

اِعْتِلَافٌ۔ چارہ کھانا۔

كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ عِلَافَهَا۔ وہ چارے کھاتے تھے (یہ عَلَف کی جمع ہے بمعنے چارہ جو جانور کھاتے ہیں)

اِنَّهُمْ اَهْدَوْا اِلَى ابْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً۔ انھوں نے ابن عوف کو بڑے سائز کے زین بھیجے (یہ زین سب سے پہلے ایک شخص علاف نامی نے بنائے تھے تو اُسی کی طرف منسوب ہوگئے)۔

تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْكَدًا (ایک روایت میں مُوْكَفًا ہے) تو علافی زین کو اُس پر لگا ہوا دیکھے گا۔ (یہ تصغیر ہے عِلَافِيْ کی)۔

مِعْلَفٌ۔ چارے کا مقام۔

عَلُوْفَةٌ۔ وہ جانور جس کو گھر میں کھلائیں، جنگل میں چرنے کو نہ چھوڑیں۔

لَيْسَ فِي الْعَلُوْفَةِ صَدَقَةٌ۔ گھریلو جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی جن کو گھر میں رکھ کر چارہ کھلایا جاتا ہے، مثلاً پلیر و بکریاں، یا گھر میں رہنے والے اونٹ

گو اُن کو کرایہ پر چلاتے ہوں)۔

یَشْتَرِیْ بِهٖ عَلَفًا لِحَمَامِ الْحَرَمِ۔ حرم کے کبوتروں کے لئے اُس کے بدلے چارہ خرید لے۔

عَلْقٌ۔ گالی دینا، بُرا کہنا، اوپر کا حصّہ چرنا۔

عَلِقَ الرَّجُلُ۔ گلے میں خون بھر گیا۔

عَلَقٌ۔ جاننا۔

عُلُوْقٌ۔ حاملہ ہونا، لٹک جانا، جیسے عِلْقٌ اور عَلَقٌ اور عَلَاقَةٌ۔ محبّت رکھنا، چاہنا۔

تَعْلِيْقٌ۔ لٹکانا، کسی امر پر ایک امر کو معلّق کرنا، ایک کام کو بغیر تمام کئے رہنے دینا، نصب کرنا۔

عُلِّقَ بِهَا۔ اُس کی محبّت میں گرفتار ہوا۔

عَلِقَتْ مَعَالِقُهَا وَصَرَّ الْجُنْدُبُ۔ یعنی گرمی آگئی اور مجھ کو کوچ کرنا ممکن نہیں (یہ ایک مثل ہے جس کا قصّہ لغت کی کتابوں میں مشہور ہے)۔

لَدُوْدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْاِعْلَاقِ۔ منہ میں دوا ڈالنا اعلاق سے بہتر ہے۔ (اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق میں اُنگلی ڈال کر ورم کو دبانا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا قَالَتْ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلُقِ۔ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچہ لے کر آئی کہنے لگی میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اُس کا حلق دبایا آپ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کا اُس بیماری میں حلق دباتی ہو۔

اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ۔ میں نے اُس کا حلق دبایا اور

اَعْلَقْتُ عَنْهُ۔ میں نے حلق دبا کر یہ بیماری دفع کی۔

اَعْلَقْتُ عَلَيَّ۔ میں نے اپنے حلق میں اُنگلی ڈالی قے کرنے کے لئے۔

لَوْ تَعَلَّقْتَ مَعَاذَةً۔ کاش تم ایک تعویذ لٹکا لیتے (تاکہ تم کو نظر نہ لگتی)۔

اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ۔ (بڑی مشکل میں پڑ گئی ہوں) اگر اپنے خاوند کا حال بیان کردوں زبان کھولوں تو طلاق پاتی ہوں (خاوند خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیدے گا) اگر خاموش رہوں تو بیچ میں ادھر لٹکتی رہوں گی (بیوی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اُس سے محروم رہوں گی۔ یعنی میرا خاوند مجھ کو پوچھتا تک نہیں نہ بیوی، مرد میں جو کام ہوتا ہے وہ کام کرتا ہے ادھر میں مجھ کو لٹکا رکھا ہے)۔

فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ بِهٖ۔ گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (آپ کو ایک طرف دھکیلا یہاں تک کہ آپ کی چادر ایک کانٹے دار درخت سے اٹک کر اُتر گئی۔ خدا گنواروں سے پناہ میں رکھے نہ اُن میں ادب ہوتا ہے نہ تہذیب اور نہ انسانیت ہوتی ہے)۔

فَعَلِقُوْا وَجْهَهٗ ضَرْبًا۔ اُن کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔

رَكِبْتُ اَتَانًا لِيْ فَخَرَجْتُ اَمَامَ الرَّكْبِ حَتّٰى مَا يَعْلَقُ بِهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ۔ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) میں مادیان گدھی پر سوار ہوئی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اُسی پر بٹھایا تو وہ بالکل مٹھی اور سست تھی) آپ کی سواری کی برکت سے وہ ایسی چالاک اور تیز ہو گئی) کہ میں قافلہ سے آگے نکل گئی کوئی قافلے والا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (اُس گدھی کے قریب نہ ہو سکتا نہ اُس سے مل سکتا)۔

اِنَّ اَمِيْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ اَنّٰى عَلِقَهَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا۔ مکّہ کا ایک امیر نماز کے اخیر میں دو سلام کیا کرتا (داہنے بائیں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اُس نے یہ کہاں سے سیکھا کس سے حاصل

کیا۔ وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپؐ نے دو طرف بھی سلام پھیرا ہے اور کبھی ایک ہی سلام پر اکتفا کرتے۔ دونوں طرح سنّت ہے مگر ہمارے زمانہ میں لوگوں نے ہمیشہ التزام کر لیا ہے کہ دونوں ہی طرف دو سلام کیا کریں گے)۔

اَدُّوا الْعَلَائِقَ قَالُوْا مَا الْعَلَائِقُ قَالَ مَا تَرَاضٰی عَلَیْہِ اَھْلُوْھُمْ۔ علائق کو ادا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا علائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ عورتوں کے مہر جن پر اُن کے لوگ راضی ہوئے ہیں۔ (مہر اور قرضوں کی طرح ایک قرضہ ہے اگر بیوی کو ادا نہ کرے یا اُس سے معاف نہ کرا لے تو قیامت میں دینا ہوگا)۔

فَعَلِقَتْ مِنْہُ کُلَّ مَعْلَقٍ۔ وہ اُس کی نظر میں محبوب ہوگئی (اُس کے ہر ہر ریشہ میں اُس کی محبت لٹک گئی، رگ رگ میں اُس کی اُلفت رچ گئی)۔

مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُکِلَ اِلَیْہِ۔ جو شخص کوئی تعویذ یا گنڈا لٹکائے (یہ سمجھ کر کہ وہ آفت یا بیماری سے بچائے گا) تو وہ اُسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُس پر سے اُٹھ جائے گی۔ اس حدیث کی رُو سے بعضوں نے ہر ایک قسم کا تعویذ، گنڈا لٹکانا مکروہ اور ناجائز رکھا ہے گو اُس میں اسماء الٰہی اور آیاتِ قرآنی ہوں۔ بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے وہ تعویذ اور گنڈے ہیں جن میں شیاطین اور کفّار کے نام اور شرک کے مضامین ہوں۔ اور آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی کے تعویذ اور گنڈے منع نہیں ہیں کیونکہ وہ درحقیقت اللہ ہی سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں)۔

عَیْنُ فَابْکِیْ سَامَۃَ بْنَ لُؤَیٍّ۔ اے آنکھ سامہ بن لوی پر رو (ایک شخص نے کہا)۔

عَلِقَتْ بِسَامَۃَ الْعَلَاقَۃُ۔ سامہ سے تو موت چمٹ گئی۔

عَلَاقَہ اور عَلُوْق۔ موت کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَۃَ وَمَا یُعَلَّقُ عَلٰی یَدَیْھَا الْخَیْطُ وَمَا یَرْغَبُ وَاحِدٌ عَنْ صَاحِبِہٖ حَتّٰی یَمُوْتَا ھَرَمًا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو دیکھو اُن میں سے کوئی ایسی کم سن لڑکی سے نکاح کرتا ہے کہ اُس کے ہاتھ پر دھاگہ نہیں لٹکتا (ایسی کم سن ہوتی ہے) اور اُن میں سے کوئی اپنی بیوی سے بیزار نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں بوڑھے ہو کر گزر جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے ہیں خواہ وہ بدصورت ہو یا خوبصورت، بوڑھی ہو یا جوان جب تک وہ مر نہیں جاتی دوسری بیوی نہیں کرتے تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ اپنی عورتوں سے ایسا ہی سلوک کیا کریں اور طلاق دینے سے حتی المقدور پرہیز کریں)۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّھَدَاءِ فِیْ حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ۔ شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں بہشت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں۔ (اصل میں عُلُوق اونٹ کے کھانے کو کہتے تھے جب وہ کانٹے دار جنگلی درخت کھائے پھر پرندوں کے بھی کھانے کو کہنے لگے)۔

عَلِقَتْ تَعْلُقُ عُلُوْقًا۔ اونٹنی جنگلی درخت کھا رہی ہے۔

فَتَجْتَزِیْ بِالْعُلْقَۃِ۔ ایک لقمہ کھانا اُس کو کافی ہے (یعنی بہت تھوڑا کھاتی ہے)۔

وَاِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَۃَ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ تھوڑا کھانا کھایا کرتی تھیں (بقدر سدِ رمق پیٹ بھر کھانا اُن کو نہ ملتا)۔

فَاِذَا الطَّیْرُ تَرْمِیْھِمْ بِالْعَلَقِ۔ یکایک پرندے

اُن پر خون کی پھٹکیاں پھینکنے لگے (یہ عَلَقَۃ کی جمع ہے یعنے خون کی پھٹکی)۔

اِنَّہٗ بَزَقَ عَلَقَۃً ثُمَّ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ اُنھوں نے خون تھوکا پھر اپنی نماز پڑھنے چلے گئے (وضو نہیں کیا۔ مجمع البحار میں بجائے بَزَقَ کے نَزَفَ ہے شاید یہ کاتب کی غلطی ہے یا مطلب یہ ہے کہ اُن کے بدن سے خون بہا لیکن اُنھوں نے نماز نہ توڑی نہ وضو کیا کیونکہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً۔ اُن فرشتوں نے آپ کا سینہ چیر کر خون کی ایک پھٹکی نکال لی (گویا دنیا کی محبت کا مادّہ اور وسوسوں اور شیطانی خیالوں کا منبع آپ کے سینہ سے نکال ڈالا اب خاص ملکی صفات اُس میں رہ گئے)۔

وَیَکُوْنُ عَلَقَۃً۔ اور جما ہوا خون ہوجاتا ہے۔

وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ۔ اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو (ایک نماز جماعت سے مسجد میں پڑھ کر آیا ہو اب دوسری نماز کی فکر میں ہو کہ اُس کو بھی جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے)۔

فَتُمْسِکُہٗ بِعِلَاقَتِہٖ۔ تو اُس کا سر بندھن پکڑ کر تھامے۔

مُعَلَّقٌ بِدَیْنِہٖ۔ اپنے قرض کے عوض لٹکا رہے گا (جب تک قرضے کا تصفیہ نہ ہولے گا بہشت میں نہ جاسکے گا)۔

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْعَلَقُ وَالْحِجَامَۃُ۔ عمدہ علاج جونکیں لگانا ہے اور پچھنے لگانا۔ (یعنی جب غلبہ یا فسادِ خون کا مرض ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی علاج نہیں عَلَقٌ جونک کو کہتے ہیں)۔

فَمَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے عمدہ عمدہ مال چراتے ہیں (یہ عِلْقٌ کی جمع ہے یعنی جس سے دل لگا ہو، چونکہ عمدہ اور نفیس مال دل کو پسند ہوتا ہے اس لئے اُس کو عِلْقٌ کہا)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُغَالِیْ بِصَدَاقِ امْرَأَتِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ذٰلِکَ لَھَا فِیْ قَلْبِہٖ عَدَاوَۃً یَقُوْلُ جَشِمْتُ اِلَیْکِ عَلَقَ الْقِرْبَۃِ۔ ایک آدمی اپنی بیوی کا مہر گراں دینا قبول کرتا ہے یہاں تک کہ اُس کے دل میں اُس کی طرف سے دشمنی سما جاتی ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو نکاح میں لانے کے لئے ہر ایک مشکل کا تحمل کیا یہاں تک کہ مشک کی رسّی بھی اُٹھائی (محنت مزدوری کرکے تیرا مہر پورا کیا)۔

وَعَلَیْہِ اِزَارٌ فِیْہِ عَلْقٌ وَقَدْ خَیَّطَہٗ بِالْاُصْطُبَّۃِ۔ ابو ہریرہؓ ایک پھٹی ہوئی تہبند پہنے ہوئے تھے (جو کانٹے یا درخت میں اٹک کر پھٹ گئی تھی)، اُس کو کتان سے سی لیا تھا۔

اِنَّمَا الْاَوْصِیَاءُ اَعْلَاقٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ۔ وصی اور امام پیغمبروں کے ٹکڑے ہیں (یعنی امامت بھی گویا نبوت کا ایک جز ہے۔ یہ حدیث امامیہ کی روایت ہے)۔

اَلرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُتَعَلِّقَۃٌ بِالْعَرْشِ۔ ناطہ قیامت کے دن عرش سے لٹکا ہوگا۔

عَلْکٌ

چبانا، مُنہ میں ہلانا، دانت پر دانت رگڑنا۔

تَعْلِیْکٌ۔ اچھی طرح دباغت کرنا۔

عَلَاکٌ۔ چبانے کی چیز۔

مَاذَاقَ عَلَاکًا وَّعُلَاکًا۔ اُس نے چبانے کی کوئی چیز نہیں چکھی۔

عِلْکٌ۔ گوند، مصطگی، لوبان، وغیرہ ہر ایک چبانے کی چیز (جیسے چھالیا، چکنی سپاری)، اُس کی جمع عُلُوْکٌ اور اَعْلَاکٌ ہے۔

عِلْکَۃٌ۔ قطعہ

علک۔ لجلجا لزوجت دار، چکنا ہونا۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُہٗ تَفُوْرُ عَلَی النَّارِ فَتَنَاوَلَ مِنْہَا بَضْعَۃً فَلَمْ یَزَلْ یَعْلُکُہَا حَتّٰی اَحْرَمَ فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے اُس کی ہانڈی اُبل رہی تھی (گوشت پک رہا تھا) آپؐ نے اُس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اُٹھا لیا اور اُس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ باندھی (معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں جاتا)۔

اِنَّہٗ سَاَلَ جَرِیْرًا عَنْ مَنْزِلِہٖ بِبِیْشَۃَ فَقَالَ سَہْلٌ وَدَکْدَاکٌ وَحَمْضٌ وَعَلَاکٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ سے پوچھا جنگل میں تیرا مکان کہاں ہے؟ اُنھوں نے کہا نرم اور ہموار زمین میں جہاں ترش درخت اور علاک کے درخت ہیں۔ (علاک ایک درخت ہے جو ملکِ حجاز میں جنگل میں ہوتا ہے اُس کو علک بھی کہتے ہیں)۔

وَلَا یَمْضَغُ الْعِلْکَ۔ گوند اور مصطگی وغیرہ نہ چابے (کہ اُس کے چابنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

عَلَکَ الْفَرَسُ اللِّجَامَ۔ گھوڑے نے لگام چابی۔

عُلْکُمٌ۔ یا عُلَاکِمٌ۔ سخت اور بڑا اونٹ۔ (اُس کی جمع عَلَاکِمُ ہے)۔

عُلْکُوْمٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ قوی اونٹ اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں۔

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْکُوْمٌ مُّذَکَّرَۃٌ۔ موٹی گردن والی، بڑے رخساروں والی یا موٹی خنگی سخت اور زور آور اُونٹنی۔

عَلٌّ۔ یا عَلَلٌ۔ یا تَعِلَّۃٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پینا، یا پلانا، پے درپے کرنا۔

تَعْلِیْلٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا، یا پھل دوبارہ سہ بارہ چُننا، مشغول کرنا، غافل کرنا، اچھی طرح انتظام کرنا، علمِ صرف کی اصطلاح میں تعلیل کہتے ہیں کسی کلمہ کا اعلال بیان کرنا۔ یعنی اُس میں جو قلب و انقلاب تبدّلِ حرکات اور حروف ہوا ہو وجہ اور دلیل بیان کرنا۔

اِعْلَالٌ۔ دوبارہ سہ بارہ پلانا۔

تَعَالُلٌ اور مُعَالَلَۃٌ۔ تھن میں بچا ہوا دودھ دوہنا۔

عُلَالَۃٌ۔ بچا ہوا دودھ تھن میں، یا پیچ کا دوہنا جب تین بار دوہے۔

عَلَّاتٌ۔ سوتیلے بھائی، یعنی باپ ایک ماں دو۔

عِلَّۃٌ۔ سبب، بیماری (اُس کی جمع عِلَلٌ ہے)۔

اُتِیَ بِعُلَالَۃِ الشَّاۃِ فَاَکَلَ مِنْہَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا بچا ہوا گوشت (جو پہلی بار کھانے سے بچ رہا تھا) لایا گیا آپؐ نے اُس میں سے کھایا۔

قَالُوْا فِیْہِ بَقِیَّۃٌ مِّنْ عُلَالَۃٍ۔ اُن میں کچھ زور بوڑھے کا باقی ہے۔

فَاَتَیْتُہٗ بِعُلَالَۃٍ۔ میں آپؐ کے پاس بچا ہوا گوشت لے کر آیا۔

تَعِلَّۃُ الصَّبِیِّ وَقِرَی الضَّیْفِ۔ بچوں کا بہلاوا ہے اور مہمان کی ضیافت (یہ کھجور کی صفت بیان کی کہ بچہ جب روئے اُس کو ایک کھجور دیدو تو اُس کو کھانے لگتا ہے اور خاموش ہوجاتا ہے اسی طرح اگر کوئی مہمان آئے اور گھر میں کھانا جلدی نہ پک سکے تو کھجور پر اُس کی ضیافت ہوسکتی ہے)۔

مِنْ جَزِیْلِ عَطَائِکَ الْمَعْلُوْلِ۔ تیری بے انتہا بخشش جو بار بار ہوتی ہے۔ (ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت عطا فرماتا ہے)۔

کَاَنَّہٗ مُنْہَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ۔ گویا وہ ایک شربت ہے جس میں شراب مکرر (دوبارہ سہ بارہ) پلایا گیا ہے۔

مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا رَجُلاً فَقَتَلَهُ قَالَ اِذَا عَلَّهُ ضَرْبًا فَفِيْهِ الْقَوَدُ۔ (عطایا ابراہیم نخعیؒ نے کہا) اگر کوئی شخص لاٹھی سے دوسرے کو مارے وہ مرجائے تو اگر کئی بارپے درپے مارے تو اُس سے قصاص لیا جائے گا (کیونکہ پے درپے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنے والے کی نیت قتل کی تھی)۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ۔ پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہوتا ہے لیکن مائیں مختلف اسی طرح تمام پیغمبروں کے اصول ایمان ایک ہیں جیسے توحید الٰہی، ایمان بر ملائکہ وحشر ونشر وغیرہ صرف فروعی احکام شریعت میں اختلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات کے موافق اتارے تھے)۔

يَتَوَارَثُ بَنُو الْاَعْيَانِ مِنَ الْاِخْوَةِ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی بہن وارث ہونگے نہ کہ سوتیلے (یعنی جب سگے بھائی بہن موجود ہوں تو سارا ترکہ وہ لے لیں گے اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا)۔

عَلَّاتٌ جمع ہے عَلَّةٌ کی بمعنے سوکن۔

فَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ۔ عبد الرحمنؓ اونٹ کو مارنے کے لئے میرے پاؤں پر مارتے تھے۔ (میں اُن کے ساتھ سوار تھی۔ یہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ نے اوڑھنی اُتار دی تھی تو عبد الرحمنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے اُن کے پاؤں پر مارتے تھے۔ مطلب یہ تھا کہ اوڑھنی اوڑھ لو۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُس وقت کہا یہاں کوئی غیر آدمی ہے جس سے میں پردہ کروں۔ بعضوں نے کہا ٹھیک بِنَعْلَةِ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی کوتھی سے مارتے تھے)۔

مَا عِلَّتِيْ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ۔ (عاصم بن ثابتؓ نے کہا) جہاد نہ کرنے کے لئے میرا عذر کیا ہے۔ میں مضبوط طاقتور تیروں والا آدمی ہوں۔ (یعنی قوت اور طاقت بھی ہے اور ہتھیار بھی موجود ہیں پھر جہاد سے بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں)۔

لَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ لِغَيْرِ عِلَّةٍ۔ بغیر کسی ضرورت یا وجہ کے غلام کو نماز کی جماعت میں شریک ہونے سے منع نہ کیا جائے گا۔ (یعنی مولیٰ کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے غلام کو جماعت میں جاکر نماز پڑھنے سے روکے البتہ اگر کوئی ایسی ہی سخت ضرورت ہو تو اور بات ہے)۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْمَطَرِ وَعِنْدَ الْعِلَّةِ۔ جماعت بارش اور کسی ضرورت کی وجہ سے ترک کرسکتا ہے۔ (اسی طرح بارش اور کیچڑ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے بھی آنا معاف ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے جیسے بیماری یا ظالم کا ڈر ہو یا آندھی یا کیچڑ وغیرہ ہو اسی طرح اگر آدمی اندھا ہو اور اُس کا کوئی لے کر چلنے والا نہ ہو)۔

يُخْرَجُ الْمَيِّتُ لِعِلَّةٍ۔ اگر کوئی شرعی وجہ ہو تو میت کو دفن ہو جانے کے بعد بھی قبر سے نکال سکتے ہیں (مثلاً بغیر غسل دیئے دفنا دیا گیا ہو، یا وہ زمین غصبی نکلے یا اُس کا کفن غصبی ہو، یا وہاں پانی کے سیلاب کا ڈر ہو یا ظالم حاکم جبر اور ظلم کرے اگر بن نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اُس کی قبر پر نماز پڑھ لیں میت کا نکالنا ضروری نہیں)۔

فَعَلِّلِيْهِمْ۔ بچوں کو بہلا پھسلا کر سُلا دے۔ (مثلاً کہے بیٹا ٹھہر واب کھانا آتا ہے یا کوئی نقل وحکایت بیان کرے یہاں تک کہ اُن کے سونے کا وقت آجائے وہ سوجائیں۔ یہ اُس وقت ہے جب بچے ایسے بھوکے نہ ہوں کہ نہ کھانے سے اُن کی جان کا ڈر ہو اگر ایسے سخت بھوکے ہوں تب تو بچوں کو کھلانا مہمانوں کے کھلانے پر مقدم ہوگا)۔

اِعْتَلَّ بَعِيْرُ صَفِيَّةَ۔ حضرت امّ المؤمنین صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا۔

اَعْيَانُ بَنِي اٰدَمَ اَحَقُّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ وَّلَدِ بَنِي الْعَلَّاتِ۔ سگے ماں جائے بھائی بہنیں سوتیلے بھائی بہنوں سے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں (مثلاً ایک شخص مر گیا اُس کی صرف ایک سگی بہن تھی ایک سوتیلی تو سارا ترکہ سگی بہن لے لیگی سوتیلی بہن کو کچھ نہ ملے گا) (کذا فی مجمع البحرین)۔

لَعَلَّ۔ شاید، امید ہے۔

علم۔ داغ دینا، نشان کرنا، چیرنا۔

عِلْمٌ۔ جاننا، دریافت کر لینا، یقین کرنا۔

عَلَمٌ۔ اوپر کا ہونٹ پھٹ جانا۔

تَعْلِيْمٌ۔ سکھانا، علم ہو یا صنعت یا ہنر، نشان کرنا۔

عَلَمٌ۔ جھنڈا، نشان۔

اِعْلَامٌ۔ آگاہ کرنا، جتلانا۔

مُعَالَمَةٌ۔ علم میں مقابلہ کرنا۔

تَعَلُّمٌ۔ سیکھنا۔

تَعَالُمٌ۔ جاننا۔

عَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے (اُس کا علم تمام اشیائے ظاہری اور باطنی اور جزئی اور کلی سب کو محیط ہے ایسا علم کہ ایک ذرہ آسمان یا زمین میں اُس کے علم سے باہر نہیں ہے ایسا علم محیط سوائے اُس کے کسی مخلوق کو نہیں ہے فرشتہ ہو یا پیغمبر)

اَيَّامٌ مَّعْلُوْمَاتٌ۔ ذی الحجہ کے دس دن (یعنی غرہ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ تک)۔

تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِاَحَدٍ۔ قیامت کے دن زمین ایسی صاف اور ہموار ہو گی جیسے میدے کی روٹی اُس میں کوئی نشان کسی کا باقی نہیں رہے گا (جیسے منار یا پہاڑ یا میل کا پتھر یا حدبندی یا عمارت کا کوئی نشان ایک روایت میں عَلَمٌ ہے معنے وہی ہیں، یعنی کوئی عمارت یا بنا باقی نہ رہے گی)۔

لَيَنْزِلَنَّ فِي جَنْبِ عَلَمٍ۔ ایک پہاڑ کے دامن میں اُترے گا۔

عِنْدَ الْعَلَمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ فُلَانٍ۔ اُس جھنڈے کے پاس جو فلاں شخص کے گھر پر لگا تھا۔

اِنَّهٗ كَانَ اَعْلَمَ الشَّفَةِ۔ اُس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ ایسی عورت کو عَلْمَاءُ کہیں گے۔

اِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُّعَلَّمٌ۔ تو ایک لڑکا ہے نیک توفیق دیا گیا (تجھ کو اللہ تعالیٰ نے راہ صواب بتلائی ہے اور بہتری سکھلائی ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ يَرٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ۔ تم یہ جان رکھو کہ تم میں سے کوئی دنیا میں اپنے پروردگار کو نہیں دیکھے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ (البتہ آخرت میں اُس کا دیدار مومنوں کو نصیب ہو گا)۔

اَرَادَ اَنْ تَعَلَّمُوْا۔ انھوں نے یہ چاہا کہ تم علم حاصل کرو۔

اِنَّهٗ يَحْمِلُ اَبَاهُ لِيَجُوْزَ بِهِ الصِّرَاطَ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَيْلَامٌ اَمْدَرُ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنے باپ کو اُٹھا کر یہ چاہیں گے کہ اُن کو لے کر پل صراط کے پار ہو جائیں پھر اُن کو دیکھیں گے تو وہ ایک خاکی رنگ یا پھولے بڑے پیٹ والے بجّو ہیں۔ (اللہ تعالیٰ اُن کی شکل بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن سے اُلفت نہ رہے دوسرے اُن کے دوزخ میں جانے سے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذلت نہ ہو۔ لوگ یہ نہ کہیں
کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کے باپ ہیں بلکہ ایک بجو سمجھیں)۔
اَخَسَفْتَ اَمْ اَعْلَمْتَ۔ (حجاج نے کنواں کھودنے
والے سے پوچھا) تو نے بہت کثرت سے پانی دیکھا یا معمولی
طور سے۔ (اَعْلَمَ الْحَافِرُ اُس وقت کہتے ہیں جب کنواں
کھودنے والا کنوئیں کو عَیْلَمْ پائے یعنی بہت پانی والا
لیکن یہ خسف سے کم ہے خسف جب بہت زیادہ پانی ہو)۔
عَبْدٌ خَضِرٌ اَعْلَمُ مِنْكَ۔ ایک بندہ خضر ہے جو تم
سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی علم کا ایک شعبہ اُس کو ایسا
دیا گیا ہے جو تم کو نہیں دیا گیا اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
علم شریعت میں حضرت خضرؑ سے کہیں افضل تھے)۔
لَا یَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تَعْلَمَهٗ۔ تم کو اُس علم کا حاصل
کرنا سزاوار نہیں۔ (کیونکہ تم پیغمبر ہو اور تمھارا کام
ظاہر شریعت پر لوگوں کو چلانا ہے اور میں اور خاص
کاموں پر مامور ہوں جو بظاہر تمھاری شریعت کی رُو
سے درست معلوم نہیں ہوتے لیکن چونکہ بحکم الٰہی کئے
جاتے ہیں اس لئے مجال سرتابی نہیں ہے)۔
لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جس سے پوچھتے
ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ (دونوں
اُس کی لاعلمی میں برابر ہیں)۔
قَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ۔ میں جانتا تھا
کہ اخیر زمانہ کے پیغمبر آنے والے ہیں کیونکہ اُس کے
پاس پیغمبروں کی تصویریں تھیں یا اگلی کتابوں سے اُس
نے آپؐ کی نبوت کی نشانیاں معلوم کر لی تھیں۔ کہتے
ہیں ابوسفیان اُس کے ایک گرجا میں گیا وہاں کئی
تصویریں دیکھیں اُن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی بھی تصویر تھی)۔
کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا۔ ابوبکرؓ ہم لوگوں میں سب
سے زیادہ علم اور سمجھ رکھتے تھے (جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندے
کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے آخرت
میں روانہ ہو تو اُس نے آخرت کو اختیار کیا۔ ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ
اس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپؐ
کی جدائی کا خیال کر کے رونے لگے۔ دوسرے صحابہؓ یہ
مطلب نہ سمجھے اور انہوں نے ابوبکرؓ کے رونے پر تعجب کیا)۔
اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا۔ میں
نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور سیکھو۔
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ اللہ خوب
جانتا ہے کہ یہ بچے جو بچپنے میں مر گئے بڑے ہو کر کیسے کام
کرنے والے تھے (بُرے یا اچھے تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے
موافق اُن سے سلوک کرے گا۔ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اُس
وقت کی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا
گیا تھا کہ کافروں کے بچے جو بچپنے میں مر جائیں بہشت
میں جائیں گے۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ
ہے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ وہ بڑے نہ ہوں گے اور
وہ کام نہ کریں گے جن کی وجہ سے اُن کو عذاب دینا پڑے)۔
خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ تم میں بہتر
وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھلائے (یعنی لوگوں
کو قرآن پڑھائے اُس کا مطلب سمجھائے)۔
عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ۔ ہم کو
آپؐ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (السلام علی النبی و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ) یا سلام علیك ایها النبی
مگر آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں (جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے
اس آیت میں دیا ہے یا ایها الذین آمنوا صلوا
علیه وسلموا تسلیما)۔
وَالسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ اَوْ کَمَا عُلِّمْتُمْ۔
یعنی سلام اُس طرح کرو جو تم کو معلوم ہے یا جس طرح
تم کو سکھلایا گیا ہے۔

اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ۔ اے پروردگار اگر میرا یہ عمل تیری درگاہ میں قبول ہوا ہے جس کو تو ہی جانتا ہے (ظاہری معنے یہ ہیں کہ اے پروردگار اگر تو جانتا ہے مگر یہ نہیں بنتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے اُس کے علم میں شک نہیں ہو سکتا)۔

لَا تَعْلَمُ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ۔ اُس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو جو داہنا ہاتھ خرچ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اپنی خیرات ظاہر نہ کرے چھپا کرے اُس میں بہت زیادہ ثواب ہے)۔

لَاَعْلَمُ حِیْنَ اُنْزِلَتْ وَاَیْنَ اُنْزِلَتْ۔ میں جانتا ہوں یہ آیت کب اُتری اور کہاں اُتری۔ (ایک روایت میں حَیْثُ اُنْزِلَتْ ہے بجائے حِیْنَ اُنْزِلَتْ کے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اُس میں تکرار ہوتی ہے)۔

اَنَا اَعْلَمُ لَکَ۔ میں تیرے لئے خوب جانتا ہوں۔

اِعْلَمْ لِیْ عِلْمَ ھٰذَا الرَّجُلِ۔ اس شخص کا حال میرے لئے دریافت کر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مکہ میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں)۔

اِنِّیْ اَعْلَمُھُمْ وَمَا اَنَا بِخَیْرِھِمْ۔ میں اُن سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں لیکن میں اُن سے افضل نہیں ہوں (بلکہ عشرہ مبشرہ مجھ سے افضل ہیں کیونکہ صرف علم کی زیادتی فضیلت مطلقہ کا موجب نہیں بلکہ اور امور بھی درکار ہیں جیسے اخلاص، تقویٰ، توکل، قناعت، صبر وغیرہ)۔

اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ الْمُعَلَّمَ۔ جب تو اپنے تعلیم یافتہ (سدھے ہوئے) کُتّے کو شکار پر چھوڑے (تعلیم یافتہ وہ کُتّا ہے جو اشارہ کرنے پر حملہ کرے اور بلانے سے لوٹ آئے اور شکار کے جانور کو پکڑ رکھے اُس میں سے کھائے نہیں۔ اس حدیث سے کُتّے کے جھوٹے اور اُس کے لعاب کی طہارت نکلتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم نہیں دیا کہ جہاں پر کُتّے کا منہ لگا ہو اُس کو دھو ڈالو)۔

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام کے زمانہ میں نبوت کی نشانیاں۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَہٗ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔ جو شخص دین کا مسئلہ جاننے پر چھپائے پوچھنے والے کو نہ بتلائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔ (مثلاً کوئی اسلام لانا چاہے اور اسلام کے عقائد اور ارکان پوچھے یا حلال حرام کا فتویٰ چاہے یا اور کسی شرعی مسئلہ کو اور وہ جان بوجھ کر نہ بتائے تو سخت گنہگار ہو گا لیکن دنیاوی علوم وفنون اور ہنر اور کمال اور نسخوں اور دواؤں کا چھپانا جائز ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ مسلمان بھائیوں سے اُن کے بتلانے اور سکھانے میں بھی بخیلی نہ کرے)۔

اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ۔ دیکھو قرآن حدیث کا علم دین کا علم ہے تو یہ سمجھ لو کہ کس شخص سے تم اُس کو حاصل کرتے ہو (سوچ سمجھ کر نیک اور پرہیزگار سچے راست باز متبع عالم سے دین کا علم حاصل کرو ورنہ گمراہ اور بدکار اور بدعتی عالم سے اگر تم دین کا علم حاصل کرو گے تو وہ تم کو بھی گمراہ اور خراب کر دے گا)۔

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّیْ۔ اگر میں جانتا ہوتا کہ کوئی شخص (صحابہ میں) مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے (یعنی اللہ کی کتاب کا یہ حضرت علی رضی نے فرمایا)۔

لَا تَعْلَمُوْنَ بِخَیْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ۔ تم اُس اچھی بات کو نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں (یعنی یہ کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنی چاہئے)۔

قَدْ تَرَکَ مَا تَعْلَمُ مِنْ تَقْدِیْمِ الصَّلٰوۃِ۔ اُس نے وہ بات چھوڑ دی جو تم جانتے ہو یعنی خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھنا۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ۔ اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو روتے رہتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے عذابات اور قیامت کے اہوال وغیرہ)۔

تَعْلَمُ مَا عَلِمَهُ الْخَضِرُ۔ کیا تم وہ جانتے ہو جو خضر علیہ السلام جانتے تھے (کہ فلاں کا خاتمہ کفر پر ہوگا اس کو مار ڈالو، فلاں کا ایمان پر اس کو چھوڑ دو)۔

ذَکَرُوْا اَنْ یُّعْلِمُوْا وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ انہوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کے لئے کوئی نشان مقرر کریں (کہ اس وقت لوگ جمع ہو جائیں)۔

لِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِیْ۔ تاکہ تم میری نماز سیکھ لو۔

جَاءَ رَسُوْلُ ابْنِ الْعُلَمَاءِ۔ ابن علماء کا (یعنی ایلہ کے حاکم کا) سفیر آیا۔

جُعِلَتْ لِیْ عَلَامَةً۔ میرے لئے ایک نشانی مقرر کی گئی (یعنی سورہ اذا جاء جو نصرت اور فتح مکہ کی نشانی ہے اور ابن عباسؓ نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سمجھی ہے)۔

عَلَامَہ تَدْغَرْنَ۔ تم کس وجہ سے اپنے بچوں کا حلق دباتی ہو (تو بائی سکتہ ما کے بعد لگائی گئی ہے)۔

تَعَلَّمُنَّ اَیُّهَا النَّاسُ۔ لوگو تم یہ جان لو۔

ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ پھر تم اس کو جان لو۔

مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَتِهَا۔ جو بندہ یہ سمجھے کہ میں اس کا خدا ہوں اس کے گناہ بخش سکتا ہوں (ایسا سمجھنے والے کو اس کی مغفرت کی امید ہے گو وہ توبہ نہ کرے)۔

اَعْلَامُ الشَّیْءِ کسی چیز کے نشان۔

قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا۔ (منکر نکیر کہیں گے) ہم تو جانتے تھے کہ تو ان باتوں کا قائل تھا (یعنی خدا کی وحدانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اور اسلام کے دین کا)۔

اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ۔ (جن باتوں کا ثواب آدمی کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا ہے ان میں سے ایک) وہ علم ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (مثلاً دینی کتابیں وقف کرے یا تصنیف اور تالیف کرے یا ان کی اشاعت کرے مدرسہ دین کے علم کا بنائے، درس و تدریس وغیرہ)۔

وَهُوَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یُّعَلِّمَهُمْ۔ وہ لوگوں کو سکھانا چاہتے تھے بس (کیونکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا یا وہ فرض پڑھ چکے ہوں گے)۔

اِنَّهٗ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ۔ تم تو جانتے ہو وہ کون شخص ہیں یعنی ان کے علم و فضیلت کے قائل ہو۔

فِیْمَا عَلِمْنَا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے (آپ نے ان مورتوں کو مستثنیٰ رکھا جو کپڑوں پر منقوش ہوں)۔

فَعِلْمٌ فِیْ قَلْبٍ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ فِی اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ۔ ایک تو علم قلب ہے یعنی علم باطن یہی علم نفع دینے والا ہے۔ دوسرے علم زبان یعنی علم ظاہر یہ اللہ کی حجت ہے (جس کی وجہ سے مخالفین اسلام کا رد کیا جاتا ہے، ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ دونوں علموں کا حاصل کرنا ضروری ہے)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ۔ خدا کی پناہ اس علم سے جس سے کچھ فائدہ نہ ہو (نہ دین کا نہ دنیا کا ایسا علم حاصل کرنا تضییع اوقات ہے)۔

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعضے علم جہالت اور نادانی ہے (مراد وہ علم ہے جو جھوٹ اور غلط ہے جیسے علم جفر اور رمل اور سحر اور شعبدہ وغیرہ)۔

لَوْ عَلِمَ اَنَّكَ تَنْتَظِرُ۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ تو انتظار کر رہا ہے (تو تیری آنکھ میں کونچا نہ مارتا)۔

اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ۔ خوب سمجھ لے تو کیا کہتا ہے۔

اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا۔ کیا میرا بندہ یہ جانتا

ہے کہ اُس کا ایک الگ خداوند ہے (جو گناہ بخشتا ہے حالانکہ پروردگار کو سب معلوم ہے مگر فرشتوں سے یہ پوچھنا بطور خوشی اور مباہات کے ہے)۔

فَلَا يَجِدُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ پھر مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہ پائیں گے (یہ حدیث امام مالکؒ کی شان میں ہے جو اوپر گزر چکی ہے)۔

اِنْ يَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَأَتِيْ۔ اگر کہیں اُس ظالم بادشاہ کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ تو میری بیوی ہے (تو وہ تجھ کو چھین لے گا اُس ظالم کا یہی دستور تھا کہ لوگوں کی بیویاں چھین لیتا)۔

فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ ہمارے زمانہ میں زیادہ عالم وہی ہے جو خوب یاد رکھنے والا ہے (علم در سینہ نہ در سفینہ)۔

كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ۔ مُنہ پر نشان کرنا بُرا سمجھا۔

اِنْ لَّمْ تَهْتَدِ بِعَلَمٍ۔ اگر تو کوئی نشان راستہ معلوم کرنے کے لئے نہ پائے۔

عَالَمِيْنَ۔ جنّ اور آدمی سب کو شامل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ عِلْمَكَ فِيْنَا۔ یا اللہ تجھ کو جو گناہ ہمارے معلوم ہیں وہ سب بخش دے۔

وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ۔ اور میں اُس کی وجہ سے علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی دور کروں گا۔

عُلِّمْتُ خَزَنَةَ النَّارِ۔ دوزخ کے داروغوں کا علم مجھ کو دیا گیا۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ۔ علم دین تین چیزیں ہیں (آیت قرآنی حدیث نبوی، ترکہ کے مسائل)۔

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ۔ جو شخص نالائق ہو اور اُس کو کوئی علم سکھائے (تو ایسا ہے جیسے سؤروں کو کوئی چاندی سونے کا زیور پہنائے)۔

لَمْ يُنْكِرْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْوٰى غَيْرِهٖ فِيْ زَمَانِهٖ لِاَنَّهٗ صَدَرَ عَنْ تَعْلِيْمِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ جو فتویٰ دیتے تھے آپ اُن پر انکار نہیں کرتے تھے کیونکہ اُن کے فتوی خود آپ کی تعلیم کے اثر تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چودہ صحابہؓ فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن یہ اُس وقت تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ ہوتے اگر آپ خود تشریف فرما ہوتے تو پھر کوئی صحابی فتویٰ نہ دیتا البتہ ابوبکر صدیقؓ آپ کی موجودگی میں بھی فتویٰ دیتے جیسے منقول ہے کہ حضرت ابوطالب نے اپنی بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں اور ناتواں ہو گیا ہوں تو جس بہشت کی تم خوشخبری دیا کرتے ہو اُس میں سے کچھ میوہ مجھ کو بھیجو ابوبکرؓ نے یہ سُن کر جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کا پانی اور میوہ کافروں پر حرام کر دیا ہے)۔

عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا بس پوچھو کہ تم کون قوم ہو تو کہیں گے مسلمان مگر اسلام کے اصول سے محض ناواقف ہوں گے کافروں کے رسوم سب اُن میں جاری ہوں گے اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی مصحف میں لکھے ہوئے نقش ہوں گے مگر کوئی اُن کو نہ سمجھ کر پڑھے گا نہ اُن پر عمل کرے گا یا قرآن کو بھی ایک رسمی طور پر کر لیں گے کسی کے مرنے یا جینے پر اُس کا ختم کرا دیں گے مگر نہ اُس کے سمجھنے سے کوئی غرض ہو گی نہ اُس پر عمل کرنے سے) اُن کی مسجدیں ظاہر میں تو خوب آراستہ ہوں گی اور آباد (شیشے فانوس جھاڑ لنٹر ہانڈیوں سے آراستہ بلکہ بعضی مسجدوں میں بجلی کی بھی روشنی ہو گی) مگر ہدایت سے ویران قرآن و حدیث کے موافق اُن میں عمل نہ ہو گا بلکہ جو کوئی قرآن اور حدیث پر عمل کرے اُس کو اپنی مسجدوں

میں نہ آنے دیں گے نہ وعظ و نصیحت کرنے دیں گے اور جو کوئی اُن کی بدعات اور گمراہی کے رسوم میں شریک ہو اُس کو پکا مسلمان سمجھیں گے) اُس زمانہ کے مولوی لوگ آسمان کی سطح کے نیچے جتنے آدمی ہیں سب میں بدتر ہوں گے۔ (مولوی اور مولانا اور پیر اور مرشد بن کر لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جائیں گے۔ دوسروں کو اتقاء اور پرہیزگاری کا حکم دیں گے اور خود سب سے زیادہ زانی اور بدکار ہوں گے) خود اُنہی میں سے فتنہ پھوٹے گا اور اُنہی میں جا کر ٹھہرے گا (فتنہ و شر کے وہی مرجع اور منبع ہوں گے)۔

فَعَلِمَ وَعَلَّمَ۔ اُس نے علم سیکھا بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو سکھلایا بھی (اُس کی مثال تو عمدہ اور نرم زمین کی سی ہے کہ خود بھی پانی چوسا اور نفع اُٹھایا، اور دوسروں کو بھی نفع دیا اور جس نے علم حاصل کیا لیکن عمل برابر نہیں کیا دوسروں کو سکھلایا اُس کی مثال اُس سخت زمین کی سی ہے جس نے پانی روک رکھا خود نہیں پیا مگر دوسروں کو پلا دیا)۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے (اُس کے معنی اور تفسیر کے ساتھ) اور دوسروں کو بھی سکھلائے (اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کہ قرآن کی تعلیم دی جائے)۔

يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ۔ اسلام کو عالم کی غلطی اور لغزش ڈھا دیتی ہے۔ (عالم کے غلطی کرنے کی وجہ سے ہزارہا پیرو اُس کے گمراہ ہو جاتے ہیں) اسی طرح منافق شخص کا جھگڑا (جو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے نہ ہو بلکہ نفسانیت اور اپنی بات کی پچ کے لئے ہو ایسا شخص درحقیقت منافق ہے) اسلام کو ڈھا دیتا ہے۔

كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ۔ (ابن عباسؓ نے کہا) میں نماز سے فارغ ہونا اُس وقت معلوم کرتا تھا جب وہ نماز کے بعد ذکر الٰہی کرتے تھے اور میں اُس کو سنتا۔ (شاید ابن عباسؓ بعض اوقات جماعت میں شریک نہ ہوتے ہوں یا کم سنی کی وجہ سے دور رہتے ہوں گے اور سلام کی آواز نہ سنتے ہوں گے)۔

لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا۔ ہمارا علم دنیا پر منحصر مت کر (کہ رات دن ہم کو دنیا ہی کمانے کا خیال ہو آخرت کی طرف التفات نہ ہو یا دنیا کمانا ہمارے تحصیل علم کی غرض مت کر بلکہ علم سے غایت اور غرض ہماری اصلاح آخرت کر)۔

إِنِّيْ أَعْلَمُ حِيْنَ أُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ۔ میں جانتا ہوں یہ آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کب اُتری ہے عرفہ اور جمعہ کے دن اُتری (تو اُس روز دوہری عید تھی)۔

قَلِيْلُ عِبَادَةٍ مَعَ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِهَا مَعَ جَهْلٍ۔ تھوڑی عبادت علم کے ساتھ بہتر ہے بہت عبادت سے جو جہالت کے ساتھ ہو (اس لئے کہ عالم ہر عبادت میں سنت کی پیروی کرے گا اور سنت کی پیروی میں جو ثواب ہے وہ بے انتہا ہے اور جاہل گو عبادت بہت کرے مگر سنت کا طریقہ نہ برتنے سے اُس کو اُتنا ثواب کبھی حاصل نہیں ہو سکتا یہاں جاہل سے یہ مراد ہے کہ قرآن اور حدیث کا پورا عالم نہ ہو لیکن اسلام کے مسائل ضروری سے بھی اگر کوئی ناواقف ہو تو اُس کی عبادت محض بے کار ہے تھوڑی ہو یا بہت)۔

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک عالم شیطان کو اتنا ناگوار ہے کہ ہزار عابد جو عالم نہ ہوں اُس کو اتنے ناگوار نہیں ہوتے (کیونکہ عالم شیطان کے فریب میں نہیں آسکتا اور عابد جب جاہل ہو تو شیطان آسانی سے اُس کو بہلا لیتا ہے)۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ

لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ غَرَضًا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ۔ جو شخص اُس علم کو جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سیکھتے ہیں (جیسے قرآن حدیث فقہ کا علم) کسی دنیاوی غرض کے لئے حاصل کرے (مثلاً نوکری، روزگار، عہدہ، فخر افتخار، بحث مباحثہ، خطاب کے لئے) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (حالانکہ بہشت کی خوشبو ہزارہا کوس سے سونگھائی دیتی ہے)۔

مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن سے نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ کر آئے (جب تک سفر میں علم حاصل کرتا رہے گا گویا اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلب علم زکوٰۃ کا مصرف ہے یعنی طالب علم کی خوراک اور پوشاک اور کتب اور سامانِ تعلیم میں زکوٰۃ کا روپیہ دینا درست ہے کیونکہ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ یہ حق ہے اُس کو پڑھو اور سیکھو یا پڑھاؤ اور سکھاؤ۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ۔ جس شخص نے علم کو حاصل کرنا چاہا پھر حاصل کر لیا تو اُس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ (ایک علم حاصل کرنے کے قصد کا دوسرے حصول کا)۔

ذَاكَ عِنْدَ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔ یہ اُس وقت ہو گا جب دنیا سے دین کا علم اُٹھ جائے گا (صحابہؓ نے پوچھا علم کیونکر اُٹھ جائے گا ہم تو خود قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے رہیں گے۔ فرمایا کیا یہود اور نصاریٰ توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے؟ ضرور پڑھتے ہیں لیکن فائدہ کیا۔ اُن کتابوں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (بلکہ اپنے دل سے کچھ قانون بنا لئے ہیں اُن پر چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا بالکل چھوڑ دیا ہے)۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ۔ اگر عالم لوگ علم کی حفاظت کرتے اور جو شخص اُس کا اہل ہوتا اُسی کو سکھاتے تو اپنے زمانہ کے سردار بنے رہتے (بادشاہ اور امیر سب اُن کے محتاج ہوتے) لیکن اُنہوں نے کیا کیا دنیا کی طمع سے دنیاداروں کو علم سکھانا شروع کر دیا اور تعلیم کے لئے دنیاداروں کے دروں پر جانے لگے علم کو ذلیل کر دیا۔

قِيْلَ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ۔ کعب احبار سے پوچھا گیا عالم کون لوگ ہیں؟ اُنھوں نے کہا جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (ورنہ بغیر عمل کے علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ۔ جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان سے محبت رکھتا ہو تو اُس کو جتلا دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں (تاکہ اُس کا بھی دل اُس کی طرف مائل ہو)۔

لَيْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ فرض کاموں کے بعد پھر علم حاصل کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے (علم حاصل کرنا شب بیداری اور تہجد گزاری سے بھی افضل ہے)۔

يَدْعُوْ لِلْعَالِمِ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ۔ عالم کے لئے اللہ کی سب مخلوقات دعاء کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں اور فرشتے آسمان میں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ۔ یا اللہ تیرے علم غیب کی قسم یا اُس کے وسیلہ سے۔

اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ۔ میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اُس سے مدد لیتا ہوں۔

اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ اگر ان کو علم ہوتا تو مدینہ میں رہنا اپنے لئے بہتر سمجھتے۔

لَا اَعْلَمُهٗ۔ (ابن عباسؓ سے یوں نے کہا تم خوشبو لگاتے ہو انھوں نے کہا) میں یہ مسئلہ نہیں جانتا۔ یعنی اُس کا مستحب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اس باب میں مجھ کو یاد نہیں ہے۔

هٰذَا اَوَانٌ یُّخْتَلَسُ فِیْهِ الْعِلْمُ۔ یہ وہ وقت ہوگا جب علم دین لوگوں سے سلب کر لیا جائے گا۔

تَحِیْضِیْنَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ۔ اللہ کے علم میں جتنے حیض کے دن ہیں اُتنے حیض کے دن رکھ۔

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان کو یہ بتلا کہ اللہ نے اُن پر ہر روز پانچ نمازیں فرض کی ہیں)۔

وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ قَالَ النَّجْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْاَئِمَّةُ۔ وعلامات وبالنجم ہم یہتدون کی تفسیر یوں کی کہ نجم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علامات سے اہلِ بیت علیہم السلام (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ کُلُّهٗ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ (ہر ایک پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے مگر جو یقین کے ساتھ تو جانتا ہو کہ وہ پلید ہے (تو جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو ہر ایک پانی پاک ہی سمجھا جائے گا)۔

اِنَّمَا سُمِّیَ اللّٰهُ عَالِمًا لِاَنَّهٗ لَا یَجْهَلُ شَیْئًا اللہ تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اُس کو معلوم نہ ہو (بلکہ وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے واجب ہو یا ممکن یا ممتنع کُلّی ہو یا جُزئی)۔

رَاَیْتُ الْعِلْمَ عِلْمَیْنِ فَمَسْمُوْعٌ وَّمَطْبُوْعٌ۔ علم کی دو قسمیں ہیں ایک سمعی دوسرے طبعی (اگر طبعی نہ ہو تو سمعی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جیسے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو سورج یا چراغ کی روشنی بے فائدہ ہے اسی طرح عقل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہبی دوسری کسبی اگر وہبی نہ ہو تو کسبی کچھ فائدہ نہ دے گی)

اَعْلَمُ۔ وہ شخص جس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہو۔

عَلَامَةٌ۔ نشانی

عَلَّامَه۔ بہت علم والا۔

مَعْلُوْمٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام تھا۔

اَعْلَامُ الْاَزْمِنَةِ۔ ائمۂ اہل بیت علیہم السلام کیونکہ اُن کی وجہ سے دین کی راہ ملتی ہے۔

نَصَبَ فِیْهِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَمًا لِلنَّاسِ۔ حضرت علی رضؓ نے غدیر کے دن لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے ایک جھنڈا کھڑا کیا۔

عَلَنٌ۔ یا عُلُوْنٌ یا عَلَانِیَةٌ۔ ظاہر ہونا، کھل جانا، پھیل جانا۔

مُعَالَنَةٌ۔ اور اِعْلَانٌ۔ ظاہر کرنا۔ (تَعْلِیْنٌ کے بھی یہی معنے ہیں)۔

اِعْتِلَانٌ۔ اور اِسْتِعْلَانٌ۔ کھل جانا، ظاہر ہونا

عُلَنَةٌ۔ جو شخص بھید نہ چھپائے۔

عُلْوَان۔ عنوان، دیباچہ۔

تِلْكَ امْرَأَةٌ اَعْلَنَتْ۔ اُس عورت نے تو علانیہ بدکاری کی۔

وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِهٖ وَلَسْنَا بِمُقِرِّیْنَ لَهٗ۔ ابوبکرؓ کو چاہیئے کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کریں نہ تلاوت قرآن کو (چھپکے چھپکے نماز پڑھیں اسی طرح قرآن بھی آہستہ پڑھیں کہ کوئی اور نہ سُنے کیونکہ ہماری عورتیں، بچے قرآن سُن کر بدراہ ہو جاتے ہیں (بُت پرستی سے بیزار ہو کر باپ دادا کا دین چھوڑ دیتے ہیں) ہم کبھی اُن کا علانیہ یہ کام کرنا گوارہ نہ کریں گے (یہ مشرکین مکہ نے کہا تھا)۔

اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ ۔ کچھ لوگ جو ظاہر میں دوست اور باطن میں دشمن ہوں گے ۔

اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ ۔ پوشیدہ گناہ سے پوشیدہ توبہ کرے اور کھلم کھلا گناہ سے کھلم کھلا۔

عَلَنْدیٰ ۔ غلیظ اور ایک کانٹے دار درخت (اُس کی جمع عَلَانِد اور عَلَادٍ اور عُلُد ہے ۔ عَلَنْدَاۃٌ اُس کا مؤنث ہے)۔

اِعْلِنْدَاءٌ ۔ غلیظ ہونا ۔

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاۃٌ شِجَنٌّ ۔ موٹی طاقت دار، ٹھوس بدن کی اونٹنی مجھ کو لے کر زمین طے کرتی ہے ۔

عِلْهِزٌ ۔ بڑی موٹی جوں (جس کو کلا کہتے ہیں) اور ایک کھانا ہے جو خون اور بال سے ملا کر بناتے ہیں۔ خون کو اونٹ کے بالوں میں ملا کر آگ پر بھون لیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں عرب لوگ اُس کو کھاتے ہیں ۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ فَابْتُلُوْا بِالْجُوْعِ حَتّٰی اَکَلُوا الْعِلْهِزَ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے کافروں پر بد دعاء کی۔ فرمایا یا اللہ اُن پر پے درپے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السّلام کے زمانہ میں ہوئے تھے (آپؐ کی دعاء قبول ہوئی) وہ بھوک میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ علہز بھی کھالیا۔ (بعضوں نے کہا علہز ایک بوٹی ہے جو بنی سلیم کے ملک میں اُگتی ہے)

وَلَا شَیْءَ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْکَ فِرَارُنَا وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ ۔ ہمارے پاس کھانے کو جو لوگ کھاتے ہیں کچھ نہیں ہے۔ البتہ قحط کے سال کی اندرائن ہے اور خراب علہز اور ہم لوگ بھاگ کر کدھر جائیں آپ ہی کی طرف بھاگیں گے لوگ پیغمبروں کے سوا اور کن کی طرف بھاگیں ۔

کَانَ طَعَامُ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ الْعِلْهِزَ ۔ جاہلیت کے لوگ علہز کھایا کرتے (یعنی خون اور بال)۔

عُلُوٌّ ۔ بلند ہونا، تکبر کرنا، غرور کرنا، بڑائی جتلانا، چڑھ جانا، سوار ہو جانا، غالب ہونا، قہر کرنا، مارنا، شریف ہونا۔

عَلَاءٌ ۔ بلند ہونا، شریف ہونا۔

تَعْلِیَةٌ ۔ بلند کرنا، چڑھ جانا، اُتارنا، عنوان کرنا۔

مُعَالَاۃٌ ۔ اُٹھانا، چڑھ جانا، بلند مقام پر آنا۔ جیسے اِعْلَاءٌ ہے ۔

تَعَلِّیْ ۔ بلند ہونا، نفاس یا بیماری سے پاک ہونا۔

تَعَالِیْ ۔ بلند ہونا۔

تَعَالَ ۔ آجا اوپر آجا۔

اِعْتِلَاءٌ اور اِسْتِعْلَاءٌ ۔ بلند ہونا۔

اِعْلِیْلَاءٌ ۔ چڑھ جانا۔

عِلَاوَۃٌ ۔ جو زائد ہو۔

عُلَاوَۃٌ ۔ ہر چیز کا بلند حصّہ۔ (اُس کی ضد سُفَالَۃ ہے)۔

عَلَایَۃٌ ۔ بلند مقام ۔

عَلِیٌّ اور مُتَعَالِیْ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی سب سے بلند مرتبہ، اور ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی یا ہر ایک وصف اور ثنا سے بالاتر۔

فَاِذَا هُوَ یَتَعَلّٰی عَنِّیْ ۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں وہ اپنے آپ کو مجھ سے بلند اور عالیشان سمجھنے لگے۔

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا ۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں ۔

تَعَلَّی الرَّجُلُ مِنْ عِلَّتِهٖ ۔ آدمی اپنی بیماری سے صحت یاب ہوگیا۔

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ۔ اُوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) یا کسی سے سوال نہیں کرتا نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (جو لیتا ہے یا مانگتا ہے)۔

اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ بہشتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے دیکھتے ہو (علیون ساتواں آسمان یا فرشتوں کا دفتر جہاں نیک لوگ کے اعمال چڑھ کر جاتے ہیں۔ یا سب مکانوں سے زیادہ بلند مکان اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب مطلب یہ ہے کہ بہشتی لوگ نیچے طبقہ والے بلند طبقہ والوں کو اپنے سے اتنا اونچا دیکھیں گے جتنا زمین سے ستارہ اونچا دکھلائی دیتا ہے)۔

صَلٰوۃٌ فِیْ اِثْرِ صَلٰوۃٍ کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے بیچ میں گناہ کا کام نہ ہو علیین کے دفتر میں لکھی جاتی ہے۔

فَلَمَّا وَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ اَعْلِ عَنِّجْ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب میں نے (بدر کے دن) اپنا پاؤں ابوجہل کی گردن پر رکھا (جو زخمی ہو کر پڑا تھا) تو کیا کہنے لگا میرے اوپر سے سرک جا (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْلِ عَنِ الْوِسَادَۃِ یا عَالِ عَنْھَا تو توشک سے سرک جا۔ اَعْلِ عَلَی الْوِسَادَۃِ تو توشک پر آجا عَنِّجْ بمعنے عَنِّیْ ہے۔ یہ بعضے عربوں کی لغت ہے جو یائے متکلم کو حالت وقف میں جیم سے بدل دیتے ہیں)۔

قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ لَمَّا انْھَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ اُعْلُ ھُبَلْ فَقَالَ عُمَرُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ فَقَالَ اِنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْھَا (جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مشرک اُن پر غالب ہوگئے تو ابوسفیان کہنے لگا ہبل (جو ایک بت کا نام تھا) تو بلند ہو جا، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل شانہ بلند اور بڑے مرتبہ والا ہے ابوسفیان نے کہا ہبل نے ہاں کا جواب دیا تھا تو تم اس کی برائی مت کرو۔ مشرکوں کا دستور تھا جب کسی بڑے مقام کا قصد کرتے دو پانسے لیتے ایک پر "ہاں" کا لفظ لکھتے دوسرے پر "نہیں" پھر بت کے پاس جاتے اور دونوں پانسوں کو گھماتے اگر "ہاں" کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر "نہیں" کا نکلتا تو نہ کرتے۔ ابوسفیان جب اس جنگ کے لئے نکلنے لگا تو اس نے اسی طرح فال کھولی اور ہاں کا پانسہ نکلا اور اتفاق سے اُس کو اس جنگ میں بعضے مسلمانوں کی عدول حکمی اور طمع کی وجہ سے فتح ہوگئی تو ہبل کا معتقد بن گیا اور حضرت عمرؓ کو اُس کی بدگوئی سے منع کرنے لگا)۔

لَا یَزَالُ کَعْبُکَ عَالِیًا۔ (تیرا ٹخنہ ہمیشہ بلند رہے۔ (یعنی تو ہمیشہ عالیشان اور بلند مرتبہ اپنے دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہے)۔

کَانَتْ تَجْلِسُ فِی الْمِرْکَنِ ثُمَّ تَخْرُجُ وَھِیَ عَالِیَۃُ الدَّمِ۔ حمنہ بنت جحش ایک کپڑے گنگال میں نہانے کو بیٹھتیں جب اُس میں سے نکلتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی (استحاضہ کا خون اتنا جاری رہتا)۔

اَخَذْتُ بِعَالِیَۃِ رُمْحٍ۔ برچھے کا سرا پکڑ لیا (جو انی کے قریب ہوتا ہے)۔

عَالِیَۃٌ۔ اور عَوَالِیْ۔ وہ گاؤں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں۔ نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین میل پر اور دور والا آٹھ میل پر واقع ہے۔

جَاءَ اَعْرَابِیٌّ عُلْوِیٌّ جَافٍ۔ ایک بلند گاؤں کا رہنے والا گنوار اکھڑ آیا۔

فَارْتَقٰی عُلِّیَّۃً۔ وہ بالاخانے میں چڑھ گیا۔ (اُس کی جمع عَلَالِیْ ہے)۔

عِلِّیَّۃُ اَصْحَابِہٖ۔ آپؐ کے اصحاب میں بلند مرتبہ۔

کَمْ عَطَاؤُکَ قَالَ اَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَۃٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعِلَاوَۃِ بَیْنَ الْفَوْدَیْنِ۔ (معاویہ نے لبید شاعر سے پوچھا) تمہاری معاش سالانہ کیا ہے؟ اُس نے کہا دو ہزار پانسو۔ معاویہ نے کہا اور دونوں بوجھوں کے بیچ میں

جو اور کچھ رکھدیا جاتا ہے وہ کہاں گیا (اونٹ کے دونوں طرف دو گٹھرے رہتے ہیں اور زائد بوجھ بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے معاویہ کا مطلب یہ تھا کہ اس معاش کے سوا اور اوپر سے جو تم کو مل جاتا ہے وہ کہاں گیا)۔

نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَالْعِلَاوَةُ۔ دونوں بوجھے اور بیچ والا بوجھ سب اچھے ہیں۔

ضَرَبَ عِلَاوَتَهُ۔ اُس کے سر پر مارا۔

هَبَطَ بِالْعِلَاةِ۔ حضرت آدمؑ سندان لے کر اُترے۔ (یعنی اہرن جس پر لوہار لوہا رکھ کر کوٹتے ہیں)۔

خِنْدِفُ عَلْيَاءَ۔ عالیشان خاندان۔

عُلَي۔ ایک مقام کا نام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں اُترے تھے وہاں ایک مسجد بھی ہے۔

تَعْلُو عَنْهُ الْعَيْنُ۔ اُن پر نظر نہیں ٹھہرتی، یا نظر نہیں لگتی۔

وَكَانُوا بِهِمْ أَعْلَى عَيْنًا۔ وہ اُن کے حال کو خوب جانتے تھے، اُن کو اچھی طرح دیکھتے تھے۔

تَعَالَى النَّهَارُ۔ دن چڑھ گیا۔

قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ۔ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا تھا (اُس پر غالب ہو گیا تھا، اُس کو پچھاڑ دیا تھا مار ڈالنے کو تھا)۔

فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ۔ مرد اور عورت دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہوا یا آگے ہو گیا (بچہ اُسی کے مشابہ ہوتا ہے)۔

نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ۔ مدینہ کے بلند حصہ میں اُترے۔

وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلْوِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے درجہ میں اُترے) اور ابو ایوبؓ اوپر بالاخانہ میں رہے۔

فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي۔ جانے والا مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں جاتا (جو آٹھ میل اور تین میل پر

تھے وہاں عصر کی نماز پڑھ کر جاتا اور پہنچ جاتا اور ابھی آفتاب زرد نہ ہوتا۔ غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اوّل وقت میں پڑھتے تھے یعنی ایک مثل سایہ پر)۔

اَلْمَلَأُ الْأَعْلَى۔ اوپر والا گروہ مراد فرشتے ہیں۔

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اُس پر دوزخ تنگ کر دیجائے گی۔

فَإِذَا انْقَطَعَ مِنْ عَلَيْهَا رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ۔ جب یہ کام موقوف ہو جاتا ہے تو پھر ایمان اُس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

عَلَيْكُمْ بِكَذَا۔ یہ کام ضرور کرو۔

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ۔ اسلام پانچ باتوں سے مل کر بنا ہے۔ یعنی پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔

لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلَ۔ اگر تو جلدی نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں (یعنی جلدی ضروری نہیں ہے)۔

لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ۔ شکر ہے تیرا کہ میرا صدقہ ایک بدکار عورت کو پہنچا (کیونکہ ہر کام تیرے ہی ارادے اور قدرت سے ہوتا ہے)۔

مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔ (یعنی قیامت کے دن حوض کوثر پر میرا منبر رکھا جائے گا یا اب جہاں منبر ہے وہاں قیامت کے دن حوض کوثر ہو گا یا جو میرے منبر کے پاس عبادت کرے وہ قیامت کے دن حوض کوثر سے پانی پیئے گا)۔

اَلْمَرْأَةُ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ۔ جس عورت کا حمل ساقط ہو گیا تھا اور اُس کو ایک بردہ دیت میں دلانے کا فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی (اب اُس کے وارث قاتلہ کے عصبہ سے دیت لیں گے)۔

يَرَى مَا لَا صَبْرَ عَلَيْهَا۔ وہ نعمت اور لذت دیکھے گا جس سے صبر نہ کر سکے گا (آخر سوال کرے گا)۔

لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا۔ اگر تم یہ کام کرو تو بھی

کوئی قباحت نہیں ہے (یعنی عزل) بعضوں نے عزل جائز نہیں رکھا۔ وہ اُس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں عزل نہ کرو تم پر لازم ہے کہ عزل نہ کرو تو پہلا لاء نفی ہے اُن کے سوال کی اور علیکم ان لا تفعلوا جملہ مستأنفہ ہے۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔ اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت میں لے جائے گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔

حَجَّ عَلَيْنَا ابْنُ عَمْرٍو۔ عمرو بن عاصؓ کے بیٹے حج کی نیت سے ہم پر سے گزرے۔

هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنْ يَّنْهَى النَّاسَ۔ معاویہ پر اُس کا وبال ہے کہ لوگوں کو اُس کام سے منع کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا (یعنی تمتع)۔

صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۔ یہ طریقہ پیدائش کا میرا ہے جو درست اور صحیح ہے۔

عِلِّيُّوْنَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ تَحْتَ الْعَرْشِ۔ علیین ساتویں آسمان پر ہے عرش کے تلے۔

مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ عَقَّبَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كُتِبَتَا لَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ جو شخص مغرب کی نماز پڑھ کر بات نہ کرے اُس کے بعد دو رکعتیں سنت کی پڑھے تو وہ علیین کے دفتر میں لکھی جائیں گی۔

اَمَا تَشْتَهِيْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْ عِلِّيَّةِ الْاِخْوَانِ۔ کیا تم کو یہ خواہش نہیں ہے کہ تم اشراف اور عالی مرتبہ بھائیوں میں سے ہو۔

اَتَيْتُهٗ مِنْ عَلٍ۔ میں اُوپر سے اُس کے پاس آیا۔

يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَوَالِيْ۔ تیمم اونچی زمین پر کرنا مستحب ہے (کیونکہ ایسی زمین کی مٹی اکثر خشک اور پاک ہوتی اور نجاستیں وہاں ٹھہر کر نہیں جاتیں)۔

يَاْتِيْهَا رِزْقُهَا مِنْ ثَلٰثَةِ سُبُلٍ مِنْ اَعْلَاهَا وَاَسْفَلِهَا وَالثَّنِيَّةِ۔ مکہ میں روزی تین طرف سے آتی ہے اوپر کی جانب سے اور نیچے کی جانب سے اور گھاٹی کی طرف سے (یعنی جنۃ المعلّٰی کی طرف سے)۔

يُسْتَحَبُّ دُخُوْلُ مَكَّةَ مِنْ اَعْلَاهَا۔ مکہ میں بالائی جانب سے آنا بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔ یا اللہ مجھ کو اُوپر والے رفیقوں کے ساتھ رکھ (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ)۔

اُتِيَ بِزِنْدِيْقٍ فَقَطَعَ عِلَاوَتَهٗ۔ ایک ملحد بے دین شخص اُن کے پاس لایا گیا اُنھوں نے اُس کا سر کاٹ ڈالا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ جو کوئی میری اُمت میں سے یاد کر لے (تو علیٰ مِن کے معنی میں ہے)۔

غَدَوْتُ مِنْ عَلَيْهِ۔ میں اُس کے اوپر سے آیا۔

اِنَّ الْكَرِيْمَ وَاَبِيْكَ يَعْتَمِلُ اِنْ لَّمْ يَجِدْ يَوْمًا عَلٰى مَنْ يَّتَّكِلُ۔ جو شخص شریف ہے وہ قسم تیرے باپ کی محنت مزدوری کرتا ہے اگر ایسا شخص نہ پائے جس پر بھروسا کرے (تو علیٰ یہاں زائد ہے)۔

عَلَيْهِ اَنْ يَّفْعَلَ كَذَا۔ اُس کو ایسا کرنا چاہیئے۔

مَنْ تَرَكَ الْحَجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا۔ جو شخص (قدرت ہوتے ساتھے) حج نہ کرے تو یہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے یا اُس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے کا افسوس نہ ہوگا یا یہ بعید نہیں ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدِيْنُكَ بِطَاعَةِ الْاَئِمَّةِ وَوِلَايَتِهِمْ۔ یا اللہ میں اماموں کی اطاعت اور اُن کی حکومت تسلیم کرتا ہوں (خوشی سے قبول کرتا ہوں)۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ۔ بڑی برکت والا ہے تو اور بہت بلند ہے (طائر وہم بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

باب العین مع المیم

عَمْدٌ۔ ستون لگانا، چلنا، قصد کرنا، دُبلا کرنا، دردمند کرنا، گرا دینا، گرز سے مارنا، رنجیدہ کرنا۔

عَمَدٌ۔ غصہ ہونا، لازم ہونا، مٹی کا نم ہو جانا، تعجب کرنا۔

تَعْمِیْدٌ۔ بند کرنا، معمودیہ کا استعمال کرنا۔

اِعْمَادٌ۔ ستون لگانا۔

تَعَمُّدٌ۔ قصد کرنا۔

اِعْتِمَادٌ۔ بھروسہ کرنا۔

اِنْعِمَادٌ۔ ستون پر ٹیکا رکھنا۔

عِمَادٌ۔ ستون، اٹانا، کھمبا۔

زَوْجِیْ رَفِیْعُ الْعِمَادِ۔ میرا خاوند بلند ستون والا ہے۔ یعنی بہت شریف اور سخی اور عالی خاندان ہے (عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ طَوِیْلُ الْعِمَادِ۔ یعنی اس کے مکان پر نشان ہے مہمانوں کے لئے)۔

عِمَادٌ اور عَمُوْدٌ۔ وہ لکڑی جس پر گھر کھڑا ہوتا ہے۔

یَأْتِیْ بِہٖ اَحَدُھُمْ عَلٰی عَمُوْدِ بَطْنِہٖ۔ تم میں سے کوئی اُس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے۔ (عَمُوْدُ الْبَطْنِ سے پشت مراد ہے۔ یعنی تعب اور مشقت کے ساتھ اُس کو لاتا ہے گو وہ چیز اُس کی پیٹھ پر نہ ہو۔ بعضوں نے کہا عَمُوْدُ الْبَطْنِ ایک رگ ہے پیٹ کی جو سینہ سے ناف تک آتی ہے)۔

جَلَبَ عَلٰی عَمُوْدِ کَبِدِہٖ۔ اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا۔

اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ۔ (ابوجہل نے مرتے وقت کہا) اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اُس کی قوم کے لوگوں نے مارا (یعنی یہ مارا جانا میرے لئے کوئی باعث ننگ و عار نہیں ہے کیونکہ میں غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا بلکہ اپنی ہی قوم کے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی امر عجیب ہوگا کہ ایک شخص اپنی ہی قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ بعضوں نے یوں کیا ہے کہ مجھ کو سخت غصہ اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں یا مجھ کو سخت افسوس اور رنج اس بات کا ہے)۔

اِنَّ نَادِبَۃَ عُمَرَ قَالَتْ وَاعُمَرَاہُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَی الْعَمَدَ۔ حضرت عمرؓ پر رونے والی عورت یوں رونے لگی ہائے عمرؓ جس نے کج کو سیدھا کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔ (عَمَدٌ ایک ورم یا زخم ہے جو پیٹھ میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلافت کا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ ساری خرابیاں دور ہو گئیں کجی راستی ہو گئی اور بیماری رفع ہو گئی)۔

لِلّٰہِ بَلَاءُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَی الْعَمَدَ۔ فلاں شخص کی بزرگی اللہ ہی خوب جانتا ہے اُس نے کجی کو راست کیا اور بیماری کو چنگا کیا۔

کَمْ اُدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَۃُ۔ میں کہاں تک تمہاری خبرگیری اور خاطرداری کروں جیسے جوان اونٹوں کی جن کی پیٹھ لگ گئی ہو خبرگیری کی جاتی ہے (بعضوں نے کہا عَمِدَۃٌ وہ اونٹ جو بہت بوجھ کی وجہ سے شکستہ ہو گئے ہوں)۔

وَاَعْمَدَتَاہُ رِجْلَاہُ۔ (حسن نے طالب العلم کے بارے میں کہا) اُس کے دونوں پاؤں نے اُس کو ستون اور اڑانا لگانے کے لائق کر دیا۔ (اتنا ضعیف اور ناتوان ہو گیا کہ بغیر اڑانا لگائے تھم نہیں سکتا)۔

فَعَمَدَ الْخَضِرُ۔ حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کی طرف توجہ کی (اُس کا سر اکھیڑ ڈالا)۔

جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَسَارِہٖ وَعَمُوْدًا عَنْ یَمِیْنِہٖ یا عَمُوْدَیْنِ عَنْ یَمِیْنِہٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو ایک ستون اپنی داہنی طرف کیا اور ایک ستون بائیں طرف یا دو ستون داہنی طرف

(دوسری روایت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ کعبہ کے اندر تین ستون برابر لگے ہوئے ہیں اس لئے جب ستونوں کے درمیان کوئی کھڑا ہو تو ایک ستون داہنی طرف ہوگا یا بائیں طرف اور دو بائیں طرف یا داہنی طرف ہوں گے اور ممکن ہے کہ اُس وقت تینوں ستون برابر نہ لگے ہوں اور ایک سامنے یا پیچھے تو پہلی روایت بھی صحیح ہوسکتی ہے۔ بعضوں نے کہا عمود جنس ہے جو ایک اور دو دونوں پر اُس کا اطلاق ہوسکتا ہے)۔

وَعُمُدُهٗ خُشُبٌ۔ اُس کے ستون لکڑیوں کے تھے۔

حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔ سعد بن معاذ رض کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکڑیوں کے درمیان اُٹھایا۔

مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا۔ جو شخص خاص میری زیارت کی نیّت سے میری قبر کی زیارت کرے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی خاص زیارت کی نیّت کرنا بہتر ہے اور اسی لئے بعضے لوگوں نے سفر حج کے ذیل میں آپ کی قبر کی زیارت بہتر نہیں سمجھی ہے (کذا فی مجمع البحار)

لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ۔ میں اپنا پیٹ بھوک کے مارے زمین سے لگا دیتا (تاکہ ذرا تسلّی ہو)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے (جس نے نماز چھوڑ دی اُس کا خانۂ دین گر گیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ السَّمَاءَ لِكُرْسِيِّهٖ عِمَادًا۔ شکر اللہ کا جس نے آسمان کو اپنی کرسی کا ستون بنایا۔

اَقِيْمُوْا هٰذَيْنِ الْعَمُوْدَيْنِ وَاَوْقِدُوْا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ۔ ان دو ستونوں کو کھڑا کرو (یعنی شہادتین کو) اور ان دو چراغوں کو روشن کرو (یعنی توحید اور اتباع سنّت کو)۔

قَتْلُ الْعَمْدِ۔ جو آلۂ جارحہ سے بہ قصد قتل ہو (یہ تعریف حنفیہ کے مذہب پر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قصدًا یا بہ نیّت ہلاکت کسی چیز سے مار ڈالنا)۔

شِبْهُ الْعَمْدِ۔ قتل خطا، (جیسے کوڑے یا چھڑی سے کسی کو مارے وہ مر جائے)۔

مَنْ عَمِيْدُ هٰذَا الْجَيْشِ۔ اس لشکر کا سردار کون ہے۔

اَلْحَائِضُ تَعْمِدُ بِرِجْلِهَا الْيُسْرٰى عَلَى الْحَائِطِ۔ حائضہ عورت اپنا بایاں پاؤں دیوار پر ٹیکے (یعنی بایاں پاؤں اُٹھائے)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا (یعنی حقیقتاً کافر ہوگیا اسلام سے باہر ہوگیا جیسے امام احمدؒ اور علمائے ظاہر کا قول ہے اب اس کا قتل واجب ہوگیا اور اُس کے جنازے پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا کفر سے یہاں کفر عملی مراد ہے یا ناشکری بعضوں نے کہا کفر کے قریب ہوگیا۔ ان لوگوں کے نزدیک تارک الصلوٰۃ دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہے اور اُس کے جنازے پر نماز پڑھی جائے گی)۔

اَعْمَدُ مِنْ سَيِّدٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ۔ اُس سردار سے زیادہ عجیب کون ہے جس کو اُسی کی قوم نے مار ڈالا (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا)۔

مَعْمُوْدِيَّة۔ نصاریٰ کی ایک رسم ہے یعنی نئے کرسچن کو باپ بیٹے روح القدس کے نام پر پانی یا رنگ میں ڈبونا۔

عَمْرٌ۔ آباد کرنا، سکونت کرنا، بنا کرنا۔

عِمَارَةٌ۔ بنا کرنا۔

عَمْرٌ۔ یا **عُمُرٌ**۔ یا **عَمَارَةٌ**۔ ایک زمانۂ دراز تک باقی

رہنا۔

عُمُوْرٌ اور عَمَارَۃٌ۔ لازم ہونا، بہت ہونا۔

عَمْرٌ اور عَمَارَۃٌ۔ عبادت کرنا، روزہ نماز کرنا۔

عَمْرٌ اور عُمُرٌ اور عَمَارَۃٌ۔ مدت دراز تک زندہ رہنا۔

تَعْمِیْرٌ۔ بنانا، مدت دراز تک زندہ رہنا، ایک مدت عمر کی مقرر کرنا، عمر دینا، عمر دراز کرنا، عمدہ بننا، باقی رکھنا، عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا، اور جو چیز عمر بھر کے لئے دی جائے اُس کو عمریٰ کہتے ہیں۔

اِعْمَارٌ۔ آباد کرنا۔

اِعْتِمَارٌ۔ عمرہ کرنا، بے عمامہ ہونا، ہاتھ سے منی نکالنا، قصد کرنا، زیارت کرنا۔

اِسْتِعْمَارٌ۔ آبادی کی اجازت دینا۔

عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً۔ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کا ثواب رکھتا ہے (اصل میں اعتمار کے معنے زیارت کرنا، قصد کرنا، اور شریعت میں عمرہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا)

فائدہ۔ عمرے کا احرام باہر والے حج کی طرح اپنے اپنے میقات سے باندھیں اور جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں اُن کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ اور بعضے اہل حدیث اور حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ والوں کو احرام حرم کی حد سے خارج ہو کر باندھنا چاہئے۔

خَرَجْنَا عُمَّارًا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مَرَرْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ اَحَلَقْتُمُ الشَّعَثَ وَقَضَیْتُمُ التَّفَثَ۔ ہم عمرہ کی نیت سے نکلے جب لوٹ کر آئے تو ابوذر غفاریؓ سے ملے انہوں نے کہا تم نے پریشان بالوں کو مونڈا اور میل کچیل

دور کیا یا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَمَرَ اللّٰہَ اللہ کی عبادت کی عَمَرَ رَکْعَتَیْنِ دو رکعتیں پڑھیں)۔

یَعْمُرُ رَبَّہٗ۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے روزہ نماز کرتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ۔ اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے (یعنی نماز اور اذان وغیرہ سے اُن کی مرمت کرتا ہے، جھاڑ اجھوڑی صفائی کرتا ہے، اُن میں جو اکھڑا ہے، بوریئے بچھاتا ہے، پانی کے لوٹے رکھتا ہے، رات کو ضرورت کے موافق بلا اسراف روشنی کرتا ہے، فضول دنیا کی لغو اور بیہودہ باتیں اُن میں نہیں کرتا، وہاں چیخنا پکارنا نہیں آہستہ ذکر الٰہی اور درس و تدریس علوم دینی کرتا ہے)۔

لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا اَوْ اُرْقِبَہٗ فَهُوَ لَہٗ وَلِوَرَثَتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ۔ عمریٰ نہ کرو نہ رقبیٰ اور جو کوئی عمریٰ کرے یا رقبیٰ تو وہ شئی اُسی کی ہو جائے گی جس کو عمریٰ یا رقبیٰ کے طور پر دی گئی اور اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی (عمریٰ اور رقبیٰ کرنے والے کو واپس نہ ملے گی۔ عمریٰ یہ ہے کہ کوئی شئی کسی کو اُس کی عمر بھر کے لئے دے اور رقبیٰ یہ ہے کہ اُس کی حیات تک دے اُس کے مرنے پر واپس ہونے کی شرط لگا دے جاہلیت میں یہ کیا کرتے تھے اسلام نے اُس کو باطل کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی عمریٰ یا رقبیٰ کرے تو وہ شئی ہبہ کے طور پر اُسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی اُس کے بعد اُس کے وارثوں کو ملے گی اور دینے والے کو اور اُس کے وارثوں کو پھر نہ ملے گی۔ بعضوں نے عمریٰ اور رقبیٰ کو عاریت قرار دیا ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے۔ بعضوں نے کہا رقبیٰ یہ ہے کہ ایک شئی کسی کو دے اُس سے یوں کہے کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تب تو یہ شئی تیری اور تیرے وارثوں کی ہو جائے گی اور اگر تو پہلے مر جائے تو پھر یہ شئی میری ہو گی۔ رقبیٰ اُس کو اس لئے

کہتے ہیں کہ ہر ایک اُس میں دوسرے کی موت کا انتظار کرتا ہے)۔

اِنَّهُ اشْتَرٰى مِنْ اَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ لَهُ اِخْتَرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ عَمْرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے چارہ کا گٹھا خریدا جب بیع پوری ہو چکی (ایجاب و قبول ہو گیا اور مجلس بھی بدل گئی نو) تو آپ نے اس گنوار سے فرمایا اب بھی تجھ کو اختیار ہے (خواہ اس قیمت سے بیچ یا اپنا مال واپس رکھ لے یہ آپ کا رحم و کرم تھا) گنوار بولا اللہ تمہارے جیسے خریدار کی عمر دراز کرے۔

لَعَمْرُ اِلٰهِكَ - اللہ تعالیٰ کی بقا اور دوام کی قسم۔

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِ ثَلَاثًا - دیکھو ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ رہا کرتے ہیں (اُن میں بعضے جِن ہوتے ہیں) جب تم اُن میں سے کسی کو دیکھو تو مار ڈالنے سے پہلے تین بار اُن کو تنگ کرو (اُن کو قسم دو کہ ہم کو مت ستاؤ اگر اس پر بھی نکلیں تو اُن کو مار ڈالو)۔

مَا رَاَيْتُ حَرْبًا بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَبْلَهُمَا مِثْلَهَا قَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِلٰى صَاحِبِهٖ عِنْدَ شَجَرَةٍ عُمْرِيَّةٍ يَلُوْذُ بِهَا - میں نے اس سے پیشتر دو مردوں کی جنگ ایسی نہیں دیکھی جیسے ان دو مردوں (محمد بن مسلمہ اور مرحب) نے کی دونوں ایک بڑی عمر والے درخت کے پاس کھڑے ہوئے اور ہر ایک اُس کی آڑ لیتا۔ (عُمْرِی پرانا بڑی عمر والا درخت، یا بڑا بیر کا درخت جو نہر کے کنارے اگتا ہے)۔

اِنَّهُ كَتَبَ لِعَمَائِرِ كَلْبٍ وَّاَحْلَافِهَا كِتَابًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلب قبیلے کے عمائر اور اُن کے حلیفوں کے لئے ایک پروانہ لکھا (عمائر جمع ہے عمارۃ کی یہ بطن سے اوپر ہے پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ۔ نہایہ میں ہے کہ اگر عَمارہ بہ فتحہ عین ہو تو وہ عمامہ کے معنے میں ہے چونکہ عمامہ کی طرح اُس کے لوگ ایک پر ایک لپیٹے ہوتے ہیں اس لئے اُس کو عمارہ کہا اگر بہ کسرۂ عین ہو تو اس وجہ سے کہ اُن سے زمین آباد ہوتی ہے)۔

اَوْصَانِيْ جِبْرِيْلُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى خَشِيْتُ عَلٰى عُمُوْرِيْ - جبرئیل ؑ مجھ کو مسواک کرنے کا اتنا حکم دیتے رہے کہ میں نے اپنے مسوڑھوں پر خوف کیا (کہیں مسواک کرتے کرتے وہ چھل نہ جائیں)۔

لَا بَاْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلٰى عَمْرَيْهِ - کچھ قباحت نہیں اگر آدمی اپنی آستینوں پر نماز پڑھے (اُن کو زمین پر بچھا کر اُن پر سجدہ کرے)۔

اِعْتَمَرَ الرَّجُلُ - عمامہ باندھا۔

عَمَّارَةً - عمامہ کو باندھا۔ (عَمَارَہ عمامہ کو کہتے ہیں)

كَانَ اَعْمَارُهُمْ مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ اِلٰى اَلْفٍ - قوم عاد کے لوگوں کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوتی تھیں۔

فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ - (حضرت عائشہ رض کہتی ہیں) میرے بھائی عبدالرحمٰن رض نے مجھ کو تنعیم سے عمرہ کرایا (تنعیم قریب ترین مکان ہے حل کا مکہ سے تین کوس پر عمرے کا وہاں سے اکثر لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ حدیث اُن لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ عمرے کا احرام حرم کی حد سے باہر جا کر باندھنا چاہیئے۔ اہل حدیث کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مواقیت کا بیان ہے اُس میں یوں ہے حتّٰی **اھل مکۃ من مکۃ** اور یہ عام ہے عمرہ اور حج دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض کا دل خوش کرنے کے لئے اُن کو تنعیم بھیج کر احرام بندھوایا کیونکہ دوسری بیویوں نے حل میں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تھا اور حضرت عائشہ بوجہ حیض آجانے کے اپنا عمرہ پورا نہ کر سکیں)۔

یُعۡمِرُهَا مِنَ التَّنۡعِیۡمِ. تنعیم سے اُن کو عمرہ کرادیں
ثُمَّ لَمۡ تَکُنۡ عُمۡرَۃً. پھر یہ طواف عمرہ نہیں سمجھا گیا۔ یا عُمۡرَۃٌ۔ بہ رفع یعنی عمرہ نہ ہوا۔
اِنَّ عَدَدَ عُمَرَاتِهٖ اَرۡبَعٌ. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) چار عمرے کئے تھے۔ (ایک عمرہ حدیبیہ ۶ھ ہجری میں جس کو مکّہ والوں نے پورا کرنے نہ دیا دوسرا عمرۂ قضا ۷ھ ہجری میں تیسرے وہ عمرہ جو حج کے ساتھ آپؐ نے کیا۔ چوتھے ذیقعدہ میں ایک عمرہ۔ بعضوں نے کہا صرف تین عمرے آپ نے ہجرت کے بعد کئے)۔
مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ یَّجۡعَلَهَا عُمۡرَۃً. جو شخص چاہے وہ اپنے حج کو عمرہ کردے یعنی اگر میقات سے حج کا احرام باندھا اور اُس کے ساتھ ہدی نہیں ہے (یعنی قربانی کا جانور) اور ابھی حج کے دن دور ہوں تو حج کا احرام فسخ کرکے اُس کو عمرہ کرسکتا ہے اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھے اگر ہدی ساتھ ہو تب بغیر حج کئے اور قربانی کاٹے احرام نہیں کھول سکتا۔
وَعَامِرُهُنَّ غَیۡرِیۡ. میرے سوا آسمان زمین کو درست اور آباد رکھنے والا کون ہے۔
اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ سُوۡءِ الۡعُمُرِ. میں بد تر عمر سے پناہ مانگتا ہوں (یعنی اخیر بہت بڑھاپے کی عمر جس میں آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے)۔
عُمۡرَانُ بَیۡتِ الۡمَقۡدِسِ خَرَابُ یَثۡرِبَ. بیت المقدس میں کافروں کی حکومت اور آبادی مدینہ طیبہ کی ویرانی ہے اور مدینہ طیبہ کی ویرانی ایک بڑی جنگ ہے (جو مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی) اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح ہے (جس کو مسلمان بار دیگر نصاریٰ سے چھین لیں گے) اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے۔ (قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات مہینے کا فاصلہ ہے)۔
اَعۡمَارُ اُمَّتِیۡ مَا بَیۡنَ السِّتِّیۡنَ اِلَی السَّبۡعِیۡنَ. میری اُمّت کی عمر بس ساٹھ، ستّر سال کے بیچ میں ہوں گی۔ (یعنی اکثر لوگوں کی عمر بس یہی ہوں گی گو شاذ و نادر کسی کی عمر اس سے زیادہ ہو)۔
مَنۡ خَیۡرُ النَّاسِ قَالَ مَنۡ طَالَ عُمۡرُهٗ وَ حَسُنَ عَمَلُهٗ. لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اُس کے اعمال اچھے ہوں۔
اَلۡبَیۡتُ الۡمَعۡمُوۡرُ یَدۡخُلُهٗ کُلَّ یَوۡمٍ سَبۡعُوۡنَ اَلۡفَ مَلَکٍ ثُمَّ لَا یَعُوۡدُوۡنَ اِلَیۡهِ. بیت معمور (جو آسمان پر کعبہ کے سامنے ہے) اُس میں ستّر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اُس میں نہیں جاتے (معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بے حد اور بے حساب ہیں)۔
نَهٰی عَنۡ قَتۡلِ عَوَامِرِ الۡبُیُوۡتِ. گھروں میں رہنے والے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا (کیونکہ بعضے اُن میں جن ہوتے ہیں اُن کو قتل کرے تو آدمی کو نقصان پہنچتا ہے)
اَرۡبَعَۃٌ مِّنَ الۡاَنۡبِیَاءِ مُعَمَّرُوۡنَ لَمۡ یَمُوۡتُوۡا وَهُمۡ فِیۡ قَیۡدِ الۡحَیٰوۃِ الۡخِضۡرُ وَ اِلۡیَاسُ فِی الۡاَرۡضِ وَعِیۡسٰی وَ اِدۡرِیۡسُ فِی السَّمَاءِ. چار پیغمبر بڑی عمر والے ہیں جو مرے نہیں اب تک زندہ ہیں حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین میں اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ آسمان میں۔
اَبُوۡ عَامِرٍ. راہب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا پھر اسلام سے پھر گیا۔ اُس کا بیٹا حنظلہؓ سچا مسلمان تھا جو حالت جنابت میں شہید ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس کو غسل دے رہے ہیں۔
عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِؓ. خلیفۂ ثانی، جن کا لقب فاروق اعظم ہے۔

عَمَرَّسٌ ۔ قوی مضبوط آدمی یا بدخلق طاقت ور۔

عُمْرُوْسٌ ۔ ہلکا پھلکا بچہ، یا بکری کا بچہ (اُس کی جمع عَمَارِس اور عَمَارِیْس ہے)۔

اَیْنَ اَنْتَ مِنْ عُمْرُوْسٍ رَاضِعٍ ۔ تم دودھ پیتا بکری کا بچہ کیوں نہیں لیتے (نہایہ میں ہے کہ عمروس وہ اونٹ کا بچہ جو خوب موٹا ہو اور ابھی دودھ پیتا ہو)۔

عَمَسٌ ۔ پرانی ہونا، چھپانا، تجاہل کرنا، سخت اور سیاہ اور تاریک ہونا۔

مُعَامَسَةٌ ۔ چھپانا، دل میں دشمنی رکھنا ظاہر نہ کرنا۔

اِعْمَاسٌ ۔ چھپانا۔

تَعَامُسٌ ۔ تغافل۔

عَمَاسٌ ۔ سخت جنگ، تاریک رات، طاقت ور شیر۔

یَوْمٌ عَمَاسٌ ۔ سخت دن۔

عَمُوْسٌ ۔ گمراہ۔

عَمْوَاسٌ ۔ پہلا طاعون جو لشکر اسلام میں ملک شام میں پھیلا تھا۔

اَلَا وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادَ لُمَّةً مِّنَ الْغُوَاةِ وَعَمَسَ عَلَيْهِمُ الْخَبَرَ ۔ معاویہ گمراہوں کی ایک جماعت کو کھینچ کر لایا اور اصل حال اُن سے چھپایا (معاویہ نے شام والوں سے یہ بیان کیا کہ حضرت عثمان رضؓ کو حضرت علی رضؓ ہی نے قتل کرایا اور جھوٹی گواہی لوگوں سے اس کی دلوائی اور شام والوں کو حضرت علی رضؓ سے لڑنے اور حضرت عثمان رضؓ کا قصاص لینے پر مستعد کیا۔ حالانکہ معاویہ کو یہ خوب معلوم تھا کہ حضرت علی رضؓ سب لوگوں سے زیادہ حضرت عثمان رضؓ کو بچانا چاہتے تھے بلکہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ کو اُن کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا لیکن بدمعاش لوگ عقب سے بالاخانہ پر چڑھ گئے اور حضرت عثمان رضؓ کو شہید کیا)۔

عُمَيْسٌ ۔ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے ٹھہرے تھے۔

اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ۔ پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے نکاح میں آئیں انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکر رضؓ پیدا ہوئے۔ پھر حضرت علی رضؓ کے نکاح میں، انہوں نے ہی محمد کی پرورش کی۔

عَمْشٌ ۔ بن قصد کے مارنا، بہتری، جسم کی درستی جو چیز موافق ہو۔

عَمَشٌ ۔ آنکھ کی بینائی کم ہونا، اُس میں سے پانی بہتے رہنا۔

تَعْمِيْشٌ ۔ تغافل کرنا۔ آنکھ کا ضعف دور کرنا۔

تَعَامُشٌ ۔ تغافل کرنا۔

اِسْتِعْمَاشٌ ۔ احمق بنانا۔

اَعْمَشُ ۔ جس کی بینائی میں ضعف ہو، اور لقب ہے سلیمانؒ بن مہران تابعی کا جو حدیث کے بڑے عالم تھے۔

نَكَحْتُ جَارِيَةً عَمْشَاءَ ۔ میں نے ایک چھوکری سے نکاح کیا جس کی بینائی ضعیف اور آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا۔

عُمْقٌ ۔ یا **عَمَاقَةٌ** ۔ دور ہونا، لمبا ہونا، پھیلاؤ اگہرا کرنا۔

عَمْقٌ ۔ ایک ندی کا نام ہے طائف میں یا ایک وادی کا۔

عَمَقٌ ۔ حق۔

عُمَقٌ ۔ ایک منزل ہے۔

عَمِيْقٌ ۔ گہرا۔

عِمَاقٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

اَعْمَاقٌ ۔ ایک شہر ہے حلب اور انطاکیہ کے درمیان۔

تَعَمُّقٌ ۔ غور کرنا، دور تک پہنچنا۔

عُمْقٌ ۔ تیسرے امتداد کو بھی کہتے ہیں جیسے پہلے کو طول دوسرے کو عرض اور تیسرے کو گہرائی۔

لَوْ تَمَادَىٰ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ ۔ اگر مہینہ میں اور گنجائش ہوتی

رمضان کے زیادہ دن باقی ہوتے، تو میں ایسے طے (وصل) کے روزے رکھتا کہ بڑے بڑے مبالغہ کرنے والے اپنا مبالغہ چھوڑ دیتے (جو طے (وصل) کے روزے میں بڑے کامل ہیں وہ بھی عاجز ہو جاتے)۔

وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا۔ قبر کو گہرا کھودو (قد آدم یعنی آدمی ہاتھ اُٹھائے تو اُس کی انگلیاں جہاں تک پہنچیں) اور اُس کو صاف کرو (کچرے کوڑے نجاست وغیرہ سے)۔

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ۔ یہاں تک کہ نصاریٰ اعماق یا دابق میں آکر اُتریں گے۔ (یعنی مدینہ کے اطراف تک آجائیں گے۔ یہ دونوں مقام مدینہ کے قریب واقع ہیں)۔

عَمَلٌ۔ مزدوری کرنا، محنت کرنا، کام کرنا، ہمیشہ رہنا، تحصیلدار یا عامل بننا۔

تَعْمِیْلٌ۔ کام کی اُجرت دینا، عامل بنانا، عرف میں حکم کے موافق عمل کرنا، قاضی کا فیصلہ نافذ کرانا۔

مُعَامَلَۃٌ۔ کوئی تصرف جیسے بیع، شرا، ہبہ، اجارہ وغیرہ۔

اِعْمَالٌ۔ عامل کرنا۔

اِعْتِمَالٌ۔ عمل کرنا یا عمل میں اضطراب کرنا۔

اِسْتِعْمَالٌ۔ عامل بنانا، عمل کی درخواست کرنا، چلانا، بولنا۔

عُمَالَہ۔ اور عُمَالَہ۔ اُجرت۔

دَفَعَ اِلَیْھِمْ اَرْضَھُمْ عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ۔ آپ نے یہودیوں کو اُن کی زمین اس شرط پر حوالہ کی کہ وہ اپنے خرچ سے اُس میں کھیتی باڑی کریں (تمام کام جیسے ہل، ناگر، تخم، آب رسانی، کھاد وغیرہ سب اپنے روپیہ سے کریں)۔

مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ عِیَالِیْ وَمُؤْنَۃِ عَامِلِیْ صَدَقَۃٌ۔ جو میں چھوڑ جاؤں اُس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور عامل کی تنخواہ دے کر جو بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہ ہو بلکہ میری بیویوں کے اخراجات اُس میں سے دیئے جائیں اس لئے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور تحصیلدار اور عامل کی اُجرت بھی اُس میں سے دی جائے جو بچ رہے صدقہ ہے) زکوٰۃ کے تحصیلدار کو عامل کہتے ہیں اور اُس کی تنخواہ کو عُمَالَہ کہتے ہیں۔

خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ۔ (حضرت عمرؓ نے ابن سعدی سے کہا) جو تجھ کو دیا جائے وہ لے لے (یعنی جو بے سوال ملے) کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کام کیا (زکوٰۃ تحصیل کرنے کا) آپ نے مجھ کو اُس کی اُجرت دی (اس سے معلوم ہوا کہ شرعی خدمات پر جیسے قضا اور احتساب وغیرہ ہے بلا شرط اُجرت لینا درست ہے)۔

یَاْکُلُ مِنْہُ بِقَدْرِ عُمَالَتِہٖ۔ یتیم کا ولی (اگر محتاج ہو) تو اپنی اجرت کے موافق اُس کے مال میں سے کھا سکتا ہے (یعنی اُس کی محنت کی جو اُجرت حسب دستور ہوتی ہے اُتنی یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے)۔

اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً۔ آپ نے فلاں شخص کو کام دیا (عامل بنایا) اور مجھ کو کوئی کام نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا دیکھو انصار تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ مقدم رکھے جائیں گے تم پر (اُن کو بڑی بڑی خدمتیں ملیں گی اور تم محروم رہو گے)۔

ثُمَّ نَسْتَعْمِلُ مَنْ اَرَادَہٗ۔ پھر جو کوئی خدمت کی درخواست کرے گا تم اُس کو خدمت دو گے (یہ خوب نہیں ہے جو کوئی سرکاری خدمت کی درخواست کرے اُس کو کوئی خدمت نہیں دینا چاہیئے۔ جو کوئی سرکاری خدمت

سے بھاگے اُس کو خدمت دو)۔

إِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ مَنْ سَأَلَ مِنَّا الْعَمَلَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہم سے تحصیلداری یا اور کسی خدمت کی درخواست کرے اُس کو ہم خدمت نہیں دیتے (البتہ جو کوئی خدمت سے بھاگے اور اپنی روٹی محنت مزدوری کر کے حلال طریقہ سے پیدا کرتا ہو اُس کو خدمت دیتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ قاعدہ ہے کیونکہ سرکاری خدمت سے وہی بھاگے گا جو خدا ترس اور متقی اور پرہیزگار ہوگا اور خدمت کی درخواست وہ کرے گا جس کی نیت چکھنے کی ہوگی)۔

وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ۔ (تم کو اطاعت کرنا چاہئے) اگرچہ امام ایک حبشی غلام کو تم پر عامل کرے۔ (کیونکہ امام کی اطاعت واجب ہے اور بلا وجہ شرعی اُس سے بغاوت اور سرکشی کرنا حرام ہے۔ پس امام جس کو کوئی خدمت دے گو وہ ایک حبشی غلام ہو رعایا کو اُس کی حکومت قبول کرنا چاہیئے تاکہ امام کی نافرمانی نہ ہو)۔

وَأَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا) میں نے تو یہ جائداد تم دونوں کو اس شرط پر حوالہ کی تھی کہ تم اُس کو اُسی طرح خرچ کرو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (باقی یہ جائداد بطور ملک اور میراث تقسیم نہیں ہوسکتی بلکہ تم دونوں صرف اُس کے متولی رہو گے)۔

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ مشرکوں کی اولاد (جو بچپنے میں مرگئی) بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والی تھی۔ (تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق اُن سے سلوک کرے گا۔ جو نیک کام کرنے والے تھے اُن کو تو بہشت میں رکھے گا اور جو بُرے کام کرنیوالے تھے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مشرکوں کی اولاد جو صغر سنی میں گزر جائے اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیگی بعضوں نے کہا اس مسئلہ میں توقف کرنا چاہئے امام ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بہشت میں جائیں گے کیونکہ جب وہ بچپنے میں گزر گئے اور گناہ نہیں کئے تو صدور جرم سے پہلے سزا دینا عدل اور رحمت الٰہی کے خلاف ہے۔ بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مشرکوں اور کافروں کی ایسی اولاد بہشت میں رہ کر بہشت والوں کی خدمت کیا کریں گے)۔

لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔ جو بیل یا اونٹ کام کرنے والے ہوں (جیسے ناگر کے بیل یا اونٹ یا پانی لانے والے یا سینچنے والے یا گاڑی میں جتنے والے یا بوجھ لادنے کے جانور) اُن میں زکوٰۃ واجب نہ ہوگی (بلکہ زکوٰۃ اُنہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہیں اور اُن کی نسل بڑھانا مقصود ہو)۔

أُتِيَ بِشَرَابٍ مَعْمُولٍ۔ ایک بنایا ہوا شربت اُس کے سامنے لایا جائے گا۔ (بنایا ہوا شربت جس میں دودھ اور شہد اور برف ہو)۔

لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ۔ اونٹ نہ چلائے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بقصد ثواب اور زیارت کوئی سفر نہ کیا جائے مگر ان تین مسجدوں کے لئے)۔

فَعَمِلَتْ بِأُذُنِهَا۔ اُس نے اپنے کانوں کو ہلایا۔ (یعنی براق جلدی بھاگا)۔

يُعْمِلُ النَّاقَةَ وَالسَّاقَ۔ وہ سوار اور پیادہ دونوں طرح چلنے میں کامل اور ماہر ہے۔

وَهَلْ تَرَى أَنْ أَجْمَعَ وَزُرَيْقٌ عَامِلٌ عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا۔ ابن شہاب نے زریق کو لکھا جو عمر بن

عبد العزیز کی طرف سے ایک زمین پر عامل تھا جس میں وہ زراعت کرتا تھا کہ وہاں جمعہ پڑھے (معلوم ہوا کہ گاؤں اور دیہات اور صحرا میں بھی اگر جماعت مل سکے تو جمعہ ادا کرے اور حنفیہ نے اُس میں اختلاف کیا ہے)۔

كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ ۔ جیسے تو اُن چیزوں کو اپنی حاجت سے فاضل روکے جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائیں (جیسے چشموں اور دریاؤں کا پانی جنگل کی گھاس نمک کا چشمہ وغیرہ)۔

عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ ۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اب تم کیسے بھی کام کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخشدیا (تم بہشت میں جاؤ گے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دوسرے لوگ اگر گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے اُن کو معاف کرے چاہے ایک مدت تک عذاب کرے لیکن بدر والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخشدیئے ہیں اُن کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اب اگر وہ چھوٹے گناہ کریں جو کفر تک نہ پہنچیں تو اُن کو نقصان نہ ہوگا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گذشتہ بُرے اعمال بخش دیئے گئے)۔

لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ ۔ ہر بُرے کام کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ۔ بعض آدمی ایسے نیک کام کرتا رہتا ہے جو بہشت والے کرتے ہیں مگر وہ دوزخ والا ہوتا ہے (اُس کا خاتمہ بُرا ہوتا ہے اخیر میں وہ ایک ایسا بُرا کام کرتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ اُس کے لئے واجب ہو جاتی ہے چونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں اس لئے ظاہری اعمال پر آدمی کو مغرور نہ ہونا چاہیئے اور نہ اعمال کو دیکھ کر کسی کو یقیناً بہشتی یا دوزخی کہنا چاہیئے)۔

اَنْ نَنْبَسِطَ وَنَتَعَمَّلَ ۔ خوب کھل کر رہیں مزے اُڑائیں (اچھا کھانا، اچھا پہننا، اچھا بچھونا، اچھا گھر)۔

فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ ۔ آج یعنی دنیا عمل کا گھر ہے اور کل یعنی حشر حساب کا دن ہے وہاں کوئی نیک عمل کرنا فائدہ نہ دے گا۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ ۔ جہاں آدمی مرگیا اُس کا عمل کٹ گیا (یعنی نامۂ اعمال بند کر دیا گیا اب کوئی عمل جو وہ عالم برزخ میں کرے اُس کے نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا)۔

اَلْعَامِلُ بِالصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ ۔ زکوٰۃ کا تحصیلدار جو انصاف کے ساتھ زکوٰۃ تحصیل کرتا ہے ثواب اور اجر میں غازی کے برابر ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ۔ تیری پناہ اُن کاموں سے یعنی اُن کی بُرائی سے جو میں نے کئے اور اُن کاموں کی بُرائی سے جو میں نے نہیں کئے (جو کام نہیں کئے اُن کی بُرائی سے پناہ مانگنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن میں مبتلا نہ کرے۔ اُن سے بچنے پر مغرور نہ ہو بلکہ اللہ کا فضل سمجھے کہ اُس نے بچائے رکھا اپنی قوت اور طاقت اور دانائی پر غرّہ نہ کرے)۔

وَعَلَيْهِ الْعُمَالَةُ ۔ اُس کو کام کی اُجرت دینا ہوگی۔

اَعْتَقَ يَرْنُوْزًا وَّعِيَاضًا وَّرَبَاحًا وَّعَلَيْهِمْ عُمَالَةُ كَذَا وَكَذَا ۔ حضرت علی رض نے نوروز اور عیاض اور رباح غلاموں کو آزاد کر دیا اور اُن پر اتنی اجرت مقرر کی۔

اِعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَّاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا ۔ دنیا کے کام تو ایسا سمجھ کر کر کہ تو ہمیشہ دنیا میں رہنے والا ہے (تو جلدی کیا ہے کر لیں گے) اور آخرت کے کام ایسے سمجھ کر کر کہ تو کل مرنے والا ہے (اُن کے بجالانے میں جلدی کر مطلب

یہ ہے کہ نیک کاموں میں دیر مت کر دنیا کے کاموں میں اس قدر اہتمام اور جلدی ضروری نہیں ہے)۔

لَا تَتَوَضَّأْ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ۔ مستعمل پانی سے وضو نہ کر۔

يَعْمَلَةٌ۔ عمدہ نجیب سانڈنی (یعملات جمع ہے)۔

عَمْلَقَةٌ۔ پائخانہ کرنا، پیشاب کرنا

عَمَالِقَہ۔ عاد کی ایک قوم جو ملک شام میں آباد تھی۔

اَنَّهُ رَاٰی اِبْنَهُ مَعَ قَاصٍّ فَاَخَذَ السَّوْطَ وَ قَالَ اَمَعَ الْعَمَالِقَةِ هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ خباب بن ارت صحابی رض نے اپنے بیٹے کو ایک داستان گو (جھوٹے قصے اور نقل و حکایات بیان کرنے والے) کے ساتھ دیکھا تو اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا تو عمالقہ کے ساتھ ہوا۔ یہ ایک نئی قوم پیدا ہوئی (جو اگلے مسلمانوں یعنی صحابہؓ میں نہ تھی جو واعظ جھوٹے قصے اور بے سند حکایات بیان کر کے لوگوں کو پھسلاتے ہیں ان کو قاص کہتے ہیں سلف ایسے واعظوں کو نہایت برا جانتے اور ان کو مسجدوں میں سے نکال دیتے وعظ نہ بیان کرنے دیتے کیونکہ وعظ کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے بری باتوں سے منع کرے اور سامعین میں جو خلاف شرع باتیں دیکھے ان پر تنبیہ کرے اور صحیح صحیح حدیثیں حدیث کی معتبر کتابوں سے پڑھ کر سنائے)۔

عَمٌّ۔ شامل ہونا، عام ہونا۔ (جیسے عُمُوْمٌ ہے)۔

عُمَّ عَمًّا۔ اس پر عمامہ لپیٹا گیا۔

عَمٌّ۔ چچا۔

عُمُوْمَةٌ۔ چچا ہونا۔

تَعْمِيْمٌ۔ عام کرنا، (یہ ضد ہے تَخْصِيْص کی) عمامہ پہننا، جوش مارنا۔

اِعْمَامٌ۔ چچاؤں کا شریف ہونا۔

تَعَمُّمٌ۔ عمامہ پہننا، (جیسے اِعْتِمَامٌ ہے) چھین نکالنا، لمبا ہونا۔

اِسْتِعْمَامٌ۔ عمامہ پہننا۔ (اس کی جمع عَمَائِمُ اور عِمَامٌ ہے)۔

وَاِنَّهَا نَخْلٌ عُمٌّ۔ وہ پورا درخت ہے کھجور کا (یہ عَمِيْمَةٌ کی جمع ہے)۔

وَاَسْبَغَ نِعَمًا عُمًّا۔ پوری نعمتیں اس نے ہم پر ڈالیں (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ عَمِيْمَةٌ پورے بدن کی عورت)

كُنَّا اَهْلَ ثُمِّهِ وَرُمِّهِ حَتّٰى اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى عُمَّمِهِ۔ ہم تو اس کو تربیت کرنے والے اور درست کرنے والے تھے جب وہ اچھی طرح جوان ہو کر اپنے بل بوتہ پر کھڑا ہوا۔ (ایک روایت میں عُمُمِهِ ہے یہ صفت ہے بمعنے عَمِيْمٌ کے یا جمع ہے اس کی اور عُمَّمِهِ بہ تشدید میم میں ایک میم زائد ہے جو حالت وقف میں زائد کی جاتی ہے جیسے کہتے ہیں هٰذَا اَعْمَرُّ یا فَرَجّ۔ ایک روایت میں عَمِيْمِهِ ہے بمعنے مصدر)۔

مَنْكِبٌ عَمَمٌ۔ پورا کندھا۔ مونڈھا۔

يَهَبُ الْبَقَرَةَ الْعَمَمَةَ۔ پورے جسم کی گائے ہبہ کرتا ہے (بخشتا ہے)۔

فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ۔ ہم ایک چمن پر آئے جو خوب ہرا بھرا تھا (اس کے درخت خوب لمبے اور سرسبز تھے)

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَمْ تَعُمَّ فَتَيَمَّمْ۔ جب اتنا پانی نہ ہو کہ وضو پورا نہ کر سکے تو تیمم کرے۔

عَمَّ ثُوَبَاءُ النَّاعِسِ۔ ایک مثل ہے۔ جب کوئی حادثہ ایک شہر میں ہو وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے۔

سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ۔ میں نے پروردگار سے یہ دعاء کی کہ میری امت کو ایک عام قحط سالی سے تباہ نہ کرے (جو سارے ملکوں میں ہو) (بِعَامَّةٍ میں با زائد ہے یا بِعَامَّةٍ بدل ہے سَنَةٍ سے جیسے کہتے ہیں مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ بِعَمْرٍو میں بِعَمْرٍو بدل ہے بِاَخِيْكَ

سے)۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا كَذَا وَكَذَا مِنْهَا خُوَيْصَّةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرُ الْعَامَّةِ۔ چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو اُن میں سے ایک موت کو دوسرے قیامت کو بیان کیا۔

كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءً لِّلّٰهِ وَجُزْءً لِّاَهْلِهٖ وَجُزْءً لِّنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے کرتے ایک حصہ تو اللہ کی یاد کے لئے اور دوسرا اپنی بیویوں کے لئے اور تیسرا اپنی ذات کے لئے پھر ایک حصہ اپنے اور لوگوں کے درمیان کے لئے رکھتے اور خاص لوگوں کے ذریعہ سے عام لوگوں کو اپنی باتیں پہنچا دیتے یا عام لوگوں کے لئے خاص لوگوں کے بعد وقت رکھتے۔

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ۔ اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو اُس کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرو (کھجور کا درخت آدمی کے مشابہ ہے کیونکہ جب اس کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کھجور کا درخت اُس بچی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا جو آدم ؑ کا پُتلہ بنانے کے بعد رہ گئی تھی اس لئے اُس کو پھوپھی کہا یعنی باپ کی بہن)۔

اِئْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّجِ۔ (ابو قبیس حضرت عائشہ رض کے رضاعی چچا اُن کو دیکھنے کے لئے آئے۔ حضرت عائشہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اُن کو آنے دوں یا نہ آنے دوں) آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اُس کو آنے دے (عَمُّج بمعنے عَمُّكِ ہے یہ یمن والوں کا محاورہ ہے وہ بجائے کاف خطاب کے جیم کہتے ہیں)۔

فَعَمَّ ذٰلِكَ۔ تو نے یہ کام کیوں کیا (اصل میں عَنْ مَّا تھا)۔

جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔ میرا رضاعی چچا آیا۔

مِنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ۔ اپنے چچاؤں میں سے۔

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعَمِّمُوْا۔ جب مجھ پر درود بھیجو تو اور پیغمبروں پر بھی بھیجو (یعنی درود کو عام کرو میرے ساتھ اور پیغمبروں پر بھی بھیجو مثلاً یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی انبیاءک ورسلک۔ یا میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جو میری آل پر درود نہ بھیجے اُس کا درود ناقص ہے)۔

كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ۔ گویا وہ لوگوں کے عمامے ہیں (یعنی آفتاب کی کرنیں جو اُن کے منہ پر پڑتی تھیں اُن کو عمامہ سے تشبیہ دی)۔

فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔ ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرک ننگے سروں پر عمامہ لپیٹتے ہیں۔

يَسْجُدُوْنَ عَلٰى عِمَامَةٍ۔ عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔ (حنفیہ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا جائز رکھا ہے)۔

مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ۔ پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (یعنی وضو میں سر کا مسح پیشانی سے شروع کیا اور عمامہ پر پورا کر لیا۔ اہل حدیث اور امام احمد رح کے نزدیک جب سر پر عمامہ ہو تو اُس کا کھولنا ضروری نہیں عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهٗ۔ لوٹ کے مال میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرمادیں کہ وہ خاص لڑنے والوں کو ملے گا۔

اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ۔ تم ہی عام سب لوگوں کے امام ہو (اور تم پر یہ آفت آئی ہے کہ باغیوں نے تم کو گھیر رکھا ہے تم نماز نہیں پڑھا سکتے تو باغی امام کے پیچھے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ یہ لوگوں نے حضرت عثمان رض سے کہا جب

ان پر بلوہ ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا نماز تو دین کا عمدہ کام ہے اس لئے اُس کے پیچھے بھی پڑھ لو۔

لَا غَدْرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ ۔ اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں ہے کہ کوئی شخص عام اور کمینہ لوگوں کے زور سے امام بن جائے (امّت کے علماء اور فضلاء اور اشراف اور صلحا (اہل حل وعقد) کی رائے اور مشورے سے وہ امام نہ بنا ہو۔

لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ ۔ چند خاص لوگوں کے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالٰی عام خلقت پر عذاب نہیں کرتا (مگر جب اکثر لوگ بداعمالی کرنے لگیں تو اللہ کا عذاب اُترتا ہے اُن کے ساتھ نیک لوگ بھی پس جاتے ہیں یہاں تک کہ جانور بھی جو محض بے گناہ ہوتے ہیں)۔

هٰذِهٖ حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ ۔ یہ حدیث سختی کی حدیث ہے (ایک روایت میں عَمِّيَّةٍ بہ فتحہ عین ہے یعنی میرے چچاؤں نے یا ایک جماعت نے مجھ سے یہ حدیث نقل کی)۔

اَمِيْنُ الْعَامَّةِ ۔ عام لوگوں کا امانتدار۔

لَا تَعْتَمَّ عِمَّةَ الْاَعْرَابِيِّ ۔ گنوار لوگوں کا سا عمامہ مت باندھ۔

سَهْمُ الْمُؤَلَّفَةِ وَالرِّقَابِ عَامٌّ ۔ مؤلفۃ القلوب اور رقاب کا حصّہ عام ہے (ہر قسم کے کافروں پر تالیف قلوب کے لئے اور ہر قسم کے بردوں کے آزاد کرانے میں زکوٰۃ کی رقم صرف ہو سکتی ہے)۔

نَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا ۔ ہم اپنے عام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

خُذْ مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ ۔ اُس قول پر عمل کر اُس کو لے جو عام لوگوں کے خلاف ہو (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں دو قول مروی ہوں ایک تو عام اہل سنّت کے موافق دوسرا اُن کے خلاف تو وہ قول اختیار کر جو اہلسنّت کے خلاف ہو مثلاً اہل سنت پاؤں دھوتے ہیں تو تم پاؤں کا مسح کر لو، اہل سنّت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو تم ہاتھ چھوڑ کر پڑھو اہلسنّت جمع بین الصلوٰتین کی عادت نہیں کرتے تم ہمیشہ جمع کیا کرو اُس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جب اماموں سے دو قول مروی ہوں تو جو قول عامۂ اہل سنّت کے موافق ہو اُس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید تقیہ کی راہ سے ہو برخلاف اُس قول کے جو اُن کے خلاف ہو)۔

عَمْنٌ ۔ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

تَعْمِيْنٌ اور **اِعْمَانٌ** ۔ عُمَان کو جانا (جو ایک علاقہ ہے یمن میں)۔

عَمَّانُ ۔ بہ تشدید میم دوسرا شہر ہے شرق اُردن میں۔

عُمَانِيَّةٌ ۔ ایک کھجور کا درخت ہے بصرے میں جو ہمیشہ پھلتا رہتا ہے۔

عُمُنٌ ۔ اقامت کرنے والے۔

عَمِيْنَةٌ ۔ نرم ہموار زمین۔

عَرْضُهٗ مِنْ مَّقَامِيْ اِلٰى عَمَّانَ ۔ میرے حوض کا عرض اس مقام سے لے کر عمّان تک ہے۔ (جو ایک شہر ہے شرق اردن میں۔ لیکن عُمَّان بضم عین ایک دوسرا مقام ہے بحرین کے پاس)۔

عَمَهٌ ۔ یا **عُمُوْهٌ** یا **عُمُوْهِيَّةٌ** یا **عَمَهَانٌ** ۔ سرگشتہ اور حیران ہونا، گمراہ پھرنا۔

بَلْ كَيْفَ تَعْمَهُوْنَ ۔ تم کیسے اندھے (بے عقل) ہو گئے ہو۔

عَمْيٌ ۔ بہنا، کچرا اُوپر لانا، پھین سخت گرمی میں آنا۔

عَمًى ۔ اندھا ہونا، جاہل ہونا، ملتبس ہونا۔

تَعْمِيَةٌ ۔ اندھا کرنا، چھپانا، (جیسے اِعْمَاءٌ ہے)۔

تَعَمِّيْ اور **تَعَامِيْ** ۔ اندھا ہونا۔

اِعْتِمَاءٌ ۔ اختیار کرنا، قصد کرنا۔

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يا عُمِّيَّةٍ جو شخص ایک اندھا دُھند جھنڈے کے تلے رہ کر لڑے (اور مارا جائے تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی یعنی شہادت کا ثواب اُس کو نہیں ملے گا۔ شہادت کا ثواب جب ملتا ہے جب امام برحق کے جھنڈے کے تلے رہ کر خاص اللہ کا دین بلند کرنے کے لئے لڑے نہ کہ مال یا دولت یا حکومت یا قومی پیچ اور تعصّب کے لئے)۔

مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا۔ جو شخص اندھا دُھند میں مارا جائے (جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو۔ یا اُس کے قاتل کا پتہ نہ ملے مثلاً ایک دنگا ہوا اُس میں کوئی مارا گیا معلوم نہیں کس نے مارا تو اُس کا حکم قتلِ خطا کا ہے یعنی دیت دینا ہو گی لیکن قصاص نہ ہو گا۔ بعضوں نے کہا عِمّیّا سے یہ مراد ہے کہ چھڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا جائے جس سے آدمی غالباً نہیں مرتا)۔

اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ فَقَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّ فَوْقَهٗ هَوَاءٌ۔ (صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہمارا پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ فرمایا وہ عما میں تھا یعنی ابر میں۔ بعضوں نے کہا عماء سے یہ مراد ہے کہ کوئی چیز نہ تھی (خلا تھا) بعضوں نے کہا ایسے امر میں جس کو آدمیوں کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں اُس کے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی (تو پروردگار کے دونوں طرف خلا نہ تھا بلکہ ہوا تھی)۔ ایک روایت میں یوں ہے **مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّلَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ** نہ اُس کے نیچے ہوا تھی نہ اُوپر ہوا تھی (مطلب یہ ہوا کہ یہ ابر بھی متعارف ابر نہ تھا جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے کیونکہ ایسا ابر بھی ایک مخلوق چیز ہے اور سوال یہ تھا کہ مخلوقات پیدا کرنے سے پیشتر وہ خداوند کہاں تھا حقیقت یہ ہے کہ عماء سے پوشیدگی اور نیستی (عدم) مراد ہے یعنی وہ پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے عالم خفا میں تھا جیسے ایک روایت میں ہے کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق۔

فَاِنْ عُمِّيَ عَلَيْكُمْ۔ اگر چاند پر ہلکا ابر آ جائے (جس کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے) مشہور روایت یوں ہے **فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ**۔ غین معجمہ سے یعنی اگر چاند پر ابر آ جائے اور وہ دکھائی نہ دے۔

لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِي۔ میں تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں اُن پر پردہ ڈال دوں گا (وہ تم کو نہ دیکھ سکیں گے)۔

مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے (یعنی جو شرعی جہاد نہ ہو) اُس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی (اُس کو شہید نہیں کہیں گے)۔

لِئَلَّا تَمُوْتَ مِيْتَةً عِمِّيَّةً۔ تاکہ تو اندھا دھند موت سے نہ مرے (یعنی فتنہ و فساد جاہلیت کی موت)۔

يَنْزُو الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ دَمًا فِي عَمْيَاءَ فِي غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ۔ شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑتا ہے اور اندھا دھند خون خرابہ ہوتا ہے بغیر کسی عداوت اور دشمنی کے (بلکہ یکایک فساد کھڑا کر دیتا ہے پہلے سے نہ دلوں میں عداوت ہوتی ہے نہ دشمنی)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَعْمَيَيْنِ۔ اللہ کی پناہ مانگو دو اندھوں سے (یعنی پانی کی بہیا طغیانی اور آگ سے کیونکہ یہ دونوں اندھا دھند تباہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں نہ اچھا چھوڑتے ہیں نہ بُرا۔ جیسے اندھا بن دیکھے بھالے بگٹٹ ایک طرف چلا جاتا ہے)۔

مِنْ عَمَاكَ اِلٰى هُدَاكَ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ سے پوچھا کہ ذمی لوگوں سے ہم کیا کام کرا سکتے ہیں۔ یعنی اُن سے کونسی خدمت بجبر لے سکتے ہیں) اُنھوں نے کہا جب کوئی راستہ بھٹک جائے تو اُس کو راہ بتانا۔ (حضرت سلمان فارسیؓ

نے اپنے زمانۂ حکومت میں ذمیوں سے یہ شرط بھی کی تھی کہ جب کوئی مسلمان راستہ بھول بھٹک جائے تو وہ اُس کو راستہ بتا دیں۔ اس لئے یہ کہا کہ راستہ بتانے کا کام اُن سے بجبر لیا جاسکتا ہے لیکن جہاں یہ شرط نہ ہو وہاں بغیر اُجرت دیئے یہ کام نہیں لے سکتے)۔

اِنَّ لَنَا الْمَعَامِیَ۔ جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اُس میں عمارت وغیرہ کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ ہماری ہے۔

تَسَفَّهُوْا عَمَايَتَهُمْ۔ اُنہوں نے حماقت سے اُن کی گمراہی اختیار کی۔

نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ صَكَّةَ عُمَيٍّ۔ جب ٹھیک دوپہر دن ہو (آفتاب بالکل سمت الرأس ہو) تو اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا (جب تک سورج ڈھل نہ جائے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهُ صَكَّةَ عُمَيٍّ۔ میں اُس سے ٹھیک دوپہر کو ملا (کیونکہ یہ وقت ایسی گرمی کا ہوتا ہے کہ انسان کی آنکھ سورج کے مقابل اندھی ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِیْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے ایک گروہ پر اُس وقت حملہ کرتے جب صبح کی تاریکی ہوتی (یعنی ابھی رات کی تاریکی باقی ہوتی)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَاةٍ بَيْنَ رَبِيْضَتَيْنِ تَعْمُوْ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو تھانوں کے درمیان کبھی اِدھر جھکتی ہے کبھی اُدھر جھکتی ہے (وہ کسی تھان کی مستقل طور پر نہیں ہے بلکہ مذبذب ہے)۔

نُعُمِّيَتْ عَلَيْنَا۔ وہ درخت (یعنی شجرۂ رضوان) ہم پر چھپ گیا (اللہ تعالیٰ نے اُس کو چھپا دیا ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس کی تعظیم و تکریم کرنے لگیں رفتہ رفتہ شرک تک پہنچ جائیں)۔

حَتّٰی اِنْتَهَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهَا۔ یہاں تک کہ ہم اُس صخرے پر پہنچے (جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ خضر ع سے ملاقات ہوگی) لیکن وہ صخرہ ہم سے چھپا لیا گیا ہم اُس کو نہ دیکھ کر آگے بڑھ گئے (ایک روایت میں غُمِّيَ ہے معنے وہی ہیں)۔

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔ محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (محبوب کی کوئی بات بُری نہیں دکھلائی دیتی نہ کانوں کو اُس کا کوئی عیب سُنائی دیتا ہے۔ اسی طرح آدمی کسی چیز کی محبت میں اندھا بہرا ہو جاتا ہے ایسا دیوانہ ہو جاتا ہے کہ حق اور ناحق اور اچھے اور بُرے کی بھی تمیز نہیں رہتی۔ پیسہ کی محبت جب دل میں سما جاتی ہے تو نہ حلال دیکھتا ہے نہ حرام نہ انجام سوچتا ہے بیدریغ پیسہ جوڑنا شروع کرتا ہے آخر بلاؤں میں گرفتار ہوتا ہے، قید ہوتا ہے ذلیل و خوار ہوتا ہے)۔

اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا۔ تم دونوں بھی کیا اندھے ہو یعنی تم تو اندھی نہیں ہو وہ اندھا ہے تو خیر۔ (یہ آپ نے اپنی بیویوں سے فرمایا جب اندھا اُن کے پاس زنانہ میں آگیا) مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ورع اور تقویٰ پر محمول ہے اور فتویٰ اس پر ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا ناف کے اوپر اور گھٹنے کے نیچے دیکھنا درست ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جماعت میں شریک ہوا کرتی تھیں انتہی۔

باب العین مع النّون

عَنْ۔ حرف جر ہے بمعنے از اور مِنْ اور مجاوزت اور بدل اور استعلاء اور تعلیل اور بمعنے بعد اور باء اور استعانت بھی مستعمل ہوتا ہے۔

عِنَبٌ۔ تازہ انگور اور شراب۔

تَعْنِيْبٌ۔ انگور دار کرنا۔

عُنَابٌ۔ بڑی ناک والا، چھوٹا پہاڑ، سیاہ یا لمبا گول۔

عِنَبُ الثَّعْلَب ۔ مکوہ (کاموئی) ۔

عَنَّابٌ ۔ انگور فروش ۔

عُنَّابٌ ۔ ایک قسم کا بیر ۔

مُعَنَّبٌ ۔ غلیظ، لمبا ۔

بِئْرُ اَبِی عِنَبَۃَ ۔ ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے اُس پر سے گزرے تھے)

عُنَابَۃ ۔ ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ۔ امام زین العابدینؒ وہیں رہا کرتے تھے ۔

اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا ۔ تازے انگور کی شراب ہوتی ہے اور سوکھے انگور کی بھی ۔

لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَا کَانَ خَمْرُ الْعِنَبِ بِالْمَدِیْنَۃِ جب شراب حرام ہوئی تو اُس وقت انگور کی شراب مدینہ میں تھی ہی نہیں (بلکہ کھجور اور جَو وغیرہ کی شراب لوگ استعمال کرتے تھے) ۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْعِنَبِ الْکَرْمَ ۔ انگور کو کرم مت کہو ۔ (شرابی لوگ انگور کو کرم کہا کرتے ہیں کیونکہ شراب پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے) ۔

عَنْبَرٌ ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے جب اُس کو پیسیں یا جلائیں تو خوشبو مہکتی ہے ۔ بعضوں نے کہا عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے اور ایک قسم کی مچھلی کو بھی کہتے ہیں اور غلّے کے گودام کو بھی (اُس کی جمع عَنَابِرُ ہے) ۔

فَاَلْقٰی لَہُمُ الْبَحْرُ دَابَّۃً یُقَالُ لَہَا الْعَنْبَرُ ۔ سمندر نے اُن کے لئے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں (اُس کی کھال سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں ڈھال کو بھی عنبر کہتے ہیں) ۔

سُئِلَ عَنْ زَکٰوۃِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ شَیْءٌ دَسَرَہُ الْبَحْرُ ۔ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا عنبر کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ اُنھوں نے کہا عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے (اُس میں زکوٰۃ نہیں ہے) ۔

عُنْبُلٌ ۔ عورت کی فرج کا زائد گوشت، ٹنا، اور جس عورت کا ٹنا لمبا ہو ۔

عُنَابِلٌ ۔ موٹا چلّہ کمان کا ۔

وَالْقَوْسُ فِیْھَا وَتَرٌ عُنَابِلٌ ۔ اور کمان جس میں ایک سخت اور موٹا چلّہ لگا ہوا ہے ۔

عَنَتٌ ۔ خراب ہونا، بگڑ جانا، مشکل اور دشوار کام میں پڑنا، سختی اُٹھانا، ہلاک ہونا، ناتوان ہونا، ٹوٹ جانا، گناہ کرنا ۔

تَعْنِیْتٌ ۔ سختی کرنا، بوجھ ڈالنا، تکلیف میں پھنسانا ۔

تَعَنُّتٌ ۔ کسی کی تکلیف چاہنا، یا لغزش تلبیس کے ساتھ سوال کرنا ۔

عَنَتٌ ۔ خطا اور زنا، فسق و فجور ۔

مُتَعَنِّتٌ ۔ جو خواہ مخواہ دوسرے کی لغزش کا طالب ہو ۔

اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ ۔ فساد اور خرابی یا زنا، بدکاری اور خطا کے طالب ۔

وَشِدَّۃُ مَا یُعْنِتُھُمْ ۔ اور سختی اُن کاموں کی جو اُن کو دشواری میں ڈالیں (اُن پر سختی نہ ہو) ۔

فَیُعْنِتُوْا عَلَیْکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ تمہارا دین خراب کر دیں اُس میں مشکلات ڈالیں ۔

حَتّٰی تُعْنِتَہٗ ۔ یہاں تک کہ تو اُس کو محنت مشقت میں ڈالے ۔

اَیُّمَا طَبِیْبٍ تَطَبَّبَ وَلَمْ یُعْرَفْ بِالطِّبِّ فَاَعْنَتَ فَھُوَ ضَامِنٌ ۔ جو شخص علاج اور معالجہ کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو (یونہی دو چار نسخے سیکھ کر لوگوں کی دوا کرتا پھرے) پھر وہ کسی کو ضرر پہنچائے تو اُس کو تاوان دینا ہوگا ۔

اَرَدْتَ اَنْ تُعْنِتَنِیْ ۔ تو نے یہ چاہا کہ مجھ کو گرا دے خراب کر دے، مشکل میں پھنسا دے ۔

اَنْعَلَ دَابَّتَہٗ فَعَنَّتَ۔ کسی شخص کے جانور کا نعل باندھا وہ لنگڑا ہو گیا (بے ترکیب نعل باندھ دیا، پاؤں کو زخمی کر دیا جس سے جانور کو نقصان پہنچا۔ ایک روایت میں فَعَنَّتَتْ ہے یعنی جانور ہلاک ہو گیا)۔

اِنَّ مَلَکًا مِّنْ مَّلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ فَعَنَّتَ عَلَیْہِ۔ ایک فرشتہ کا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے بڑا مرتبہ تھا پھر اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوا۔

لَا تَسْئَلْ تَعَنُّتًا۔ خواہ مخواہ بن ضرورت کسی کو الزام دینے یا ذلیل کرنے یا خطا میں پھانسنے کے لئے سوالات مت کر۔

عَنْتَرٌ۔ یا عُنْتَرٌ یا عُنْتُرٌ۔ مکھی، یا نیلا مکھا عَنْتَرَۃٌ۔ آواز کرنا، سختیوں میں گھسنا، لڑائی میں شجاعت کرنا، بھالا مارنا، یَا عُنْتُرُ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبد الرحمنؓ کو کہا تھا یہ تحقیر کی راہ سے کہا یا اس وجہ سے کہ مکھی بہت موذی ہوتی ہے (ایک روایت میں غُنْثَرُ ہے بہ غین معجمہ و ثائے مثلثہ اُس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَنْجٌ۔ اُونٹ کو سکھانے کے لئے اُس کی نکیل گھسیٹنا عناج سے ڈول کو باندھنا۔

عِنَاجٌ۔ ایک رسّی جو بڑے ڈول کے تلے باندھتے ہیں۔

عُنَاجٌ۔ کام کو ٹھیک کرنا، نکیل کھینچنا۔

عُنْجُوْجٌ۔ عمدہ گھوڑا، اچھا اونٹ، شروع جوانی۔

اَنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَہٗ عَلٰی جَمَلٍ فَجَعَلَ یَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ ثُمَّ یَعْنِجُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْ اٰخِرِیَاتِ الْقَوْمِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا وہ گھڑی گھڑی سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا آخر اُس کی باگ گھسیٹنے لگا تا کہ وہ لوگوں کے پیچھے رہے۔

عَنَجَہٗ یَعْنِجُہٗ۔ اُس کو موڑا یا موڑتا ہے (بعضوں نے کہا عَنْجٌ کے معنے تعلیم دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں عَنَجْتُ الْبَکْرَ یعنی اونٹ کی نکیل اُس کے ہاتھ میں باندھ دی اُس کو سکھلانے کے لئے)۔

وَعَثَرَتْ نَاقَتُہٗ فَعَنَجَھَا بِالزِّمَامِ۔ اُس کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی (گرنے کو تھی) اُس نے باگ کھینچ کر روک لیا۔

عَوْدٌ یُعَلَّمُ الْعَنْجَ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی بوڑھے طوطے کو اب تعلیم دی جاتی ہے۔

عَنْجٌ۔ بوڑھا۔

کَاَنَّہٗ قِلْعُ دَارِیٍّ عَنَجَہٗ نُوْتِیُّہٗ۔ گویا وہ کشتی کا بادبان ہے جس کو ملاح نے موڑ دیا۔

قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْاِبِلُ قَالَ تِلْکَ عَنَاجِیْجُ الشَّیَاطِیْنِ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تو شیطان کی سواریاں ہیں (یہ عُنْجُوْجٌ کی جمع ہے بمعنے عمدہ اونٹ یا لمبی گردن والا اونٹ یا گھوڑا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خوفناک جانور ہے کبھی بدک جاتا ہے اور لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ وَافَوُا الْخَنْدَقَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کَانُوْا ثَلٰثَۃَ عَسَاکِرَ وَعِنَاجُ الْاَمْرِ اِلٰٓی اَبِیْ سُفْیَانَ۔ خندق کی لڑائی میں مشرکوں کے تین لشکر آئے تھے لیکن تمام کاموں کا بانی اور چلانے والا ابو سفیان تھا (وہی سب کا سرغنہ اور سردار تھا۔ اصل میں عِنَاجٌ اُس رسّی کو کہتے ہیں جو ڈول کے نیچے باندھ کر اُس کو مضبوط کرتے ہیں)۔

اُعْلُ عَنِّجْ۔ میرے اُوپر سے سرک جا۔ یہ ابو جہل نے کہا تھا (عَنِّجْ ایک لغت ہے عَنِّیْ میں جیسے اوپر گزر چکا)۔

عَرَبِیَّۃٌ عَنِجَۃٌ۔ خالص عرب کی عورت، اپنے خاوند کی پہنچی محبوبہ۔

عِنْدَ۔ ظرف مکان اور ظرف زمان دونوں معنی میں آتا ہے

اور عِنْدَ اور لَدٰی میں یہ فرق ہے کہ عِنْدَ اعیان اور معانی دونوں میں مستعمل ہے اور لَدٰی صرف اعیان میں مثلاً عِنْدَہٗ عِلْمٌ کہیں گے نہ کہ لَدَیْہِ عِلْمٌ اور لَدٰی میں حضور شرط ہے نہ کہ عِنْدَ میں مثلاً عِنْدِیْ مَالٌ اُس وقت بھی کہیں گے جب مال حاضر نہ ہو برخلاف لَدَیَّ مَالٌ کے وہ اُس وقت کہیں گے جب مال سامنے موجود ہو۔

مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ۔ اپنے پاس سے مجھ کو بخشش عطا فرما (جو کوئی گناہ نہ چھوڑے یا اپنے فضل سے)۔

حَتّٰی تَوَضَّأُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ۔ یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا پہلے جس نے وضو کیا اُس سے لے کر اخیر وضو کرنے والے تک۔

عَنَدٌ۔ جانب، گوشہ، ایک طرف۔

عُنْدٌ۔ بحرکات ثلثہ کے یہی معنے ہیں۔

عِنْدٌ۔ قلب اور معقول۔

عِنْدِیَہ۔ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک چیز اعتقاد کے تابع ہے اگر جوہر سمجھیں تو جوہر ہے اگر عرض سمجھیں تو عرض ہے

عُنُوْدٌ۔ مائل ہونا، عدول کرنا، خون بہتے رہنا، اکیلے چرنا، جان بوجھ کر مخالفت کرنا۔

عِنَادٌ۔ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی حق بات معلوم ہونے پر بھی خواہ مخواہ ضد اور عداوت سے اُس کو نہ ماننا۔

اِعْنَادٌ۔ خون بہنا، نہ تھمنا۔

تَعَانُدٌ۔ ایک دوسرے سے دشمنی کرنا۔

طَعْنٌ عَانِدٌ۔ داہنے بائیں بھالا مارنا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَنِیْ عَبْدًا کَرِیْمًا وَّ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا عَنِیْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک اور خلیق بندہ بنایا اور مغرور گھمنڈی جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننے والا مجھ کو نہیں بنایا۔

سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ مُلْکًا عَضُوْضًا وَّ مَلِکًا عَنُوْدًا میرے بعد تم کتنی بادشاہت اور ظالم بادشاہ دیکھو گے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا)۔

وَاَضُمُّ الْعَنُوْدَ۔ میں اُس اُونٹ کو جو گلّہ سے الگ ہو جائے (اکیلا ایک طرف ہو کر چلدے) پھر گلّہ میں ملا دیتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ جماعت کو ٹوٹنے نہیں دیتا اگر کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو اُس کو سمجھا بجھا کر پھر جماعت میں شریک کر دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی سیرت بیان کی)۔

عَلٰی عُنُوْدِھِمْ عَنْکَ۔ تجھ سے عناد اور مخالفت کرنے پر۔

اِنَّہٗ عِرْقٌ عَانِدٌ۔ یہ ایک رگ ہے جو تھمنے والی نہیں (ہمیشہ خون بہاتی رہے گی)۔ (یہ استحاضہ کے باب میں فرمایا)۔

عَنْزٌ۔ تجاوز کرنا، عدول کرنا، گانسی سے مارنا۔

اِعْنَازٌ۔ جھکانا۔

اِعْتِنَازٌ یا اِسْتِعْنَازٌ۔ ایک طرف ہٹ جانا، گوشہ میں چلے جانا۔

عَنْزٌ۔ بکری کو بھی کہتے ہیں یا ایک سال کی بکری کو اور ہرنی اور جنگلی بکری کو بھی (اُس کی جمع اَعْنُزٌ اور عُنُوْزٌ اور عِنَازٌ ہے)۔

لَمَّا طَعَنَ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ بِالْعَنَزَۃِ بَیْنَ ثَدْیَیْہِ قَالَ قَتَلَنِی ابْنُ اَبِیْ کَبْشَۃَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی برچھی سے ابی بن خلف (ناخلف) کو ایک کونچا اُس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں لگایا (وہ خود چڑھ کر آگیا تھا اور کہنے لگا محمدؐ تم خود میرے مقابل آؤ۔ آپؐ نے ایک شخص سے برچھی مانگ کر اُس کو ایک کونچا لگایا وہ تڑپتا ہوا بھاگا آخر اسی زخم سے مر گیا اور جانبر نہ ہوا) کہہ رہا تھا مجھ کو ابو کبشہ کے فرزند نے مار ڈالا (ملعون اُس نے حقارت کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو کبشہ کا

بیٹا کہا جو آپؐ کے رضاعی باپ تھے۔ عَنَزَةٌ چھوٹی برچھی
جس کے نیچے لوہا لگا ہوتا ہے اور اوپر برچھے کی طرح لوہے
کی انی لگی ہوتی ہے وہ طول میں برچھے کی آدھی ہوتی
ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ الْعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا صَلّٰى۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جب (میدان میں) نماز پڑھتے تو (سُترے
کے لئے) اپنے سامنے برچھی گاڑ لیتے (برچھی آپؐ کے ساتھ
ہمیشہ رہتی۔ اکثر علماء نے اُس کا رکھنا مستحب کہا ہے)

كَانَ يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ
اِلَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عیدگاہ تشریف
لے جاتے (تو حضرت بلال رضؓ) آپؐ کے سامنے برچھی اُٹھا
لے جاتے اور عیدگاہ میں آپؐ کے سامنے کھڑی کی جاتی
آپ اُس کی طرف نماز پڑھتے۔

رَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا۔ میں
نے بلال رضؓ کو دیکھا اُنھوں نے ایک برچھی لی اُس کو زمین
میں گاڑا۔

عَنْزَرُوْتٌ۔ گوند۔

عَنَسَ۔ موڑنا، اُلٹنا۔

عُنُوْسٌ۔ اور عِنَاسٌ۔ لڑکی کا بغیر شادی کے اپنے
گھر میں پڑی رہنا۔

مِعْنَاسٌ۔ آئینہ

عَنْسٌ۔ یمن کے ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

لَا عَانِسٌ وَلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہ بن شادی والے یوں ہی مجرد بسر کرنے والے تھے
نہ بڑھے بکواسی تھے۔ (افناد اور تفنید بوڑھے
کا) بے فائدہ باتیں کرنا، سٹھیا جانا۔ اکثر عانس اُس
لڑکی کو کہتے ہیں جو بن شادی کئے گھر بیٹھی رہے اور
بوڑھی ہو جائے۔ اور جو مرد شادی نہ کرے اور یونہی
عمر گزارے اُس کو بھی عانس کہتے ہیں)۔

اَلْعُذْرَةُ يُذْهِبُهَا التَّعْنِيْسُ وَالْحَيْضَةُ۔
بکارت (کنوارا پن) ایک مدت تک بن شادی کئے پڑی
رہنے سے اور حیض آنے سے زائل ہو جاتی ہے (جب
عورت جوان ہو کر ایک مدت تک شادی نہ کرے تو بکارت
جاتی رہتی ہے)۔

عَنَشَ۔ موڑنا، ہٹانا، ہانکنا، بھگانا۔

مُعَانَشَةٌ۔ معانقہ۔

تَعَانُشٌ۔ گلے ملنا۔

اِعْتِنَاشٌ۔ لڑائی میں گلے ملنا، ظلم کرنا۔

عِنَاشٌ۔ دشمن سے لڑنے والا۔

اَعْنَشُ۔ جس کی چھ انگلیاں ہوں، چھنگا۔

عُنُقٌ مَعْنُوْشَةٌ۔ لمبی گردن۔

كُوْنُوْا اُسْدًا اِعْنَاشًا۔ (عمرو بن معدی کرب نے
جنگ قادسیہ میں مسلمانوں سے کہا) شیر ہو جاؤ دشمن
سے گلے ملنے والے (یعنی لڑائی میں)۔

عُنْصُرٌ یا عُنْصَرٌ۔ اصل، منبع، جڑ، آفت، ہمت،
حاجت، مادہ، حسب نسب۔ (اُس کی جمع عَنَاصِر ہے)۔

عِيْدُ الْعَنْصَرَةِ۔ یہود اور نصاریٰ کی عید ہے۔

هٰذَا النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا۔ نیل اور
فرات ان دونوں کا منبع (جہاں سے وہ پھوٹے ہیں)۔

يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ اِلٰى عُنْصُرِهٖ۔ ہر پانی اپنی اصل
کی طرف لوٹ جائے گا۔

فَهُوَ اَيِ الْقُرْاٰنُ عُنْصُرُ الْمَعَارِفِ۔ قرآن تمام
علموں کا منبع ہے (اصل ہے اُس میں سب علوم موجود ہیں)

عَنَطٌ۔ گردن کی لمبائی یا اُس کا حسن یا لمبائی۔

عَنَطْنَطٌ۔ لمبا۔ (اُس کا مؤنث عَنَطْنَطَةٌ ہے)۔

فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ۔ ایک چھوکری

لمبی گردن والی خوبصورت۔

عُنُف ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در عین) سختی کرنا، درشت کلامی،
تَعْنِیف ۔ اور **اِعْنَاف** ۔ سختی کرنا، سختی سے ملامت کرنا، عتاب کرنا۔

اِعْتِنَاف ۔ سختی کے ساتھ لینا، نادانستہ کوئی کام کرنا، شروع کرنا۔

عَنَفَہ ۔ پن چکی کا وہ لکڑا جس کو پانی گھماتا ہے۔

عَنِیف ۔ بدخلق، درشت خو، سخت کلام۔

اِنَّ اللّٰہَ یُعْطِی عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِی عَلَی الْعُنْفِ ۔ اللہ تعالیٰ نرمی اور خوش خلقی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور بدخلقی پر نہیں دیتا۔

اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَجْلِدْھَا وَلَا یُعَنِّفْھَا ۔ تم میں سے کسی کی لونڈی اگر زنا کرائے تو اُس کو کوڑے لگائے اور زبان سے سخت سُست نہ کہے (کیونکہ کوڑے مارنا یہی کافی سزا ہے اب سخت گوئی اور درشت کلامی سے کیا فائدہ۔ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اُس کو کوڑے لگائے اور صرف سخت کلامی پر اکتفا نہ کرے جیسے جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا وہ لونڈیوں کے زنا کرانے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ اُس کو عیب ہی نہیں سمجھتے تھے)۔

فَلَمْ یُعَنِّفْ ۔ آپ نے اُن کو سخت نہیں کہا۔

لَمْ یُعَنِّفْ وَاحِدًا ۔ (کسی کو ملامت نہیں کی)

اَلْعَاقِلُ لَا یَرْجُو مَنْ یُعَنِّفُ بِرَجَائِہٖ ۔ جو شخص امیدوار سے درشتی کرے اُس سے عقلمند کو اُمید نہیں رکھنا چاہیئے۔

عُنْفُوَان ۔ آغاز، شروع، ابتداء

عَنْفَقَۃ ۔ ہلکا ہونا، کم ہونا۔

عَنْفَقَہ ۔ وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان ہوتے ہیں، کبھی اُس مقام کو بھی عنفقہ کہتے ہیں۔

کَانَ فِی عَنْفَقَتِہٖ شَعَرَاتٌ بِیْضٌ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقہ میں کچھ بال سفید تھے۔

عُنْفُوَان ۔ شروع، آغاز، ابتداء۔

عُنْفُوَانُ الْمُکْرَعِ ۔ پانی پینے کا شروع (یعنی اُس نے ابتداء میں خوب صاف پانی پیا اور دوسروں نے اخیر میں بچا بچایا، کچرا ملا ہوا)۔

عَنَق ۔ لمبی گردن والا ہونا۔

تَعْنِیق ۔ چلنا، اُوپر سے نمودار ہونا، لمبا ہونا، پک جانا، نا اُمید کرنا، گردن تھامنا۔

مُعَانَقَۃ ۔ گلے ملنا (جیسے عِنَاق اور تَعَانُق ہے)۔

تَعَنُّق ۔ چوہے کا دوسرے چھید میں داخل ہونا۔

اِعْتِنَاق ۔ کسی امر کو تیزی سے لینا۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے (یعنی اُن کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے یا حقیقۃً لمبی گردن مراد ہے کیونکہ عرب لوگ سرداروں کو لمبی گردن والا کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے۔ یہ جمع ہے عُنْق یا عُنُق یا عُنَق کی بمعنی گردن۔ ایک روایت میں اَطْوَلُ اِعْنَاقًا ہے یعنی بہشت میں بہت جلد جائیں گے یہ عَنَق سے ماخوذ ہے جو متوسط دوڑ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ اُن کو امید زیادہ ہو گی یا گردن لمبی ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کی طرح پسینہ میں ڈوب نہ جائیں گے)۔

عَنَق ۔ ایک چال جو دوڑ اور آہستہ چلنے کے درمیان ہے۔

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا ۔ ہمیشہ مومن نیک کاموں میں جلدی کرنے والا اور صالح رہتا ہے (جب تک ناحق خون نہ کرے)۔ جب ناحق خون کرتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق جاتی رہتی ہے یا دل کی فراخی اور خوشی جاتی رہتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمیشہ ہلکا پھلکا

نیک رہتا ہے۔

کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج میں) اونٹ کو ہلکا پویہ چلاتے جب راستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے۔

اَعْنَقَ لِیَمُوْتَ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو روانہ کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حرام بن ملحان کو دے کر بنی سلیم کے پاس بھیجا لیکن عامر بن طفیل نے اُن کو مار ڈالا تب آپؐ نے فرمایا) موت حرام کی طرف لپکی اُن کو لے گئی (یعنی موت اُن کو گھسیٹ کرلے گئی)۔

فَانْطَلَقْنَا اِلَی النَّاسِ مَعَانِیْقَ۔ ہم جلدی بھاگتے ہوئے لوگوں کی طرف چلے۔

فَانْطَلَقُوْا مُعَانِقِیْنَ۔ (وہ یعنی غار والے جب غار کا منہ کھل گیا) تو لپک کر وہاں سے چل دیئے۔

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ۔ ایک گروہ لوگوں کا دوزخ سے نکلے گا (یا ایک گردن دوزخ سے منہ نکالے گی)۔

وَاِنْ نَّجَوْا تَکُنْ عُنُقٌ قَطَعَہَا اللّٰہُ۔ اگر وہ بچ گئے تب بھی ایک ایسا گروہ ہوں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے کاٹ دیا۔

فَانْظُرُوْا اِلٰی عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ۔ لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھو۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَۃً اَعْنَاقُہُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا۔ ہمیشہ لوگوں کے کچھ گروہ دنیا کی طلب میں مصروف رہیں گے (بعضوں نے کہا اَعْنَاق سے رئیس اور بڑے لوگ مراد ہیں)۔

حَلَبَتْ شَاۃً فَاَخَذَتْ قُرْصًا تَحْتَ دَنٍّ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُہٗ مِنْ بَیْنِ لَحْیَیْہَا فَقَالَ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لَکِ اَنْ تُعَنِّقِیْہَا۔ ایک روایت میں تُعَنِّکِیْہَا ہے ایک میں تُعَنِّقِیْہَا ہے)۔ (حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں) ایک بکری گھر میں گھس آئی اور ایک روٹی جو مٹکے کے تلے رکھی تھی لے کر چلی میں نے اُٹھ کر اُس کے دونوں جبڑے تھامے اور روٹی اُس کے منہ سے نکال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اُس کی گردن دبانا لازم نہ تھا یا اُس کو ناامید کرنا۔

اِبْکِیْنَ وَاِیَّاکُنَّ وَتَعَنُّقَ الشَّیْطٰنِ (جب عثمان بن مظعونؓ مرگئے تو اُن کی عورتیں رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونا کچھ مضائقہ نہیں) روؤ لیکن شیطان کے دباؤ میں مت آؤ (یعنی چیخو چلاؤ نہیں گویا شیطان گردن دبا کر چیخنے چلانے پر مجبور کرتا ہے۔ ایک روایت میں نَعِیْقَ الشَّیْطٰنِ ہے یعنی شیطان کی چیخ سے بچی رہو اُس کی طرح آواز نہ نکالو)۔

عِنْدِیْ عَنَاقٌ جَذَعَۃٌ۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جو ابھی ایک سال پورے کا نہیں ہوا)۔

لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُہُمْ عَلَیْہِ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب وہ خلیفہ ہوئے اور بعضے عرب کے قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا) فرمایا اگر وہ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اب مجھ کو نہ دیں گے تو میں اُن پر جہاد کروں گا۔

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا جَذَعَۃً۔ میرے پاس ایک سال سے کم کا ایک بکری کا بچہ ہے۔

عَنَاقَ لَبَنٍ۔ ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ ہے۔

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا لَنَا جَذَعَۃً۔ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایک سال سے کم کا ہے۔

یَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ یُضِیْءُ اَعْنَاقَ بُصْرٰی۔ ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی جو بُصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی یا خود اونٹوں کو یا اُن کے

سواروں کو یا وہاں کے ٹیلوں اور پہاڑوں کو۔

عُنَاقُ الْاَرْضِ مِنَ الْجَوَارِحِ۔ عناق درندہ جانوروں میں سے ہے (یعنی اُس کو شکار کے لئے تعلیم دے سکتے ہیں جیسے کُتّے کو تعلیم دیتے ہیں یعنی سیاہ گوش جو ایک درندہ جانور ہے کُتّے سے چھوٹا بلّی سے بڑا گلابی رنگ مائل بہ سیاہی اور بہت تیز ہوتا ہے۔ عرب میں ایک مثل ہے لَقِیَ عَنَاقَ الْاَرْضِ وَاُذُنَیْ عَنَاقٍ زمین کے عناق سے ملا اور عناق کے کانوں سے یعنی آفت میں پڑ گیا)۔

نَحْنُ فِی الْعُنُوْقِ وَلَمْ تَبْلُغِ النُّوْقَ۔ ابھی تو ہم بکری کے بچوں میں ہیں اونٹوں تک کہاں پہنچے (یعنی ابھی ہماری پونجی تھوڑی ہے)۔ (عرب میں ایک مثل ہے اَلْعُنُوْقُ بَعْدَ النُّوْقِ۔ اونٹوں کے بعد بکری کے بچے۔ (یعنی کثرتِ مال وزر کے بعد قلّت اور تونگری کے بعد محتاجی)۔

وَالْاَسْوَدُ الْاَعْنَقُ اِذَا بَدَا يُحَمَّقُ۔ اور کالا لمبی گردن والا جب نمودار ہوتا ہے تو لوگ اُس کو احمق بناتے ہیں۔

رَجُلٌ اَعْنَقُ۔ لمبی گردن والا مرد۔

اِمْرَاَۃٌ عَنْقَاءُ۔ لمبی گردن والی عورت۔

كَانَتْ اُمُّ جَمِيْلٍ يَعْنِيْ امْرَاَةَ اَبِيْ لَهَبٍ عَوْرَاءَ عَنْقَاءَ۔ اُمِّ جمیل ابولہب کی بیوی (ابوسفیان کی بہن معاویہ کی پھوپھی) کانی اور لمبی گردن والی تھی۔

طَيْرًا اَبَابِيْلَ۔ کی تفسیر میں عکرمہ نے کہا یعنی عنقاء مغرب[1] جو ایک پرندہ ہے جس کا نام تو مشہور ہے لیکن کسی نے اُس کو دیکھا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں حَلَّقَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ یا طَارَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ۔ یعنی عنقا اُس کو اُڑا لے گیا یا گھیر لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ فنا ہوگیا تو عکرمہؓ کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ طَیْرًا اَبَابِیْلَ سے عنقاء مراد ہے یعنی ہم نے اُن کو یعنی اصحاب الفیل کو ہلاک کر دیا فنا کر ڈالا۔ بعضوں نے کہا عنقاء ایک بڑا پرندہ جانور ہے جس کو سیمرغ بھی کہتے ہیں وہ ہاتھیوں کو چونچ میں اُٹھا لاتا ہے مگر آج تک سوا قصّے کہانیوں کے عنقاء کو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ جو چیز کمیاب یا معدوم ہوتی ہے اُس کو عنقاء کہتے ہیں۔

طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ۔ پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی اُن کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

وَلَا تَعْنَقْ بِهِنَّ۔ اُن کو دوڑا کر مت چلاؤ۔

فَخَرَجَ عُنُقٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَعُنُقٌ اِلَى النَّارِ۔ ایک گروہ بہشت کی طرف جائے گا اور ایک گروہ دوزخ کی طرف۔

عَنَاقٌ۔ مصیبت اور آفت (اُس کی جمع اَعْنُقٌ ہے)۔

عَنَاقُ۔ حضرت آدمؑ کی بیٹی کا بھی نام تھا سب سے پہلے زمین پر اُسی نے شرارت شروع کی۔ کہتے ہیں ایک جریب زمین میں بیٹھا کرتی اُس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو دو ناخون درنتی کی طرح۔ اللہ تعالیٰ نے اُس پر ایک شیر اور ایک بھیڑیے اور ایک گرگس کو مسلّط کیا اُن تینوں نے اُس کو مار ڈالا۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ۔ ایک جانور ہے شکاری۔

فَخَرَجُوْا اِلٰى شِبْهِ الْمَعَانِيْقِ۔ پھر وہ اُن فرشتوں کی طرف گئے جو عمدہ لمبی گردن والے گھوڑوں کے مشابہ تھے (یہ مِعْنَاق کی جمع ہے بمعنے عمدہ گھوڑا)۔

عَنْقَدٌ۔ ایک قسم کی مچھلی ہے۔

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ عنقاء ایک پرندہ ہے جو پہاڑوں کے برابر انڈے دیتا ہے اور اُس کی گردن میں سفیدی ہوتی ہے طوق کی طرح اور مغرب کی طرف رہتا ہے اسی لئے اُس کو عنقائے مغرب کہتے ہیں فارسی میں سیمرغ اُس کا نام

عُنْقَادٌ اور عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ انگور کا ہو یا اور کسی میوے کا۔ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا۔ میں نے ایک خوشہ بہشت کے میوے کا لینا چاہا۔

عُنْقَرٌ۔ یا عُنْقُرٌ۔ نرکل (بانس) کی جڑ یا اُس کا مولکہ جو تر و تازہ ہو۔

کَرِیْمُ الْعُنْقَرِ۔ شریف الاصل، کریم النسب۔

عُنْقَرٌ۔ عمدہ ذات والی اونٹنی۔

عَنْقَزٌ۔ تازے نرکل (بانس) کی جڑ یا مرزنجوش کی جڑ۔ (عَنْقَزَانِ اُس کا تثنیہ ہے)۔

عَنْقَفِیْرٌ۔ آفت، مصیبت، بدزبان عورت، بچھو۔ وَلاَ سَوْدَاءَ عَنْقَفِیْرٌ۔ نہ کالی آفت کی پر کالی۔

عَنَكٌ۔ جم جانا، بستہ ہو جانا، اونچی ہو جانا، نافرنی کرنا، شرارت کرنا، بند کرنا، چپٹ جانا، حملہ کرنا، بہت سُرخ ہونا، ریت میں چلنا، اُس سے نکل نہ سکنا۔

تَعْنِیْكٌ۔ ڈانٹنا، مصیبت میں پھانسنا۔

اِعْنَاكٌ۔ بند کرنا، رسّی میں پہنچنا، کپڑے کی تجارت کرنا۔

تَعَنُّكٌ۔ بستہ ہونا۔

اِعْتِنَاكٌ۔ ایسی ریت میں گھسنا جس سے نکلنا دشوار ہو۔

عَانِكٌ۔ لازم، موٹی عورت، وہ ریتی جس میں اونٹ چل نہ سکے، سُرخ۔

عِنْكٌ۔ جڑ یا رات کا پہلا یا آخری ثلث، یا سخت تاریک حصّہ رات کا۔

عَنَكٌ۔ جڑ۔

عَنِیْكٌ۔ ریت کا جما ہوا تودہ (اُس کی جمع عُنُكٌ ہے)۔

بَيْنَ سَلَمٍ وَّ اَرَاكٍ وَّ حَمُوْضٍ وَّ عَنَاكٍ سَلَم اور اراک (دو درخت ہیں) اور ترش جھاڑ اور ریتی کے ٹیلہ کے درمیان۔

مَا كَانَ لَكَ اَنْ تُعْنِكَهَا۔ تجھ کو یہ لازم نہ تھا کہ اُس کو تکلیف اور مشقّت میں پھنسائے۔

اِعْتَنَكَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ ریت میں ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا۔

اَعْنَكَ الْبَابَ یا عَنَكَ الْبَابَ۔ دروازہ بند کر دیا۔

عَنَمٌ۔ ملک حجاز کا ایک درخت جس کا پھل اُنگلی کے سُرخ پوروں کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَعْنِیْمٌ۔ خضاب کرنا، رنگ دینا۔

اِعْنَامٌ۔ عنم چرنا۔

وَاَخْلَفَ الْخُزَامِيُّ وَاَیْنَعَتِ الْعَنَمَةُ۔ خزامی (ایک درخت ہے) نے پتے نکالے اور عنمہ پک گئی۔

عَنٌّ۔ یا عَنَنٌ۔ آگے آنا، پیش آنا، ظاہر ہونا، اعراض کرنا، لوٹنا، دیباچہ لکھنا، باگ لگانا، باگ لگا کر روکنا، گالی دینا۔

عُنَّ فُلاَنٌ۔ قاضی نے اُس کو نامرد ٹھہرایا۔

عُنَّةٌ۔ نامردی، عورت پر قادر نہ ہونا۔

اِعْنَانٌ۔ پھیرنا، پیش کرنا، باگ لگانا۔ (جیسے تَعْنِیْنٌ ہے)۔

مُعَانَّةٌ اور عِنَانٌ۔ معارضہ کرنا۔

اِعْتِنَانٌ۔ ظاہر ہونا، سامنے آنا۔

لَوْ بَلَغَتْ خَطِیْئَتُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ۔ اگر اُس کے گناہ آسمان کے ابر تک پہنچ گئے ہوں۔ (یہ جمع ہے عَنَانَةٌ کی بمعنے ابر) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اُس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں یعنی سر اُٹھاتے وقت جو آسمان دکھائی دیتا ہے۔ (ایک روایت میں اَعْنَانَ السَّمَاءِ ہے یعنی آسمان کے کناروں تک یہ جمع ہے عَنَنٌ اور عَنٌّ کی)۔

مَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اِسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ

قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ۔ ایک ابر کا ٹکڑا آپؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے صحابہؓ سے پوچھا اُس کا کیا نام ہے۔ اُنھوں نے کہا سحاب، فرمایا اور مزن اُنھوں نے کہا مزن بھی۔ فرمایا اور عنان اُنھوں نے کہا عنان بھی (یعنی یہ تینوں کے معنے ابر ہیں)۔

كَانَ رَجُلٌ فِيْ اَرْضٍ لَهٗ اِذْ مَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرْهِيَاءُ۔ ایک شخص اپنی زمین میں تھا اتنے میں ایک ابر اُس پر سے گزرا جو برسنے کو تھا۔

فَيُطِلُّ عَلَيْهِ الْعَنَانُ۔ اُس پر ابر نمودار ہوا۔

اَعْنَانُ الشَّيَاطِيْنِ۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹوں کو پوچھا فرمایا وہ تو) شیطان کے گوشے اور اطراف ہیں۔ (کیونکہ اونٹ اکثر شرارت کرتے ہیں اور لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں کبھی بدک جاتے ہیں تو اُن کو شیطان کے کنارے اور نواحی فرمایا)۔

يَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ۔ ابر میں اترتا ہے یعنی آسمان میں۔

تُحَدِّثُ فِي الْعَنَانِ۔ آسمان میں باتیں کرتے ہیں۔

لَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ اَعْنَانِ الشَّيَاطِيْنِ۔ اونٹوں کے تھان میں نماز مت پڑھو اُن کی پیدائش شیطان کے کونوں سے ہے۔

بَرِئْنَا اِلَيْكَ مِنَ الْوَثَنِ وَالْعَنَنِ۔ ہم بتوں سے اور ناحق کاموں سے بیزار ہوئے (اور خالص تیری پرستش اور حق بات کی پیروی اختیار کی۔ عَنَنٌ بمعنے شرک اور ظلم یا خلاف اور باطل)

اَمْ فَازَ فَازْلَمَّ بِهٖ شَأْوُ الْعَنَنِ۔ اگر وہ کامیاب بھی ہو تو موت کا قدم اُس کو پالے گا۔

دَهَمَتْهُ الْمَنِيَّةُ فِيْ عَنَنِ جِمَاحِهٖ۔ یکایک موت کی سرکشی نے اُس کو آدابا۔

هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُوْنُ۔ دنیا لوگوں کو پیش آنے والی اُن کا سامنا کرنے والی ہے۔

ذُوالْعَنَانِ الرَّكُوْبُ۔ باگ والا سواری کے لائق (یعنی سنجیدہ گھوڑا جو سواری میں شرارت نہ کرے غریب ہو)

تَحْسِبُ عَنِّيْ نَائِمَةً۔ تم مجھ کو سوتی ہوئی سمجھے۔ (اصل میں اَنِّیْ تھا بنی تمیم الف کو عین سے بدل دیتے ہیں)

اَخْبَرَنَا فُلَانٌ عَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهٗ۔ (اصل میں اَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهٗ تھا) ہم نے فلان سے بیان کیا کہ اُس سے فلان نے کہا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ عَدَدَ الْعَنَانِ الْمَكْفُوْفِ۔ یا حی یا قیوم آسمان کے کناروں کے شمار میں۔

اَلْعِنِّيْنُ يُؤَجِّلُهُ الْحَاكِمُ سَنَةً۔ جو شخص نامرد ہو (اور اُس کی بیوی قاضی کے پاس فریاد کرے) تو قاضی اُس کو ایک سال کی مہلت دے (اگر سال بھر میں وہ جماع کرے تو بہتر ورنہ عورت کو جدا کر دے)۔

شِرْكَةُ الْعَنَانِ۔ شرکت کی ایک قسم ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے۔

عُنْوَانٌ۔ شروع، ابتدا، دیباچہ، سرنامہ۔

وَاكْتُبْ عَلٰى عُنْوَانِهٖ كَذَا۔ اس خط کی پشت پر یہ مضمون لکھ یا اُس کے شروع میں یہ لکھ۔

عُنُوٌّ۔ یا عَنَاءٌ۔ عاجزی کرنا، ذلیل ہونا، قید ہونا، ظاہر کرنا، قصد کرنا، نکالنا، اُگانا، سوجھنا۔

عَنْوَةٌ۔ قہر اور جبر۔

عَانِيْ۔ قیدی۔

عَنَاءٌ۔ رنج۔

عَنْيٌ۔ حادث ہونا، اُترنا، ظاہر کرنا۔

عَنَايَةٌ۔ حفاظت، نگہبانی، ارادہ قصد، پیش آنا، فکر میں ڈالنا۔

تَعْنِيَةٌ۔ ایذا دینا، رنج دینا، مشقت میں ڈالنا۔

مُعَانَاةٌ۔ جھگڑا کرنا، رنج کرنا، رنج دینا۔

مَعْنِيٌّ۔ رنج کشیدہ، مطلب، مقصود۔

إِعْنَاءٌ۔ رنج دینا۔

أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَعْنِيكَ۔ اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر بیماری کا جو تجھ پر آنا چاہے۔ یہ عَنَى يَعْنِي سے ہے یعنی قصد کیا یا قصد کرے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر ایک بیماری سے جو تجھ کو فکر مند کرے (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا أَمْرٌ لَا يَعْنِينِي۔ یہ کام کچھ مہم نہیں یعنی اُس کی مجھ کو فکر نہیں ہے)۔

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔ اچھا اسلام کا آدمی یہ ہے کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو اُس کو چھوڑ دے یا بے فائدہ کام کو ترک کرے (جو نہ دنیا میں کام آئے نہ دین میں)۔

لَقَدْ عَنَى اللهُ بِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے تیری حفاظت اور نگہبانی کی (تجھ کو ہر آفت اور فتنہ سے بچایا)۔

لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ۔ اگر میں نے ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سُنی ہوتی تو میں اُس کام میں (تیر اندازی) میں مشغول نہ ہوتا۔ (ایک روایت میں لَمْ أُعَانِيهِ ہے معنے وہی ہیں)۔

أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ (عَانِي، عَنَا يَعْنُو سے یعنی قیدی اور ہر ذلیل عاجز بے وسیلہ شخص کو کہتے ہیں اس کا مؤنث عَانِيَةٌ ہے اور جمع اُس کی عَوَان ہے)۔

اِتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ۔ عورتوں کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (اُن کے نان نفقہ کی خبر رکھو اُن کو ناحق تنگ نہ کرو) کیونکہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں (تمہاری حکومت میں ہیں)۔

قَدْ عَنَّانَا۔ ہم کو مصیبت میں ڈالا یا تنگ کر دیا۔ (یہ محمد بن مسلمہؓ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا تھا)۔

مَا تَرَكْتَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔ تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف دینا نہ چھوڑا (بار بار آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ عورتیں نہیں مانتیں روئے جاتی ہیں)۔

مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا۔ اُس رات کی درازی اور تکلیف سے۔

اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَفُكُّ عَانَهُ۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو تو ماموں وارث ہوگا وہی اُس کی بندش چھڑائے گا (یعنی اُس کے جنایات کی وہی دیت دے گا) ایک روایت میں عُنِيَّهُ ہے معنے وہی ہیں۔

اِسْتَشْعِرُوا الْخَشْيَةَ وَعَنُّوا بِالْأَصْوَاتِ۔ بھاگنے والے کو چھوڑ دینا اپنا شعار (شیوہ) کرلو اور آوازوں کو روک کر رکھو (یعنی غل نہ مچاؤ)۔

لَأَنْ أَتَعَنَّى بِعَنِيَّةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ فِي مَسْأَلَةٍ بِرَأْيِي۔ امام شعبیؒ نے کہا اگر میں خارشتی اونٹ پر لگانے کا روغن اپنے بدن پر مل لوں (جس میں پیشاب بھی پڑتا ہے) تو وہ مجھ کو اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شرعی مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دوں (اور خدا اور رسول کے حکم کو نہ دیکھوں)۔

عَنِيَّةٌ تَشْفِي الْجَرَبَ۔ خارشتی روغن ہے جو کھجلی کو دفع کرتا ہے۔

إِنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ عَنْوَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں زور اور جبر کے ساتھ داخل ہوئے (یعنی مکہ بزورِ شمشیر فوجی قوت سے فتح ہوا نہ کہ مکہ والوں کی رضامندی سے)۔

عَنَتِ الْوُجُوهُ۔ اُس کے سامنے سب منہ ذلت اور عاجزی کر رہے ہیں۔

اَصَبْنَاهَا عَنْوَةً۔ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔

وَعَنَتْ لَكَ الْوُجُوْهُ۔ تیرے سامنے منہ عاجزی دکھا رہے ہیں۔

عِنْدَ اللهِ اَحْتَسِبُ عَنَائِيْ۔ میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْدَمَنَا فِيْ عَانِيْنَ۔ اللہ کا شکر جس نے ہم تکلیف زدوں کو خادم عنایت کئے۔

مَنْ عَرَفَ اللهَ وَعَنّٰى نَفْسَهٗ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے اوپر روزے اور عبادت کی تکلیف ڈالی۔

اَللّٰهُ جَلَّ اَنْ يُّعَايِنَ الْاَشْيَاءَ بِمُبَاشَرَةٍ۔ اللہ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ آدمی کی طرح اشیاء کے پاس ہو کر اُن کو دیکھے (بلکہ وہ اپنے مقام یعنی عرش معلّٰی کے اوپر سے ہر نزدیک اور دور کو یکساں دیکھ رہا ہے)۔

عَنَيْتُ بِحَاجَتِكَ فَاَنَا عَانٍ۔ میں تو تیرے کام میں مشغول ہوں۔

وَمَنْ يَّعْنِيْنِيْ اَمْرُهٗ۔ جس کام کی مجھ کو فکر ہو۔

وَاحِدِيٌّ صَمَدِيٌّ وَاحِدُ الْمَعْنٰى۔ وہ خداوند اکیلا ہے بے نیاز ہر طرح سے واحد ہے نہ اُس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔

باب العین مع الواو

عَوْجٌ۔ یا مَعَاجٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہر جانا، مُڑ جانا، رجوع کرنا، التفات کرنا۔

عَوَجٌ۔ کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، بد خلق ہونا۔

عِوَجٌ۔ کجی۔

تَعْوِيْجٌ۔ ٹیڑھا کرنا، عاج لگانا (ہاتھی دانت)۔

تَعَوُّجٌ۔ اور اِعْوِجَاجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔

اِنْعِيَاجٌ۔ مُڑ جانا۔ (نہایہ میں ہے کہ عَوَجٌ وہ کجی جو اجسام میں ہو جن کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عِوَجٌ بکسرۂ عین وہ کجی جو غیر محسوسات یعنی معانی میں ہو جیسے رائے کی کجی یا کلام کی کجی۔ محیط میں ہے کہ عَوَجٌ منصوب چیز مثلاً دیوار یا عصا کی کجی اور عِوَجٌ زمین اور دین اور معاش کی کجی۔ بعضوں نے کہا عِوَجٌ دونوں میں کہتے ہیں)۔

حَتّٰى يُقِيْمَ بِهَا الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ۔ تاکہ اُس کے ذریعہ سے اُس دین کو سیدھا کرے جس میں کجی ہو گئی ہو۔ (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو جس کو عربوں نے بدل کر خراب اور کج کر دیا تھا)۔

اِسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ۔ میں نے اُس سے فائدہ اُٹھایا گو اُس میں کجی تھی۔

رَكِبَ اَعْوَجِيًّا۔ عمدہ ذات والے گھوڑے پر سوار ہوئے۔

اَعْوَجُ۔ ایک عمدہ نر گھوڑا تھا۔ اچھی ذات والے گھوڑوں کو اُسی طرف نسبت دیتے ہیں۔

هَلْ اَنْتُمْ عَائِجُوْنَ۔ کیا تم یہاں رہنا اقامت کرنا چاہتے ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَاجَ بِالْمَكَانِ یا عَوَّجَ یعنی اقامت کی) بعضوں نے کہا عَاجَ بِهٖ کے معنے یہ ہیں کہ اُس طرف جھکا اور مائل ہوا اور اُس پر سے گزرا اور عَاجَهٗ يَعُوْجُهٗ اُس کو موڑا۔

ثُمَّ عَاجَ رَاْسَهٗ اِلَى الْمَرْاَةِ فَاَمَرَهَا بِطَعَامٍ۔ پھر اپنا سر عورت کی طرف جھکایا اور اُس کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔

كَانَ لَهٗ مُشْطٌ مِّنْ عَاجٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی عاج کی تھی (یعنی کچھوے کی پشت یا ہاتھی دانت)۔ (امام شافعی رح کے نزدیک ہاتھی دانت نجس ہے)

اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پاک ہے اور یہی قول صحیح ہے)۔

اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ۔ فاطمہ رض کے لئے دو کنگن عاج کے خرید کر دے۔

إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ كَانَ يَتَمَشَّطُ بِمُشْطِ عَاجٍ وَ رُوِيَ أَيْضًا أَنَّهُ يَذْهَبُ بِالْوَبَاءِ۔ امام ابوالحسن رح عاج کی کنگھی کیا کرتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ اُس سے وبا دُور ہوتی ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ لِفَاطِمَةَ سِوَارٌ مِّنْ عَاجٍ۔ حضرت فاطمہ رض کا ایک کنگھن عاج کا تھا۔

عُوجُ بْنُ عُنُقٍ۔ ایک مشہور ظالم کافر بادشاہ تھا (ملک باشان) بعض نے عوج بن عوق اور بعض نے عاج بن عوق کہا ہے۔ کہتے ہیں اُس کا قد اتنا لمبا تھا کہ سمندر کی تہ سے مچھلی نکالتا اور آفتاب سے بھون کر اُس کو کھا جاتا اُس کی عمر تین ہزار چھ سو برس کی ہوئی (۳۶۰۰) جب نوح کا طوفان آیا تو عوج اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو بھی سوار کر لیجئے لیکن حضرت نوح علیہ السّلام نے جواب دیا کہ تجھ کو سوار کرنے کے لئے مجھ کو حکم نہیں ہوا آخر وہ یوں ہی رہا لیکن طوفان کا پانی اُس کے گھٹنوں تک پہنچا پھر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانہ تک زندہ رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُس کو قتل کیا۔ (کذا فی مجمع البحرین)

اِبْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ۔ امام حسن بصری رح کا شاگرد تھا لیکن اُن سے منحرف ہو گیا۔

عَوْدٌ۔ یا عَوْدَةٌ یا مَعَادٌ۔ لوٹنا، رجوع کرنا، ہو جانا، پھیرنا۔

عَوْدٌ اور عِيَادٌ اور عِيَادَةٌ اور عُوَادَةٌ۔ بیمار کی زیارت کرنا۔

عَادَهُ عَوْدًا۔ بار بار اُس کام کو کیا یعنی عادت کر لی۔

تَعْوِيدٌ۔ عوادہ کھانا، عادت کر دینا۔

تَعْيِيدٌ۔ عید میں حاضر ہونا۔

مُعَاوَدَةٌ۔ لوٹنا۔ (جیسے عِوَادٌ ہے) دوبارہ کرنا، عادت کر لینا۔

إِعَادَةٌ۔ لوٹانا، دوبارہ کرنا، طاقت رکھنا

تَعَوُّدٌ۔ عادت کر لینا۔

اِعْتِيَادٌ۔ عادت کر لینا۔

اِسْتِعَادَةٌ۔ عادت کر لینا، دوبارہ کرنے کی درخواست کرنا۔

عَائِدَةٌ۔ فائدہ، صلہ، بخشش، احسان۔

عُوَادَةٌ۔ وہ کھانا جو خاص ایک شخص کے لئے لوگوں کے فارغ ہونے کے بعد لایا جائے۔

عِيدٌ۔ موسم یا مجمع کا دن۔ (اُس کی اصل عِوْدٌ تھی چونکہ ہر دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اُس کو عید کہا یا اس لئے کہ ہر سال اُس میں خوشی اور مسرّت لوٹ کر آتی ہے)۔

مُعِيدٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی خلقت کو لوٹانے والا، آخرت میں پھر زندہ کرنے والا۔

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرَّجُلَ الْقَوِيَّ الْمُبْدِئَ الْمُعِيدَ عَلَى الْفَرَسِ۔ اللہ تعالیٰ زور آور شخص کو جو گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بار جہاد کرے پھر دوسری بار (پھر تیسری بار) دوست رکھتا ہے یا اُس شخص کو جو جنگ کا بار ہا تجربہ کر چکا ہو۔

اَلْفَرَسُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ۔ وہ گھوڑا جس پر اُس کا مالک سوار ہو کر کئی بار جہاد کر چکا ہو، یا جو گھوڑا اپنے سوار کا تابعدار اور شائستہ تربیت یافتہ سدھا ہوا ہو۔

وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي۔ میری آخرت درست کر جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے (یعنی دنیا

سے لوٹ کر)۔

وَالْحَكَمُ اللهُ وَالْمَعُوْدُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے (وہی قیامت کے دن سب کے جھگڑے چکائے گا) اور اُسی کے پاس قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے۔

اَعُدْتَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ۔ معاذؓ کیا تم فساد کرنے والے لوگوں کو بلا میں ڈالنے والے ہو گئے (لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز میں شریک ہونا چھوڑ دیں یا نماز کی رغبت اُن کو نہ رہے)۔ (یہ عَوْدٌ بمعنی صَيْرُوْرَةٌ کے ہے جیسے اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ میں)۔

عَادَ لَهَا النَّقَادُ مُجْرَنْثِمًا۔ چھوٹی چھوٹی بکریاں اُس قحط کی وجہ سے جمع ہو گئیں (ایک جگہ اکٹھا ہو گئیں اس لئے کہ چرنے کے لئے چارہ نہ تھا)۔

وَدِدْتُ اَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ يَعُوْدُ قَطِرَانًا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ دودھ چار کول ہو جائے (یعنی ڈامر جو خارشتی اونٹوں پر ملا جاتا ہے۔ یہ کعب نے قریش لوگوں کے حق میں کہا۔ جب لوگوں نے اُن سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ قریش کے لوگوں نے (جہاد چھوڑ کر) اونٹوں کی دُمیں تھامیں (لگے کھیتی باڑی تجارت کرنے) اور جماعت میں آنا چھوڑ دیا)۔

اِلْزَمُوْا تُقَى اللهِ وَاسْتَعِيْدُوْهَا۔ اللہ کا ڈر لازم کر لو اور اُس کی عادت رکھو (تاکہ پرہیزگاری تمہارا شیوہ ہو جائے)۔

فَاِنَّهَا اِمْرَأَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس سے ملنے کے لئے بہت لوگ آتے رہتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آئے اُس کو عائد کہیں گے اگرچہ عیادۃ بیمار پرسی کے لئے زیادہ مستعمل ہے گویا اُس سے خاص ہو گیا ہے)۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ عِيَادَتُهَا كُلُّ دَارٍ فِيْهِ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں وہ ہر ایک گھر میں جاتے ہیں جن میں کوئی احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے۔

وَلٰكِنِّيْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُدْخِلَ فِيْهِ مُعَادًا۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی حدیث مکرر لاؤں (یعنی بے فائدہ تکرار کرنا نہیں چاہتا البتہ اگر اسناد یا متن سے کوئی نیا فائدہ متصور ہو تو ایسی جگہ تکرار کی ہے)۔

لَبِئْسَ مَا عَوَّدَتْكُمْ اَقْرَانُكُمْ۔ تمہارے حریفوں نے تمہاری عادت خراب کر دی ہے (تمہارا تعاقب کرنا اور بھاگتے وقت تم کو قتل کرنا چھوڑ دیا اس لئے تم کو بھاگنے کی عادت ہو گئی)۔

فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْءًا۔ میں نے اُن سے شروع اور اخیر میں یہ سُنا۔

عُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَءْتُمْ۔ جیسے تم شروع میں تھے (کمزور اور غریب) ویسے ہی پھر ہو گئے (یعنی آخر زمانہ میں ویسے ہی ہو جاؤ گے)۔

يُعَرِّضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيْدَانِ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب پر اُن کے مرنے کے قریب یہ کلمہ (لا الٰہ الا اللہ) پیش کرتے تھے اور ابو جہل اور ابن امیہ وہی اپنی بات دہراتے رکھتے ابو طالب تم اپنے باپ دادا اور عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو لوگ کہیں گے ابو طالب مرتے وقت ڈر گئے)۔

لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔ اب اس گھوڑے کو مت خرید اور اپنی دی ہوئی خیرات کو مت لوٹا۔

اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔ دی ہوئی چیز کو پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر اُس کو چاٹنے والا (معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے پھر رجوع مکروہ ہے مگر باپ

اپنے بیٹے کو اگر کچھ ہبہ کرے تو اُس میں رجوع جائز ہے دوسری حدیث کی رو سے)۔

زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّ لَا تَعُدْ۔ اللہ تم کو عبادت کی حرص اس سے زیادہ دے اب دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں شریک ہونے سے پہلے رکوع نہ کر دینا یا جلدی مت بھاگنا نماز کے لئے بلکہ معمولی چال سے آنا اور جتنی نماز امام کے ساتھ نہ ملے اس کو امام کے سلام کے بعد پڑھ لینا)۔

فَلَمْ يَعُدْ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ۔ تو نماز سے فارغ ہو کر ابھی اپنے گھر میں نہ آئے تھے کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا۔

فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو مونڈھے پر سوار کر لیتے (معلوم ہوا اتنی حرکت مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ آپؐ ایک ہاتھ سے اُن کو اُتار دیتے پھر ایک ہاتھ سے کاندھے پر بٹھا لیتے)۔

عَلَيْكُمْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ۔ تم عود ہندی (جس کو قسط بحری کہتے ہیں) اپنی اولاد پر لازم کر لو۔

ذِكْرُ الْعُوْدَيْنِ۔ دونوں لکڑیوں کا بیان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کا)۔

اِنَّمَا الْقَضَاءُ جَمْرٌ فَادْفَعِ الْجَمْرَ عَنْكَ بِعُوْدَيْنِ۔ حکم کا حکم ایک انگار ہے (جو تجھ کو جلا دے گا) تو اُس انگار کو دو لکڑیوں سے سرکا دے (یعنی دو گواہوں کی گواہی سے اپنی صفائی پیش کر)۔

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَبْعَثُوْا اِلٰى هٰذَا الْعَوْدِ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم اس بوڑھے آزمودہ کار اونٹ کو بھیجو۔ (عَوْدٌ عمر والا تجربہ کار اونٹ اُس سے اپنے رب کو مراد لیا۔ یہ حسان بن ثابتؓ نے کہا)

فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ عَوْدَةٌ عَلَفْنَاهَا الْبَلَحَ وَ الرُّطَبَ فَسَمِنَتْ۔ میں ایک بکری کی طرف جھکا اُس کو ذبح کرنے کو وہ چلانے لگی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا دیکھ دودھ اور نسل کا جانور مت کاٹ، میں نے عرض کیا وہ ایک عمر والی بکری ہے جس کو ہم نے گدر اور تازی کھجوریں کھلائیں وہ موٹی ہو گئی۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ عَوْدًا عَوْدًا۔ دلوں پر گمراہیوں کے خیالات (فتنے) بار بار پیش کئے جائیں گے (ایک روایت میں عُوْدًا عُوْدًا ہے بضمہ عین یعنی بوریے کی تیلیوں کی طرح ایک کے بعد ایک فتنے دلوں پر طاری ہوں گے)

قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ۔ لکڑی کا ایک پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے تلے رہتا آپؐ اُس میں پیشاب کیا کرتے۔

عَادَ مَرِيْضًا۔ ایک بیمار کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔

عَادَةٌ۔ طریقہ اور خصلت اور شیوہ اور جس کام کو آدمی کئی بار کرے (اُس کی جمع عَادَاتٌ اور عَوَائِدُ ہے)

عَادٌ۔ ایک قوم تھی جس کے لوگ بڑے تنومند اور سرکش اور ظالم تھے۔ ہودؑ پیغمبر اُن کی طرف بھیجے گئے تھے۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ۔ جو تم کو محروم کرے تم اُس سے زیادہ سلوک کرو۔

شَيْءٌ عَادِيٌّ۔ پرانی چیز۔

اَلْقَلِيْبُ الْعَادِيَةُ۔ وہ کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو۔

عَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ جو زمین پرانی پڑی ہو اُس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو تو وہ اللہ اور رسول کی ہو گی۔

لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ۔ عقل سے بہتر کوئی فائدے کی پونجی نہیں ہے۔

اِلٰهِيْ عَوَائِدُكَ تُؤْنِسُنِيْ۔ یا اللہ تیری عنایتیں مجھ کو مانوس کر رہی ہیں۔

عُوْد ۔ ستار کو بھی کہتے ہیں یا طنبورے کو۔

فَرَجَعَتْ عُوْدِیْ اِلٰی بَدْأِیْ اِلٰی مَنْزِلِیْ ۔ میرا آخری حال شروع حال پر لوٹ کر میرے ٹھکانے آ گیا۔

اِنَّمَا جُعِلَ یَوْمُ الْفِطْرِ الْعِیْدَ لِیَکُوْنَ لِلْمُسْلِمِیْنَ مُجْتَمَعًا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۔ یوم الفطر کو عید کا دن اس لئے مقرر کیا کہ مسلمان اُس دن جمع ہوں (اور اللہ کا شکر بجا لائیں کہ اُن کو روزے رکھنے کی توفیق دی اور اُس دن کھانے پینے کی اجازت دی)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا ۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کرنا ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرنا جیسے عید گاہ میں ہوتا ہے)۔

عَوْذٌ ۔ یا عِیَاذٌ یا مَعَاذٌ یا مَعَاذَةٌ ۔ پناہ لینا، التجا کرنا، چنگل مارنا، لازم کر لینا، فریاد چاہنا۔

تَعْوِیْذٌ ۔ حفاظت کی دعا کرنا (جیسے اِعَاذَةٌ یا اِعْوَاذٌ ہے)۔

تَعَاوُذٌ ۔ ایک دوسرے کی پناہ لینا (جیسے تَعَوُّذٌ پناہ لینا، اعوذ باللہ پڑھنا، اِسْتِعَاذَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عَائِذٌ ۔ نئی جنی ہوئی مادہ (اس کی جمع عُوْذٌ ہے)۔

مَعَاذَ اللّٰهِ یا مَعَاذَةَ اللّٰهِ ۔ اللہ کی پناہ۔

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ اِمْرَءَةً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَیْهِ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَالْحَقِیْ بِاَهْلِكِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپؐ کے پاس آئی تو کہنے لگی میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ چاہی جس سے پناہ مانگنی چاہیئے (یعنی خداوند کریم کی) اب جا اپنے لوگوں میں چلی جا (یہی لفظ گویا طلاق تھا۔ ایک روایت میں لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِیْمٍ ہے۔ یعنی تو نے بڑے شخص کی پناہ لی)۔

اَعَذْتُكِ مِنِّیْ ۔ میں نے تجھ کو اپنے سے پناہ دی (یعنی اب میں تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا)۔

اِنَّمَا قَالَهَا تَعَوُّذًا ۔ اُس نے کلمۂ شہادت اپنی جان بچانے کو پڑھا نہ کہ دل سے)۔

عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ۔ میں دوزخ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (جیسے مُسْتَجِیْرٌ بِاللّٰهِ ہے۔ ایک روایت میں عَائِذًا بِاللّٰهِ ہے یعنی اللہ کی پناہ)۔

وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِیْلُ ۔ اُن کے ساتھ نئی جنی ہوئی بچہ والی عورتیں ہیں (یعنی عورتیں اور اطفال بھی اپنے ساتھ لائے ہیں تاکہ اُن کے مرد دل توڑ کر لڑیں اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر میدان جنگ سے منہ نہ موڑیں)۔

عَائِذٌ ۔ وہ اونٹنی جو نئی جنی ہو یا جنے ہوئے چند دن گزرے ہوں، اُس کا بچہ طاقتور ہو گیا ہو۔

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَیَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِیْلِ ۔ تم بچے والی اونٹنیوں کی طرح میرے پاس آئے۔

فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۔ اللہ سے پناہ مانگے (جب شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ سب چیزوں کو تو اللہ نے پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور اس خیال کو دل سے دور کر کے دوسرے کسی کام میں مشغول ہو اگر یہ خیال جم جائے تو غور اور فکر سے اُس کو دور کرے)۔

اَلْمُعَوِّذَتَیْنِ ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کیونکہ یہ دونوں سورتیں شیطان اور جادو سے پناہ دینے والی ہیں۔

نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا (کبھی جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے یا سورۂ اخلاص کو بھی اُن میں شریک کر لیا یا دوسرے کلمات مراد ہیں جن میں شیطان

سے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے۔ بعضوں نے کہا معوّذات سے چاروں قُل مراد ہیں پھونکنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سورتوں کو پڑھ کر جسم کے ایک ٹکڑے پر پھونکا پھر اپنا ہاتھ سارے جسم پر پھیرا)۔

مَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ۔ جو شخص تم سے اللہ کی پناہ چاہے اُس کو پناہ دو (اللہ کے نام کا ادب کرو اُس کو فوراً چھوڑ دو)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ۔ یہ تجھ سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے (ناطہ نے اللہ کی پناہ چاہی تھی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں محتاجی سے (یعنی دل کی محتاجی سے جس میں دولت کی خواہش اور بے صبری ہوتی ہے اور ناشکری، فقیری سے مال کی قلت مراد نہیں ہے وہ تو نیک بندوں کے لئے باعثِ فخر ہے۔ اسی حدیث میں آپؐ نے سستی سے اور عاجزی سے اور بہت بڑھاپے اور نامردی اور غرور سے بھی پناہ مانگی ہے۔ سُوْءِ الْكِبْرِ سے غرور اور سُوْءِ الْكِبَرِ سے سخت بڑھاپا مراد ہے جس میں عقل جاتی رہتی ہے حواس میں خلل آجاتا ہے)۔

عَاذَتْ بِزَيْنَبَ۔ زینبؓ سے پناہ چاہی۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ جَهَنَّمُ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ۔ دوزخ جب الحزن سے اللہ کی پناہ چاہتی ہے (وہ ایک مقام ہے دوزخ میں جہاں ایسا سخت عذاب ہے کہ خود دوزخ اس سے ڈرتی ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ اُس کو قبر کے عذاب (وہاں کی وحشت) سے محفوظ رکھ۔

اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا۔ تمہارے باپ ان کلمات سے پناہ مانگتے تھے۔

يَكْفِيْكَ الْمُعَوِّذَتَانِ۔ تم کو یہ دونوں سورتیں فلق اور ناس کافی ہیں (ہر شر اور آفت سے بچانے والی ہیں)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ التَّعْوِيْذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ۔ حائضہ عورت پر تعویذ لٹکانا (جس میں آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی ہوں) کیسا ہے؟ میں نے اُن سے پوچھا۔

اِقْرَءِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس پڑھ۔

ثُمَّ اقْرَءِ الْمُعَوِّذَاتِ الثَّلٰثَ۔ پھر تینوں معوّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس اور سورۂ اخلاص) پڑھ۔

عَائِذُ الْاَحْمَسِيُّ۔ ایک راوئ حدیث کا نام ہے۔

عَائِذ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍؓ مشہور صحابی ہیں۔

عَوْرٌ۔ کانا کرنا، لے جانا، تلف کرنا۔

عَوَرٌ۔ کانا ہونا۔

اَعْوَرُ۔ کانا مرد۔

عَوْرَاءُ۔ کانی عورت۔

تَعْوِيْرٌ۔ کانا کرنا، نامراد پھیر دینا، تلف ہونے کے لئے چھوڑ دینا، پھیر دینا۔

مُعَاوَرَةٌ۔ عاریت دینا۔

مُعَايَرَةٌ۔ انداز کرنا۔

اِعَارَةٌ۔ عاریت دینا۔

اِعْوَارٌ۔ کانا کرنا۔

تَعَوُّرٌ۔ عاریت طلب کرنا۔

تَعَوُّرٌ۔ اور **تَعَاوُرٌ۔** بار بار لینا۔

اِعْتِوَارٌ۔ تداول اور تعاطی یعنی بار بار لینا اور دینا۔

اِسْتِعَارَةٌ۔ عاریت مانگنا۔

عَائِرٌ۔ جو آنکھ کو خراب کرے کوڑا، کچرا، آشوب وغیرہ اور ایک کنوئیں کا نام ہے اور وہ تیر یا پتھر جس کا مارنے والا

معلوم نہ ہو۔

عَوَارِیَۃٌ ۔ وہ مال اور اسباب جو دریا کے پانی سے بھیگ کر خراب ہو گیا ہو، اُس کی قیمت گھٹ گئی ہو۔

عَوَابِر۔ ٹڈیوں کے متفرق دَل۔

عُوَرٌ ۔ بد طینت۔

عُوْرَان۔ کانے (یہ جمع ہے اَعْوَر کی)۔

لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَۃِ ھَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار جانور نہ لیا جائے گا (جیسے کانا، لنگڑا، اندھا وغیرہ)۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْھَا وَمَا نَذَرُ۔ اپنی عورت (ستر) میں سے ہم کس کو چھپائیں کس کو کھلا چھوڑ دیں (اصل میں عورت آدمی کے جسم کا وہ ٹکڑا ہے جس کے کھولنے میں شرم کی جاتی ہے مرد کے لئے عورت ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے اور آزاد عورت کے لئے سارا بدن، منہ اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں اور قدموں میں اختلاف ہے اور لونڈی کی عورت مرد کی طرح ہے اگر اُس کا سر یا گردن یا بازو کام کاج کے لئے کھل جائے تو وہ عورت نہیں ہے۔ عورت کا چھپانا نماز میں واجب ہے، اسی طرح غیر نماز میں۔ لیکن خلوت اور تنہائی میں واجب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)۔

اَلنِّسَاءُ عَوْرَۃٌ ۔ عورتیں عورت ہیں (اُن کا چھپانا ضروری ہے)۔

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ ۔ عورت عورت ہے (کیونکہ عورت کا بے پردہ ہونا اور کھل جانا باعث شرم ہوتا ہے)۔

لَا یَطْلُبُ عَوْرَتَہٗ ۔ اُس کا عیب نہ ڈھونڈھے۔

رَاَیْتُہٗ وَقَدْ طَلَعَ فِیْ طَرِیْقٍ مُّعْوِرَۃٍ ۔ میں نے اُس کو دیکھا وہ ایک عیب دار راستہ میں آنکلا (جہاں گمراہی اور خرابی میں پڑ جائے گا)۔

لَا تُجْھِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَّلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا۔ جو زخمی ہو گیا ہو اُس کو قتل نہ کرو اور نہ اُس کو جس کو صدمہ پہنچ گیا ہو۔

لَمَّا اعْتَرَضَ اَبُوْ لَھَبٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْھَارِ الدَّعْوَۃِ قَالَ لَہٗ اَبُوْ طَالِبٍ یَا اَعْوَرُ مَا اَنْتَ وَھٰذَا۔ جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ اسلام سے روکا (اور آپ پر اعتراض کیا) تو حضرت ابو طالب نے اُس سے کہا ارے کانے انتوا اپنے آپ کو دیکھ اور اُس کو (میرے بھتیجے کو) دیکھ (تو ان باتوں کو کیا سمجھے یا تیری کیا حقیقت ہے؟ یا تجھے اُس سے کیا مطلب (حالانکہ ابولہب کانا نہ تھا اُس کی بیوی اُمّ جمیل کانی تھی) مگر عرب لوگ اُس شخص کو جس کا کوئی سگا بھائی نہ ہو کانا کہتے ہیں یا کانے سے مراد خراب اور بد اخلاق شخص ہے)۔

یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّیِّبِ وَلَا یَتَوَضَّأُ مِنَ الْعَوْرَاءِ یَقُوْلُھَا۔ تم میں کوئی اچھا اور پاکیزہ کھانا کھانے سے تو وضو کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ جو کھانا آگ سے پکا ہو اُس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ابتدائے اسلام میں یہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا) مگر بُری بات منہ سے نکالنے پر (جیسے جھوٹ گالی گلوچ غیبت فحش) وضو نہیں کرتا۔ حالانکہ انجیل مقدس میں ہے کہ آدمی اُس چیز سے ناپاک نہیں ہوتا جو حلق کے اندر جاتی ہے (یعنی کھانے پینے سے) بلکہ اُس سے ناپاک ہوتا ہے جو منہ سے نکلتی ہے (یعنی کفر اور شرک اور غیبت اور جھوٹ کی باتیں نکالنے سے)۔

فَاسْتَبْدَلْتُ بَعْدَہٗ وَکُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ۔ میں نے اُس کے بعد کئی خاوند بدلے اور ہر ایک خاوند پہلے سے بدتر نکلا (کُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ۔ عرب کی ایک مثل ہے یعنی جو بدل ہو وہ بدتر)۔

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ۔ (حضرت عمرؓ نے امرء القیس

شاعر کے حق میں فرمایا) اُس کو باریک اور دقیق مضامین میں
محتاجی رہی (اپنے اشعار میں ایسے بھدے اور پھسپھسے
مضامین لاتا ہے کہ پچھلے زمانہ کے شاعر اُس پر ہنستے ہیں۔
البتہ متنبیؔ اور ابوتمام اور بحتریؔ اور معریؔ یہ شاعر عمدہ
اور باریک مضامین باندھتے ہیں)۔

عَوَّرْتُ الرَّكِيَّةَ یا أَعْوَرْتُهَا یا عَرْتُهَا سے ماخوذ
ہے یعنی میں نے پانی کا سوتا بند کر دیا جس میں سے پانی
پھوٹتا تھا۔

أَمَرَهُ أَنْ يُعَوِّرَ آبَارَ بَدْرٍ۔ آپؐ نے اُن کو حکم
دیا کہ بدر کے کنویں پاٹ دے (بند کر دے)۔

إِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهَا عَارٌ۔ دیکھو لوٹ کے مال
میں چوری کرنے سے بچے رہو قیامت کے دن وہ فضیحت
ہوگی (جب سب لوگوں کے سامنے وہ چوری کھل
جائے گی)۔

مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ۔ جو شخص اپنے
بھائی مسلمان کے عیب کی ٹوہ لگاتا رہے (اُس کی
کھوج اور تلاش رکھے)۔

إِنَّكَ إِذَا تَتَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ
جب تو لوگوں کے چھپے ہوئے عیوب کی کھوج کرتا رہے گا
تو اُن کو خراب کر دے گا (آخر میں وہ بے حیا ہو جائیں گے
اور کھلم کھلا بُری باتیں کرنے لگیں گے)۔

إِنَّ سَاتِرَ الْعَوْرَةِ كَمُحْيِي مَوْءُودَةٍ۔ جو شخص
مسلمان بھائی کا عیب چھپائے اُس کو اتنا ثواب ملے گا
جیسے جیتی گاڑی ہوئی لڑکی کو جلایا (اُس کو قبر سے نکال
لیا کیونکہ اگر اُس کا عیب فاش کرتا تو وہ شرم سے مردہ
ہو جاتا جب اُس کو چھپایا تو گویا مردے کو زندہ کیا)۔

مِنْ حُلِيٍّ تَعَوَّرَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ۔ اُس زیور سے
جو بنی اسرائیل نے (قبطیوں سے مانگ کر لیا تھا)۔

تَعَوَّرَ اور اِسْتَعَارَ۔ مانگ کر لیا۔ (جیسے تَعَجَّبَ
اور اِسْتَعْجَبَ تعجب کیا)۔

كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ۔ وہ عورت
کیا کرتی تھی کوئی چیز مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی (کہتی میں
نے نہیں لی۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ
کاٹنے کا حکم دیا)۔

يَتَعَاوَرُونَ عَلَى مِنْبَرِي۔ میرے منبر پر ایک کے
بعد ایک چڑھیں گے (یعنی بنی امیہ و بنی عباس جو
ایک کے بعد ایک حاکم ہوں گے)۔

عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ مُؤَدَّاةٌ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے فرمایا میں جو زرہیں تم
سے لیتا ہوں تو وہ عاریت کے طور پر جن کا میں
اور تم کو واپس کی جائیں گی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ
عاریت کی چیز اگر بجنسہٖ قائم ہو تو مالک کو پھیر دی جائے
اگر تلف ہو جائے تو اُس کی قیمت ادا کرنی ہوگی اہلحدیث
اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے
نزدیک تاوان دینا لازم نہیں)۔

لَا يَنْظُرِ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةٍ أَوْ عُرْيَةٍ۔ یا
عُرْيَتِهِ آدمی کسی کے ستر کی طرف نہ دیکھے (البتہ خاوند
اور بیوی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا درست ہے اسی
طرح اپنی لونڈی کا ستر دیکھ سکتا ہے۔ بعضوں نے فرج
کا دیکھنا حرام یا مکروہ رکھا ہے اور مشترک عورتیں مردوں کی
طرح ہیں اُن کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھنا درست
ہے اسی طرح خادمہ عورتوں کا۔ اور غلام اپنی مالکہ کا محرم
ہے اُس کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھ سکتا ہے)۔

فَإِذَا نَقَصَ قَالَ دُونَ الْعَوْرَةِ۔ جب کم ہوتا
تو فرج سے کچھ کم۔

وَلَا تُعَوِّرُوهَا۔ اُس کو مت مٹاؤ۔

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ۔ تین وقت پردہ پوشی کے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَتِي۔ یا اللہ

میرا ستر چھپایا میرا عیب چھپایا اور میرے دل کو اطمینان اور امن دے (میرا ڈر دور کر دے)۔

عَوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ۔ ایک مسلمان کا عیب دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی اس کا فاش کرنا)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَعَارَ اَعْدَائَہٗ اَخْلَاقًا مِّنْ اَخْلَاقِ اَوْلِیَاءِہٖ لِیَعِیْشَ اَوْلِیَاؤُہٗ مَعَ اَعْدَائِہٖ فِیْ دَوْلَتِہِمْ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعضے دشمنوں کو (کافروں اور فاسقوں کو) کچھ اخلاق اور عادات اپنے دوستوں کے عاریت کے طور پر دیتا ہے (جیسے انصاف اور رحم وغیرہ) اس سے یہ غرض ہے کہ اللہ کے دوست اُن کی حکومت میں اپنی زندگی بسر کریں (ورنہ اُن کی حکومت میں نیک بندوں کی زندگی دشوار ہو جاتی)۔

اَللّٰہُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُعَارِیْنَ۔ یا اللہ مجھ کو اُن لوگوں میں سے مت کر جن کا ایمان عاریتی ہے (جب چاہے تو سلب کر لے)۔

وَکَانَ اَبُو الْخَطَّابِ اَعْنِیْ اَبَا زَیْنَبَ مِمَّنْ اُعِیْرَ الْاِیْمَانَ۔ ابو خطاب اُن لوگوں میں سے تھا جن کو عاریتی ایمان دیا گیا تھا۔

عُوَّارٌ۔ آنکھ کا کچرا۔

عَوْزٌ۔ محتاج ہونا اور نہ پانا۔

عَوَزٌ۔ نادر اور کمیاب ہونا، محتاج ہونا۔

اِعْوَازٌ۔ حاجت مند ہونا، محتاج ہونا۔

اَعْوَزُ۔ فقیر، محتاج۔

تَخْرُجُ الْمَرْأَۃُ اِلٰی اَبِیْہَا یَکِیْدُ بِنَفْسِہٖ فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْبَسْ مَعَاوِزَہَا۔ اگر کسی عورت کا باپ مرنے کے قریب ہو تو وہ اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے (اس کے دیکھنے کے لئے اگرچہ خاوند اجازت نہ دے) لیکن اگر وہ جائے تو اپنے پُرانے دھرانے کپڑے پہن کر جائے (یہ نہیں کہ بن ٹھن کر عمدہ کپڑے پہن کر۔ یہ مِعْوَزٌ کی جمع ہے یعنی پُرانا کپڑا)۔

اَمَا لَکَ مِعْوَزٌ۔ کیا تیرے پاس کوئی پُرانا کپڑا بھی نہیں ہے۔

عَوْزَمٌ[1]۔ بوڑھی ادھیڑ اونٹنی جس میں جوانی کا کچھ اثر باقی ہو یا پست قد اونٹنی۔

رُوَیْدَکَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ۔ بوڑھی اونٹنیوں کو ذرا آہستہ ہانکو (بعضوں نے کہا مراد عورتیں ہیں)۔

عَوْصٌ۔ یا عِیَاصٌ۔ سخت ہونا، دشوار ہونا۔

عَوِیْصٌ۔ سخت اور دشوار۔

تَعْوِیْصٌ۔ اور اِعْوَاصٌ۔ دشوار کلام یا بیت ڈالنا۔

جَاءَنِیْ خَبَرٌ مِّنَ الْاَعْوَصِ۔ میرے پاس اعوص سے ایک خبر آئی (اعوص ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)۔

عَوْضٌ۔ یا عِوَضٌ۔ یا عِیَاضٌ۔ بدلہ دینا (جیسے تَعْوِیْضٌ اور مُعَاوَضَۃٌ ہے)۔

اِعْتِیَاضٌ۔ بدلہ لینا۔

اِسْتِعَاضَۃٌ۔ بدلہ چاہنا۔

فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ لِلْمُسْلِمِیْنَ یَعْنِی الْجِزْیَۃَ عَرَفُوْا اَنَّہُمْ قَدْ عَاضَہُمْ اَفْضَلَ مِمَّا خَافُوْا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جزیہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا (یعنی جو ٹیکس کافروں سے لیا جاتا ہے) تو اُن کو معلوم ہو گیا کہ جس بات کا اُن کو ڈر تھا اُس سے بہتر اللہ نے اُن کو بدلہ دیا۔

اَیُعَاضُ زَوْجُہَا مِنْہَا۔ کیا اُس کے خاوند کو اُس سے بدلہ دلایا جائے گا (ایک روایت میں یُعَارُ مِنْہَا ہے معنے وہی ہیں)۔

---

[1] اُس کو باب العین مع الزاء میں ذکر کرنا تھا مگر متابعت صاحب نہایہ و مجمع ہم نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ۔

وَعِوَضًا مِّنْ کُلِّ فَائِتٍ۔ ہر چیز جو فوت ہو جائے اُس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے (وہ بہتر بدلہ دے سکتا ہے)۔

عِیَاضٌ۔ حضرت علی رضؓ کے غلام کا نام تھا۔

عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ۔ ایک صحابی کا نام ہے۔

عِیَاضُ بْنُ جُمَازٍ یا حُمَادٍ۔ قاضی تھا عکاظ والوں کا جاہلیت کے زمانہ میں۔

عَوْضُ۔ کبھی

عَوْضُ الْعَائِضِیْنَ۔ ہمیشہ، تمام عمر۔

عَوْفٌ۔ ایک قسم کی گھاس خوشبودار، اُس کو لازم کر لینا، گرد گھومنا، حال، شان، نصیبہ، ایک پرندہ، مرغا، بُت، شیر، بھیڑیا، اپنے بچّوں کے لئے مشقّت اُٹھانے والا۔

اَبُو عَوْفٍ۔ ٹڈا

اُمُّ عَوْفٍ۔ ٹڈی

تَعَوُّفٌ۔ رات کو گھومنا، شکار کرنا۔

عُوَافٌ اور عُوَافَہٌ۔ جو رات کو شیر شکار کرے اُس کو کھالے۔

ھُوَ اَوْفٰی مِنْ عَوْفٍ۔ عوف سے زیادہ وفادار وہ عوف بن محلم ہے یا عوف بن کعب۔

نَعِمَ عَوْفُکَ یَا اَبَا سَلَمَۃَ فَقُلْتُ وَعَوْفُکَ نَعِمَ۔ (جنادہ نے کہا جب کسی شخص کی شادی پر ساتواں دن ہوتا تو وہ سنان بن سلمہ کے پاس جاتا۔ انھوں نے کہا میں بھی اُن کے پاس گیا اور میں ڈو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا اُنھوں نے کہا، تمہارا نصیب اچھا ہے یا تمہارا حال اچھا ہے۔ میں نے کہا تمہارا نصیب بھی اچھا ہے۔

عُوَافُ۔ ایک باغ تھا جو حضرت فاطمہ رضؓ پر وقف تھا۔

عَوْقٌ۔ روکنا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

تَعْوِیْقٌ۔ اور اِعَاقَۃٌ۔ دیر کرنا، روکنا۔ دیر لگانا۔

تَعَوُّقٌ۔ رُکنا۔

اِعْتِیَاقٌ۔ روکنا۔

عَائِقٌ۔ روک، مانع۔

عَوْقٌ۔ مانع الخیر۔

عَاقَہٗ مِنَ الْاَمْرِ۔ اس کام سے روک دیا۔

عَوْقٌ۔ بھوک۔

عَیِّقٌ۔ روکنے والا۔

عَاقِ عَاقِ۔ کوّے کی آواز۔

عِوَقٌ لِوَقٌ۔ شرمندہ، احمق۔

عُوْقُ۔ عوج کے باپ کا نام تھا (اور جس نے عُنُق کہا اُس نے غلطی کی)۔

مَا عَاقَتِ الْمَرْاَۃُ عِنْدَ زَوْجِہَا وَلَا اَوْقَتْ عورت اپنے خاوند کے دل کو نہیں لگی۔

مُعَوِّقِیْنَ۔ روکنے والے (مراد منافق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکتے تھے)۔

رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِامْرَاَۃٍ عَائِقٍ۔ ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو جماع سے روکتی ہے۔

عَوَائِقُ الدَّھْرِ۔ زمانہ کے مشغلے اور کام۔

عَوْکٌ۔ مُڑنا، دوبارہ حملہ کرنا، سامنے آنا، اپنے گھر آکر سب کھا جانا، کمانا۔

تَعَاوُکٌ۔ آپس میں لڑنا۔

اِعْتِوَاکٌ۔ ازدحام کرنا۔

مَا بِہٖ عَوْکٌ۔ وہ حرکت نہیں کرتا۔

مَعُوْکَۃٌ اور عَوِیْکَۃٌ۔ جنگ وجدل۔

لَقِیْتُہٗ اَوَّلَ عَوْکٍ وَّبَوْکٍ۔ میں اُس سے سب سے پہلے ملا۔

عَوْلٌ۔ ظلم کرنا، ستم کرنا، زیادہ ہونا، بلند ہونا، کثیر العیال

ہونا۔ (جیسے عِیَالَۃٌ ہے) خبر گیری کرنا، پرورش کرنا، روٹی کپڑا دینا۔

عَالَ صَبْرُہٗ یا عِیْلَ۔ اُس کا صبر ختم ہوگیا۔

مَالَہٗ عَالَ وَمَالَ۔ اللہ اُس کے عیال بہت کرے اور اُس کو ظالم بنائے یا اُس کے پاس ایک ٹکا نہیں ہے۔

تَعْوِیْلٌ۔ پکار کر رونا، مدد چاہنا، لاڈنا۔

اِعْوَالٌ۔ کثیر العیال ہونا۔

مُعَوَّلٌ۔ جس سے مدد لی جائے۔

تَعْیِیْلٌ۔ پرورش کرنا، خبر گیری کرنا۔

اِعَالَۃٌ۔ محتاج ہونا۔

عَوِیْلٌ۔ رونے کی آواز جو چلّا کر ہو۔

عِیَالٌ۔ متعلقین۔ جیسے بیوی، غلام، لونڈی، بال بچے۔

مِعْوَلٌ۔ سبّل پتھر پھوڑنے کا، یا کھودنے کا کدال۔

عَوْلٌ۔ علم فرائض کا ایک عمل ہے وہ یہ ہے کہ سہام کو بڑھا دینا جب حصّہ والوں پر برابر تقسیم نہ ہو سکے۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ پہلے اُن لوگوں سے شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (اُن کا نان نفقہ تجھ سے متعلق ہے اُن سے جو بچے وہ اجنبی فقیروں اور محتاجوں کو دے۔ اوّل خویش بعدہٗ درویش)

مَنْ کَانَتْ لَہٗ جَارِیَۃٌ فَعَالَہَا وَعَلَّمَہَا جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اُس کی پرورش کرے اور تعلیم دے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ۔ جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے (اُن کو پالے پوسے تعلیم دے پھر اُن کی شادی کر دے)۔

یَتِیْمٌ عَائِلٌ لَیْسَ لَہٗ عَائِلٌ۔ یتیم محتاج ہے کوئی اُس کا خبر گیراں نہیں ہے۔

وَلٰکِنِّیْ اَعُوْلُ۔ میں پرورش کرتا ہوں۔

مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ۔ جو شخص دو چھوکریوں کی پرورش کرے (دو لڑکیوں کی) قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ملے رہیں گے۔ آپؐ نے اپنی دونوں اُنگلیوں کو ملایا)

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِیَالِ۔ میں نے بال بچوں پر اتنا مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔

عَالَتِ الْفَرِیْضَۃُ۔ فرائض میں عول ہوگیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے۔ مثلاً کوئی مرگیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی۔ تو بیٹیوں کو دو ثلث اور ماں باپ کو دو سدس اور بیوی کو ثمن ملنا چاہیئے سب ملا کر نو حصّے ہوگئے ایک ثمن زائد ہوا تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہوتا ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ حصّے کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہوگی۔

مسـ المسئلہ ۲۴ وتعول الی ۲۷

بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
۸	۸	۴	۴	۳

اس مسئلہ کو مسئلہ منبریہ کہتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ جب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نواں حصّہ ہوگیا یعنی ستائیس کا نواں حصّہ تین ہے وہ اُس کو ملیگا)

عَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا۔ حضرت زکریاؑ کا قلم پانی کے اُوپر ہوگیا (تیر آیا)۔

اَلْمُعَوَّلُ عَلَیْہِ یُعَذَّبُ۔ جس پر چلّا کر رو رہے ہیں اُس کو عذاب ہوتا ہے (یعنی مُردے پر۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو چلّا کر رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے یا کافر ہو یا کوئی شخص خاص مراد ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا)۔

وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا۔ چلّا چلّا کر ہم پر لوگوں کو کھینچ لائے (یا فریاد کر کے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چیخ پکار کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں نہ کہ شجاعت اور بہادری سے

یَضْرِبُ صَفَاتَهَا بِمَعْوَلَةٍ۔ اُس کے سخت اور چکنے پتھر کو آہنی سَبَل (کُدال گرز) سے مار رہا ہے۔

کَانَ اِذَا سَمِعَ الْحَدِیْثَ اَخَذَهُ الْعَوِیْلُ حَتّٰی یَحْفَظَهٗ۔ شعبہ جب حدیث سُنتے تو اُس کے پیچھے لگ جاتے (برابر رٹتے جاتے پکار پکار کر) یہاں تک کہ اُس کو یاد کر لیتے۔

فَلَمَّا عِیْلَ صَبْرُهٗ۔ جب اُس کا صبر ختم ہو گیا۔ (اب تحمل کی طاقت نہ رہی)۔

کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْکُوْفَةِ اِنِّیْ لَسْتُ بِمِیْزَانٍ لَا اَعُوْلُ۔ (حضرت عثمان رضؓ نے کوفہ والوں کو لکھا) میں کچھ ترازو نہیں ہوں کہ کسی طرف نہ جھکوں۔

لَوْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَعْهَدَ اِلَیْکِ عُلْتِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وصیت کرنا چاہتے تو بھی تم ٹھیک راستہ سے مُڑ جاتیں لوگوں کے بہکانے میں آ جاتیں (ایک روایت میں عِلْتِ ہے بہ کسرۂ عین یعنی تم مغلوب ہو جاتیں لوگ تم کو مجبور کر ڈالتے۔

عِیْلَ صَبْرُکِ۔ تمہارا صبر تمام ہو جاتا (بعضوں نے کہا لَوْ کا جواب محذوف ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کچھ وصیت کرنا چاہتے تو کرتے اور عُلْتِ الگ جملہ ہے یعنی تم سیدھے راستہ سے بھٹک گئی ہو۔ یہ حضرت اُمّ سلمہ رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا)۔

اَنَّهٗ دَخَلَ بِهَا وَ اَعْوَلَتْ۔ قاسم بن محمد نے اُن سے صحبت کی وہ صاحب اولاد ہو گئیں (ایک روایت میں اَعْیَلَتْ ہے معنے وہی ہیں)۔

رَجُلٌ یُدْخِلُ عَلٰی عَشَرَةٍ عَیِّلٍ وِعَاءً مِّنْ طَعَامٍ۔ ایک شخص جو دس بال بچوں پر ایک برتن کھانے کا لے جائے (عَیِّلٌ واحد ہے عِیَالٌ کا اُس کی جمع عَیَایِلُ ہے)۔

فَاِذَا رَجَعْتُ اِلٰی اَهْلِیْ دَنَتْ مِنِّی الْمَرْاَةُ وَعَیِّلٌ اَوْ عَیِّلَانِ۔ جب میں گھر جاتا ہوں تو میری بیوی میرے پاس آتی ہے اور ایک دو بچے یا متعلقین۔

اَتَرَی اللّٰهَ قَدَّرَ عَلَی الذِّئْبِ یَاْکُلُ حَلُوْبَةً عِیَایِلَ عَالَةً ضَرَایِکَ۔ کیا اللہ تعالیٰ نے بھیڑیئے کی تقدیر میں یہ رکھا ہے کہ وہ دودھ والی بچوں والی بکری کو کھا لے یا محتاج بدحال فقیر کو۔

اَلَّذِیْ اَحْصٰی رَمْلَ عَالِجٍ یَعْلَمُ اَنَّ السِّهَامَ لَا تَعُوْلُ۔ جو خداوند عالج کی ریتی کا شمار جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سہام میں عول نہیں ہوتا۔

اَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَایِضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ اوّل جس نے ترکوں میں عول کا قاعدہ نکالا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (اُوپر گزر چکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عول کو مسلّم رکھا)۔

اَنْتَ مُعَوَّلِیْ۔ تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔

عوم۔ تیرنا۔

تَعْوِیْمٌ۔ ایک سال پھلنا ایک سال نہ پھلنا (جیسے مُعَاوَمَةٌ ہے)۔

عَامٌ۔ پورا سال جس میں جاڑا اور گرمی دونوں ہوں۔ اور سَنَةٌ عام ہے جہاں سے چاہو شروع کر لو سال پورے ہوئے تک۔

عَوَّامٌ۔ حضرت زبیر رضؓ کے والد کا نام تھا۔

نَهٰی عَنِ الْمُعَاوَمَةِ۔ معاومہ سے منع کیا یعنی درخت کا میوہ دو تین یا زیادہ سالوں تک بیچنا (کیونکہ اُس میں دھوکا ہے شاید میوہ اُن سالوں میں پیدا نہ ہو)۔

عَامُ سَنَةٍ۔ قحط کا سال۔

سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ۔ کوئی کھانا نہ رہا صرف اندرائن کا پھل جو قحط کے سال میں مستعمل ہوتا ہے اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز کا ذکر اوپر

ہو چکا ہے)۔

عَلِّمُوْا صِبْيَانَكُمُ الْعَوْمَ۔ اپنے بچوں کو تیرنا سکھاؤ (چونکہ تیرنا ایک بڑے کام کا ہنر ہے اور ڈوبنے کی آفت سے بچاتا ہے)۔

عَوْنٌ۔ مددگار، حامی، پشتیبان (اَعْوَانٌ جمع)۔

عَوْنٌ۔ مدد، اعانت۔

مَعُوْنَةٌ اور **مَعَانَةٌ۔** مدد کرنا (جیسے اِعَانَتٌ ہے)۔

تَعْوِیْنٌ۔ مدد کرنا، میانہ عمر ہونا۔

اِسْتِعَانَةٌ۔ مدد چاہنا۔

كَانَتْ ضَرَبَاتُهٗ مُبْتَكَرَاتٍ لَا عُوْنًا۔ حضرت علی رض کی ضربیں قاطع اور ماضی ہوتیں دوبارہ مارنے کی احتیاج نہ ہوتی (آپ ایک ہی ضرب میں دشمن کا کام تمام کر دیتے) عُوْنٌ جمع ہے عَوَانٌ کی یعنی بھڑ بھڑپی جس میں دوبارہ مارنے کی ضرورت پڑے۔ اسی سے ہے حَرْبٌ عَوَانٌ یعنی وہ جنگ جس میں کئی بار قتال واقع ہو گویا پہلا قتال بکر ہوا دوسرا عوان یعنی میانہ۔

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ یعنی وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بچھیا بلکہ بیچ کی عمر کی ہے۔

لَا تَكُوْنُوْا عَوْنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى اَخِيْكُمْ۔ اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو ورنہ شیطان جو مسلمان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور زیادہ خوش ہوگا)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ اِلَى اللّٰهِ بِالصَّبْرِ۔ اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لئے صبر سے مدد لو (جلدی نہ کرو اس نے ہر کام کا ایک وقت رکھا ہے پیغمبروں کی دعائیں بھی فوراً قبول نہیں ہوئیں بلکہ سال ہا سال گزرنے کے بعد قبول ہوئیں۔ بعضوں نے کہا صبر سے یہ مراد ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کی تکالیف پر صبر کرو)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ۔ اپنی حاجتوں کو رازداری سے پورا کرو (یعنی اپنی حاجات اور مطالب کو پوشیدہ رکھو ہر کس و ناکس سے ان کا اظہار نہ کرو ورنہ دشمن مخالفانہ کوشش شروع کر دیں گے)۔

كَانَ يَسْتَعِيْنُ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے (یعنی خاص لوگوں کو دین کی باتیں اور احکام بتلاتے وہ عام لوگوں کو پہنچا دیتے)۔

وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔ اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ (جو قبل اور دبر پر ہوں اور اکھیڑنا اور نورہ لگانا بھی کافی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر ناف اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے بعضوں نے کہا عورتوں کو اکھیڑنا بہتر ہے)۔

اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔ اللہ اس بندے کا مددگار ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ سب سے زیادہ اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جس کی اللہ نے اس کے نفس کے مقابل مدد کی ہو (یعنی نفس پر اس کو قادر کیا ہو وہ اللہ کے ڈر سے نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے بچا رہے)۔

عَوْن۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بھی نام تھا۔

مَا عِنْدَكَ مَعُوْنَةٌ وَّلَا مَعَانَةٌ وَّلَا عَوْنٌ۔ تیرے پاس کوئی مدد نہیں ہے۔

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ۔ جتنی ذمہ داری ہو (لوگوں کے کھلانے پلانے کا خرچہ) اتنی ہی اللہ کی مدد اترے گی (تو آدمی کو کثرت عیال و اطفال

اور ملازمین اور متعلقین سے ملول نہ ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ اُن کی روزی اُس کے ہاتھ پر اُتارے گا)۔

بِئْرُ مَعُوْنَۃَ۔ بنی عامر اور بنی سلیم کے ملک میں نجد کی طرف ایک کنواں تھا جہاں عاصم بن ثابت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو کافروں نے شہید کر ڈالا تھا۔

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ۔ پروردگار میری مدد کر اور میرے خلاف میرے دشمنوں کی مدد مت کر۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ۔ یا اللہ موت کی سختیوں میں میری مدد کر۔

مَنْ کَانَ لَہٗ عَانَۃٌ فَاقْتُلُوْہُ۔ جس کے زیر ناف کے بال نکل آئے ہوں اُس کو مار ڈالو۔ (معلوم ہوا وہ جوان ہے بالغ)۔

عَانَۃ۔ ایک گاؤں ہے مشہور دریائے فرات پر۔

عَاھَۃٌ۔ آفت، مصیبت، بلا (اصل میں عَوَھَۃٌ تھا اُس کی جمع عَاھَاتٌ ہے)۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تَذْھَبَ الْعَاھَۃُ۔ میووں کے بیچنے سے منع فرمایا (جب وہ درخت پر ہوں) یہاں تک کہ آفت کا ڈر جاتا رہے اور یقین ہو جائے کہ اب میوہ پختہ ہو کر اُترے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں عَاہَ الْقَوْمُ یا اَعْوَھُوْا جب اُن کے پھلوں پر آفت آ جائے)۔

لَا یُوْرِدَنَّ ذُوْعَاھَۃٍ عَلٰی مُصِحٍّ۔ جس کے جانور بیمار ہوں وہ اپنے جانور تندرست جانوروں کے پاس نہ لے جائے (کیونکہ اگر اُس کے جانوروں کو بھی بیماری شروع ہو جائے تو شاید وہ یہ گمان کرے کہ بیماری متعدی ہو گئی یعنی بیمار جانوروں کی چھوت لگ گئی جو شریعت کی رو سے باطل اور لغو ہے)۔

عَوْہِ عَوْہِ۔ ایک آواز ہے جس سے گدھے کے بچہ کو بلاتے ہیں۔

تَعْوِیْہٌ۔ آفت رسیدہ، جانوروں یا کھیتوں کا مالک ہونا، اخیر رات کو اُترنا۔

عُوَاءٌ۔ یا عَیٌّ یا عَوَّۃٌ یا عَوِیَّۃٌ۔ منہ لپیٹ کر آواز نکالنا، یا بُری اور لمبی آواز نکالنا، بھونکنا، موڑنا، بُلانا۔

عَوَی الْکَلْبُ عَبًّا۔ کتے نے منہ لپیٹ کر آواز نکالی بھونکا۔

تَعْوِیَۃٌ۔ موڑنا، پیچ دینا، رد کرنا، جھوٹا قرار دینا۔

مُعَاوَاۃٌ۔ چیخنا، چلانا۔

تَعَادِیْ۔ جمع ہونا۔

اِنْعِوَاءٌ۔ مڑنا۔

اِعْتِوَاءٌ۔ چیخنا، چلانا۔

اِسْتِعْوَاءٌ۔ چیخنے کی درخواست کرنا، فریاد چاہنا۔

مُعَاوِیَۃٌ۔ بھونکنے چلانے والی کتیا۔

کَاَنِّیْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَھْلِ النَّارِ۔ گویا میں دوزخیوں کا چلانا سن رہا ہوں (اصل میں عُوَاءٌ درندوں کے چلانے کو اور کتے اور بھیڑئیے کے چلانے کو خاص کر کے کہتے ہیں)۔

عَوٰی یَعْوِیْ عُوَاءً فَھُوَ عَاوٍ۔ چلایا، چلاتا ہے، چلانے والا ہے۔

اِنَّ اُنَیْفًا سَاَلَہٗ عَنْ نَحْرِ الْاِبِلِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْوِیَ رُءُوْسَھَا۔ انیف نے آپ سے پوچھا اونٹوں کو کیونکر نحر کروں آپ نے یہ حکم دیا کہ اُن کے سروں کو موڑ دیا جائے (تاکہ نحر کا مقام یعنی دکدگی (لَبَّہ) کھل جائے)۔

فَتَعَاوَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی قَتَلُوْہُ۔ (ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا مسلمان اُس سے جنگ کرنے لگا لیکن دوسرے) مشرک اُس کی کمک پر اُٹھ کھڑے ہوئے مسلمان پر پل پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا۔ (ایک روایت میں فَتَغَاوٰی ہے غین معجمہ

سے معنی وہی ہیں)۔
مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ - مشہور صحابی ہیں یہ اُس وقت مسلمان ہوئے جب مکہ فتح ہوگیا نہ مہاجرین میں سے تھے نہ انصار میں سے بلکہ طلقاء میں سے یعنی جن کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد آزاد کر کے اُن کو امن دیا تھا۔

باب العین مع الہاء

عَهْدٌ - وصیت کرنا، اقرار لینا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، ملاقات کرنا، وعدہ پورا کرنا، نصیحت کرنا، اقرار کرنا، قسم کھانا، پہچاننا، جاننا، اللہ کو جاننا۔
مُعَاهَدَةٌ - اقرار کرنا، محالفہ (یعنی دونوں طرف سے قسموں کے ساتھ کوئی اقرار کرنا)۔
اِعْهَادٌ - بری کرنا، بے ڈر کرنا۔
تَعَهُّدٌ - اور **تَعَاهُدٌ** - خبرگیری کرنا، اصلاح کرنا، انتظام کرنا، تعاقد اور تحالف کرنا۔
اِسْتِعْهَادٌ - اقرار کرنا، اپنی طرف سے کسی کو اطمینان دلانا۔
اِعْتِهَادٌ - ازسر نو اقرار کرنا، خبرگیری کرنا۔
وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ - میں تو اے پروردگار جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں (عہد یہ کہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا رہوں گا تجھ پر ایمان لاؤں گا جو روز الست روح انسانی سے لیا گیا تھا۔ وعدہ یہ کہ دوبارہ جی اُٹھنے اور ثواب اور عقاب کی تصدیق کرتا ہوں)
لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ - کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے اور نہ اُس کافر کو قتل کریں گے جس سے عہد کیا گیا ہو جب تک عہد قائم ہے (مطلب یہ ہے کہ ذمی کافر جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور اُن سے جزیہ لیا جاتا ہے مسلمان اُن کے جان و مال کی حفاظت کریں گے۔ اسی طرح اُس کافر کی جو تجارت یا اور کسی غرض سے دارالاسلام میں آیا ہو اور اُس کو امن دیا گیا ہو (ایسے کافر کو مستأمن کہتے ہیں) اُس کو بھی قتل نہ کریں گے جب تک وہ اپنے ملک اور وطن اور امن کی جگہ نہ پہنچ جائے)۔
مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - جو شخص اُس کافر کو مارے جس سے عہد کیا گیا ہو (یعنی ذمی یا مستأمن کو) اللہ تعالیٰ اُس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض (یعنی اُس کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی)۔
وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ - تم کو اُس کافر کی پڑی ہوئی چیز بھی لے لینا درست نہیں ہے جس سے عہد کیا گیا ہو (کیونکہ ایسے کافر کا مال مسلمان کے مال کی طرح محفوظ ہے)۔
حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ - عہد کا خیال رکھنا اُس کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں داخل ہے۔ (جو شخص بدعہدی اور دغابازی کرے اُس کے ایمان میں نقص ہے)۔
تَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعود جو تم کو شریعت کی باتیں بتلائیں (دین کے احکام سکھلائیں جو وصیت اور نصیحت کریں) اُس پر عمل کرو۔ دوسری روایت میں یوں ہے جو بات عبداللہ بن مسعود میری امت کے لئے پسند کریں میں بھی اُس کو پسند کرتا ہوں)۔
عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حضرت علی رضہ نے فرمایا) مجھ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ وصیت کی۔
اُنْشِدُكَ عَهْدَكَ - پروردگار! میں تجھ سے تیرا وعدہ بیان کرتا ہوں (جو تو نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو

فتح حاصل ہوگی میں اُن کی مدد کروں گا۔ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ وعدۂ الٰہی ضرور پورا ہوگا مگر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لئے اور اُن کا دل مضبوط کرنے کے لئے آپ نے یوں دُعاء فرمائی اور شاید آپ کو یہ ڈر ہوا ہو کہ کسی قصور کی وجہ سے اس وعدے کے ایفاء میں دیر ہو جائے)۔

لَعَلِّیْ اَعْهَدُ۔ شاید میں کچھ لوگوں کو وصیت کرسکوں۔

هُوَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اَخِیْ۔ یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے اُس کے لئے میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی (کہ تم اُس بچہ کو لے لینا اُس کی پرورش کرنا وہ تمہارا بھتیجا ہے)۔

وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ۔ اور گھر کی چیزیں جو اُس کو معلوم تھیں اُن کو بھی نہیں پوچھتا (کہ وہ کہاں گئیں۔ یعنی غلہ لاکر یا نہ وغیرہ۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سخی) اور سیر چشم ہے)۔

وَتَرَکْتِ عُهَیْدَاهُ۔ (حضرت اُمّ سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے حکم کو چھوڑ دیا (کہ میرے بعد اپنی گھروں میں بیٹھی رہنا)۔

عُهْدَةُ الرَّقِیْقِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ۔ غلام لونڈی اگر کوئی خریدے تو تین دن تک اُس کو اختیار ہے (چاہے بائع کو واپس کردے اور اپنے دیئے ہوئے دام اُس سے پھیر لے اسی طرح اگر تین دن کے اندر اُس میں کوئی عیب ہو جائے تو بائع کو اُس کا نقصان دینا ہوگا اور خریدار اُس کو پھیر بھی سکتا ہے گواہوں کی ضرورت نہیں لیکن تین دن کے بعد اگر عیب نکلے تو بغیر شہادت کے واپس نہیں کرسکتا۔ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لاعلاج مرضوں میں جیسے جذام وغیرہ ہے مشتری کو ایک سال تک پھیرنے کا اختیار ہوگا۔ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اُس عیب کو دیکھیں گے اگر تین دن کی مدت میں وہ حادث ہو سکتا ہے تو بائع کا قول مقبول ہوگا ورنہ مشتری کو پھیر دینے کا اختیار حاصل ہوگا)۔

کَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ۔ اُن کا اخیر کام مکہ میں طواف ہوتا خانۂ کعبہ کا (مراد طواف الوداع ہے جو واجب ہے مگر حائضہ عورت اُس کو چھوڑ دے سکتی ہے)۔

تَذَکَّرْ مَا کُنْتَ تَعْهَدُ۔ تم اپنے عیش و نشاط اور جوانی کا زمانہ یاد کرو (اور ایک نکاح کرلو)۔

وَاَعْهَدُ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ۔ میں وصیت کر جاؤں (کہ میرے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوں ایسا نہ ہو کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا قصد کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی خلافت کی صاف و صریح وصیت کر دیں۔ پھر فرمایا اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی خود اللہ جل جلالہ اور مومنین ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے)۔

قَدِمَتْ اُمِّیْ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ وَمُدَّتِهِمْ۔ میری ماں اُن دنوں میں آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے لوگوں میں صلح کی میعاد باقی تھی۔

حَتّٰی یَعْهَدَ اِلَیْنَا عَهْدَ الْجَدِّ۔ تاکہ ہم سے دادا کا مسئلہ صاف بیان فرما دیں (کہ بھائیوں کے ہوتے دادا ترکہ سے محروم ہوتا ہے یا بھائی اُس کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں یا دونوں میں مقاسمہ ہوتا ہے۔ دوسرے کلالہ کا مسئلہ۔ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا چچا کے بیٹے یا وہ وارث جو نہ اولاد ہو نہ والد۔ تیسرے ربٰو کا مسئلہ یعنی سود کا یہ بھی گول مول رہا اور لوگوں نے اُس میں بہت اختلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعضے کہتے ہیں ربٰو ہمیشہ اُدھار میں ہوتا ہے اور نقدا نقد میں ربٰو نہیں ہے)۔

اِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا فَاِیَّمَا اَیُّمَا رَجُلٍ

سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهُ زَكٰوةً وَّصَلٰوةً۔ میں نے اپنے پروردگار سے عہد کر لیا ہے کہ جس شخص کو (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) میں بُرا کہوں یا اُس پر لعنت کروں تو یہ میری بُرائی کرنا اور لعنت اُس کے لئے گناہوں سے صفائی اور رحمت کر دے۔

تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ۔ قرآن کی مزاولت رکھو (اُس کو پڑھتے اور سُنتے رہو دَور کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ بھول جائے)۔

وَيَصِيْرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا۔ اُس کا مقام ایک ٹپیپر (بنجر) میدان میں ہوگا جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہوں۔

يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ۔ جو مسجد میں ہر وقت آیا کرتا ہے یا مسجد کی نگرانی اور خبر گیری کرتا ہے۔

لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ اَشَدَّ تَعَاهُدًا۔ مجھ کو کسی چیز کا اتنا خیال اور اہتمام نہ تھا۔

يَتَعَاهَدُنَا۔ آپ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے (موقع بہ موقع فرصت اور خوشی اور فراغت کا وقت دیکھ کر وعظ فرماتے یہ نہیں کہ ہر وقت ہم کو مشغول رکھتے)۔

لَادِيْنَ لِمَنْ لَّاعَهْدَ لَهٗ۔ جو شخص عہد وفا نہ کرے وہ بے دین ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں)۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ ہم میں اور منافقوں میں جو عہد ہے وہ نماز کا ہے (اگر نماز کے پابند رہیں گے تو ہم ظاہر پر حکم کر کے اُن کو مسلمان سمجھیں گے اگر نماز ترک کر دیں گے تو پھر کافروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ اُن سے کیا جائے گا)۔

لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهَدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ ذمی کافروں کے مال ناحق لے لینا حلال نہیں ہے (البتہ حق پر اُن کا لینا درست ہے جیسے مسلمانوں کے مال)۔

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ میں خلافت کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑوں یا دشمنوں سے جنگ نہ کروں (یہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا تھا اور خلافت چھوڑنے کے لئے مجبور کر رہے تھے)۔

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ۔ اُن لوگوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا یعنی جن لوگوں کے پاس آپؐ نے قاریوں کو بھیجا تھا انہی کی جانب میں بعضے لوگوں سے عہد بھی تھا یعنی قبیلۂ رعل اور ذکوان اور عُصیّہ سے مگر اُن لوگوں نے عہد کی پرواہ نہ کی اور بعوض اس کے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں اُن کی مدد کرتے اُن کو مار ڈالا۔ ایک روایت میں قِبَلَهُمْ ہے یعنی جو اُن لوگوں سے پہلے اور اسی جانب میں تھے یعنی اُن کے ملک پہلے ملتے تھے)۔

فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ۔ جو شخص نماز پنجگانہ کی محافظت نہ کرے اُس کے لئے اللہ کا عہد نہیں ہے (اگر چاہے تو اُس کو عذاب کرے چاہے تو بخش دے)۔

عَهِدْنَا اِلَيْهِ فِيْ مُحَمَّدٍ وَّالْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهٖ فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ عَزْمٌ۔ یعنی ہم نے آدمؑ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کا حال بیان کر دیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے اُس میں مضبوطی نہیں پائی۔ (امامیہ کی روایت ہے)

لَمْ يَبْعَثْنِيْ رَبِّيْ بِاَنْ اَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَّلَا غَيْرَهٗ۔ مجھ کو میرے مالک نے اس لئے نہیں بھیجا کہ میں ذمی کافر پر یا اور کسی پر ظلم کروں۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُ رَجُلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کی زبان بند ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔

یا اللہ میں دنیا میں تجھ سے یہ اقرار کرتا ہوں۔

عَهْدِیْ بِهٖ قَرِیْبٌ۔ ابھی تو میں اُس سے مل چکا ہوں (یعنی تھوڑا زمانہ میری اور اُس کی ملاقات پر گزرا ہے)۔

تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔ اپنے ہمسایوں کی خبر رکھ۔

فِي الْاَمْرِ عُهْدَةٌ۔ ابھی اس کام میں اصلاح کی ضرورت ہے، دوبارہ توجہ کی۔

فِيْ عَقْلِهٖ عُهْدَةٌ۔ اُس کی عقل ضعیف ہے۔

عُهْدَةٌ۔ ضمان، ذمہ داری۔

لَا عُهْدَةَ فِي الْعَبْدِ۔ غلام میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

لَيْسَ فِي الْاِبَاقِ عُهْدَةٌ۔ اگر غلام بھاگ جائے تو بائع کو کوئی تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَرِئْتُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْعَبْدِ۔ میں اس غلام کے عیب کا ذمہ دار نہیں۔

يَدْخُلُ فِي الْاَمَانِ ذُوْ عَهْدٍ وَّ مُعَاهِدٌ۔ امان میں جس سے عہد ہو اور ذمی سب داخل ہوتے ہیں۔

عَهِدْتُ اِلٰى اَكْبَرِ وَلَدِيْ۔ میں اپنے بڑے بیٹے کو وصی بناتا ہوں۔

يَوْمُ الْغَدِيْرِ يُسَمّٰى فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْعَهْدِ الْمَعْهُوْدِ۔ غدیر کا دن جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لئے فرمایا تھا کہ میں جس کا دوست ہوں علیؓ بھی اُس کا دوست ہے) آسمان میں یوم العہد المعہود کہلاتا ہے (امامیہ کی روایت ہے)۔

وَجَّهَنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لِاُجَدِّدَ بِهٖ عَهْدًا۔ مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تاکہ ان کی نئی باریابی حاصل کروں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِيْ۔ یا اللہ اس کو میری آخری زیارت مت کر (بلکہ دوبارہ زیارت کرنے کی توفیق دے)۔

اِنَّ لِكُلِّ اِمَامٍ عَهْدًا وَّثِيْقًا فِيْ رِقَابِ اَوْلِيَائِهِمْ۔ ہر امام کا اُس کے دوستوں کی گردنوں پر ایک عہد ہے (کہ زندگی بھر اُس کی اطاعت کریں اور مرنے کے بعد اُس کی قبر کی زیارت کریں)۔ (روایت امامیہ)

تَعَاهَدُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ مَسَاجِدِكُمْ۔ مسجدوں کے دروازوں پر اپنے جوتوں کی حفاظت کرو۔

مِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتَهٗ۔ میرا اقرار جس کو میں نے تازہ کیا۔

عَهَرٌ۔ یا عَهْرٌ یا عُهُوْرٌ یا عُهُوْرَةٌ یا عَهَارَةٌ۔ رات کو حرام کاری کے لئے آنا، یا دن کو برائی کے پیچھے لگنا، زنا یا چوری کرنا۔

عَاهِرٌ۔ زنا کار مرد یا عورت۔

عَاهِرَةٌ۔ چھنال (اور جمع عُهَّارٌ اور عَوَاهِرُ ہے)۔

عِهَارٌ۔ زنا کرنا۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اُسی شخص کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر (یعنی زانی کا کوئی حق اُس بچہ میں نہ ہوگا) دوسری روایت میں ہے لَهُ التُّرَابُ اُس کو مٹی ملے گی۔ بعضوں نے کہا پتھر سے یہ مراد ہے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا۔ اُس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زانی کو سنگسار نہیں کر سکتے دوسرے سنگسار کرنے سے بچہ کے نسب کی نفی نہیں ہوتی تو صحیح یہی ہے کہ لَهُ الْحَجَرُ سے یہ مراد ہے کہ زانی کو خاک کچھ نہیں ملے گا)۔

اَللّٰهُمَّ بَدِّلْهُ بِالْعُهْرِ الْعِفَّةَ۔ یا اللہ حرامکاری کے بدلے اُس کو پاک دامنی نصیب کر۔

اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ۔ جو شخص کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے۔

ذُوْ مُعَاهِرٍ۔ ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی۔

عَهْن۔ اقامت کرنا، نکلنا، کوشش کرنا، عہد کرنا، جلدی کرنا، سوکھ جانا۔

عَاهِنٌ۔ مقیم، فقیر، سست، ڈھیلا۔

عِهْنٌ۔ اُون یا رنگا ہوا اُون۔

اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِهْنٍ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بٹے جو رنگے ہوئے اون کے تھے۔

اَللُّعْبَةُ مِنْ عِهْنٍ۔ اون کا کھلونا۔

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ دھنکے ہوئے اون کی طرح۔

اِئْتِنِیْ بِجَرِیْدَةٍ وَاتَّقِ الْعَوَاهِنَ۔ ایک کھجور کی ڈالی لے کر آ لیکن ان ڈالیوں سے بچا رہ جو ڈھنڈھ کے پاس ہوتی ہیں کیونکہ ان کے کاٹنے سے احتمال ہے کہ درخت کو نقصان پہنچے وہ سوکھ جائے۔

اِنَّ السَّلَفَ كَانُوْا يُرْسِلُوْنَ الْكَلِمَةَ عَلٰى عَوَاهِنِهَا۔ اگلے لوگ مطلق العنانی سے باتیں کیا کرتے (یعنی جو ذہن میں حاضر ہوتا وہ کہہ ڈالتے خطا اور صواب کی پرواہ نہ کرتے۔ مطلب یہ ہے کہ چبا چبا کر الفاظ جوڑ کر سوچ سوچ کے کلام نہیں کرتے تھے جیسے پچھلے لوگوں کا دستور ہے۔ عَوَاهِن جمع ہے عَاهِنَة کی راستہ چھوڑ کر اور طرف چلنے والا۔ بعضوں نے کہا یہ عَهَنَ لَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی جلدی کی۔ یا عَهَنَ الشَّیْءُ سے وہ شئی حاضر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو دل میں آتا ہے وہ کہہ ڈالتے کلام کو سنوارتے نہیں)۔

باب العین مع الیاء

عَیْب۔ عیب کرنا۔

مَعِیْب اور مَعْیُوْب۔ عیب دار

عَابَ السِّقَاءُ۔ مشک کا دودھ جم کر دہی ہو گیا۔

تَعْیِیْب۔ عیب دار کرنا۔ (جیسے تَعَیُّب ہے)۔

عَائِب۔ جما ہوا گاڑھا دودھ۔

عَیَّاب۔ بہت عیب والا۔

اَلْاَنْصَارُ كَرِشِیْ وَعَيْبَتِیْ۔ انصاری لوگ میرا معدہ اور گٹھری ہیں (یعنی میرے خالص دوست اور محرم راز ہیں)۔

وَاِنَّ بَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً۔ ان کے درمیان تو ایک بندھی ہوئی گٹھری ہے (یعنی صاف سینہ جو بیر اور کینہ سے خالی صلح اور رضامندی سے بھرا ہوا۔ بعضوں نے کہا عیبۃ مکفوفۃ سے یہ مراد ہے کہ ان میں ایک مدت کے لئے مصالحت قرار پائی ہے جو جنگ کو روکتی ہے)۔

مَا لِیْ وَلَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ۔ (جب حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو ملامت کی کہ تم ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کو بھی جرأت دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا) خطابؓ اپنے گھر والوں میں مشغول رہو۔ (یعنی جاؤ اپنا کام کرو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بیویوں کے درمیان دخل دینے والے کون؟ وہ جانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانیں)۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً۔ مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان ایک بندھی ہوئی گٹھری رہے گی (یعنی صلح اور صفائی پھر خود مکہ کے کافروں نے چوتھے سال اس صلح کو توڑ ڈالا آخر آپؐ نے مکہ پر فوج کشی کی اور مکہ فتح کر لیا)۔

مَا عَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب

نہیں کہا کہ بدمزہ ہے یا پھیکا ہے یا تلخ ہے یا بدبودار ہے) بلکہ اچھا معلوم ہوا تو کھایا ورنہ چھوڑ دیا نہ کھایا۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا۔ یا اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھ (لوگوں میں فاش کر کے ہم کو ذلیل مت کر)۔

وَاسْتُرْ لِيْ عُيُوْبِيْ۔ میرے عیبوں کو چھپائے رکھ۔

عَابَ الْمَتَاعُ۔ مال میں عیب ہو گیا۔

عُبْتُهٗ۔ میں نے اُس کو عیب دار کر دیا۔

عَيْثٌ۔ بگاڑنا، خراب کرنا، تباہ کرنا، فساد کرنا۔

تَعْيِيْثٌ۔ ہاتھ سے اندھیرے میں ٹٹولنا، شروع کرنا۔

تَعَيُّثٌ۔ سیرابی سے کم پینا۔

عَيُوْثٌ اور **عَيَّاثٌ**۔ بڑا فسادی۔

كِسْرٰى وَقَيْصَرُ يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ وَاَنْتَ هٰكَذَا۔ ایران اور روم کے بادشاہ خوب فضول خرچی کیا کرتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو (مال کو تباہ کرتے ہو اور لٹاتے ہو)۔

فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا۔ پھر دجال داہنے اور بائیں دونوں طرف فساد پھیلائے گا، لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ ایک روایت میں فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا ہے یعنی مفسد لوگوں کو داہنے اور بائیں اپنی طرف سے بھیجے گا۔

عَاثَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْ دِمَائِهَا۔ اس اُمت نے خوب خون ریزی کی (آپس ہی میں جنگ شروع کی ہزارہا مسلمان مارے گئے)۔

عَيْجٌ۔ پرواہ کرنا، راضی ہونا، سیراب ہونا، نفع اٹھانا۔

عِيْدٌ۔ خوشی اور مسرت کا دن جو ہر سال بار بار آتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کیا کرو، یا ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرو جیسے عید گاہ میں مجمع ہوتا ہے)۔

عَيْرٌ۔ ناک کی سیدھ پر بھاگنا، اِدھر اُدھر بھاگنا، بار بار آنا جانا، عیب کرنا۔

تَعْيِيْرٌ۔ عیب کرنا، بُرا کہنا، سرزنش اور ملامت کرنا، شرم کی بات منسوب کرنا، روپیوں یا اشرفیوں کا تولنا، اُن کا وزن جانچنے کے لئے کانٹا لگانا۔

مُعَايَرَةٌ۔ جانچنا، پرکھنا۔

اِعَارَةٌ۔ اِدھر اُدھر بھاگنا۔

تَعَايُرٌ۔ ایک دوسرے کو ملامت اور سرزنش کرنا۔

عِيَارٌ۔ کسوٹی، کانٹا جس سے وزن دریافت کریں۔

عَارٌ۔ ہر کام یا امر جس سے شرم لاحق ہو۔

عَيْرٌ۔ گدھا یا جنگلی گدھا۔

عَيَّارٌ۔ بڑا پھرنے والا شخص، عقلمند یا جو نفس کو ڈھیلا چھوڑ دے اور شیر کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور پر گزرتے پھر اُس کے لینے سے آپ کو یہی ڈر روکتا کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو (اور صدقہ آپ کو اور بنی ہاشم کو لینا درست نہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی ہلکی کم قیمت کھانے پینے کی چیز کا جو کہیں پڑی ہو اُٹھا لینا اور کھا جانا منع نہیں ہے)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ غَنَمَيْنِ۔ منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے (کبھی اِدھر جاتی ہے کبھی اُدھر اور کسی گلے میں اطمینان سے نہیں ٹھہرتی)۔

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ۔ ایک

اس کو باب العین مع الواو میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے مناسبت لفظی سے یہاں بیان کیا ۱۲ منہ سلمہ ربہ

شخص کو ایک تیر آلگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور اُس کو قتل کر ڈالا۔

فِی الْکَلْبِ الَّذِیْ دَخَلَ حَائِطَہٗ اِنَّمَا ھُوَ عَائِرٌ۔ ایک کتا اُن کے باغ میں گھس گیا اُنھوں نے کہا بھاگا ہوا کتا ہے (جو اپنے مالک کے پاس سے نکل بھاگا ہے)۔

اِنَّ فَرَسًا لَّہٗ عَارَ۔ ایک گھوڑا عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا (سیدھا منہ کے رُخ پر چل دیا)۔

اِنَّ عَبْدًا لَّہٗ عَارَ۔ اُن کا ایک غلام بھاگ نکلا۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَکَ عَلَیْہِ بِذُنُوْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ عَیْرٌ۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بُرا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ سب قائم رکھتا جاتا ہے (معاف نہیں کرتا) یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ گدھے کی طرح (گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا) آئے گا۔ (بعضوں نے کہا عَیْر مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں گے)۔

عَیْرًا اَنَّہٗ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ۔ ایک سانڈنی ہے تیز رو جو پُر گوشت ہونے کی وجہ سے ایک طرف سے پھینکی گئی (تیز روی کی وجہ سے اُس سانڈنی کو جنگلی گدھے سے تشبیہ دی)۔

اِنَّہٗ حَرَّمَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا حرم عَیْر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مقرر کیا۔ (یہ دونوں پہاڑ مدینہ میں ہیں۔ بعضوں نے کہا ثور راوی کی غلطی ہے اور صحیح اُحُد ہے جو مشہور پہاڑ ہے مدینہ سے قریب۔ ایک روایت میں مَا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا ہے۔ عائر بھی ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔ بعضوں نے کہا مابین عیر الٰی ثورٍ صحیح ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی مقرر کی جتنی مسافت عیر اور ثور پہاڑوں میں ہے جو مکہ

میں ہیں)۔

اَغْتَالُ مُحَمَّدًا ثُمَّ اٰخُذُ فِیْ عَیْرٍ عَدْوِیْ۔ ایک شخص نے کہا میں حضرت محمدؐ کو دھوکے سے مار کر عَیْر پہاڑ پر سے چل دوں گا۔

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَامْرُرْ عَلٰی عِیَارِ الْاُذُنَیْنِ۔ جب تو وضو کرے تو کانوں کی بلندیوں پر بھی ہاتھ پھیر (عِیَار جمع ہے عَیْر کی بمعنے بلند اور اُٹھا ہوا حصہ کان کا، اور ہر ایک اُٹھی ہوئی ہڈی کو بھی عَیْر کہتے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَشْتَرِی الْعِیْرَ حُکْرَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ مَنْ یُّرْبِحُنِیْ عُقُلَھَا۔ حضرت عثمانؓ سارا قافلہ اونٹوں کا (جن پر غلہ لدا ہوتا) اکٹھا خرید کر لیتے پھر یوں کہتے کون مجھ کو اُن کے باندھنے کی رسیاں نفع میں دیتا ہے (عِیْر گویا جمع ہے عَیْر کی۔ بعضوں نے کہا عِیْر کہتے ہیں گدھوں کے قافلہ کو اردو میں اُس کو بیر بھیر کہتے ہیں)۔

اِنَّھُمْ کَانُوْا یَتَرَصَّدُوْنَ عِیْرَاتِ قُرَیْشٍ۔ وہ قریش کے قافلوں کی تاک میں رہتے (یعنی اونٹوں اور دوسرے جانوروں کا قافلہ جو غلہ اور دوسرا سامان وغیرہ لے کر آتا ہے)۔

اَجَازَ لَھَا الْعِیَرَاتِ۔ اُس کے قافلوں کو چھوڑ دیا۔ (عِیَرَات بہ فتحہ یاء لغت ہے ہذیل کی اور دوسرے عرب بہ سکون یاء کہتے ہیں)۔

اِذَا اَقْبَلَتْ عِیْرٌ مِّنَ الشَّامِ۔ شام کے ملک سے غلہ کا قافلہ آیا۔

مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ۔ ابوسفیان کا قافلہ کدھر چل دیا، کہاں گیا۔

سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَیَّرْتُہٗ۔ میں نے ایک شخص سے بدزبانی کی تو ایک شرم کی بات اُس پر لگائی (اُس کو ابن الاسود، کالے کا بیٹا کہا۔ یہ شخص حضرت بلال تھے جو

حبش کے رہنے والے اور کالے رنگ کے تھے)۔

اَلْبَرِیْدُ مَا بَیْنَ ظِلِّ عَیْرٍ اِلٰی فَیْءِ عَیْرٍ۔ برید کی مسافت اتنی ہے جتنی عیر کے شرقی اور غربی سایہ میں ہے۔

لَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَھْرِ عَیْرٍ بِالْفَلَاۃِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْسَحَ عَلٰی ظَھْرِ خُفِّیْ۔ اگر میں گورخر کی پشت پر جنگل میں ہاتھ پھیروں تو وہ موزوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

فَرَضَ اللّٰہُ الْمَکَایِیْلَ وَالْمَوَازِیْنَ تَعْیِیْرًا لِلْبَخْسِ۔ اللہ تعالیٰ نے ماپ اور تول اس لئے مقرر کئے ہیں کہ کمی کی جانچ ہو سکے۔

مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ایک گناہ کا عیب لگائے۔

عیس

عیس۔ نر کا مادہ پر چڑھنا۔

اِعْیَاسٌ۔ سوکھ جانا۔

تَعَیُّسٌ۔ سفیدی کا لک میں ہونا۔

عَیْسٌ۔ نر کا پانی۔

عِیْسٌ۔ سفید اونٹ، سرخ بال والے یا عمدہ ذات والے اونٹ۔

عِیْسٰی۔ مشہور پیغمبر ہیں۔ (بعضوں نے کہا وہ مقلوب ہے یَسُوْعُ کا جو ایک عبرانی لفظ ہے)۔

عِیْسَوِیٌّ۔ حضرت عیسیٰؑ کی امت والے (یعنی نصرانی جیسے مُوْسَوِیٌّ حضرت موسیٰؑ کی امت والے یعنے یہودی)۔

تَرْمِیْ بِنَا الْعِیْسُ۔ ہم کو سفید اونٹ لے جا رہے ہے

وَشَدَّ هَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِہَا۔ اُس کو سفید اونٹ کملیوں سمیت باندھ کر دیئے۔

عیش

عَیْشٌ۔ یا **مَعَاشٌ** یا **مَعِیْشٌ** یا **مَعِیْشَۃٌ** یا **عِیْشَۃٌ** یا **عَیْشُوْشَۃٌ**۔ زندہ رہنا، زندگی۔

عَایِشٌ۔ جینے والا۔

عَایِشَۃٌ۔ جیونی

تَعْیِیْشٌ۔ زندہ کرنا۔

تَعَیُّشٌ۔ تکلف کے ساتھ زندگی بسر کرنا، یعنی آرام اور راحت اور آسائش کے ساتھ۔

عَایِشَۃُؓ۔ مشہور بیوی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ بڑی ذی علم اور فصیح اور بلیغ تھیں۔

عِیْشَۃٌ۔ زندگی۔

عَیْشٌ۔ کھانے اور روٹی کو بھی کہتے ہیں چونکہ آدمی اُس کے استعمال سے زندہ رہتا ہے۔

فَمَا کَانَ یُعَیِّشُکُمْ (ایک روایت میں یُقَیِّتُکُمْ ہے) **مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ**۔ بہتر زندگی سب لوگوں میں اُس کی ہے۔ (مَعَایِشُ جمع ہے مَعِیْشَۃٌ کی یعنی سامانِ زندگی)۔

عَاشَ بِخَیْرٍ۔ وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارے گا۔

عیص

عِیْصٌ۔ جھنڈ درختوں کا، جھاڑی (اُس کی جمع عِیْصَانٌ اور اَعْیَاصٌ ہے) اور جڑ۔ (جیسے ھُوَ مِنْ عِیْصِ صِدْقٍ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے)۔

وَقَدْ فَتَنِیْ بَیْنَ عِیْصٍ مُؤْتَشِبٍ۔ تو نے مجھ کو ایک جھنڈ جھاڑی میں پھینک دیا۔

عِیْصٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے ساحل سمندر پر مدینے کے قریب۔

عیط

عیط۔ لمبا ہونا، ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا۔

عَیَطٌ۔ گردن لمبی ہونا۔

تَعْیِیْطٌ۔ چیخنا۔

تَعَیُّطٌ۔ لمبا ہونا، پانی پھوٹنا، لوگوں کو بُلا کر لانا، چیخنا۔

عِیَاطٌ۔ چیخ، پکار۔

عَيْطٌ۔ عمدہ اونٹ۔

فَانْطَلَقْتُ اِلَى امْرَأَةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ۔
میں ایک عورت کی طرف گیا وہ گویا لمبی گردن کی جوان اونٹنی تھی۔

عَيْفٌ۔ یا عَيَفَانٌ یا عِيَافَةٌ یا عِيَافٌ۔ ناپسند کرنا، مکروہ جاننا، گھن آنا۔

عِيَافَةٌ۔ پرندے کے نام اور آواز اور گرنے سے فال لینا نیک یا بد۔

اِعَافَةٌ۔ جانور کا پانی نہ پینا۔

اِعْتِيَافٌ۔ سفر کے لئے توشہ لینا۔

عَيْفَةٌ۔ چھاتی کا منہ کھولنے کے لئے زچہ کا کسی کو دودھ پلا دینا۔

عِيفَةٌ۔ بہتر مال

مُتَعَيِّفٌ۔ پرندوں سے فال لینے والا۔

مَعِيفٌ۔ مکروہ، نامطبوع، ناپسند۔

اَلْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ پرندوں سے فال لینا اور کنکریوں سے جبت میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یؤمنون بالجبت والطاغوت عرب لوگوں میں عیافت کا بہت رواج تھا یعنی پرندوں کے اُڑنے اور گرنے اور آواز کرنے سے نیک یا بد فال لینا اور بنی اسد کے لوگ اِس فن میں مشہور تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار جنات نے اُن کی عیافت کا تذکرہ کیا اور آدمی بن کر اُن کے پاس آئے کہنے لگے ہماری ایک اونٹنی گم ہوگئی ہے تو ایک عیافت داں کو ہمارے ساتھ کرو انھوں نے ایک لڑکے کو ساتھ کر دیا۔ جنّوں میں سے ایک جنّ نے اُس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور چلے راستہ میں ایک عقاب ملا جس نے اپنا ایک پنکھ سمیٹ لیا تھا اور ایک پنکھ اُٹھائے ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر وہ لڑکا لرز گیا اور رونے لگا جنّوں نے اُس سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اُس نے کہا اس عقاب نے ایک پنکھ گرا دیا اور ایک اُٹھایا اور قسم کھا رہا ہے کہ تم لوگ آدمی نہیں ہو نہ تمھاری کوئی اونٹنی گم ہوئی ہے)۔

اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ تَنْظُرُ وَتَعْتَافُ فَدَعَتْهُ اِلَى اَنْ تَسْتَبْضِعَ مِنْهَا فَاَبَى۔
حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ایک عورت پر سے گزرے جو دیکھتی تھی اور عیافت جانتی تھی (یعنی فال لینا) اُس نے حضرت عبد اللہ کی پیشانی میں نور محمدی دیکھ کر اُن کو بُلایا تاکہ اُن کا نطفہ اپنے پیٹ میں لے لیکن انھوں نے انکار کیا (کہتے ہیں کہ پھر حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہوگیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل اُن کو رہ گیا اُس کے بعد جو حضرت عبد اللہ اُس عورت پر سے گزرے اور اُس کی درخواست قبول کی تو اُس نے کہا اب مجھ کو تمھاری خواہش نہیں ہے اُس نے پہچان لیا کہ نور محمدی اُن کی پیشانی سے منتقل ہوگیا)۔

اِنَّ شُرَيْحًا كَانَ عَائِفًا۔ شریح کوفہ کے قاضی عیافت جانتے تھے (یہاں عیافت سے یہ مراد ہے کہ قیافہ شناس اور صادق الحدس اور صائب الخیال تھے سچے کو جھوٹے سے پہچان لیتے تھے یہ نہیں کہ وہ پرندوں سے فال لیتے تھے جیسے عرب کے جاہلوں کا دستور تھا)۔

اُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَعَافَهُ وَقَالَ اَعَافُهُ لِاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِي۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھُنا ہوا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا آپ نے اُس کا کھانا ناپسند کیا (نفرت کی)، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ (یعنی قریش) اُس کو نہیں کھاتے (ان) میں گھوڑ پھوڑ کھانے کا رواج نہیں ہے اس لئے میں

اُس کو ناپسند کیا۔ مجھ کو نفرت سی آتی ہے۔ یعنی کراہت طبعی ہے اور بات ہے۔ معلوم ہوا کہ گھوڑ پھوڑ حلال ہے)۔

لَا تُحَرِّمُ الْعَيْفَةُ۔ عیفہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (لوگوں نے پوچھا عیفہ کیا ہے؟ کہا عیفہ یہ ہے کہ ایک عورت بچہ جنے اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر رُک جائے پھر وہ کسی چھوکری کو چھاتیوں کے مُنہ کھولنے کے لئے دودھ پلائے۔ ابو عبیدؓ نے کہا ہم عیفہ کو نہیں پہچانتے البتہ عُفّۃ ایک لفظ ہے یعنی وہ دودھ جو چھاتی میں رہ جائے۔ ازہریؒ نے کہا عَيْفَةٌ صحیح ہے یہ عِفْتُ الشَّیْءَ أَعَافُهُ سے نکلا ہے یعنی مجھ کو اُس سے کراہت آتی ہے نفرت ہوتی ہے)۔

وَرَأَوْا طَيْرًا عَائِفًا عَلَى الْمَاءِ۔ اُن لوگوں نے ایک پرندہ دیکھا جو پانی پر منڈلا رہا تھا (اُن کو تعجب ہوا کہ اس خشک بے آب و گیاہ میدان میں پانی کہاں سے آیا)۔

فَعَافَ النَّاسُ۔ لوگوں نے اُس کو ناپسند کیا۔

عَيْلٌ۔ یا عَيْلَةٌ۔ یا عُيُوْلٌ یا مَعِيْلٌ۔ محتاج ہونا۔

عَيْلَةٌ۔ محتاجی، تنگ دستی، افلاس۔

عَيْلٌ اور مَعِيْلٌ۔ محتاج کرنا، اترا کر چلنا ناز اور تبختر سے، گم شدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہونا، چل دینا، گھومنا۔

تَعْيِيْلٌ۔ کافی ہونا، خبرگیری کرنا، عیال بنانا یا چھوڑ [illegible]نا۔

عُيَالٌ۔ بہت عیال ہونا۔

عَائِلٌ۔ محتاج۔

إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْعَائِلَ الْمُخْتَالَ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو بُرا جانتا ہے (جیسے کہتے ہیں ”گر زشت از گدایاں زشت تر“)۔

أَمَّا أَنَا فَلَا أَعِيْلُ فِيْهَا۔ میں اُس میں محتاج نہیں رہنے کا۔

مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ وَلَا يَعِيْلُ۔ جو شخص میانہ روی کرے (بیچ کی چال چلے نہ اسراف اور نہ بخل، فضول خرچی سے بچا رہے) وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

وَتَرَى الْعَالَةَ رُءُوْسَ النَّاسِ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) تو غریب محتاج لوگوں کو سردار پائے گا (جن کو ایک پیسہ میسر نہ تھا وہ مالدار اور امیر لوگوں کے سرتاج بنیں گے)۔

خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو محتاج اور نادار چھوڑ جائے (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں)۔

وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمْ۔ اُس نے تم کو محتاج پایا پھر مالدار کر دیا۔

يَشْكُو الْعَيْلَةَ۔ محتاجی اور تنگدستی کا شکوہ کرتا تھا۔

إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيْلًا۔ بعضی بات اُس شخص سے کہی جاتی ہے جو اُس کو سننا نہیں چاہتا یا اُس کا اہل نہیں ہوتا۔ یہ عِلْتُ الضَّالَّةَ سے نکلا ہے۔ یعنی گمشدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہوا اور اُس کو کدھر ڈھونڈھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بعضی بات بیکار ہوتی ہے۔ جیسے نااہل کو نصیحت)۔

إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ۔ اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو دیکھے گا بھی نہیں (یہ اسم مفعول بمعنے اسم فاعل کے ہے جیسے اُوپر گزر چکا)۔

إِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔ بعضی بات وبال ہوتی ہے (مثلاً ایسی بات کہنا جس سے کوئی ناراض ہو یا خلاف مصلحت ہو یا گناہ کی بات ہو یا مخاطب اُس کے سمجھنے کے لائق نہ ہو یا مخاطب اُس کو خود جانتا ہو لیکن بیفائدہ کہی جائے)۔

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ پہلے اُن لوگوں کو دیا جائے جو اپنے سے متعلق ہیں۔

(یعنی محتاج عزیز و اقرباء کو اُن سے جو بچے وہ غیر محتاجوں کو دے۔ مطلب یہ ہے کہ خیرات میں ناطہ داروں کو مقدم رکھے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَيْلَةِ۔ تیری پناہ محتاجی سے۔

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ كَانَ غِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی وہ محتاجی میں بھی بے پروا رہے گا (جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اُسی پر خوش رہے گا اور زیادہ کی طمع نہ کرے گا نہ اُس کے لئے رنجیدہ ہو گا)۔

عِيْلَ صَبْرِيْ۔ میرا صبر ختم ہوگیا اب تحمل کی طاقت نہیں ہے۔

عَيْمٌ۔ یا **عَيْمَةٌ**۔ دودھ کی خواہش کرنا۔

عَيْمَانٌ۔ دودھ کی خواہش کرنے والا مرد۔

عَيْمٰى۔ اُس کا مؤنث۔

اِعَامَةٌ۔ بن دودھ چھوڑ دینا، بن دودھ رہ جانا۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَيْمَةِ وَالْغَيْمَةِ وَالْاَيْمَةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت اور بن عورت (مجرد رہنے) سے پناہ مانگتے تھے۔

اِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكَ غَنَمَهٗ فَلَا تَعْتَمْهُ۔ جب کوئی شخص اپنی بکریاں سامنے لاکر کھڑی کردے تو عمدہ بکریاں مت چھانٹ (یہ آپؐ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لے نہ بہت عمدہ نہ بالکل خراب)۔

اِعْتِيَامٌ۔ عمدہ مال لینا۔

عِيْمَةٌ۔ بہترین مال۔

يَعْتَامُهَا صَاحِبُهَا شَاةً شَاةً۔ اُن میں سے عمدہ عمدہ چُن کر ایک ایک بکری لے۔

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُنْفِقُ مَالَ اللّٰهِ فِيْمَنْ تَعْتَامُ مِنْ عَشِيْرَتِكَ۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اللہ کا مال (یعنی بیت المال میں سے) اپنے کنبہ والوں میں جن کو پسند کرتے ہو خرچ کرتے ہو۔

رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى مِنْ خَلَائِقِهِ وَالْمُعْتَامُ لِشَرْعِ حَقَائِقِهِ۔ اُس کے پیغمبر جو اُس کی مخلوقات میں سے چُنے گئے ہیں اور شریعت کے حقائق بیان کرنے کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔

عَيْنٌ

عَيْنٌ۔ نظر لگانا، جاری ہونا۔

عِيَانَةٌ۔ خبر لانا، جاسوسی کرنا۔

عَيْنٌ۔ جاسوس کو بھی کہتے ہیں، آنکھ تک کھودنا۔

عَيْنٌ۔ اور **عِيْنَةٌ**۔ آنکھ کی سیاہی بڑی ہونا۔

تَعْيِيْنٌ۔ عین لکھنا، بیع یا شرائے عینہ کرنا، تازہ اور شگوفہ دار ہونا، ایک میعاد پر اسباب بیچنا، پھر اُس قیمت سے کم پر نقد خرید کرلینا اسی کو بیع عینہ کہتے ہیں، لڑائی ڈالنا، موتی میں سوراخ کرنا، مُنہ پر بُرائی کرنا، تازی مشک میں پانی ڈالنا، خاص کرنا، واضح کرنا۔

عَيْنٌ۔ آنکھ اور چشمہ اور آفتاب اور شہر کے رہنے والے اور معتبر اور شریف اور معزز آدمی کو بھی کہتے ہیں

مَجْلِسُ الْاَعْيَانِ۔ وزیروں کی مجلس اور رؤسائے مُلک کی یعنی ہاؤس آف لارڈس۔

مُعَايَنَةٌ۔ دیکھنا، حقیقی بھائی ہونا۔

اِعْتِيَانٌ۔ جاسوس بننا۔

اِنَّهٗ بَعَثَ بَسْبَسَةَ عَيْنًا يَوْمَ بَدْرٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بدر کے دن بھیجا۔

اِعْتَانَ لَهٗ۔ خبر لایا اُن کے لئے۔

كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی ہم پر سے اڑا دی۔

خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ۔ عمدہ اور بہترین مال ایک چشمہ ہے جو جاری رہے جس کا مالک سو رہا ہو (آرام کے ساتھ بے فکری سے گزار رہا ہو)۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ

عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ ۔ جب سمندر کی طرف سے ابر اُٹھے پھر شام کے ملک کی طرف جائے تو یہ ایک چشمہ ہے بہت پانی والا (یعنی اکثر ایسا ابر خوب برستا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عین ملک عراق کے قبلہ کی داہنی جانب کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا عین وہ ابر ہے جو قبلہ کی طرف سے آئے)۔

اِنَّ مُوْسٰی فَقَأَ عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ بِصَكَّةٍ صَكَّهَا ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کی آنکھ پھوڑ دی ایک تھپڑ مار کر (شاید حضرت عزرائیل آدمی کی شکل بن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے ہوں گے اس صورت میں تھپڑ سے آنکھ پھوٹ جانے میں کوئی استبعاد نہیں ہے علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت طاقت ور تھے۔ بعضوں نے کہا آنکھ پھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اُن سے سخت کلامی کی مگر یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ دوسری روایت میں یوں ہے فَرَدَّ اللّٰهُ عَيْنَهٗ اللہ تعالیٰ نے پھر اُن کی آنکھ درست کر دی)۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَنْظُرُ فِي الطَّوَافِ اِلٰى حُرَمِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَطَمَهٗ عَلِيٌّ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ عُمَرَ فَقَالَ ضَرَبَكَ بِحَقٍّ اَصَابَتْهُ عَيْنٌ مِّنْ عُيُوْنِ اللّٰهِ ۔ ایک شخص خانہ کعبہ کے طواف میں (جہاں مرد عورت سب مل کر طواف کیا کرتے ہیں) مسلمانوں کی عورتیں کو گھورا کرتا حضرت علی رضؓ نے اُس کو ایک تھپڑ مارا۔ اُس نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ علیؓ نے تجھ کو حق پر مارا (تیری سزا یہی تھی) تو وہ ہے جس پر اللہ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ پڑ گئی (یعنی اللہ کے اولیاء میں سے ایک ولی نے تجھ کو دیکھ لیا اور تیرے قصور کی سزا دی)۔

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا ۔ نظر لگنا برحق ہے اور جو تم سے (بدنظری کے علاج میں) غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل کر دو (اور وہ پانی جس سے غسل کیا اُس پر ڈال دو جس کو تمھاری نظر لگ گئی ہو یہ بدنظری کا علاج ہے کہ نظر لگانے والا شخص اپنے اعضاء کو دھو کر وہ پانی اُس شخص پر ڈالے جس کو نظر لگ گئی ہو تو اللہ کے حکم سے اُس کو شفا ہوگی)۔

عَائِنٌ ۔ نظر لگانے والا۔

مَعِيْنٌ ۔ جس کو نظر لگ گئی ہو۔

كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُغْسَلُ مِنْهُ الْمَعِيْنُ ۔ نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا پھر وہ وضو کرتا (اور اعضائے نہانی کو بھی دھوتا۔ اس غسل کی ترکیب اوپر مفصل گزر چکی ہے) پھر اسی پانی سے وہ شخص نہلایا جاتا جس کو نظر لگی ہے۔

عِيْنَ فُلَانٌ ۔ اُس کو نظر لگی۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ ۔ منتر جو بہت فائدہ دیتا ہے وہ دو ہی باتوں میں ایک تو نظر بد میں دوسرے سانپ بچھو کے کاٹنے میں (اگرچہ اور بیماریوں میں بھی منتر کرنے کی آپؐ نے اجازت دی اور صحابہؓ نے بھی ایسے منتر کئے ہیں مگر ان دو چیزوں میں منتر بہت فائدہ مند ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوائے ان دو باتوں کے دوسری بیماریوں میں منتر کرنا درست نہیں ہے خود بخار کا منتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے)۔

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ۔ ہر نفس کی بُرائی سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔

اِنَّهٗ قَاسَ الْعَيْنَ بِبَيْضَةٍ جَعَلَ عَلَيْهَا خُطُوْطًا وَاَرَاهَا اِيَّاهُ ۔ حضرت علیؓ نے بصارت کے نقصان کا اندازہ یوں کیا کہ ایک انڈے پر کالی لکیریں کیں اور اُس کو دکھلائیں (یعنی جس کو ضرب لگی تھی اور اُس کی وجہ سے بینائی میں فرق آگیا تھا پہلے اُس

انڈے کو اتنے فاصلہ پر رکھنے کہ اچھی آنکھ والا اُن لکیروں کو دیکھ سکے پھر اتنے فاصلہ پر کہ جس کی بینائی میں نقص آگیا ہو وہ دیکھ سکے اب دونوں فاصلوں کے درمیان فرق معلوم کرنے سے یہ جان لیا کہ بصارت میں اتنا فرق آگیا ہے اُسی حساب سے جنایت کرنے والے کو دیت دینا ہوگی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عمل ابر کے دن نہ کرنا چاہئے جیسے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیونکہ ابر میں روشنی کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ساعت کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے ایک اور شبہ اس عمل میں یہ ہے کہ صحیح بصارت والوں کی بھی بصارت میں قوت اور ضعف کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے ضرب لگی ہے اُس کی بصارت خلقۃً ضعیف ہو مثلاً شارٹ سائٹ والوں کی آنکھ گو صحیح ہوتی ہے مگر دور کی چیز اُن کو برابر نظر نہیں آتی۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ۔ بہشت میں بڑی آنکھ والی حوروں کا جمگھٹا ہے۔ (عِیْن جمع ہے عَیْنَاءُ کی یعنی بڑی آنکھ والی عورت۔ مرد کو اَعْیَنُ کہیں گے)۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ الْعِیْنِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی آنکھ والے کتوں کے قتل کا حکم دیا۔ (کیونکہ اس قسم کے کتے اکثر موذی ہوتے ہیں اور جلدی دیوانے ہو جاتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَعْیَنَ اَدْعَجَ۔ اگر اس عورت کا بچہ کالی اور بڑی آنکھ والا پیدا ہوا۔

وَاللّٰہِ لَعَیْنُکَ اَکْبَرُ مِنْ اَمَدِکَ۔ (حجاج نے امام حسن بصریؒ سے کہا) قسم خدا کی تمہارا منظر اور مشاہدہ تمہاری عمر کی میعاد سے بڑھ کر ہے۔

اَعْیَنُ ذُوْ اِلْیَتَیْنِ۔ بڑی آنکھ والا دو بڑے بڑے سرین والا۔

اَللّٰھُمَّ عَیِّنْ عَلٰی سَارِقِ اَبِیْ بَکْرٍ۔ یا اللہ ابوبکرؓ کے چور کو پہچانوا دے (اُس کو ظاہر کر دے)

اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا۔ ہائیں یہ تو بالکل سود ہے۔

اِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ۔ سگے بھائی وارث ہوتے ہیں اُن کے ہوتے ہوئے سوتیلوں کو کچھ نہیں ملتا۔

اِنَّہٗ کَرِہَ الْعِیْنَۃَ۔ بیع عینہ کو انہوں نے مکروہ جانا (اُس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے اکثر علماء نے اُس کو اس وجہ سے مکروہ رکھا ہے کہ سود خوروں نے اُس کو ایجاد کیا ہے)۔

اِنِّیْ لَمْ اَفِرَّ یَوْمَ عَیْنَیْنِ۔ (عبدالرحمن بن عوف نے طنز اور تعریض کی راہ سے حضرت عثمانؓ کو کہا) میں تو عینین کے دن نہیں بھاگا تھا (یعنی اُحد کے دن جس دن حضرت عثمانؓ بھاگ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کا قصور معاف کر دیا اور قرآن میں اُتارا لَقَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھُمْ۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم اُس قصور پر مجھ پر کیوں ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا)۔

عَیْنَیْنِ۔ وہ پہاڑ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں تیراندازوں کو مقرر کیا تھا۔

عَامَ عَیْنَیْنِ۔ جنگ اُحد کے سال۔

فَاشْتَکَتْ عَیْنُھَا۔ اُن کی آنکھ بیمار ہو گئی۔

لَکَانَ عَیْنًا مَّعِیْنًا۔ (اگر حضرت ہاجرہؑ اُس پانی کی حرص کر کے اُس کو مشک میں نہ بھر لیتیں (یا اُس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا ہے۔ (مجمع البحار میں غلطی سے بجائے حضرت ہاجرہؑ کے حضرت سارہؑ کا نام لکھا ہے یہ سہو ہے)۔

سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا۔ تم اپنے مالک کو کھلم کھلا

دیکھوگے (یعنی بے حجاب سامنے یہ آنکھ بہشت کی ہوگی ورنہ دنیا کی آنکھ اُس کو نہیں دیکھ سکتی)۔

فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ ۔ ایک شخص نے اُن لوگوں کو جن سے سائل نے سوال کیا تھا پیچھے چھوڑا اور خود آگے بڑھ کر جھکے سے سائل کو دیا۔ (ایک روایت میں تَخَلَّفَ عَنْ اَعْيَانِهِمْ ہے یعنی اُن کے پیچھے رہ گیا اور چھپ کر سائل کو دیا)۔

لَوْ سَمِعَكَ كَانَتْ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ ۔ اگر وہ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تیری بات سُن پائیں کہ تو نے اُن کو نبی کہا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے کہ یہودیوں نے میری نبوت کی تصدیق کی)۔

لَوْ اَتَوْا الْاَمْرَ عِيَانًا ۔ اگر کھُلم کھُلا بغیر مکر اور تدلیس کے ایسا کرتے۔

يُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُعَايِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ ۔ توبہ اُس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک آدمی موت کے فرشتہ کو نہیں دیکھتا۔

لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ۔ البتہ بد نظر اُس سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بعضے لوگوں نے اس میں یہ اشکال کیا ہے کہ بد نظر بغیر قصد کے کیونکر اثر کرتی ہے اور معیون کو اُس سے کیوں نقصان پہنچتا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع مختلف ہیں کبھی کوئی عورت اپنا ہاتھ دودھ کے برتن میں ڈال دیتی ہے تو وہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور کبھی باغ میں جاتی ہے تو وہاں کے درخت سوکھ جاتے ہیں گو وہ اُن کو ہاتھ نہ لگائے)۔

مَا اَبْيَنَ الْحَقَّ لِذِيْ عَيْنَيْنِ ۔ آنکھ والے کے لئے حق بات خوب روشن ہے (آنکھ سے مراد یہاں دل کی آنکھ ہے یعنی بصیرت اور عقل سلیم)۔

اِخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلٰى عَيْنِكَ ۔ مجلسوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر چُن (جس مجلس میں بیٹھنے سے دین یا دنیا کا فائدہ ہو اُس کو اختیار کر۔ اور جہاں نقصان ہو یا کچھ فائدہ نہ ہو اُس کو چھوڑ دے)۔

قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْعِيْنَةِ ۔ (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا) بیع عینہ میں کچھ قباحت نہیں۔

عَيْنٌ ۔ نقد کو بھی کہتے ہیں (اس کے مقابل دَيْنٌ ہے یعنی اُدھار)۔

عَيٌّ ۔ یا عَيَاءٌ ۔ تھک جانا، رک جانا، راہ نہ پانا، عاجز ہونا۔

تَعْيِيَةٌ ۔ اور مُعَايَاةٌ ۔ ایسی بات کہنا جس سے ہدایت نہ ہو۔

اِعْيَاءٌ ۔ عاجز ہونا، تھک جانا، تھکا دینا، عاجز کرنا، تَعَيِّيْ یا تَعَايِيْ یا اِسْتِعْيَاءٌ ۔ تھک جانا۔

زَوْجِيْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ ۔ میرا خاوند تو بالکل ڈھیلا، نامردا، بات کرنے سے عاجز ہے۔

شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ ۔ جاہل کا علاج یہ ہے کہ جاننے والوں سے دریافت کرے۔

فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيَّ بِشَأْنِهَا ۔ راستہ میں ہدی کا جانور سقط ہو جائے پھر ہدی لے جانے والا اُس کے باب میں حیران ہو (کہ اب اُس کو کیا کروں وہ تو مکہ تک جا نہیں سکتا)۔

فِعْلُهُمُ الدَّاءُ الْعَيَاءُ ۔ اُن کا کام ایک لاعلاج بیماری ہے۔ (جس کے علاج سے اطباء عاجز ہیں)۔

وَمُهِمَّةٍ اَعْيَا الْقُضَاةَ عَيَاؤُهَا ۔ وہ مہم مسئلہ جس نے قاضیوں کو تھکا دیا (یعنی اُس میں فتویٰ دینا دشوار ہوگیا۔ وہ مسئلہ ہے کہ ایک مرد کی فرج بھی ہے عورت کی طرح یعنی خنثیٰ ہے تو اُس کو مرد کا ساحصہ ترکہ میں ملے گا یا عورت کا۔ ابن شہابؒ زہری نے اُس کا جواب

یہ دیا کہ جدھر سے اُس کی منی نکلتی ہے اس کا اعتبار ہوگا۔

فَابْطَأَنِي جَمَلِي وَاَعْيٰي۔ میرا اونٹ سست چلا اُس نے دیر لگائی اور تھک گیا۔

اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ شرم اور کم گوئی (ہر بات کو سوچ سمجھ کر کہنا ایمان کی نشانی ہے) اور بد زبانی اور بک بک نفاق کی نشانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَيَّ الْحَيَّ۔ اللہ تعالیٰ کم گو شرم کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔

فَاِنْ نَسِيَ الْاِمَامُ اَوْ تَعَايَا فَقَوِّمُوْهُ۔ اگر امام نماز میں بھول جائے یا اٹک جائے تو اُس کو درست کر دو بتلا دو۔

فَاِنْ اَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهِ رُوْحُ الْقُدُسِ۔ اگر ہم لوگ کسی بات کے بتانے میں عاجز ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے پاس آکر بتلا دیتی ہے۔

تمت

طالب دعاء
سید منور عباس
سید احمد علی
20.2.2011

کا پتہ ملنے میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات مع نادر اضافات مفیدہ

کتاب	قیمت
تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ (شرح اردو) کامل در ۲ جلد مجلد پشتہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ -	۲۱۲/-
التوضیحات الوضیحہ (شرح اردو علم الصیغہ) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل -	۱۶/-
التوضیح الضروری (لحل مسائل) المختصر القدوری (از مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی	۱۰۰/-
تیسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری (ترجمہ و شرح علامہ وحید الزماں") جلد اول ۵۶/- جلد دوم	۴۸/-
حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ و مکمل شرح اردو) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی	۱۰۰/-
حیات وحید الزماں (اردو)	۲۰/-
خدائی وعدہ اردو ترجمہ الوعد الحق - عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی - " " مجلد پشتہ سنہری ڈائی -	۳۰/-
خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی (مولانا مفتی ابراہیم صاحب) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل -	۲۸/-
درود اکسیر اعظم	۱/-
دروس البلاغۃ (مع ترجمہ و شرح اردو شروح البلاغۃ) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل - (کلاں)	۴۰/-
دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی	
دیوان متنبی (عربی مع ترجمہ اردو) بحواشی جدیدہ مع حل لغات گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی -	۸۸/-
رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر)	۱/۵۰
رکن الدین (اردو) رنگین ٹائیٹل عمدہ کاغذ	۱۲/-
روایت النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) گلیز کاغذ۔ رنگین ٹائیٹل -	۲۴/-
سراج المعانی (شرح اردو) شرح جامی (مع بحث الفعل) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -	۱۲۰/-
شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی و رسالہ "نبوی لیل و نہار" گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی	۶۴/-
الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -	۱۲۰/-
صحیح بخاری شریف جلد اول	۴۰/-
جلد سوم	۴۰/-
ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی	۱۱۶/-
عربی کا معلم اول	۴/-
" دوم	۴/-
" سوم	۱۱/-
" چہارم	۱۵/-
عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل - کامل	۳۴/-
عربی کی کلید اول	۲/-
" " دوم	۲/-
" " سوم	۴/-
" " چہارم	۶/-
عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو) گلیز کاغذ رنگین سنہری ڈائی	۳۶/-
عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن بڑا سائز۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۴ جلد)	

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

تازیانے ترجمہ المنبہات

طول ½-۷، انچ، عرض ۵، انچ، جملہ صفحات ۲۸۸ (عربی مع اردو ترجمہ و تشریحات)

یہ کتاب پند و موعظت اور حکمت و نصیحت کا ایک بیش بہا گنجینہ ہے جس کو عامۃ المسلمین کی نصیحت کی خاطر نہایت دل نشین اور مرغوب انداز میں جمع کیا گیا ہے۔

پوری کتاب میں نو باب ہیں اور ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے یعنی اگر اسمیں نصیحت کے دو بول ہیں تو "باب الثنائی" اور اگر تین ہیں تو "باب الثلاثی" اس طرح آخری باب "باب العشاری" ہے جسمیں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں رسول اللہ کی احادیث مبارکہ صحابہؓ کرام کے ارشادات و بزرگان دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا وہ انتخاب درج ہے کہ جو دل میں اتر جائے اور قلب کو مسخر کرے۔

عام حضرات کے علاوہ عربی داں حضرات بھی اسکے مطالعہ سے ذوقِ عربیت محسوس کریں گے بلکہ یہ کتاب فصاحتِ زبان اور خوبی مضامین دونوں لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے داخلِ نصاب کیا جائے اور عربی کی ابتدائی تعلیم میں ایک ریڈر کی حیثیت سے اسکو رواج دیا جائے ــــــ فی الحقیقت یہ دعوتی انداز کی کتاب ہے۔ اس میں فطرت انسانی کو ایسے امور کی انجام دہی پر ابھارا گیا ہے جو مرغوب اور مطلوب ہیں اور ان باتوں سے روکا گیا ہے جو نامرغوب اور غیر مطلوب ہیں۔

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی